1807

بوستان

مترجم

برائے فرم

حاجی ملک دین محمد اینڈ سنز تاجرانِ کتب و پبلشرز

کشمیری بازار و بل روڈ

لاہور

Price 3-0-0

کتابیں دُنیا پر حکمرانی کرتی ہیں

روحِ مشرق
(پیامِ مشرق کا منظوم ترجمہ)
عبدالرحمن طارق
تین روپے ۸ آنے

آزاد قوم کا نظامِ تعلیم اور پاکستان
ڈاکٹر محمد شجاع ناموس
چار روپے ۸ آنے

رموزِ فطرت
(ارمغانِ حجاز کا منظوم ترجمہ)
عبدالرحمن طارق
تین روپے

امام غزالی کے تعلیمی نظریات و اصلاحات
انوار الحسن ایم اے

شہیدِ ملت
عشرت رحمانی
تین روپے

خطباتِ لیاقت
(دو حصص)
عارف بٹالوی
اوّل ۳ روپے

تاریخ حریتِ اسلام
محمد دین فوق
چھ روپے مجلد

کلیاتِ اکبر الٰہ آبادی
جلدِ اوّل
سات روپے مجلد

کلیاتِ اکبر الٰہ آبادی
جلد دوم و سوم
چھ روپے مجلد

اقبال اور گوئٹے
دو روپے

شاہنامۂ اسلام (پنجابی)
تین روپے ۴ آنے

شانِ حضور کملی والا
(پنجابی)
عبداللطیف عارف
چار روپے ۸ آنے مجلد

شانِ عمر فاروق
(پنجابی)
عبداللطیف عارف
ایک روپیہ ۴ آنے

شانِ ابوبکر صدیق
(پنجابی)
عبداللطیف عارف
ایک روپیہ ۴ آنے

اربابِ نشاط
(رئیس احمد جعفری)
تین روپے

قائدِ اعظم میری نظر میں
صفیہ سلطانہ
سات روپے ۸ آنے

دامانِ باغبان
(رئیس احمد جعفری)
چھ روپے

ملک دین محمد اینڈ سنز۔ اشاعت منزل۔ لاہور

بہ عون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

درین روزگار بہارین گلدستۂ تازہ مضامین یعنی مرقع پرنیچہرگان عمدہ مطالب دلپذیر نسخہ

بوستان مترجم اُردو

از نتائج افکار قدوۃ الابرار سہیل عجاز طرازی شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ

مترجمہ

پروفیسر ملک محمد عنایت اللہ

برائے فرم

ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز و تاجران کتب اشاعت منزل بل روڈ لاہور
کشمیری بازار و چوک انارکلی

بہ اہتمام ملک محمد عارف پرنٹر دین محمدی الیکٹرک پریس
71 سرکلر روڈ میں طبع کرا کر
ملک دین محمد نے کشمیری بازار لاہور سے شائع کیا

بوستان مترجم اردو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بنام جہاندار جان آفرین — حکیم سخن بر زبان آفرین

روح کو پیدا کرنیوالے بادشاہ اور زبان کو قوت کلام دینے والے کے نام سے شروع کرتا ہوں

خداوند بخشندہ و دستگیر — کریم خطابخش و پوزش پذیر

وہ برتر و بزرگ وہر ہستی کے لئے رحمان و معاون ہے وہ خطاؤں کا بخشنے والا اور توبہ کا قبول کرنیوالا مہربان ہے

عزیزیکہ ہرگز درش سر بتافت — بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت

وہ ہر چیز پر ایسا غالب ہے کہ جس نے اسکے دروازے سے سر پھیرا وہ جس دروازہ پر کہ پہنچا عزت سے محروم رہا

سر پادشاہان گردن فراز — بدرگاہِ او بر زمین نیاز!

بڑے بڑے بادشاہوں کا سر اس کے دربار میں عاجزی کی زمین پر جھکا ہوا ہے۔ سجدہ کرتا ہے

نہ گردن کشان را بگیرد بفور — نہ عذر آوران را براند بجور

سرکشوں کی گرفت میں جلدی نہیں کرتا ہے اور توبہ کرنے والوں کو غضب سے کمال نہیں ٹھکراتا نہیں

وگر خشم گیرد بکردار زشت — چو باز آمدی ماجرا درنوشت

اگرچہ وہ افعال بد سے غضبناک ہوتا ہے مگر جب توتائب ہو جائے تو وہ درگذر کر دیتا ہے

اگر با پدر جنگ جوید کسی — پدر بیگمان خشم گیرد بسی

اگر کوئی شخص باپ سے مخالفت کرے تو بلاشبہ باپ اس سے غضبناک ہوگا

وگر خویش راضی نباشد ز خویش — چو بیگانگانش براند ز پیش!

اگر اپنا (عزیز) اپنوں سے راضی موافق نہیں ہوتا تو بیگانوں کی طرح اسے سامنے سے ہٹا دیتا ہے

وگر بندہ چابک نیاید بکار — عزیزش ندارد خداوندگار

اگر غلام چستی سے کام نہیں کرتا تو مالک اسے عزیز نہیں رکھتا

وگر بر رفیقان نباشد شفیق	بفرسنگ بگریزد ازوی رفیق
جو عزیزوں پر شفقت نہیں کرتا	عزیز اس سے کوسوں بھاگتا ہے
وگر ترک خدمت کند لشکری	شود شاہ لشکرکش ازوی بری
اگر سپاہی خدمت چھوڑ دے	تو لشکر کا بادشاہ اس سے بیزار ہو جاتا ہے
ولیکن خداوند بالا و پست !	بعصیان در رزق بر کس نہ بست
لیکن خداوند بالا و پست نے	گناہ کے سبب کسی پر روزی کا دروازہ بند نہیں کیا
دو کونش یکی قطرہ در بحر علم	گنہ بیند و پردہ پوشد بہ حلم
دوجہان اس کے علم کے سمندر میں ایک قطرہ کی مانند ہیں	گناہ دیکھتا ہے اور بردباری سے چشم پوشی کرتا ہے
ادیم زمین سفرہ عام اوست	چہ دشمن برین خوان یغما چہ دوست
فرش زمین اس کا دسترخوان عام ہے	اس خوان یغما پر دشمن اور دوست یکساں ہیں
اگر بر جفا پیشہ بشتافتی !	کہ از دست قہرش امان یافتی
اگر بر جفاکاروں کی طرف رجوع کرتا	تو اس کے غضبناک ہاتھوں سے کون امان پاتا
بری ذاتش از تہمت ضد و جنس	غنی ملکش از طاعت جن و انس
اس کی ذات ہم جنس و مقابل کی تہمت سے بری ہے	جن اور آدمی کی بندگی سے اس کا ملک بے پرواہ ہے
پرستار امرش ہمہ چیز و کس	بنی آدم و مرغ و مور و مگس
ہر نفس اور ہر چیز اس کا حکم ماننے والی ہے	انسان طائر چیونٹی اور مکھی سے
چنان پہن خوان کرم گسترد	کہ سیمرغ در قاف قسمت خورد
اس کی بخشش وعطا کا دسترخوان اس قدر وسیع بچھایا ہے	کہ سیمرغ کوہ قاف میں اپنی قسمت کے مطابق کھاتا ہے
لطیف کرم گستر کارساز	کہ داری خلق است و دانای راز
وہ کاروبار بخشش وعطا کرنے والا مہربان ہے	اور مخلوق کا نگہبان اور رازدار و دانائے جزو کل ہے
مراو را رسد کبریا و منی	کہ ملکش قدیم ست و ذاتش غنی !
اس کو تکبر بڑائی زیبا ہے	کیونکہ اس کا ملک قدیم ہے اور اسکی ذات غنی ہے
یکی را بسر بر نہد تاج بخت	یکی را بخاک اندر آرد ز تخت
ایک کے سر پر اقبال کا تاج رکھتا ہے	ایک کو تخت سے خاک میں ملا دیتا ہے
کلاہ سعادت یکی بر سرش	گلیم شقاوت یکی در برش
ایک کے سر پر ارجمندی کا تاج ہے	ایک کے جسم پر بدبختی کی گودڑی ہے

گلستان کند آتش بر خلیل
حضرت ابراہیم خلیل اللہ پر آتش نمرود کو گلزار کر دیتا ہے
گروہ باتش برد ز آب نیل
اور فرعون کو دریائے نیل کے پانی میں غرق کر کے آتش دوزخ میں پہنچاتا ہے

گر آنست منشور احسان اوست
وہ اس کی بخشش و مہربانی کا فرمان ہے
ور اینست توقیع فرمان اوست
اور یہ اس کے عتاب کا حکم ہے

پس پردہ بیند عملہائی بد
ان برے فعلوں کو دیکھتا ہے جو پردہ میں ہوتے ہیں
ہمو پردہ پوشد بآلائی خد
اور اپنی مہربانیوں سے پردہ پوشی کرتا ہے

بہ تہدید گر برکشد تیغ حکم
اگر وہ ڈرانے کے واسطے حکم کی تلوار کھینچے
بمانند کروبیان صم و بکم!
تو فرشتے بھی (ڈر کے مارے) بہرے اور گونگے ہو جائیں

وگر دردہد یک صدائی کرم
اور اگر بخشش اور عطا کا ایک آوازہ دے
عزازیل گوید نصیبی برم
تو شیطان بھی کہے کہ میں اپنا حصہ لے جاؤں

بدرگاہِ لطف و بزرگیش بر
اس کی بزرگی اور الطاف کی درگاہ میں
بزرگان نہادہ بزرگی ز سر
بزرگوں نے بزرگی کا خیال سر سے نکال دیا ہے

فروماندگان را برحمت قریب
عاجزوں کو رحمت کے قریب کرنے والا
تضرع کنان را بدعوت مجیب
اور زاری کرنے والوں کی دعا قبول کرنے والا

براحوال نابودہ علمش بصیر
اس کا علم عدم کے حالات کو دیکھنے والا ہے
باسرار ناگفتہ لطفش خبیر
اور اس کی باریک بینی نہ کہے ہوئے رازوں سے خبردار ہے

بقدرت نگہدار بالا و شیب
اپنی قدرت سے بلندی و پستی کا نگہبان ہے
خداوند دیوان روزِ حسیب
اور روز حساب کی کچہری کا مالک ہے

نہ مستغنی از طاعتش پشت کس
اس کی اطاعت سے کسی کی پشت ناآشنا نہیں اور
نہ بر حرف او جای انگشت کس
نہ کسی کو اس کے کسی حرف پر نکتہ چینی کی جگہ ہے

قدیمی نکوکار نیکی پسند
قدیم بھلائی کرنا والا اور نیکی پسند کرنے والا
بکلکِ قضا در رحم نقش بند
اور تقدیر کی قلم سے رحم کے اندر تصویر بنانے والا

زمشرق بمغرب مہ و آفتاب
(تو نے) چاند اور سورج کو مشرق سے مغرب کی طرف
روان کرد و گسترد گیتی بر آب
اور پانی پر زمین بچھائی

زمین از تپ لرزہ آمد ستوہ
جب زمین تیرے (ڈر سے) تپ لرزہ سے عاجز ہو گئی
فرو کوفت بر دامنش میخ کوہ
تو اس پر اس کے دامن میں پہاڑ کی میخ ٹھوک دی!

دہد نطفہ را صورتے چون پری
ایک قطرہ منی کو پری کی صورت دیتا ہے
کہ کردست بر آب صورت گری
گویا پانی پر نقش بناتا ہے

نہد لعل و فیروزہ در صلب سنگ
سخت پتھر کی پشت میں لعل و فیروزہ رکھتا ہے
گل لعل در شاخ فیروزہ رنگ
اور سبز رنگ کی شاخ سے گل سرخ اگاتا ہے

ز ابر افگند قطرہ سوی یم
بادل سے سمندر کی طرف قطرہ ٹپکاتا ہے
ز صلب آورد نطفہ در شکم
اور پیٹھ سے شکم میں ایک نطفہ گراتا ہے

ازان قطرہ لولوی لالہ کند
اس قطرے سے روشن موتی بناتا ہے
وزین صورتے سرو بالا کند
اور اس قطرے ایک قدآور صورت تیار کرتا ہے

برو علم یک پوشیدہ نیست
ایک ذرہ کا حال بھی اس سے پوشیدہ نہیں ہے
کہ پیدا و پنہان بہ نزدش یکیست
کیونکہ اس کے نزدیک پنہاں عیاں ایک جیسا ہے

مہیا کنی روزی مار و مور
سانپ اور چیونٹی کی روزی کا مہیا کرنیوالا ہے
وگرچند بیدست و پایند زور
اگرچہ سانپ کتنا بیدست پا ہو اور چیونٹی کتنی کمزور ہے

بامرش وجود از عدم نقش بست
اس کے حکم سے وجود نے عدم سے صورت حاصل کی
کہ داند جز او کردن از نیست ہست
اس کے سوا کون نیست کو ہست کرنا جانتا ہے

دگر رہ بکتم عدم در برد
پھر دوبارہ عدم کے پردہ میں لے جاتا ہے
وز انجا بصحرای محشر برد!
اور پھر صحرائے محشر میں لے جاتا ہے

جہان متفق بر الہیتش
جہاں اس کے معبود ہونے پر متفق ہے
فرو ماندہ در کنہ ماہیتش
اور اس کی حقیقت معلوم کرنے میں عاجز ہے

بشر ماورای جلالش نیافت
انسان کے سوا اس کی بزرگی کے کچھ نہ پایا
بصر منتہای جمالش نیافت
اور بینائی نے اس کی خوبی کی انتہا نہ پائی

نہ بر اوج ذاتش پرد مرغ وہم
اسکی ذات کی بلندی تک وہم کا پرندہ نہیں اڑ سکتا ہے
نہ در ذیل وصفش رسد دست فہم
نہ اس کی تعریف کے دامن تک عقل کا ہاتھ پہنچ سکتا ہے

درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار
اس بھنور میں ہزاروں کشتیاں غرق ہوگئیں
کہ پیدا نہ شد تختہ بر کنار
کہ ان کا کوئی تختہ بھی کنارے پر ظاہر نہ ہوا

چہ شبہا نشستم درین سیر گم
بہت سی راتوں میں اس گم راستہ میں بیٹھا
کہ دہشت گرفت آستینم کہ قم
مگر یکایک خوف نے میری آستین پکڑی اور کہا کہ اٹھ

محیط ست علم ملک بر بسیط !
خدا کا علم فرش زمین پر احاطہ کئے ہوئے ہے
قیاس تو بر وی نگردد محیط
اور انسان کا اندازہ اس پر احاطہ نہیں کر سکتا !

نہ ادراک در کنہ ذاتش رسد
نہ عقل اس کی ذات کی باریکی کو سمجھے
نہ فکرت بغور صفاتش رسد
نہ تیری (انسان) فکر اس کی صفتوں پر غور کر سکے

توان در بلاغت بسحبان رسید
فصاحت و بلاغت میں ہم سحبان کی سی فصاحت پیدا کر سکتے ہیں
نہ در کنہ بیچون سبحان رسید
مگر بیمثل خدا کی باریکیوں کو نہیں پا سکتے

کہ خاصان درین رہ فرس راند اند
اس واسطے کہ اولیا انبیا نے اس راہ میں گھوڑے دوڑائے ہیں
بلا احصی از تگ فرو ماندہ اند
لا احصے (حدیث) کے مطابق دوڑنے سے عاجز رہے ہیں

نہ ہر جای مرکب توان تاختن
ہر جگہ گھوڑا دوڑا نہیں سکتے
کہ جاہا سپر باید انداختن !
کیونکہ بہت سی جگہوں پر ڈھال رکھ دینی چاہیئے

وگر سالکی محرم راز گشت !
اور اگر کوئی سالک محرم راز ہو جاوے
بر بندد بروئی در باز گشت
تو اس پر واپس (دنیا کی محبت) ہونیکا دروازہ بند کر دیتے ہیں

کسی را درین بزم ساغر دہند
جس کو اس محفل میں ساغر دیتے ہیں
کہ داروی بیہوشیش در دہند
اس کو بیہوشی کی دوا دیتے ہیں

یکی باز را دیدہ بر دوختہ است
ایک باز کی آنکھ سی ہوئی ہے
یکی دیدہا باز و پر سوختہ است
اور ایک کی آنکھ کھلی ہے تو اس کے پر جلے ہوئے ہیں

کسی رہ سوی گنج قارون نبرد
کسی نے قارون کے خزانہ کی راہ نہ پائی
وگر برد رہ باز بیرون نبرد
اور جس نے راہ پائی واپس نہ لوٹا

بمردم درین موج دریای خون
میں اس دریائے خون کی موج میں مرا
کزو کس نبردست کشتی برون
کہ جس سے کوئی کشتی باہر نہیں لے گیا

اگر طالبی کین زمین طی کنی
اگر تو چاہتا ہے کہ یہ زمین طے کرے
نخست اسپ باز آمدن پی کنی
پہلے گھوڑے کو واپس لانے کی کوشش کر

تامل در آئینہ دل کنی !
دل کے آئینے میں غور کر
صفائی بتدریج حاصل کنی
اور آہستہ آہستہ صفائی حاصل کر

مگر بوی از عشق مستت کند
شاید عشق کی ہوا تجھے بیخود کر دے
طلبگار عہد الستت کند
اور تجھے الست کے اقرار کا خواہشمند بناوے

بپای طلب رہ بدینجا بری — وزینجا بہ بال محبت پری!

طلب کے پاؤں سے یہاں تک پہنچ — اور پھر اس جگہ سے محبت کے پروں میں اُڑ

بدرد یقین پردہ ہای خیال — نماند سراپردہ الا جلال!

یقین خیال کے پردوں کو پھاڑتا ہے — بادشاہوں کے جلال کے سوا خیمہ کا کوئی پردہ نہیں

دگر مرکب عقل را پویہ نیست — عنانش بگیرد تحیر کہ ایست!

پھر عقل کا گھوڑا چل نہیں سکتا — حیرانگی اس کی باگ پکڑے ٹھہرنے کا حکم دیتی ہے

درین بحر جز مرد داعی نرفت — گم آن شد کہ دنبال راعی نرفت

اسجگہ سوائے دعوئ عشق کرنیوالے کے کوئی نہیں گیا — ہر وہ کوئی جو چرواہے کے نقش قدم پر نہ چلا گم و تباہ ہو گیا

کسانیکہ زین راہ برگشتہ اند — برفتند و بسیار سرگشتہ اند

جو لوگ اس راہ سے بھٹک گئے — وہ چلے اور بہت پریشان ہوئے

خلاف پیغمبر کسی رہ گزید — کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

جس نے کہ پیغمبر کی سنت کے خلاف راستہ پکڑا — وہ ہرگز منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا

مپندار سعدی کہ راہ صفا — توان رفت جز بر پئے مصطفٰی

اے سعدی یہ خیال مت کر کہ تو سیدھا راستہ — پیغمبر کی پیروی کے بغیر حاصل کرے گا

در نعت سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ

سرور کائنات صلے اللہ علیہ و — آلہ وسلم کی شان بابرکت میں نعت

کریم السجایا جمیل الشیم — نبی البرایا شفیع الامم!

اے بہترین عادات اور نیک و پاکیزہ خصلت والے — انسانوں کے لئے نبی اور امتوں کے لئے شفاعت کرنیوالے

امام رسل پیشوای سبیل — امین خدا مہبط جبرائیل

رسولوں کے امام اور سرداروں کی راہنما خدا کی امانت کے — حامل اور جبریل کے اترنے کی جگہ

شفیع الورٰی خواجہ بعث و نشر — امام الہدیٰ صدر دیوان حشر

مخلوق کی شفاعت کرنے والے اور یوم حشر کے سردار — راستی اور ہدایت کے امام اور قیامت کی کچہری کے صدر نشین

کلیمے کہ چرخ فلک طور اوست — ہمہ نورہا پرتو نور اوست

ایسا کلیم موسٰی جس کا طور آسمان ہے — اور جس کے نور کا عکس تمام نور ہیں

یتیمی کہ نا کردہ قرآن درست — کتبخانہ چند ملت بشست

اس یتیم نے کہ قرآن شریف کو مرتب نہیں کیا — کتنے مذہبوں کے کتبخانوں کو دھو دیا ہے

چو عزمش برآهیخت شمشیر بیم	بمعجز میان قمر زد دو نیم
جب تیرے ارادے نے دہشت کی تلوار نیام سے کھینچی	تو معجزے سے چاند کی کمر دو ٹکڑے ہو گئی
چو صیتش در افواه دنیا فتاد	تزلزل در ایوان کسری فتاد
جب آپ کی شہرت دنیا کی آوازوں میں ہو گئی	تو نوشیروان کے محلوں میں زلزلہ پڑ گیا !
بلا قامت لات بشکست خرد	باعزاز دین آب عزیٰ ببرد
کلمہ لاالٰہ کے زور سے لات (بت کا نام) کا قد چور چور ہو گیا	دین کو عزت دیکر عزیٰ (بت) کی آبرو برباد کر دی
نہ از لات و عزیٰ بر آورد گرد	کہ تورات و انجیل منسوخ کرد
صرف لات اور عزیٰ ہی کو برباد نہیں کیا	بلکہ توریت اور انجیل کو بھی منسوخ کر دیا
شبی بر نشست از فلک بر گذشت	بتمکین و جاه از ملک در گذشت
ایک رات میں سواری پر آسمانوں سے گذر گئے	عزت اور مرتبے میں فرشتوں سے بڑھ گئے
چنان گرم در تیہ قربت براند	کہ در سدره جبریل ازو باز ماند
قرابت کے مکان میں اس تیزی سے دوڑا	کہ سدرۃ المنتہیٰ میں جبریئل آپ سے پیچھے رہ گیا
بدو گفت سالار بیت الحرام	کہ ای حامل وحی برتر خرام
بیت الحرام کے سردار نے ان سے کہا	کہ اے خدا کے پیغام بردار اوپر چلو
چو در دوستی مخلصم یافتی	عنانم ز صحبت چرا تافتی
جب تم نے دوستی میں مجھکو سچا پایا تو میری صحبت	سے باگ کیوں لوٹائی (ترک کیوں کر دی)
بگفتا فراتر مجالم نماند	بماندم کہ نیروی بالم نماند
کہا مجھے آگے جانے کی طاقت نہیں ہے	میں رہ گیا ہوں کہ میرے پر بے زور ہو گئے
اگر یکسر موئی برتر پرم	فروغ تجلی بسوزد پرم
اگر میں ایک بال کے سرے کے برابر بھی اوپر جاؤں	تو تجلی کی شعلہ باریاں مجھے جلا کر راکھ کر دینگی
نماند بعصیان کسی در گرو	کہ دارد چنین سید پیشرو
گناہوں کی وجہ سے وہ شخص گرفتار نہیں ہو گا	جو تیرے جیسا سردار پیشرو رکھتا ہے۔
چہ نعت پسندیده گویم ترا	علیک السلام ای نبی الورا
اے خلقت کیلئے پیغمبر و سردار میں تیری کیا بہتر	تعریف کروں تم پر سلامتی ہو اللہ کی
درود ملک بر روان تو باد	بر اصحاب و بر پیروان تو باد
فرشتوں کا درود تم پر	تیرے اصحابوں پر اور تیرے پیراؤں پر ہو

نخستین ابوبکر پیر مرید — عمر پنجہ بر پیچ دیو مرید

پہلے آپ کے حضرت ابوبکرؓ مرید ہیں — اور پھر حضرت عمرؓ جو شیطان کا پنجہ توڑنے والے ہیں

خردمند عثمان شب زندہ دار — چہارم علیؓ شاہ دلدل سوار

پھر حضرت عثمانؓ شب بیدار — پھر چوتھے حضرت علیؓ شاہ دلدل ہیں

خدایا بحق بنی فاطمہؓ — کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ

اے خداوند تجھے حضرت فاطمہؓ کا واسطہ ہے — کہ میرا خاتمہ ایمان پر کیجو

اگر دعوتم رد کنی ور قبول — من و دست و دامان آل رسول

اگر میری دعا رد کرے یا قبول کرے — پھر میں ہوں میرا ہاتھ اور آل پیغمبر کا دامن

چہ کم گردد ای صدر فرخندہ پے — ز قدر رفیعت بدرگاہ حی

اے سردار مبارک قدم کیا کم ہو جائے — آپ کے مرتبہ سے اللہ کی درگاہ میں

کہ باشند مشت گدایان خیل — بمہمان دار السلامت طفیل

کیا ہوا اگر چند فقیر آپ کی وساطت سے — بہشت کے مہمان ہو جائیں آمین

خدایت ثنا گفت و تبجیل کرد — زمین بوس قدر تو جبریل کرد

خدا نے آپ کی تعریف کی اور توقیر کی — اور جبریل نے آپ کے مرتبہ کی زمین بوسی کی

بلند آسمان پیش قدرت خجل — تو مخلوق و آدم ہنوز آب و گل

بلند آسمان تیرے مرتبے کے آگے شرمندہ ہے آپ پیدا — ہو چکے تھے اور آدم ابھی مٹی اور پانی تھا بنی نہیں تھا

تو اصل وجود آمدی از نخست — دگر ہر چہ موجود شد فرع تست

تو سب سے پہلے مخلوق کی جڑ تھی — اور دوسرا جو کچھ موجود ہے وہ تیری شاخ ہے

ندانم کدامین سخن گویمت — کہ والاتری زانچہ گویمت!

میں نہیں جانتا کہ آپ کی شان میں کیا کہوں — کیونکہ جو کچھ میں کہوں آپ اس سے بالاتر ہیں

ترا عز لولاک تمکین بس است — ثنای تو طٰہٰ و یٰس بس است

آپ کے واسطے لولاک کی عزت وقعت — اور آپ کی تعریف طٰہٰ و یاسین کافی ہے

چہ وصفت کند سعدی ناتمام — علیک الصلوٰۃ ای نبی والسلام

اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر سلامتی ہو — سعدی ناقص آپ کی کیا تعریف کرے

سبب نظم کتاب

سبب تالیف کتاب

در اقصائی عالم بگشتم بسی
میں دنیا کے اطراف میں بہت پھرا
بسر بردم ایام با ہر کسے
اور ہر قسم کے آدمی سے میں دن گذارے

تمتع زہر گوشۂ یافتم
میں نے ہر گوشہ سے فائدہ
زہر خرمنی خوشۂ یافتم!
اور ہر خرمن سے خوشہ پایا

چو پاکان شیراز خاکی نہاد
میں نے شیراز کے پاک لوگوں کی طرح
ندیدم کہ رحمت بر آنخاک باد
کسی کو نہیں دیکھا خدا اس زمین پر رحم کرے

تولائی مردان این پاک بوم
اس ملک کے لوگوں کی محبت نے
برانگیختم خاطر از شام روم
میرے دل کو روم شام سے ابھارا ہے

دریغ آمدم زان ہمہ بوستان
مجھ کو افسوس آیا اس بات پر کہ تمام بوستان سے
تہیدست رفتن سوئی دوستان
دوستوں کی طرف خالی ہاتھ جاؤں

بدل گفتم از مصر قند آورم
دل میں کہا کہ مصر سے قند لاؤں
بر دوستان ارمغانی برم
اور دوستوں کے لئے تحفہ لے جاؤں

مرا گر تہی بود زان قند دست
اگرچہ میرے ہاتھ اس سے خالی ہیں
سخنہای شیرین تراز قند ہست
تاہم میرا کلام قند سے زیادہ میٹھا ہے

نہ قندی کہ مردم بصورت خورند
یہ وہ قند نہیں جو لوگ ظاہر میں لے جاتے ہیں
کہ ارباب معنی بکاغذ برند
بلکہ وہ قند ہے جو اہل باطن کاغذوں میں رکھتے ہیں لکھتے ہیں

چو این کاخ دولت بپرداختم
جب اس سلطنت کے محل کو میں نے آراستہ کیا
برو دہ در از تربیت ساختم
تو اس پر تربیت کے دس دروازے بنائے

یکی باب عدلست و تدبیر و رای
ایک باب عدل و تدبیر و آرائی
نگہبانی خلق و ترس خدای
اور خلقت کی نگہبانی اور خدا اترس کا ہے

دوم باب احسان نہادم اساس
دوسرے باب میں احسان کی بنیاد رکھی
کہ منعم کند فضل حق را سپاس
کہ مالدار خدا کی بخشش کا شکریہ ادا کرے

سوم باب عشقست مستی و شور
تیسرا باب عشق مستی اور شورش کا ہے
نہ عشقی کہ بندند برخود بزور
وہ عشق نہیں جو انسان اپنے خود زور باندھتے ہیں

چہارم تواضع رضا پنجمین!
چوتھا باب تواضع اور باب پنجم رضائی الٰہی کا ڈھونڈتا ہے
ششم ذکر مرد قناعت گزین
باب ششم باصبر لوگوں کے ذکر میں ہے

بہفتم در از عالم تربیت	بہشتم در از شکر بر عافیت
ساتواں باب تعلیم کے بیان میں	اور آٹھواں باب آرام کے حاصل کرنے پر شکر کرنے کے بیان میں
نہم باب توبہ است و راہ صواب	دہم در مناجات و ختم کتاب
نویں باب میں توبہ اور نیکی کا راستہ ہے	دسویں باب میں دعا اور کتاب کا خاتمہ ہے
بروزِ ہمایون و سالِ سعید	بتاریخ فرخ میان دو عید
مبارک دن مبارک سال	اور دو عیدوں کے درمیان
ز ششصد فزون بود پنجاہ و پنج	کہ پُر دُر شد این نامبردار گنج
۶۵۵ھ ہجری تھی	کہ یہ نامدار خزانہ موتیوں سے بھر گیا
الا ای خردمند فرخندہ خوی	ہنرمند نشنیدہ ام عیب جوی
خبردار اے نیک خصلت والے دانا میں نے	عقلمندوں کو عیب جو نہیں دیکھا
قبا گر حریرست و گر پرنیان	بناچار حشوش بود درمیان
قبا اگرچہ ریشم کی ہو یا پرنیاں کی	اس میں بھرتی ضرور ہوگی
تو گر پرنیانی بیابی ملکوش	کرم کار فرما و حشوم بپوش
اگر تو ریشم ہے تو تکلیف دینے کی کوشش نہ کر	بخشش کر اور میرا عیب چھپا
ننازم بسرمایہ فضل خویش	بدریوزہ آوردہ ام دست پیش
میں اپنے علم اور فضیلت پہ ناز نہیں کرتا	بلکہ گدائی کے لئے ہاتھ لایا ہوں (بڑھاتا ہوں)
شنیدم کہ در روزِ امید و بیم	بدان را بہ نیکان ببخشد کریم
میں نے سنا ہے کہ امید اور بیم کے دن اللہ تعالے	نیکوں کی طفیل بدوں کو بھی بخش دیگا
تو نیز ار بدی بینیم در سخن	بخلق جہان آفرین کار کن
اگر تو بھی میرے کلام میں کوئی بدی دیکھے	تو جہان کو پیدا کرنے والے کی خصلت اختیار کر
چو بیتی پسند آیدت از ہزار	بمردی کہ دست از تعنت بدار
اگر تجھ ہزار بیت سے ایک بیت پسند آئے	تو تجھے بہادری کی قسم ہے کہ طعنوں سے ہاتھ کھینچ
ہمانا کہ در پارس انشائی من	چو مشک است بے قیمت اندر ختن
گویا پارس (ایران) میں میری تصانیف	جس طرح کہ ختن میں مشک بے قدر ہوتی ہے
چو بانگ دہل ہولم از دور بود	بعیبہ درم عیب مستور بود
ڈھول کی طرح میرا شہرہ دور سے ہی تھا	اور میرا عیب میری جھولی میں پوشیدہ تھا

گل آورد سعدی سوئی بوستان — بشوخی و فلفل بہ ہندوستان

سعدی شوخی سے ہندوستان کی طرف مرچیں — اور گلستان کی طرف پھول لایا

چو خرما بشیرینی اندوده پوست — چو بازش کنی استخوانی دروست

خرما کی طرح چھلکا مٹھائی سے بھرا ہوا ہے — لیکن جب تو اس کو کھولیگا سوائے ایک سخت اس میں کچھ نہ ہوگا

ذکر محامد اتابک ابوبکر بن سعد زنگی تاب ثراه

سعد بن زنگی کی صفتوں کا بیان — اللہ اس کی قبر پاک کردے

مرا طبع زین نوع خواہان نبود — سر مدحت پادشاہان نبود

میری طبیعت ایسی نہ تھی اور مجھے — بادشاہوں کی تعریفوں کا خیال نہ تھا

و لے نظم کردم بنام فلان — مگر باز گویند صاحبدلان!

مگر میں نے فلاں شخص کے نام نظم لکھا ہے — شاید کہ دانا لوگ کہیں

کہ سعدی کہ گوئی بلاغت زبود — در ایام بوبکر بن سعد بود

سعدی جس نے کہ خوش بیانی میں سبقت کی — سعد کے بیٹے بوبکر کے زمانے میں تھا

سزد گر بدورش بنازم چنان — کہ سیدؐ بدوران نوشیروان!

یہ بجا ہے اگر میں اس کے زمانے پر اس طرح ناز کروں — جس طرح پیغمبرؐ نے نوشیرواں کے زمانے پر ناز کیا ہے

جہاندار دین پرور دادگر — نیامد چو بوبکر بعد از عمرؓ

دین کا نگہبان انصاف کو پالنے والا — حضرت ابوبکرؓ کے بعد سو بوبکر کے نہیں آیا

سر سر فرازان و تاج مہان — بدوران عدلش بناز ای جہان

وہ سرفرازوں کا سردار اور بزرگوں کا سرتاج ہے — اے جہان تو اس کے عدل پر ناز کر

گر از فتنہ آید کسی در پناہ — ندارد جز این کشور آرامگاہ

اگر کوئی شخص زمانے کے فتنہ سے پناہ ڈھونڈھتا ہو — تو سوائے اس ملک کے کہیں آرام نہ پائے گا

فَطُوبیٰ لِبَابٍ کَبَیتِ العَتِیق — حَوَالِیہِ مِن کُلِّ فَجٍّ عَمِیق!

بادشاہ کا دروازہ کیا ہی مبارک ہے کہ لوگ کعبے کے — دروازے کی طرح دور دور سے اسے دیکھنے آتے ہیں

ندیدم چنین گنج و ملک و سریر — کہ وقف است بر طفل و برنا و پیر

میں نے ایسا خزانہ ملک اور تخت نہیں دیکھا — جو بچے اور بوڑھے اور جوان کیلئے وقف ہوگیا ہے

نیامد برش دردناک غمی — کہ ننہاد بر خاطرش مرہمی

اس کے پاس کوئی غمزدہ نہیں آیا — کہ جس کے دل پر اس نے مرہم نہ لگائی ہو

طلب گار خیراست امید وار ‌‌ خدایا امیدی کہ دارد برآر

وہ نیکی کا طلبگار اور امید وار ہے ‌‌ اے خداوند جو امید کہ اس کی ہے وہ پوری ہو جائے

کلہ گوشہ بر آسمان برین ‌‌ ہنوز از تواضع سرش بر زمین

اس کے تاج کا سرا بلند آسمان پر ہے ‌‌ لیکن عاجزی کی وجہ سے اس کا سر زمین پر ہے

زگردن فرازان تواضع نکوست ‌‌ گدا گر تواضع کند خوی اوست

بلند مرتبہ لوگوں سے عاجزی سجتی ہے ‌‌ اور اگر گدا عاجزی کرے تو یہ اس کی خو ہے۔

اگر زیر دستی بیفتد چہ خاست ‌‌ زبردست افتادہ مرد خداست

اگر ایک فقیر عاجزی کرے تو کیا ہوا ‌‌ ہاں مگر ایک بلند مرتبہ عاجزی کرے تو وہ مرد خدا ہے

نہ ذکر جمیلش نہان میرود ‌‌ کہ صیت کرم در جہان میرود

اس کا نیک ذکر پوشیدہ نہیں رہ سکتا ‌‌ کیونکہ اس کی بخشش کی شہرت تمام جہان میں پھیل گئی ہے

چنوی ضرد مند فرخ نہاد ‌‌ ندارد جہان تا جہانست یاد

ایسا عقلمند اور مبارک خصلت والا جب سے کہ ‌‌ جہان کی حالت معلوم ہے جہان نے پیدا نہیں کیا

نہ بینی در ایام او رنجہ ‌‌ کہ نالد ز بیداد سر پنجہ

تو اس کے زمانے میں رنجیدہ نہیں دیکھیگا ‌‌ جو ظالم کے پنجہ ظلم سے فریاد کرتا ہو

کس این رسم و ترتیب آئین ندید ‌‌ فریدون باآن شکوہ این ندید

کسی نے یہ طریقہ اور آراستگی اور قانون نہیں دیکھے ‌‌ فریدوں نے باوجود اس قدر شان و شکوہ کے یہ نہیں دیکھا

ازان پیش حق پایگاہش قویست ‌‌ کہ دست ضعیفان بجاہش قویست

اس لئے اس کا مرتبہ اللہ کے نزدیک بلند ہے ‌‌ کہ کمزوروں کا ہاتھ اس کی مدد سے طاقتور ہے

چنان سایہ گسترد بر عالمی ‌‌ کہ زالے نیندیشد از رستمی

اس نے جہان پر اپنا سایا اس طرح پھیلایا ہوا ہے ‌‌ کہ ایک بوڑھی عورت رستم سے نہیں ڈرتی

ہمہ وقت مردم ز جور زمان ‌‌ بنالند و از گردش آسمان

اس سے پہلے ہر وقت انسان زمانے کے ظلم ‌‌ اور گردش فلک سے روتے تھے

در ایام عدل تو ای شہریار ‌‌ ندارد شکایت کس از روزگار

اے شہریار تیرے عدل اور انصاف کے زمانے ‌‌ میں کسی کو زمانے سے شکایت نہیں ہے

بعہد تو می بینم آرام خلق ‌‌ پس از تو ندانم سر انجام خلق

تیرے عہد میں میں خلقت کا آرام دیکھ رہا ہوں ‌‌ لیکن تیرے بعد میں خلقت کا انجام نہیں جانتا

هم از بخت فرخنده فرجام تست	که تاریخ سعدی در ایام تست
یہ بھی تیرے نیک نصیبی کا نتیجہ ہے	کہ سعدی کی پیدائش تیرے زمانے میں ہوئی
که تا بر فلک و خورشید هست	درین دفترت ذکر جاوید هست
کیونکہ جب تک آسمان پر چاند اور سورج ہے	اس کتاب میں تیرا مبارک ذکر ہے
ملوک از نکونامی اندوختند	ز پیشینگان سیرت آموختند
بادشاہوں نے جو نیک نامی حاصل کی ہے	وہ انہوں نے پہلے لوگوں کی خصلت سے حاصل کی ہے
تو در سیرت پادشاهی خویش	سبق بردی از پادشاهان پیش
تونے اپنی بادشاہی کی خصلت میں	پہلے لوگوں سے سبقت لے گیا ہے
سکندر بدیوار رویین و سنگ	بکرد از جهان راه یاجوج تنگ
سکندر نے پتھر اور کانسی کی دیوار سے	جہان سے یاجوج کا راستہ بند کردیا ہے
ترا سدِّ یاجوج کفر از زر است	نه رویین چو دیوار اسکندر است
تیری دیوار یاجوج کفر کے سونے کی ہے	نہ کہ کانسی کی سکندر کی طرح
زبان آوری کاندرین امن و داد	سپاست نگوید زبانش مباد
جو شاعر اس امن اور انصاف کے زمانے میں	تعریف نہ کرے اس کی زبان نہ رہے
زهی بحر بخشایش و کان جود	که مستظهر اند از وجودت وجود
کیا ہی اچھا بخشش کا سمندر اور سخاوت کی کان ہے	کہ آدمی اس کی ذات سے مدد حاصل کرتے ہیں
برون بینم اوصاف شه از حساب	نگنجد درین تنگ میدان کتاب
میں بادشاہ کے اوصاف حساب سے باہر دیکھتا ہوں بےشمار	جو اس کتاب کے تنگ میدان میں نہیں سما سکتے
گر آن جمله را سعدی املا کند	مگر دفتر دیگر انشا کند
اگر ان تمام کو سعدی لکھے	تو شاید دوسری کتاب تیار کرے
فرو ماندم از شکر چندین کرم	همان به که دستِ دعا گسترم
میں اس قدر مہربانیوں کی شکر گزاری سے عاجز آگیا ہوں	اس لئے یہی بہتر ہے کہ دعا کیلئے ہاتھ بڑھاؤں
جهانت بکام و فلک یار باد	جهان آفرینت نگهدار باد
جہاں تیرے موافق اور آسمان تیرا دوست ہو	اور جہان پیدا کرنے والا تیرا محافظ ہو
بلند اخترت عالم افروخته	زوال اخترِ دشمنت سوخته
تیرا بلند ستارہ جہاں کو روشن کرے	اور زوال تیرے دشمن کے نصیبے کو جلادے

غم از گردشِ روزگارت مباد	وز اندیشہ بر دل غبارت مباد
تجھے گردشِ روزگار سے کوئی غم نہ ہو	اور غم سے تیرے دل پر کوئی غبار نہ ہو
کہ بر خاطرِ پادشاہان ہمی	پریشان کند خاطرِ عالمی
کیونکہ بادشاہوں کی طبیعت پر ایک غم تمام	عالم کے دل کو پریشان کر دیتا ہے
دل و کشورت جمع و معمور باد	ز ملکت پراگندگی دور باد
تیرا دل اور تیرا ملک آباد و با اطمینان رہے	اور تیرے ملک سے پریشانی دور ہو جائے
تنت باد پیوستہ چون دین درست	بد اندیش را دل چو تدبیر سست
تیرا جسم دین کی طرح ہمیشہ درست رہے	اور تیرے بد اندیش کا دل تدبیر کی سست ہو جائے
درونت بتائیدِ حق شاد باد	دل و دین و اقلیمت آباد باد
تیرا دل خدا کی مدد سے شاد ہو	تیرا دل و دین و ملک آباد رہے
جہان آفرین بر تو رحمت کناد	وگر ہر چہ گویم فسانست باد
جہان کو پیدا کرنے والا تجھ پر رحمت کرے	اور جو کچھ کہوں قصہ اور کہانی ہے
ہمینت بس از کردگارِ مجید	کہ توفیق خیرت بود بر مزید
تجھے کردگار مجید سے یہی کافی ہے	کہ تجھے نیکی کی توفیق زیادہ ہو
نرفت از جہان سعد زنگی بدرد	کہ چون تو خلف نام بردار کرد
سعد زنگی جہاں سے حسرت کے ساتھ نہیں گیا	کیونکہ اس نے تیرے جیسا لڑکا یادگار چھوڑا ہے
عجب نیست این فرع زان اصل پاک	کہ جانش باوج است جسمش بخاک
تعجب نہیں کیونکہ یہ شاخ اس پاک جڑھ سے ہے	کہ جسکی جان بلندی پر ہے اور جس کا جسم خاک پر
خدایا بر آن تربتِ نامدار	بہ فضلت کہ باران رحمت ببار
خدایا تجھے اپنے نام کی قسم ہے کہ اس نامور	تربت پر رحمت کی بارش کیجیو
گر از سعد زنگی مثل ماند و یاد	فلک یاورِ سعد بوبکر باد!
آسمان سعد بوبکر کا مددگار رہے	تاکہ سعد زنگی کی مثل اور یادگار باقی رہے

در مدح شاہزادہ اسلام بن سعد ابی بکر بن سعد گوید

نعت شہزادہ اسلام	سعد بن بوبکر بن سعد
جوان و جوان بخت روشن ضمیر	بدولت جوان و بہ تدبیر پیر
روشندل جوان اور جوان نصیبے والا	دولت کی وجہ سے جوان اور تدبیر کی وجہ سے بزرگ

بدانش بزرگ و بہمت بلند	بباز و دلیر و بدل ہوشمند
عقل میں بزرگ اور ہمت میں بلند	بازوں سے دلیر اور دل سے ہوشمند
زہی دولت مادرِ روزگار	کہ رو دے چنین پرورد کنار
کیا ہی خوش نصیب ہے زمانے کی ماں	کہ جس نے تیرے جیسا بیٹا گود میں پالا ہے
بدست کرم آب دریا ببرد	برفعت محل ثریا ببرد !
بخشش کے ہاتھ کی وجہ سے دریا کی رونق لے گیا	اور بزرگی کی وجہ سے ثریا سے بڑھ گیا
زہی چشم دولت بروی تو باز	ہمہ شہریاران گردن فراز
اے شہر یاروں کے شہر یار دولت کی آنکھ	تیرے منہ پر کیا ہی اچھی کھلی ہے
صدف را کہ بینی ز دردانہ پُر	نہ آن قدر دارد کہ یک دانہ دُر
جب تو سیپی کو موتی سے بھرا دیکھے	تو وہ اتنی قیمت نہیں رکھتی جتنی کہ ایک موتی
تو آن دُرِّ مکنون یک دانہ	کہ پیرایہ سلطنت خانہ
تو وہ ایک پوشیدہ موتی ہے	جو سلطنت کے گھر کو رونق بخشنے والا ہے
نگہدار یارب بچشم خودش	بپرہیز ز آسیب چشم بدش
یارب اسے اپنی حفاظت میں رکھیو	اور اسے بری آنکھ کے آسیب سے بچائیو
خدایا در آفاق نامی کنش !	بتوفیقِ طاعت گرامی کنش
اے خدا اسے زمانہ میں مشہور کر	اور اسے نیکی کی توفیق زیادہ عطا کر
مقیمش در انصاف تقویٰ بدار	مرادش بدنیا و عقبیٰ برار
اسے انصاف اور پرہیزگاری میں قایم رکھ	اور دنیا اور آخرت میں اس کی مرادوں کو پورا کر
غم از دشمن ناپسندت مباد	ز دوران گیتی گزندت مباد
اس کو ناپسندیدہ دشمن سے کوئی خطرہ نہ ہو	اور اسے زمانے کی گردش سے کوئی نقصان نہ ہو
بہشتی درخت آورد چون تو بار	پسر نامجوی و پدر نامدار
بہشتی درخت تیرے جیسا پھل لاتا ہے	لڑکا نامجو اور باپ نامدار
ازان خاندان خیر بیگانہ دان	کہ باشند بدگوئی این خاندان
اس خاندان سے نیکی کو بیگانہ سمجھ	جو اس خاندان کا بدخواہ ہو
زہی دین و دانش زہی عدل و داد	زہی ملک و دولت کہ پاینده باد
کیا ہی اچھا مذہب و عقل و انصاف و عدل	اور ملک اور دولت ہے خدا ہمیشہ آباد رکھے

باب اول در عدل و رای و تدبیر جہانداری

پہلا باب انصاف و عدل اور بادشاہت کی تدبیر

نہ گنجد کرمہای حق در قیاس	چہ خدمت گذارد زبانِ سپاس
خدا کی بخشش قیاس نہیں کی جاسکتی	اس لئے شکر گذاری زبان کی کیا خدمت کریگی
خدایا تو این شاہ درویش دوست	کہ آسائش خلق در ظل اوست
خدایا تو اس بادشاہ درویش دوست کو	کہ جس کے سایہ میں خلقت آرام سے ہے بہت مدت
بسی بر سر خلق پاینده دار	بتوفیق طاعت دلش زنده دار
خلقت کے سر پر قایم رکھ	اور اطاعت کی توفیق سے اس کا دل زندہ رکھ
برومند دار از درختِ امید	سرش سبز و رویش برحمت سفید
اس کی امید کا درخت پھل لائے	اس کا سر سبز اور اس کا دل زندہ رکھ
براہ تکلف مرو سعدیا	اگر صدق داری بیار و بیا
اے سعدی تکلف کی راہ مت جا	اور اگر تو راستگوئی رکھتا ہے تو آ اور لا
تو منزل شناسی و شہ راہ رو	تو حق گوئی و خسرو حقائق شنو!
تو منزل شناس ہے اور بادشاہ منزل چلنے والا	تو حق گو ہے اور بادشاہ حق سننے والا
چہ حاجت کہ نہ کرسی آسمان	نہی زیر پای قزل ارسلان
کیا ضرورت ہے کہ قزل ارسلاں کے پاؤں کے نیچے	نو آسمان کی نو کرسیاں رکھے
مگو پای عزت بر افلاک نہ	بگو روی اخلاص بر خاک نہ
یہ مت کہو کہ عزت کا پاؤں آسمان پر رکھ	بلکہ یہ کہو کہ اخلاص کا سر زمین پر رکھ
بطاعت بنہ چہرہ بر آستان	کہ اینست سر جادهٔ راستان
عبادت کی وجہ سے چہرہ زمین پر رکھ	کہ یہ سچوں کا راستہ ہے
اگر بندهٔ سر برین در بنہ	کلاہ خداوی از سر بنہ
اگر تو بندہ ہے تو اس دروازے پر سر رکھ	کہ یہ سچوں کا راستہ ہے
چو طاعت کنی لبس شاہی مپوش	چو درویش مخلص بر آور خروش
اگر تو عبادت کرتا ہے تو شاہی لباس مت پہن	اگر درویش ہے تو خلوص سے فریاد کر
کہ پروردگارا توانگر توئی!	توانا درویش پرور توئی!
کہ اے پروردگار صاحب شوکت تو ہی ہے	قادر فقیر اور پالنے والا تو ہی ہے

نه کشور خدایم نه فرمان دهم — یکی از گدایان این درگهم
نہ ملک کا مالک ہوں نہ حاکم ہوں — بلکہ اس درگاہ کا ایک فقیر ہوں

چه برخیزد از دست و کردار من — مگر دست لطفت شود یار من
میرے ہاتھ اور کردار سے کچھ نہیں ہوسکتا — سوائے اس کے کہ تیرا لطف و کرم میرا مددگار ہو

تو بر خیر و نیکی دهم دسترس — وگرنه چه خیر آید از من بکس
تو مجھے نیکی اور بہتری کی توفیق دے — ورنہ مجھ بیکس سے کوئی نیکی نہیں ہوسکتی

دعا کن بشب چون گدایان بسوز — اگر میکنی پادشاهی بروز!
اگر دن تو بادشاہی کرتا ہے — اور رات کو فقیروں کی طرح سوز سے دعا کر

کمر بسته گردن کشان بر درت — تو بر آستان عبادت سرت
تیرے دروازے پر کمربستہ اور گردن جھکائے ہوئے — اور تو بندگی کے دروازے پر سر عبادت دھرے ہوئے

زهی بندگان را خداوندگار — خداوند را بندهٔ حق گذار
کیا ہی اچھا بندوں کا مالک ہے — اور مالک یعنے بندوں کا حق ادا کرنیوالا ہے

حکایت

یکی دیدم از عرصهٔ رودبار — که پیش آمدم بر پلنگی سوار
میں نے رودبار کے میدان میں ایک آدمی دیکھا — جو ایک چیتے پر سوار ہوکر میرے سامنے آیا

چنان هول از آن حال بر من نشست — که ترسیدنم پای رفتن به بست
اس واقعہ سے مجھ پر اتنا خوف طاری ہوگیا — کہ ڈر نے میرے چلنے کے پاؤں باندھ لئے

تبسم کنان دست بر لب گرفت — که سعدی مدار آنچه دیدی شگفت
مسکرا کر ہاتھ ہونٹوں پر رکھ لیا — اور کہا اے سعدی جو کچھ دیکھ رہا ہے اس سے تعجب نہ کر

تو هم گردن از حکم داور مپیچ! — که گردن نه پیچد ز حکم تو هیچ!
تو بھی اللہ کے حکم سے سر نہ پھیر — کہ تیرے حکم سے کوئی سر نہ پھیرے گا

چو خسرو بفرمان داور بود — خدایش نگهبان و یاور بود
جب بادشاہ خدا کے احکام پر چلتا ہے — تو حق تعالے اس کا مددگار ہوتا ہے

محال است چون دوست دارد ترا — که در دست دشمن گذارد ترا
یہ ناممکن ہے کہ جب وہ تجھے دوست رکھے — تو دشمن کے ہاتھ میں ڈالدے

ره اینست رو از طریقت متاب — بنه گام و کامی که خواهی بیاب
راستہ یہی ہے اسی پر چل اور صراط مستقیم سے نہ پھر — قدم رکھ اور جو کام تو چاہتا ہے حاصل کر

نصیحت کسے سودمند آیدش	کہ گفتار سعدی پسند آیدش
نصیحت اسے فائدہ دے سکتی ہے	جسے سعدی کی گفتار پسند آتی ہے

پند دادن کسرای ہرمز را

ہرمز کو نوشیرواں کا نصیحت کرنا

شنیدم کہ در وقت نزع روان	بہ ہرمز چنین گفت نوشیروان
میں نے سنا کہ نزع کے وقت	نوشیرواں نے ہرمز کو یہ کہا
کہ خاطر نگہدار درویش باش	نہ در بند آسایش خویش باش
دل سے فقیروں اور درویشوں کا نگہبان ہو	اور آسایش اور آرام کی قید میں نہ پھنس
نیاساید اندر دیار تو کس	چو آسایش خویش خواہی و بس
تیرے ملک میں کوئی آرام نہیں پائیگا	جب تو اپنا آرام چاہے گا
نیاید بنزدیک دانا پسند	شبان خفتہ و گرگ در گوسفند
عقلمند اس بات کو پسند نہیں کرتے	کہ چرواہا سو رہا ہو اور بھیڑیا بکریوں میں
برو پاس درویش محتاج دار	کہ شاہ از رعیت بود تاجدار
جا اور محتاجوں درویشوں کا پاس رکھ	کیونکہ بادشاہ رعیت سے بادشاہ ہوتا ہے
رعیت چو بیخ اند و سلطان درخت	درخت ای پسر باشد از بیخ سخت
اگر بادشاہ درخت ہے تو رعیت جڑھ ہے	اور درخت بغیر جڑھ کے سخت نہیں ہوتا
مکن تا توانی دل خلق ریش	وگر میکنی میکنی بیخ خویش
جب تک ہو سکے رعیت کا دل زخمی نہ کر	اور اگر تو کریگا تو اپنی جڑھ کو کاٹے گا
اگر جادۂ بایدت مستقیم	رہ پارسایان امید است و بیم
اگر تجھ سیدھا راستہ چاہیئے	تو پرہیزگاروں کی راہ امید و بیم ہے
گزند کسانش نیاید پسند	کہ ترسد کہ در ملکش آید گزند
لوگوں کی تکلیف اسے پسند نہیں آتی	جو ڈرتا ہے کہ اس کے ملک میں خلل آجائیگا
وگر در سرشت وی این خوی نیست	در آن کشور آسودگی بوی نیست
اگر اس کی سرشت میں یہ خوی نہیں ہے	تو اس ملک میں امن کی بو نہیں ہے
اگر پای بندی رضا پیش گیر	وگر یک سوارہ سر خویش گیر
اگر تو پابند ہے تو خوشنودی اختیار کر	اور اگر تو تنہا ہے تو اپنی راہ لے

فراخی در آن مرز کشور مخواه — که دل تنگ بینی رعیت ز شاه
جس ملک میں رعیت بادشاہ سے تنگ ہو — اس زمین میں آسودگی نہ ڈھونڈھ

ز مستکبران دلاور بترس — از آن کو نترسد ز داور بترس
بیباک غرور کرنے والوں سے ڈر — اور ہر اس شخص سے جو خدا سے نہیں ڈرتا ڈر

دگر کشور آباد بیند بخواب — که دارد دل اهل کشور خراب
وہ دوسرا ملک آباد خواب میں دیکھے — کہ جو اہل ملک کا دل خراب کرے

خرابی و بدنامی آید ز جور — بزرگان رسند این سخن را بغور
بزرگ اس بات کو بہت فکر و اندیشہ سے پہنچے ہیں — کہ ظلم سے خرابی اور بدنامی ہوتی ہے

رعیت نشاید به بیداد کشت — که مر سلطنت را پناهند و پشت
رعیت کو ظلم سے مارنا نہیں چاہیے — کیونکہ وہ سلطنت کی پشت و پناہ ہے

مراعات دهقان کن از بهر خویش — که مزدور خوشدل کند کار بیش
کسان کی رعایت اپنے واسطے کر — کیونکہ خوش ہوکے مزدور زیادہ کام کرتا ہے

مروت نباشد بدی با کسی — کز و نیکوئی دیده باشی بسی
جس شخص سے تم نے بہت سی نیکیاں دیکھی ہوں — اس سے بدی کرنا مروت نہیں ہے

پند دادن خسرو شیرویه را

خسرو کا شیرویہ سے نصیحت کرنا

شنیدم که خسرو به شیرویه گفت — در آندم که چشمش ز دیدن بخفت
میں نے سنا ہے کہ جب خسرو کی آنکھیں دیکھنے سے بند ہوئیں — تو اس نے شیرویہ سے کہا

بر آن باش تا هر چه نیت کنی — نظر در صلاح رعیت کنی!
اپنے ارادے پر مستعد رہ — اور رعیت کی بہتری کا خیال رکھ

مپیچ ای پسر گردن از عقل و رای — که مردم ز دستت نپیچند پای
اے بیٹے عقل اور رائے سے سر نہ پھیر — تاکہ آدمی تیرے ہاتھ سے پاؤں نہ پھیریں

گریزد رعیت ز بیدادگر — کند نام زشتش بگیتی سمر!
رعیت ظالم سے بھاگتی ہے — اور اس کا برائی سے نام مشہور کرتی ہے

بسی بر نیاید که بنیاد خود — بکند آنکه بنهاد بنیاد بد
بہت نہ گذرے کہ اس شخص نے جس نے خرابی کی — بنیاد رکھی اپنی بنیاد اکھیڑ دی

خرابی کند مردِ شمشیر زن !
نہ چنداں کہ دودِ دلِ طفل و زن
تلوار مارنیوالا اور شیر اتنی خرابی نہیں کرتا
جتنی کہ بچے اور عورت کے دل کا دھواں

چراغی کہ بیوہ زنی بر فروخت
بسی دیدہ باشی کہ شہری بسوخت
وہ چراغ جو ایک بیوہ عورت نے روشن کیا ہو
تونے کئی مرتبہ دیکھا ہوگا کہ اس نے شہر جلادیئے

ازاں بہرہ ورتر در آفاق کیست
کہ در ملک رانی بانصاف زیست
اس سے زیادہ مقصود مند جہان میں کون ہے
کہ جو بادشاہی کے زمانے میں انصاف سے جیتا رہا

چو نوبت رسد زین جہان غربتش
ترحم فرستند بر تربتش !
جب اس جہان سے اس کی نوبت گذر جائے
تو اس کی قبر پر رحمت بھیجیں !

بد و نیک مردم چو می بگذرند
ہماں بہ کہ نامت بہ نیکی برند
جب نیک اور بد تمام گذر جاتے ہیں
اس واسطے بہتر ہے کہ تیرا نام نیکی سے زندہ رہے

خدا ترس را بر رعیت گمار
کہ معمارِ ملک است پرہیزگار
خدا سے ڈرنے والے کو رعیت پر مقرر کر
کہ پرہیزگار رعیت کا معمار ہے

بداندیش تست آں وخونخوارِ خلق
کہ نفع تو جوید در آزار خلق !
رعیت کا خون پینے والا تیرا دشمن ہے
وہ شخص جو تیرا نفع رعیت کی تکلیف میں دیکھے

ریاست بدستِ کسانی خطاست
کہ از دستشاں دستہا بر خداست
اس آدمی کے ہاتھ میں ریاست دینا بیجا ہے
کہ جس کے ہاتھ (ظلم) سے لوگوں کے ہاتھ خدا کے آگے ہیں

نکو پرور نہ بیند بدی
چو بد پروری خصمِ جانِ خودی
نیکوں کی پرورش کرنیوالا برائی نہ دیکھیگا !
اور اگر تو بروں کو پالتا ہے تو اپنی جان کا دشمن ہے

مکافاتِ دشمن بمالش مکن !
کہ بیخش برآورد باید زبن
دشمن سے بدلہ اس کے مال سے مت لے
بلکہ اس کی جڑ اکھیڑ دینی چاہیئے

مکن صبر بر عاملِ ظلم دوست
چہ از فربہی بایدش کند پوست
ظالم عامل پر صبر مت کر
بلکہ موٹاپے سے اس کی کھال کھینچ دے

سرِ گرگ باید ہم اول برید
نہ چوں گوسفنداں مردم درید
بھیڑیئے کا سر اول ہی کچل دینا چاہیئے
نہ اس وقت کہ جب وہ لوگوں کی بکریوں پھاڑ ڈالے

حکایت

چہ خوش گفت بازارگانِ اسیر
چو گردش گرفتند دزداں بہ تیر !
کیا ہی اچھا کہا اسیر سوداگر نے
جب اسے چوروں نے تیر سے گھیر لیا

چو مردانگی آید از رهزنان | چه مردان لشکر چه خیل زنان
جب ڈاکوؤں سے بہادری ہووے | تو پھر کیا لشکری لوگ اور عورتوں کے گروہ

شہنشہ کہ بازاگان را بخست | در خیر بر شہر و لشکر ببست
جس بادشاہ نے کہ سوداگروں کو آزردہ کیا | اس نے شہر اور لشکر پر نیکی کا دروازہ بند کیا

کے آنجا در هوشمندان روند | چو آوازه رسم بد بشنوند
کیونکہ جب بری رسم کا شہرہ سنتے ہیں | تو اس جگہ دوسرے عقلمند پہنچ جاتے ہیں

نکو بایدت نام و نیکی قبول | نکو دار بازارگان و رسول
تجھ نیک نامی اور نیکی پسند کرنی چاہیئے | تو سوداگروں اور ایلچیوں کو خوش رکھ

بزرگان مسافر بجان پرورند | کہ نام نکوئی بعالم برند!
بزرگ آدمی مسافر کو جان سے پالتے ہیں | اور اپنا نیک نام عالم سے لیجاتے ہیں

تباه گردد آن مملکت عنقریب | کزو خاطر آزرده آید غریب
وہ ملک جس سے کوئی مسافر آزردہ ہو جائے | وہ عنقریب تباہ ہو جاتا ہے۔

غریب آشنا باش و سیاح دوست | کہ سیاح جلاب نام نکوست
مسافر کا یار اور سیاح کا دوست ہو | اس واسطے کہ سیاح تیرا نیک نام لیجائیگا

نکو دار ضیف و مسافر عزیز | وز آسیب شان بر حذر باش نیز
مہمان کو خوش اور مسافر کو عزیز رکھ | اور ان کے صدمہ سے خوفناک رہ

ز بیگانہ پرہیز کردن نکوست | کہ دشمن توان بود در زی دوست
غیر سے پرہیز کرنا اچھا ہے | اس واسطے کہ دشمن دوست کی صورت میں ہو سکتا ہے

قدیمان خود خودرا بیفزائی قدر | کہ ہرگز نیاید ز پرورده غدر
اپنے پرانے بزرگوں مرتبہ اور عزت زیادہ کر | اس واسطے کہ پالے ہوئے سے دغا نہیں ہوگی

چو خدمت گذاریت گردد کہن! | حق سالیانش فرامش مکن
اگر تیرا خدمت گذار بوڑھا ہو جاوے | تو اس کی سالہا سال کی خدمت کو فراموش نہ کر

گر او را ہرم دست خدمت ببست | ترا بر کرم ہمچنان دست ہست!
اگر بڑھاپے نے اس کی خدمت کا ہاتھ باندھا ہے | تو تجھ کو بخشش پر ویسا ہی اختیار رہے

شنیدم کہ شاپور دم در کشید | ق چو خسرو برانمش قلم در کشید
میں نے سنا کہ شاہ پور بلکہ خاموش رہا | جب خسرو نے اسکا نام اپنی خود سنگذاری سے کاٹ دیا

چو شد حالش از بینوائی تباہ	نبشت این حکایت بنزدیک شاہ
جب اس کا حال بے سروسامانی سے تباہ ہوگیا	تو بادشاہ کے پاس یہ حال لکھا
کہ ای شاہ آفاق گستر بہ عدل	اگر من نماندم تو مانی بہ فضل
کہ اے جہان کو انصاف سے آباد کرنے والے	اگر میں نہیں رہا تو فضل و بزرگی سے رہ
چو بذل تو کردم جوانی خویش	بہ ہنگام پیری مرانم ز پیش
جب میں نے اپنی جوانی تجھ پر صرف کی ہے	تو بڑھاپے میں مجھے اپنے سامنے سے مت ہٹا
غریبی کہ پر فتنہ باشد سرش	میازار و بیرون کن از کشورش
جس مسافر کا سر فساد سے بھرا ہو	اس کو مت ستا اور اسے ملک سے باہر نکالدے
تو گر خشم بر وے نرانی رواست	کہ خود خوی بد دشمنش در قفاست
تو اگر اسپر غصہ نہ کرے تو مناسب ہے	کیونکہ خود عادت اس کے پیچھے اس کی دشمن ہے
وگر پارسی باشدش زاد بوم	بصنعاش مفرست و سقلاب و روم
اور اگر اس کی پیدائش کی جگہ پارس ہے	تو اس کو صنعا اور سقلاب اور روم میں مت بھیج
ہم آنجا امانش مدہ تا بچاشت	نشاید بلا بر دگر کس گماشت
وہاں بھی اس کو تھوڑی دیر کے لئے پناہ مت دو	کیونکہ دوسرے لوگوں پر پناہ مقرر نہیں کرنی چاہیئے
کہ گویند برگشتہ باد آن زمین	کزو مردم آیند بیرون چنین!
کیونکہ لوگ کہینگے کہ وہ زمین ویران ہوجائے	کیونکہ اس سے ایسے آدمی پیدا ہوتے ہیں
عمل گر دہی مرد منعم شناس	کہ مفلس ندارد ز سلطان ہراس
مالدار آدمی پہچان کر عہدہ دے	کہ مفلس بادشاہ سے نہیں ڈرتا ہے
چو مفلس فرو برد گردن بدوش	ازو بر نیاید دگر جز خروش
جب مفلس نے کاندھوں کے نیچے گردن جھکائی	تو اس سے سوائے فریاد کے اور کچھ نہیں نکلتا
چو مشرف دو دست از امانت بداشت	بباید برو ناظری بر گماشت
جب دیوان نے دونوں ہاتھ امانت سے اٹھائے	تو اسپر ایک ناظر مقرر کردینا چاہیئے
ورا و نیز در ساخت با خاطرش	ز مشرف عمل بر کن و ناظرش
اور اگر اس نے بھی اس کے دل کے ساتھ سازش کرلی	تو دیوان اور ناظر دونوں کے ذمہ سے کام نکالدے
خدا ترس باید امانت گذار	امین کز تو ترسد امینش مدار
خدا سے ڈرنے والا امین ہوتا ہے	جو امین تجھ سے ڈرے اسے امین مت سمجھو

بفشان و لشمار عاقل نشین !
نکال اور گن اور ہوشمندی سے بیٹھ
کہ از صد یکی را نہ بینی امین !
کہ تو سینکڑاوں سے ایک کو بھی امین نہ دیکھیگا

دو ہمجنس دیرینہ وہم قلم
دو ہم قوم اور ہم پیشہ پرانے کو ایک جگہ
نباید فرستاد یکجا بہم
ایک ساتھ نہ بھیجنا چاہیے

چہ دانی کہ ہمدست گردند یار
تو کیا جانے کہ وہ دونوں شریک کار ہوجاویں
یکی دزد باشد یکی پردہ دار
اور ایک ان میں سے چور بنجاوے دوسرا پردہ دار

چو دزدان زہم باک دارند و بیم
جب چور آپس میں اندیشہ ودہشت رکھیں
رود در میان کاروانی سلیم !
تو وہاں سے قافلہ سلامتی سے گذر جائے گا

یکی را کہ معزول کردی زجاہ
ایک کو تونے عہدہ سے موقوف کیا
چو چندی بر آید بہ بخشش گناہ
جب کچھ دن گذرین تو اس کے گناہ بخشدے

بر آوردن کام اُمیدوار
امیدوار کا مقصد بر لاتا
بہ از قید بندی شکستن ہزار
ہزار قیدی کی بیڑی توڑنے سے بہتر ہے

نویسندہ را کن ستون عمل
عامل کو عمل کا ستون مقرر کرنا
نیفتد نبرّد طناب عمل !
تاکہ نہ وہ خود گرے اور نہ امید کی رسی کاٹے

بفرمان بر آن برشہ دادگر
فرمانبرداری پر عادل بادشاہ اسی طرح
پدر وار خشم آورد بر پسر
غصہ ہوتا ہے جس طرح باپ بیٹوں پر

گہش میزند تا شود دردناک
کبھی اسے مارتا ہے کہ دردناک ہووے
گہی میکند آبش از دیدہ پاک
اور کبھی اس کی آنکھوں سے آنسو پونچھتا ہے

چو نرمی کنی خصم گردد دلیر
جب تو نرمی کریگا تو دشمن دلیر ہوجائیگا
وگر خشم گیری شوند از تو سیر !
اور اگر تو زیادہ غصہ کرے تو تجھ سے ناامید ہوجائینگے

درشتی و نرمی بہم در بہ است
سختی اور نرمی باہم ملی ہوئی بہتر ہے
چو رگ زن کہ جرّاح و مرہم نہ است
جراح کی طرح زخم کرنیوالا اور مرہم لگانیوالا بن

جوانمرد و خوش خلق بخشندہ باش
دلاور اور نیک خو اور سخی ہو
چو حق بر تو پاشد تو بر خلق پاش
اور اگر خدا تم پر رحم کرے تو تو خلق پر رحم کر

چو یاد آیدت عہد شاہان پیش
جب تم کو گذرے ہوئے بادشاہوں کا زمانہ یاد آوے
ہمین نقش برخوان پس از عہد خویش
تو اپنے زمانہ کے بعد بھی یہی نقش پڑھ

نیامد کس اندر جہان کو بماند — مگر آن کزو نام نیکو بماند

کوئی جہان میں نہیں آیا جو باقی رہے — مگر وہ کہ جس کا نام نیکی سے باقی رہے

نمرد آنکہ ماند پس ازوی بجائی — پل و خانی و خوان و مہمان سرائی

وہ شخص نہ مرا کہ جس کے بعد — پل و تالاب و لنگر خانہ اور مسافر خانہ باقی رہگئے

ہر آن کو نماند از پسش یادگار — درخت وجودش نیاورد بار

ہر وہ شخص جس کے بعد یادگار نہیں رہی — اس کے وجود کے درخت کے پھل نہیں پایا

وگر رفت و آثار خیرش نماند — نشاید پس مرگش الحمد نہ خواند

اگر وہ مرگیا اور اس کے بعد اس کی بخشش اور نیکی کا نام نہیں رہا — تو اس کے مرنے کے بعد الحمد نہ پڑھنی چاہیئے

چو خواہی کہ نامت بود در جہان — مکن نام نیک بزرگان نہان

اگر تو چاہے کہ تیرا نام دنیا میں روشن ہو — تو بزرگوں کا نام نیک پوشیدہ مت کر (مت مٹا)

ہمین کام و ناز و طرب داشتند — بآخر برفتند و بگذاشتند

ایسا ہی کام مقصد و خوشی و ناز رکھتے تھے — مگر آخر کار چلے گئے اور چھوڑ گئے

یکی نام نیکو ببرد از جہان — یکی رسم بد ماند ازو جاودان

ایک جہان سے نیکی کے ساتھ اپنا نام لے گیا — اور ایک سے زمانے میں بری رسم یادگار رہی

بسمع رضا مشنو ایذای کس — وگر گفتہ آید بغورش برس

خوشی کے کان سے کسی کی تکلیف مت سن — اور اگر کہی جائے تو غور سے سن اور دور کرنے کی کوشش کر

گنہگار را عذر نسیان بنہ — چو زنہار خواہند زنہار دہ

گنہگار کی بھول کا عذر قبول کر — اور جو پناہ مانگے اسے پناہ دے

گر آید گنہگارے اندر پناہ — نہ شرط است کشتن باول گناہ

اگر کوئی پناہ میں آجائے تو اسے اول گناہ — میں مار دینا ہی ضروری نہیں ہے

چو باری بگفتند و نشنید پند — دگر گوشمالش بزندان و بند

اگر اس کو ایک دفعہ کہا ہے اور اس نے نہیں سنا — تو اسے تنبیہ کے طور پر قید میں بھیجدے

وگر پند و بندش نیاید بکار — درخت خبیث است بیخش برآر

اور اگر اسے نصیحت اور قید کارآمد نہیں ہوئی — تو وہ خبیث درخت ہے اسکی جڑ اکھیڑ دے

چو خشم آیدت بر گناہ کسی — تامل کنش در عقوبت بسی

اگر تو کسی کا گناہ دیکھے — تو اسے سزا دینے میں تامل نہ کر

که سهل است لعل بدخشان شکست	شکسته نشاید دگرباره بست
کیونکہ لعل بدخشاں کا توڑنا آسان ہے	لیکن ٹوٹا ہوا دوسری دفعہ جوڑنا ناممکن ہے

حکایت در تدبیر پادشاهان و تاخیر کردن در سیاست

بادشاہوں کی تدبیر اور سزا دینے میں دیر کرنے کے بیان میں

ز دریای عمان برآمد کسی	سفر کرده هامون و دریا بسی
ایک شخص بہت سے دریا اور بیابانوں کو	عبور کر کے دریائے اماں سے پار آیا
عرب دیده و ترک تاجیک و روم	ز هر جنس در نفس پاکش علوم
اس نے عرب روم ترک تاجیک سب دیکھے ہوئے تھے	اور اس کی پاک ذات میں ہر قسم کا علم تھا
جهان گشته و دانش اندوخته	سفر کرده و صحبت آموخته
وہ جہان گرد اپنی جہانگردی سے عقل و تجربہ حاصل کئے ہوئے	اور اس نے سفر کئے ہوئے تھے اور اس نے گفتگو کا طریقہ سیکھا ہوا تھا
بهیکل قوی چون تناور درخت	ولیکن فرومانده بی برگ سخت
صورت میں وہ ایک تن آور درخت کی طرح تھا	لیکن نہایت عاجزی اور بے سروسامان تھا
دو صد رقعه بالای هم دوخته	ز حراق و او در میان سوخته
دو سو پیوند (رقعہ) اوپر سیئے ہوئے تھا	اور اس کی گرمی سے اندر جلا ہوا تھا
بشهری در آمد ز دریا کنار	بزرگی در آن ناحیت شهریار
دریا کے کنارے سے ایک شہر میں آیا	جس کی اطراف میں ایک بزرگ بادشاہ تھا
که طبعی نکونامی اندیش داشت	سر عجز بر پای درویش داشت
وہ اس طبیعت نیک نامی کو سوچتی تھی	اور اس کا عاجزی کا سر درویش کے قدموں پر تھا
بشستند خدمتگزاران شاه	سر و تن بحمامش از گرد راه
بادشاہ کے خدمت گزاروں نے اس کے سر بدن	کو حمام میں راستہ کے گرد سے دھویا
چو بر آستان ملک سر نهاد	نیایش کنان دست بر بر نهاد
جب بادشاہ کے آستانے پر سر رکھا	تو تعریف کرتا ہوا سینے پر ہاتھ لیگیا
نرفتم درین مملکت منزلے	کز آسیب آزرده دیدم کسی
میں نے اس سلطنت میں کوئی ایسی جگہ نہیں دیکھی	کہ وہاں دہشت و صدمہ سے کوئی آزردہ دل دیکھا ہو
ندیدم کسی سرگران از شراب	مگر هم خرابات دیدم خراب
میں نے کسی کو شراب میں مست نہیں دیکھا	ولیکن شراب خانہ کو ویران اور برباد دیکھا ہے

ملک را ہمین ملک پیرایہ بس	کہ راضی نگردد بآزارِ کس!
بادشاہ کے لئے یہی مملکت آراستگی کافی ہے	کہ کسی کے آزار پر راضی نہ ہو
سخن گفت و دامانِ گوہر فشاند	بنطقی کہ شاہ آستین بر فشاند
گفتگو کی اور گویا موتی کا دامن ایسی زبان سے جھاڑا	کہ بادشاہ نے آستین جھاڑ دی (اسپر بہت خوش ہوا)
پسند آمدش حسنِ گفتارِ مرد	بنزدِ خودش خواند و اکرام کرد
اس کو اس کی خوبی گفتار پسند آ گئی	اور اسے اپنے پاس بلایا اور بخشش کی
زرش داد و گوہر بشکرِ قدوم	بپرسیدش از گوہر لشکر قدوم
اس کو اس کے آنیکے شکریہ میں زر و گوہر عطا کئے	اور اسکو اسکی ذات اور پیدائش کی جگہ کی بابت سوال کیا
بگفت آنچہ پرسیدش از سرگذشت	بقربت ز دیگر کسان در گذشت
جو کچھ بادشاہ نے پوچھا اس نے اپنی سرگذشت سے سب بتا دیا	اس وجہ سے وہ قرابت میں سب لوگوں سے بڑھ گیا
ملک با دلِ خویشتن رائی زد	کہ دستورِ ملک اینچنینی سزد
بادشاہ نے اپنے دل میں رائے قایم کر لی	کہ ملک کا وزیر ایسا ہی ہونا چاہیئے
ولیکن بتدریج تا انجمن	بسستی نخندند بر رائی من!
لیکن اسے آہستہ آہستہ مرتبہ دینا چاہیئے	تاکہ ایسی عقل پر اہل مجلس نہ ہنسیں
بہ عقلش بباید نخست آزمود	بقدرِ ہنر پایگاہش فزود
پہلے اس کی عقل کو آزمانا چاہیئے	پھر اس کی عقل کے مطابق اس کا درجہ بڑھائیں
برد بردل از جورِ غم بارہا	کہ نا آزمودہ کند کارہا
کیونکہ جو آدمی بغیر آزمانے کے کوئی کام کرتا ہے	تو اپنے دل پر غم کا بوجھ لے جاتا ہے
چو قاضی بفکرت نویسد سجل	نگردد ز دستار بندان خجل
جب قاضی غور سے حکم نامہ لکھے	تو علماء سے شرمندہ نہیں ہو سکتا
نظر کن چو سوفار داری بشست	نہ آنگہ کہ پرتاب کردی ز دست
جس وقت تیر تیری چٹکی میں ہے اس وقت سوچ	نہ کہ اس وقت جب کہ وہ تیرے ہاتھ سے نکل جائے
چو یوسف کسی در صلاح و تمیز	بہ یکسال باید کہ گردد عزیز
اگر کوئی آدمی حضرت یوسف سی عقل و رای رکھے	تو اس کو ایک سال چاہیئے کہ وہ عزیز مصر بنجائے
بایام تا بر نیاید بسی!	نشاید رسیدن بغورِ کسی!
جب تک بہت سے دن نہ سوچیں	کسی کے بھید کو نہیں پہنچ سکتے ہیں (کسی کام کے)

زہر نوع اخلاق او کشف کرد
ہر طرح سے اس کی عادات دریافت کئے
خردمند و پاکیزہ دین بود مرد
وہ ایک پاکیزہ دین عقلمند تھا

نکو سیرتش دید و روشن قیاس
اس کو روشن ضمیر اور نیک خصلت
سخن سنج و مقدار مردم شناس
اور سخن سنج اور آدمی کا مرتبہ پہچاننے والا پایا

برای از بزرگان بہش دید و بیش
عقل میں اس کو بزرگوں سے زیادہ دیکھا
نشاندش زبردست دستور خویش
اس لیے بادشاہ نے اس کو وزیر بنا لیا

چنان حکمت و معرفت کار بست
ایسی حکمت اور معرفت سے کام کیا
کہ در امر و نہیش درونی نخست!
کہ کوئی اس کی حکومت سے آزردہ نہ ہوا

در آورد ملکے بزیر قلم!
ایک بڑا ملک فتح کیا
کزو بر وجودی نیامد الم
کہ جس کی وجہ سے کوئی دل آزردہ نہ ہوا

زبان ہمہ حرفگیران ببست
تمام نکتہ چینوں کی زبان بند کر دی!
کہ حرف بدش بر نیامد ز دست
اس لئے کہ اس کی زبان سے کوئی بڑا لفظ نہ نکلا

حسودی کہ یکجو خیانت ندید!
جس حسود نے اس کے کام میں ذرا برابر خیانت نہ دیکھی
بکارش نیامد چو گندم طپید
وہ گندم کی طرح اس کے کام میں تڑپنے نہ آیا

ز روشن دلش ملک پرتو گرفت
اس کے روشن دل سے بادشاہ روشنی پائی
وزیر کہن را غم تو گرفت
لیکن پرانے وزیر کو نئے غم نے گھیر لیا

ندید آن خردمند را رخنۂ
اس عقلمند سے کوئی عیب نہ دیکھا
کہ در وی تواند زدن طعنۂ
جس کی وجہ سے اسے طعنہ مار سکے

امین و بداندیش طشتند و مور
امانتدار تھال ہے اور بداندیش چیونٹی کیلئے
نشاید در و رخنہ کردن بزور
اس میں زور سے سوراخ کرنا ناممکن ہے

ملک را دو خورشید طلعت غلام
بادشاہ دو غلام سورج جیسی شکل والے
بسر بر کمر بستہ بودی مدام
اس کے سامنے ہمیشہ ہاتھ سینے پر دہرے رہتے تھے

دو پاکیزہ چو حور و پری!
دونوں کی صورتیں پری اور حور جیسی تھیں
چو خورشید و ماہ از سہ دیگر بری
اور سورج اور چاند کی طرح کسی تیسرے سے پاک تھیں بلا تشبیہ

دو صورت کہ گفتی یکی نیست بیش
دو ایسی صورتیں کہ تو کہے کہ ایک بھی ان میں سے زیادہ نہیں ہے
نمودہ در آئینہ ہمتائی خویش
آئینہ میں اپنا مثل دکھلائے ہوئے

سخن ہائی دانای شیرین سخن	گرفت اندر آن ہر دو شمشاد بن
شیریں زبان عقلمند کی باتوں نے ان دونوں	پری پیکروں پر اثر کیا
چو دیدند کاوصاف خلقش نکوست	بطبعش ہواخواہ گشتند و دوست
جب دیکھا کہ اسکی عادت صفتیں اچھی ہیں	اور لوگ اس کی طبیعت کے ہوا خواہ اور دوست بن گئے ہیں
درو ہم اثر کرد میل بشر	نہ میلی چو کوتاہ بینان بشر
اس میں بھی خواہش انسانی نے اثر کیا	نہ کہ وہ خواہش کہ جو ناعاقبت اندیش کرتے ہیں
از آسائش آن گہ خبر داشتی	کہ در روئے ایشان نظر داشتی
اس وقت آرام سے بیٹھتا	جس وقت ان کے چہروں پر نظر کرتا
چو خواہی کہ قدرت بماند بلند	دل ای خواجہ در سادہ رویان مبند
اے خواجہ جب تو دیکھے کہ تیرا مرتبہ بلند ہے تو	تو معشوقوں سے دل مت لگا
وگر خود نباشد غرض درمیان	حذر کن کہ دارد بہیبت زیان
اور اگرچہ درمیان کوئی اپنی ذاتی غرض نہ ہو	تب بھی پرہیز کر کہ دبدبے کو نقصان پہنچتا ہے
وزیر اندرین شمۂ راہ برد	بخبث این حکایت بر شاہ برد
وزیر نے اس میں کچھ سراغ پایا اور	خبیثوں نے یہ بات بادشاہ تک پہنچائی
کہ این را ندانم چہ خوانند و کیست	نخواہد بسامان درین ملک زیست
میں نہیں جانتا کہ اس ملک میں کون ہے اور کیا ہے	جو اس ملک میں پاکدامنی میں زندگی بسر نہیں کرنا چاہتا
شنیدم کہ با بندگانش سرست	خیانت پسندست و شہوت پرست
میں نے سنا ہے کہ اس کا خیال غلاموں کی طرف ہے	اور وہ خائن اور بدکردار ہے
سفر کردگان لاابالی زیند	کہ پروردہ ملک و دولت نیند
مسافر بے پرواہی سے زندگی بسر کرتے ہیں	اس لئے کہ ملک اور دولت کے پروردہ نہیں ہوتے
نشاید چنین خیرہ روئے تباہ	کہ بدنامی آرد در ایوان شاہ
ایسی شوخی نہیں چاہیئے	کہ شاہی ایوانوں میں بدنامی کردے
مگر نعمت شہ فرامش کنم	کہ بینم تباہی و خامش کنم
البتہ بادشاہ کی نعمت کو فراموش کردوں اور ناشکر گذار ہوں	اگر سلطنت میں برائی دیکھوں اور چپ رہوں
بہ پندار نتوان سخن گفت زود	نگفتم ترا تا یقینم نبود
خیال سے جلد بات نہ کہنی چاہیئے	میں نے تجھے کوئی بات نہیں کہی جبتک مجھے یقین نہیں ہوگیا

ز فرمانبرانم کسی گوش داشت
میرے نوکروں میں سے کسی نے دیکھا ہے

کزینان دو یکتن در آغوش داشت
تو وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو گود میں رکھتا ہے

من این گفتم اکنون ملک راست رائے
میں نے یہ کہا اب آئندہ بادشاہ کا خیال ہے

چنان کازمودم تو نیز آزمائے
جیساکہ میں نے آزمایا ہے تو بھی آزما

بنا خوبتر صورتے شرح داد
ایسی بری طرح سے بیان کیا ہے

کہ بدمرد را نیک روزی مباد
کہ برُے آدمی کو اچھی روزی نصیب نہ ہو

بداندیش بر خوردہ چون دست یافت
جب بداندیش نے عیب پر اختیار پایا

درون بزرگان بآتش بتافت
تو بزرگوں کا دل آگ پر جلا دیا

بخردہ توان آتش افروختن
چنگاری سے آگ روشن کر سکتے ہیں

پس آنگہ درخت کہن سوختن
پھر اس سے پرانا درخت جلا سکتے ہیں

ملک را چنان گرم کرد این خبر
بادشاہ کو اس خبر نے اتنا برافروختہ کیا

کہ جوشش برآمد چو مرجل بسر
کہ ہنا کی طرح جوش میں آ گیا

غضب دست در خون درویش داشت
غصہ سے اپنے ہاتھ درویش کے خوں سے رنگنا چاہتا تھا

ولیکن سکون و در پیش داشت
مگر تحمل ہاتھ سے اسے بچا رہا تھا

کہ پروردہ کشتن نہ مردی بود
کہ پالے ہوئے کہ مار ڈالنا بہادری نہیں ہے

ستم در پئی داد سردی بود
انصاف کے بعد ظلم کرنا بے جا ہے

میازار پروردہ خویشتن
اپنے پالے ہوئے کو مت ستا

چو تیر تو دارد بہ تیرش مزن
اور جو تیری پناہ میں ہو اسپر تیر مت چلا

بہ نعمت نبایست پروردنش
نعمت سے اس کو پالنا چاہیئے

چو خواہی بہ بیداد خون خوردنش
جب تو ظلم سے اس کا خون پینا چاہیئے

ازو تا ہنرہا یقینت نشد
جب تک اس کے ہنروں کا تجھے یقین نہ ہوا

در ایوان شاہی قرینت نشد
تو شاہی دربار میں تجھ سے قریب نہیں ہوا

کنون تا یقینت نگردد گناہ
اگر اس کے گناہ پر تیرا یقین نہ ہو جائے

بگفتار دشمن گزندش مخواہ
تو دشمن کے کہنے اس کا صدمہ تباہی مت ڈھونڈ

ملک در دل این راز پوشیدہ داشت
بادشاہ نے حلیموں اور داناؤں بات سنی ہوئی تھی

کہ قول حکیمان نپوشیدہ داشت
اس نے بھیدوں کو پوشیدہ رکھا

دل است ای خردمند زندان راز — چو گفتی نیاید بزنجیر باز
اے عقلمند دل ہی راز کا قید خانہ ہے — اگر اسے تو نے اس قید خانہ سے رہا کر دیا تو پھر زنجیر میں نہیں آسکتا

نظر کرد پوشیدہ در کار مرد — خلل دید در رای ہشیار مرد
اس نے پوشیدہ طور پر اس آدمی کے کام میں نگاہ کی — تو اس دانا آدمی کی رائے میں خلل دیکھا یعنی کہ دفعتاً

کہ ناگا نظر زی یکی بندہ کرد — پری چہرہ در زیر لب خندہ کرد
ایک غلام کی طرف نگاہ کی — اور وہ پری چہرہ ہونٹوں کے نیچے مسکرایا

دو کس را کہ باہم بود جان و ہوش — حکایت کنانند و ایشان خموش
جن دو آدمیوں کا آپس میں جان اور دل ملا ہوا ہو — وہ خاموش رہتے جس وقت کہ لوگ باتیں کریں

تو دانی کہ صاحب نظر زیر زیر — نگردد چو مستسقی از دجلہ سیر
یہ جان لے کہ عاشق مرض استسقا کی طرح ہی — جس طرح وہ دجلہ میں نہانے سے سیر نہیں ہوتا

ملک را گمانِ بدی راست شد — بسودا بر و خشمگین خواست شد
بادشاہ کو پورے طور سے بدی کا گمان ہو گیا — اور اسپر خشمگین نگاہوں سے دیکھنا شروع کیا

ہم از حسن و تدبیر و رائی تمام — بآہستگی گفتش ای نیکنام
لیکن خوبی اور تدبیر و حسن عقل کیساتھ اسے آرام سے کہا — کہ اے نیکنام تجھ کو میں نے عقلمند سمجھا تھا اور تجھے

ترا من خردمند پنداشتم! — بر اسرارِ ملکت امین داشتم
سلطنت کے رازوں کا امین مقرر کیا تھا اور تجھے — دانا اور ہوشیار سمجھا تھا نہ کہ نالایق و بے حیا

گمان بردمت زیرک و ہوشمند — ندانستمت خیرہ و ناپسند
میں نے تجھ کو دانا اور ہوشیار گمان کیا — بے حیا اور نالائق تجھ کو نہ جانا

چنیں مرتفع پایہ جائی تو نیست — گناہ از من آمد خطائی تو نیست
ایسے مرتبہ کے تو لائق نہ تھا — یہ تیری خطا نہیں ہے بلکہ میرا گناہ ہے

کہ چون بد گہر پرورم لاجرم — خیانت روا دارد م در حرم
کیونکہ جب میں بد اصل کو پرورش کرونگا — تو وہ ضرور میرے محل میں بد دیانتی کریگا

برآورد سر مرد بسیار دان — چنین گفت با خسرو کاروان
بڑے دانا آدمی نے سر اٹھایا — اور خسرو واقف کار سے یہ کہا

مرا چون بود دامن از جرم پاک — نباید ز خبثِ بد اندیش باک!
جب میرا دامن گناہ سے پاک ہووے — تو مجھے بدخواہ کی دشمنی سے کچھ پرواہ نہیں ہے

بخاطر درم هرگز این ظن نرفت | ندانم که گفت اینچه بر من نرفت
میرے دل میں ہرگز یہ خیال کبھی نہیں گذرا | میں نہیں جانتا کہ یہ بات کسی نے کہی جو مجھ میں نہیں گذری

شهنشه بر آشفت که انیک وزیر | تعلل میندیش و حجت مگیر
بادشاہ برافروختہ ہوا اور کہا اور ای وزیر حیلہ جوئی مت کر | اور دلیل مت تراش

تبسم کنان دست بر لب گرفت | کزو هرچه گوید نیاید شگفت
مسکرا کر ہاتھ ہونٹوں پر رکھ لیا اور کہا کہ اس سے جو کچھ | بھی ظہور میں آوے تعجب نہیں کرنا چاہیے اسپر

حسودی که بیند بجای خودم | کجا بر زبان آورد جز بدم
جب حاسد مجھے اپنی جگہ دیکھتا ہے تو سوا بدی کا اور میرے | لئے زبان پر کچھ لاوے یعنی جیسا آپ ہی دلیسا ہی مجھے جانتا ہے

من آنساعت انگاشتم دشمنش ! | که بنشاند شه زیر دست منش
میں نے اسی وقت اسے اپنا دشمن سمجھ لیا | جبکہ بادشاہ نے اسے مجھ سے نیچے بٹھایا

چو سلطان فضیلت نهد بر ویم | نداند که دشمن بود ز سیم
جب بادشاہ مجھے اسپر بزرگ کردے | تو کیا وہ نہیں جانتا کہ وہ میرا دشمن ہو گیا

مرا تا قیامت نگیرد بدوست | چو بیند که در عز من ذل اوست
مجھے قیامت تک دوست نہیں بنائیگا | جب وہ جانیگا کہ میری عزت ہی اسکی ذلت ہے

بر نیت بگویم حدیث درست | اگر گوش با بنده داری نخست
اگر تو پہلے میری طرف کان رکھے | تو میں تجھے ایک سچی بات سناتا ہوں

مر ابلیس را دید شخصی بخواب | بقامت صنوبر بروی آفتاب
شیطان کو ایک شخص نے خواب میں دیکھا | کہ اس کا قد صنوبر اور اس کا چہرہ سورج کی طرح ہے

نظر کرد و گفت ای نظیر قمر ! | ندارند خلق از جمالت خبر
اسپر نگاہ کی اور کہا اے چاند کی طرح ہستی | لوگ تیرے حسن سے ناواقف ہیں

ترا سهمگین روی پنداشتند | بگرمابه در زشت بنگاشتند
تیرا منہ خوفناک سمجھتے ہیں | اور حمام میں تجھے بدصورت کھینچتے ہیں

بخندید و گفت آن نه شکل من است | ولیکن قلم در کف دشمن است
ہنسا اور کہا کہ وہ میری شکل نہیں | بلکہ دشمن کے ہاتھ کی قلم ہے

برانداختم بیخ شان از بهشت | کنونم بکین می نگارند زشت
میں نے ان کی جڑ بہشت سے کھود دی ہے | اس لئے مجھے بدصورت لکھتے ہیں

مرا ہمچنیں نام نیک است ولیک	زعلت نشاید بد اندیش نیک
اس طرح میری بھی نیک نامی ہے	لیکن حسد سے دشمن اسے اچھا نہیں کہہ سکتا
وزیری کہ جاہ من آبش بریخت	بفرسنگ باید زمکرش گریخت
جس وزیر کی آبرو میرے مرتبہ نے مٹائی	اس کے مکر سے کوسوں بھاگنا چاہیے
ولیکن نیندیشم از خشم شاہ	دلاور بود در سخن بے گناہ
اور لیکن میں بادشاہ سے نہیں ڈرتا	کیونکہ بے گناہ بات کرنے میں دلاور ہوتا ہے
چو حرفم برآید درست از قلم	مرا از ہمہ حرف گیران چہ غم
جب میری قلم سے حرف اچھا نکلے	تو مجھے عیب جویوں سے کیا خوف ہو سکتا ہے
نیاوردہ عامل غش اندر میان	نیندیشد از رفع دیوانیان
جب کارپرداز بدنیتی کو داخل نہ ہونے دے	تو وہ کچہری والوں کے حساب سے نہیں ڈرتا
اگر محتسب گردد آن را غم است	کہ سنگ ترازوی بارش کم است
محتسب کے پھرنے کا ڈر اس کو ہے	کہ جس کے ترازو کا بٹہ کم ہے
ملک در سخن گفتنش خیرہ ماند	سر دست فرماندہی برفشاند
بادشاہ اس کی بات میں حیران ہو گیا	اور اپنا وہ ہاتھ جو حکومت کرتا تھا جھاڑا اور کہا
کہ مجرم بزرق و زبان آوری	ز جرمی کہ دارد نگردد بری!
کہ مجرم چالاک زبانی سے اس جرم سے	بری نہیں ہو سکتا جو اس نے کیا ہو
ز خصمت ہمانا کہ نشنیدہ ام	نہ آخر بچشم خودت دیدہ ام
صرف میں نے یہ تیرے دشمن سے ہی نہیں سنا	بلکہ آخرکار اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے
کزین زمرہ خلق در بارگاہ	نمی باشدت جز در اینان نگاہ
کہ دربار میں اس قدر آدمیوں سے تیری نگاہ	سوائے ان کے چہروں کے اور کہیں نہیں پڑتی
بخندید مرد سخن گوی گفت	حق ست این سخن حق نشاید نہفت
بات کرنے والا آدمی ہنسا اور کہا یہ سچ ہے	اور جو بات سچ ہو وہ چھپانی نہ چاہیے
درین نکتہ ہست اگر بشنوی!	کہ حکمت روان باد و دولت قوی
اے تیرا حکم جاری اور تیری دولت کو ہمیشگی ہو	اگر تو سنے تو اس میں ایک راز ہے
نہ بیند کہ درویش بے دستگاہ	بحسرت کند در توانگر نگاہ!
کیا بادشاہ نہیں دیکھتا ہے کہ بیمقدور فقیر	حسرت کے ساتھ امیروں کی طرف دیکھتا ہے

مرا دستگاه جوانی برفت — بلهو و لعب زندگانی برفت!

میری جوانی کی طاقت گئی — اور کھیل کود میں زندگانی صرف ہوگئی

ز دیدار اینان ندارم شکیب — که سرمایه داران حسن اند و زیب

ان کے دیکھنے سے میں پرہیز نہیں کرسکتا — کہ یہ سرمایہ داران حسن و خوبی ہیں

مرا همچنین چهره گلفام بود — بلورینم از خوبی اندام بود

میرا بھی اسی طرح پھول کی طرح چہرہ تھا — اور خوبی میں میرا بدن بلور کی طرح تھا

درین غایتم رشته باید کفن! — که مویم چو پنبه است و دوکم بدن

اب مجھے کفن بنتا چاہیئے کہ میرے بال روئی — کی طرح ہیں اور جسم تکلہ کی طرح

مرا همچنین جعد شبرنگ بود — قبا در بر از نازکی تنگ بود

میرے بھی اسی طرح سیاہ رنگ کے گھنگر والے بال تھے — اور نزاکت سے قبا بدن پر چست تھی

دو رسته درم در دهان داشتی — چو دیواری از خشت سیمین بپای

میرے منہ میں دو طرفہ موتی تھے — اور چاندی کی اینٹوں کی طرح تھے

کنونم نگه کن بوقت سخن — بیفتاد یک یک چو جسر کهن

اب مجھے بات کرنے کے وقت دیکھ — ایک ایک کرکے پرانے پل کی طرح گر پڑے ہیں

در اینان بحسرت چرا ننگرم — که عمر تلف کرده یاد آورم

ان کو حسرت سے کیوں نہ دیکھوں — کہ ضائع کی ہوئی عمر یاد آتی ہے

برفت از من آن روزهای عزیز — بپایان رسد ناگه این روز نیز

میرے پاس سے وہ دن جو بہت اچھے معلوم ہوتے تھے گذر گئے — اور جو ہیں یہ بھی آخرکار ختم ہو جائیں گے

چو دانشور این در معنی بسفت — بگفت این کزان به محال است گفت

جب عقلمند نے بہ معرفت رکلام کے موتی پروئے — تو کہنے لگا کہ اس سے بہتر کہنا مشکل ہے

در ارکان دولت نگه کرد شاه — کزین خوب تر لفظ و معنی مخواه

بادشاہ نے وزیروں کی طرف دیکھا — اور کہا کہ اس سے بہتر ظاہر اور باطنی مت ڈھونڈ

کسی را نظر سوی شاهد رواست — که داند بدین شاهدی عذر خواست

جو آدمی اس خوبی کیساتھ عذر خواہی کرنا جانتا ہے — اس کو معشوق کی طرف دیکھنا جائز ہے

به عقل ار نه آهستگی کردمی — بگفتار خصمش بیازردمی

اگر میں عقل کیساتھ متانت اور نرمی سے کام نہ لیتا — تو دشمن کے کہنے سے اسے ستاتا

به تندی سبکدست بردن به تیغ! — بدندان برد پشت دست دریغ

تیزی سے جلد تلوار پر ہاتھ لیجانا — ہاتھ کی پیٹھ کو افسوس کیساتھ دانتوں سے کاٹتا ہے

ز صاحب غرض تا سخن نشنوی — کہ گر کار بندی پشیمان شوی

صاحب غرض کی بات کو مت سن — کیونکہ اس واسطے کہ تو اس سے پچھتائے گا

نکو نام را جاہ و تشریف و مال — بیفزود و بدگوی را گوشمال!

نیک نام کا جاہ و عزت و مرتبہ بڑھا — اور بدگو کو سزا دے

بہ تدبیر دستور دانشورش — بہ نیکی شد نام در کشورش

اس عقلمند وزیر کی تدبیر سے — اس کا نام نیکی سے مشہور ہوا

بعدل و کرم سالہا ملک راند — برفت و نکونامی از وی بماند

عدل و انصاف کے ساتھ کئی سال حکومت کی — اور اس کے مرنے کے بعد نیکی کیساتھ اسکا نام زندہ رہا

چنین پادشاہان کہ دین پرورند — ببازوی دین گوی دولت برند

ایسے بادشاہ جو دین پرور ہیں — دین کی مدد سے سبقت کی گیند لیجاتے ہیں

ازان نانہ بینم درین عہد کس — وگر ہست و بوبکر سعد ست بس

اس زمانہ میں ان میں سے کسی کو نہیں دیکھتا — اور اگر کوئی ہے تو سعد بن ابوبکر ہے اور کوئی نہیں

خدیو خردمند فرخ نہاد — کہ شاخ امیدش برومند باد

عقلمند اور مبارک خصلت والا بادشاہ ہے — خدا اس کی امید کی شاخوں کو پھل دار کردے

بہشتی درختی تو ای پادشاہ — کہ افگندہ سایہ یک سالہ راہ

اے بادشاہ تو بہشتی درخت ہے کہ — تو نے ایک سال کے راستہ پر سایہ ڈالدیا ہے

طمع بود و ز بخت نیک اخترام — کہ بال ہمای افگند بر سرم

مجھ کو نیک ستارے کے نصیب سے امید تھی — کہ ہمائے کا سایہ مجھ پر ڈالے

خرد گفت دولت نہ بخشد ہمای — گر اقبال خواہی درین سایہ آی

عقل نے کہا کہ ہما دولت نہیں بخشتا — اگر تو اقبال چاہتا ہے تو اس کے سایہ میں آ

خدایا برحمت نظر کردہ! — کہ این سایہ بر خلق گستردہ

اے خدا تو نے رحمت کی نظر کی ہے — کہ ایسا سایہ خلقت پر بچھا دیا ہے

دعا گوی این دولتم بندہ وار — خدایا تو این سایہ پایندہ دار

میں غلاموں کی طرح اس دولت کا دعاگو ہوں — یا خدا تو اس سایہ کو ہمیشہ رکھیو

صوابست پیش از کشش بند کرد	کہ نتوان سر کشتہ پیوند کرد
مارنے سے پہلے قید کرنا بہتر ہے	کیونکہ کٹا ہوا سر جڑ نہیں سکتا
خداوند فرمان ورای وشکوه	ز غوغای مردم نگردد ستوه
صاحب حکومت و دبدبہ و شوکت	لوگوں کے شور و غل سے عاجز نہیں ہو جاتا
سر پر غرور از تحمل تہی	حرامش بود تاج شاہنشہی
وہ غرور بھرا سر جو متانت و عقل سے خالی ہے	اسپر شاہی تاج حرام ہے
نگویم چو جنگ آوری پایدار	چو خشم آیدت عقل بر جای دار
میں یہ نہیں کہتا کہ تو جنگ میں ثابت قدم رہو	جب تمہیں غصہ آئے تو عقل کو قایم رکھ
تحمل کند ہر کہ را عقل ہست	نہ عقلی کہ خشمش کند زیر دست
جس کو عقل ہے وہ صبر کرتا ہے	نہ وہ عقل کہ جس کو غصہ زیر کرے
چو لشکر برون تاخت خشم از کمین	نہ انصاف ماند نہ تقوی نہ دین
جب غصہ نے گھات سے اپنا لشکر دوڑایا	تو باقی نہ انصاف رہا نہ دین نہ پرہیزگاری
ندیدم چنین دیو زیر فلک!	کز و میگریزد چندین ملک!
میں نے آسمان کے نیچے ایسا شیطان نہیں دیکھا	جس سے فرشتے بھی بھاگتے ہوں
نہ بے حکم شرع آب خوردن خطاست	وگر خون بفتوی بریزی رواست
اگر شرع کے حکم کے خلاف پانی پئے تو جائز نہیں	اور اگر شرعی قلم سے خونریزی تو جائز ہے
اگر شرع فتوی دہد بر ہلاک	الا تا نداری ز کشتنش باک
اگر شرع کسی کے مار ڈالنے کا فتوی دے	تو خبردار اس کے مار ڈالنے سے گریز مت کر
وگر دانی اندر تبارش کسان	بر ایشان بہ بخشائی راحت رسان
اور اگر تو جانتا ہے کہ اس کے خاندان میں لوگ ہیں	تو انپر بخشش و رحمت کر
گناه بود مرد ستمگاره را	چہ تاوان زن و طفل بیچاره را
اس ظالم آدمی کا گناہ تھا	بیچارہ عورت اور لڑکی پر کیوں سزا ہو
تنت زورمند است لشکر گران	ولیکن در اقلیم دشمن مران!
تیرا بدل زور آور ہے اور تیرا لشکر بہت ہے	تو اسے دشمن کے ملک میں مت چلا
کہ وی بر حصاری گریزد بلند	رسد کشور بی گنہ را گزند!
کیونکہ وہ ایک قلعہ پر بھاگ جائے گا	اور ملک کے بے گناہ لوگوں پر مصیبت ڈالیگا

نظر کن در احوال زندانیان — که ممکن بود بی گنه در میان

قیدیوں کے احوال پر غور کر — کیونکہ ممکن ہو سکتا ہے کہ کوئی بیگناہ درمیان ہو

چو بازارگان در دیارت بمرد — بمالش خساست بود دست برد

اگر سوداگر تیرے ملک میں مر جائے — تو اس کے مال پر ہاتھ لے جانا کنجوسی ہے

کزان پس که بروی بگریند زار — بهم بازگویند خویش و تبار

کیونکہ پیشتر اس کے کہ اس کے عزیز اور خاندان والے — اس پر روئیں وہ آپس میں کہیں گے

که مسکین در اقلیم غربت بمرد — متاعی کزو ماند ظالم ببرد

کہ مسافرت میں غریب مر گیا — لیکن اس کا مال ظالم نے لوٹ لیا

بیندیش ازان طفلک بی پدر — وز آه دل دردمندش حذر

اس کے یتیم بچے سے ڈر — اور اس کے دردمند دل سے حذر کر

بسا نام نیکوی پنجاه سال — که یکنام زشتش کند پائمال

پچاس برس کی نیک نامی کو — ایک بڑا کام برباد کر دیتا ہے

پسندیده کاران جاوید نام — تطاول نکردند بر مال عام

ہمیشہ کے اچھا کام کرنے والے ناموروں نے — کسی کے مال پر ظلم کا ہاتھ نہیں بڑھایا

بر آفاق گر سر بسر پادشاست — چو مال از توانگر ستاند گداست

اگر سب جہان کا بادشاہ ہے — تو اگر تونگر سے مال لیوے تو وہ فقیر ہے

بمرد از تهیدستی آزاد مرد — ز پهلوی مسکین شکم پر نکرد

اگر آزاد مرد خالی ہاتھ مر گیا — لیکن غریب کے مال سے اپنا پیٹ نہ پالا

حکایت

شنیدم که فرماندهی دادگر — قبا داشتی هر دو روی آستر

میں نے سنا ایک عادل بادشاہ — ایک قبا کے دونوں طرف استر رکھتا تھا

یکی گفتش ای خسرو نیک روز — قبائی ز دیبای چینی بدوز

کسی نے کہا اے بادشاہ نیک نصیب — ایک قبا چینی ریشم سے بھی سی

بگفت این قدر ستر و آسایش است — وزین بگذری زیب و آرایش است

کہا کہ اس میں ستر پوشی اور آرام ہے — اور اس سے بڑھ کر زیب و زینت ہے

نه از بهر آن می ستانم خراج — که زینت کنم بر خود و تخت و تاج

میں اس لئے خراج نہیں لیتا — کہ اپنا بدن اور تخت و تاج آراستہ کروں

چو ہمچون زنان حلہ در تن کنم !
جب میں عورتوں کی طرح کپڑے پہنوں
بمردی کجا دفع دشمن کنم !
تو بہادروں کی طرح دشمن کا مقابلہ کس طرح کروں

مرا ہم ز صد گونہ آز و ہواست
مجھ کو بھی ہزار طرح کی حرص و لالچ ہے
ولیکن خزینہ نہ تنہا مراست
لیکن یہ خزانہ صرف میرا نہیں ہے

خزائن پر از بہر لشکر بود
خزانہ لشکر کے لئے بھرتا ہے
نہ از بہر آئین و زیور بود
نہ کہ آرائش و زینت کے لئے

سپاہی کہ خوشدل نباشد ز شاہ
جو سپاہی کہ بادشاہ سے خوشدل نہیں ہوتا
ندارد حدودِ ولایت نگاہ !
وہ ملک کی سرحد کی حفاظت نہیں کرتا

چو دشمن خر روستائی برد
اگر دشمن کسان کا گدھا ہانک لیجائے
ملک باج و دہ یک چرا میخورد
تو بادشاہ آمدنی کا دسواں حصہ کب لیتا ہے

مخالف خرش برد سلطان خراج
جب بادشاہ خراج لگیا اور دشمن اسکا گدہا لگیا
چہ اقبال بینی دران تخت و تاج
تو تو اس تخت و تاج میں کیا اقبال دیکھیگا

مروت نباشد بر افتادہ زور
عاجز پر زبردستی کرنا مروت نہیں ہے
برد مرغ دون دانہ از پیش مور
کمینی چڑیا چیونٹی کے آگے سے دانہ لے جاتی ہے

رعیت درخت است اگر پروری
رعیت درخت ہے اگر تو اسے پالے
بکام دل دوستان برخوری
اور دوستوں کے دل کے موافق پھل کھائے

بہ بی رحمی از بیخ و بارش مکن
بے رحمی سے اس کے بال و پر مت کاٹ
کہ نادان کند حیف بر خویشتن
کیونکہ نادان اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے

کسان برخورند از جوانی و بخت
وہ لوگ جوانی اور نصیبہ سے پھل کھاتے ہیں
کہ بر زیردستان نگیرند سخت
جو عاجزوں پر سختی نہیں کرتے

اگر زیردستی در آید ز پای
اور اگر کوئی کمزور اور عاجز پاؤں سے گر جائے
حذر کن ز نالیدنش بر خدای
تو اس کے خدا کے آگے رونے اور فریاد کرنے سے ڈر

چو شاید گرفتن بہ نرمی دیار
اگر نرمی سے ملک لے سکے
بہ پیکار خون از مشامی میار
تو ایک مسافر کا بھی خون نہ نکال

بمردی کہ ملک سراسر زمین
جوانمردی کی قسم تمام روئے زمین کی بادشاہت اس قابل نہیں
نیرزد کہ خونی چکد بر زمین
کہ اس کے لئے ایک قطرہ خون کا گرایا جائے

شنیدم که جمشید فرّخ سرشت
میں نے سنا کہ جمشید مبارک خصلت نے
بسر چشمهٔ بر بسنگی نوشت
ایک چشمہ کے کنارے ایک پتھر پر لکھا

برین چشمه چون ما بسی دم زدند
اس چشمہ پر ہم جیسے کیتوں نے دم مارے
برفتند چون چشم برهم زدند
لیکن آنکھ جھپکنے کی دیر میں تمام چلے گئے

گرفتیم عالم بمردی و زور
ہم نے تمام دنیا کو زور اور بہادری سے حاصل کرلیا
ولیکن نبردیم با خود بگور
لیکن اسے قبر میں نہ لے جا سکے

چو بر دشمنی باشدت دسترس
اگر تو کسی دشمن پر قابو پائے تو اسے مت ستا
مرنجانش کو را همین غصه بس
کیونکہ اس کے لئے یہی غصہ کافی ہے

عدو زنده سرگشته پیرامنت
عدو زندہ اور پریشان تیرے گرد ہو بہتر ہے
به از خون او کشته در گردنت
اس سے کہ تیری گردن پر اس کا خوں ہو

شنیدم که داری فرّخ تبار
میں نے سنا کہ مبارک ستارہ والا دارا
ز لشکر جدا ماند روز شکار
شکار کے دن لشکر سے علیحدہ ہو گیا

دوان آمدش گله بانی به پیش
اس کے سامنے ایک چرواہا دوڑا آیا
شهنشه بر آورد تغلق ز کیش
اور بادشاہ نے ترکش سے تیر نکالا

بصحرا در از دشمنان دار باک
بیابان میں دشمنوں سے خوف رکھ
که در خانه باشد گل از خار پاک
کیونکہ گھر میں پھول کانٹوں سے پاک رہتا ہے

بر آورد چوپان بد دل خروش
بزدل چرواہے نے شور مچا دیا
که دشمن نیم در هلاکم مکوش
کہیں دشمن نہیں ہوں مجھے مارنیکی کوشش نہ کر

من آنم که اسپان شه پرورم
میں وہ ہوں کہ شاہی گھوڑوں کی حفاظت کرتا ہوں
بخدمت درین مرغزار آورم
اور خدمت کیواسطے اس چراگاہ میں آیا ہوں

ملک را دل رفته آمد بجای
بادشاہ کا بیقرار دل ٹھکانے آیا
بخندید و گفت ای نکوهیده رای
ہنسا اور کہا اے بے وقوف

ترا یاوری کرد فرّخ سروش
تیری مدد مبارک فرشتے نے کی
وگرنه زه آورده بودم بگوش
ورنہ میں کمان کان تک لایا ہوا تھا

نگهبان مرعی بخندید و گفت
چراگاہ کا نگہبان ہنسا اور کہا
نصیحت ز یاران نشاید نهفت
مددگاروں سے نصیحت چھپانی نہ چاہیئے

نه تدبیر محمود ورای نکوست — که دشمن نداند شهنشه ز دوست

یہ اچھی صلاح اور نیک راے نہیں ہے — کہ بادشاہ دشمن اور دوست کی پہچان نہیں کرسکتا

چنانست در مهتری شرط زیست — که هر کهتری را بدانی که کیست

بزرگی میں زندگی بسر کرنے کی شرط یہ ہے — کہ ہر چھوٹے کو تو جانے کہ یہ کون ہے

مرا بارها در حضر دیده — ز خیل و چراگاه پرسیده

مجھ کو تونے اکثر حضور میں دیکھا — اور گلہ اور چراگاہ کی بابت پوچھا ہے

کنونت بمهر آمدم پیش باز — نمیدانیم از بد اندیش باز

اب تیرے سامنے پھر محبت سے آیا ہوں — تو مجھ کو دشمن سے جدا نہیں کرسکتا

توانم من ای نامور شهریار — که اسپی برون آرم از صد هزار

اے نامور بادشاہ میں ایسا کرسکتا ہوں — کہ ایک گھوڑا لاکھوں سے پہچان کر نکال لاؤں

مرا گله بانی بعقل است و رای — تو هم گلهٔ خویش داری بپای!

میری گلہ بانی عقل و تدبیر سے ہے — تو بھی اپنا گلہ قائم رکھ

دران دار ملک از خلل غم بود — که تدبیر شاه از شبان کم بود

اس سلطنت میں بربادی کا غم ہو — جہاں بادشاہ کی تدبیر چرواہے سے کم ہو

تو کی بشنوی نالهٔ دادخواه — بکیوان برت کلهٔ خوابگاه

تو کب فریادی کی فریاد سن سکتا ہے — جب تیرا سونے کا بستر کیوان پر ہے

چنان خسپ کاید فغانت بگوش — اگر دادخواهی برآرد خروش

ایسا سو کہ فریاد تیرے کان میں آئے — اگر کوئی فریادی چلا دے

که نالد ز ظالم که در دور تست — که هر جور کو می کند جور تست!

کون تیرے دور میں ظلم کے ہاتھ سے رو رہا ہے — کیونکہ جو ظلم تیرے عہد میں ہو وہ تیرا ظلم ہے

نه سگ دامن کاروانی درید — که دهقان نادان که سگ پرورید

قافلے والوں کا دامن کتے نے نہیں پھاڑا — بلکہ بیوقوف دہقان نے کہ جس نے کتا پالا

دلیر آمدی سعدیا در سخن — چو تیغی بدستست فتحی بکن

اے سعدی تو سخنوری میں دلیر ہے — اگر تیرے ہاتھ میں تلوار ہے تو فتح کر

بگو آنچه دانی که حق گفته به — نه رشوت ستانی و نه عشوه ده

جو کچھ تو جانتا ہے کہو کہ حق کہنا بہتر ہے — نہ تو رشوت لینے والا ہے اور نہ فریب دینے والا

زبان بند و دفتر ز حکمت بشوی ۔ طمع بگسل و هرچه خواهی بگوی

زبان بند کر اور دفتر حکمت سے دھو ۔ لالچ چھوڑ اور جو چاہتا ہے کر

حکایت

خبر یافت گردن کشی در عراق ۔ که میگفت مسکینی از زیر طاق

ایک متکبر نے عراق میں سنا ۔ کہ ایک فقیر کسی محل کے نیچے کہتا تھا

تو هم بر دری هستی امیدوار ۔ پس امید بر در نشینان برار

کہ تو بھی ایک دروازہ پر امیدوار ہے ۔ اس لئے تو اپنے دروازہ پر بیٹھنے والوں کی امید پوری کر

دل دردمندان برآور ز بند ۔ که هرگز نباشد دلت دردمند

دردمندوں کا دل رنج سے چھڑا ۔ کہ تیرا دل ہرگز دردمند نہ ہو

پریشانی خاطر دادخواه ۔ براندازد از مملکت پادشاه

فریادی کے دل کی پریشانی ۔ بادشاہ کو بادشاہت سے گرا دیتی ہے

تو خفته خنک در حرم نیمروز ۔ غریب از برون گو بگرما بسوز

تو محل کی ٹھنڈک میں آدھا دن سو رہا ہے ۔ اور غریب کو کہتا ہے کہ گرمی میں جل

ستاننده داد آنکس خداست ۔ که نتواند از پادشه دادخواست

جو آدمی کسی بادشاہ سے فریاد نہ کر سکے ۔ اس کا بدلہ لینے والا خدا ہے

حکایت

یکی از بزرگان اهل تمیز ۔ حکایت کند ز ابن عبدالعزیز

ایک دانا آدمی ۔ ابن عبدالعزیز کی حکایت کرتا ہے

که بودش نگینی بر انگشتری ۔ فرو مانده در قیمتش جوهری

اس کی انگوٹھی پر ایک نگینہ تھا ۔ کہ اس کی قیمت میں جوہری عاجز آگئے تھے

به شب گفتی آن جرم گیتی فروز ۔ دری بود در روشنائی چو روز

رات کو وہ جہان روشن کرنیوالا نگینہ اسطرح چمکتا ۔ جس طرح دن کو روشنی میں موتی چمکتا ہے

قضا را درآمد یکی خشک سال ۔ که شد بدر سیمای مردم هلال

اتفاقاً ایسی قحط سالی ہوئی ۔ کہ لوگوں کی پیشانی جو بدر کی طرح تھی ہلال کی طرح ہوگئی

چو در مردم آرام و قوت ندید ۔ خود آسوده بودن مروت ندید

جب اس نے آدمیوں میں آرام و قوت نہ دیکھی ۔ تو خود آرام میں رہنے کو مروت کے خلاف پایا

چو بیند کسی زهر در کام خلق ۔ کیش بگذرد آب نوشین بحلق

جب کوئی شخص خلقت کے حلق میں زہر دیکھے ۔ تو اس کے حلق سے میٹھا پانی کب اترے

بفرمود بفروختندش بسیم	که رحم آمدش بر غریب و یتیم
اس نے کہا کہ اسے بیچ دیں	کیونکہ اسے غریب اور یتیموں پر رحم آیا ہے
بیک هفته نقدش بتاراج داد	بدرویش مسکین و محتاج داد
ایک ہفتہ میں اس کی قیمت لٹا دی	اور درویشوں اور مسکینوں اور محتاجوں کو دیدی
بریدند بروی ملامت کنان	که دیگر بدستت نیاید چنان!
ملامت کرنے والوں نے اسے طعنہ کیا	کہ پھر تیرے ہاتھ ایسا نگینہ نہ آئے گا
شنیدم که میگفت و باران دمع	بعارض فرو میدویدش چو شمع
میں نے سنا کہ آنسوؤں کی بارش	اس کے چہرے پر شمع کی طرح برس رہی تھی
که زشت است پیرایه بر شهریار	دل شهری از ناتوانی فگار!
اور اس نے کہا کہ بادشاہ پر آسائش روا نہیں	جب شہر والوں کا دل مفلسی سے زخمی ہو
مرا شاید انگشتری بی نگین	نشاید دل خلق اندوهگین
مجھ کو بے نگینے کی انگوٹھی مناسب ہے	لیکن خلقت کا دل رنجیدہ رہنا مناسب نہیں
خنک آنکه آسایش مرد و زن	گزیند بر آسایش خویشتن
وہ شخص اچھا ہے جو مرد و زن کی آسائش	اپنے آرام سے زیادہ پسند کرے
نکردند رغبت هنر پروران	بشادی خویش از غم دیگران
داناؤں اور ہنرمندوں نے دوسروں کے غم سے	اپنی خوشی کی طرف رجوع نہیں کیا
اگر خوش بخسپد ملک بر سریر	نه پندارم آسوده خسپد فقیر!
اگر بادشاہ تخت پر آرام سے سوئے	تو میں نہیں جانتا کہ فقیر آرام سے سوئے
وگر زنده دارد شب دیریاز	بخسپند مردم بآرام و ناز
اگر بادشاہ رات کو دیر تک جاگتا رہے	تو لوگ آرام و آسائش سے سو جائیں!
بحمد الله این سیرت و راه راست	اتابک ابوبکر بن سعد راست
خدا کا شکر ہے کہ یہ خصلت اور سیدھی راہ	سعد کے بیٹے اتابک بو بکر کی ہے
کس از فتنه در پارس دیگر نشان	نه بیند مگر قامت مهوشان
کوئی شخص پارس میں سوائے	معشوقوں کے قد کے فتنہ کا کوئی نشان نہیں دیکھتا
یکی پنج بیتم خوش آمد بگوش	که در مجلسی می سرودند دوش
پانچ شعر مجھے بہت اچھے معلوم ہوئے	کہ کل ایک مجلس میں گا رہے تھے

مرا راحت از زندگی دوش بود
مجھ کو کل زندگی سے آرام تھا
کہ آن ماہروییم در آغوش بود
جب کہ وہ ماہرو میری بغل میں تھا

مر او را چو دیدم سر از خواب مست
جب میں نے اسکا سر خواب سے مست دیکھا
بدو گفتم ای سرو پیش تو پست
تو میں نے کہا کہ اے وہ جس کے سامنے سرو کا قد بھی پست

دمی نرگس از خواب نوشین بشوی
ایک لمحہ کے لئے نرگس کی طرح آنکھ خواب سے دھو
چو گلبن بخند و چو بلبل بگوی
اور کلی کی طرح کھل اور بلبل کی طرح بول

چہ می خسپی ای فتنۂ روزگار
اے زمانہ میں فساد کرنیوالے تو کیوں سوتا ہے
بیا و ز می لعل نوشین بیار
اور گل کی سرخ شراب لا

نگہ کرد شوریدہ از خواب گفت
اس شوریدہ سر نے نگاہ کی اور کہا
مرا فتنہ خوانی و گوی مخفت!
کہ مجھے فتنہ کہتا ہے اور کہتا ہے مت سو

در ایّام سلطان روشن نفس
بادشاہ روشندل کے زمانے میں
نہ بیند دگر فتنہ بیدار کس
کوئی آدمی اور فتنہ بیدار نہ دیکھا

حکایت

در اخبارِ شاہان پیشینہ ہست
پرانے بادشاہوں کی تاریخوں میں ہے
کہ چون تکلہ بر تخت زنگی نشست
کہ جب تکلہ زنگی کے تخت پر بیٹھا

بدورانش از کس نیازرد کس!
اس کے زمانے میں کوئی آدمی کسی سے نہ ستا
سبق برد اگر خود ہمین بود بس
اگر اس میں صرف یہی خصلت تھی تو بھی سبقت لیگیا

چنین گفت یکرہ بصاحب دلی
ایک مرتبہ اس نے صاحب دل سے کہا
کہ عمرم بسر رفت بی حاصلی
کہ میری عمر بے حاصل گذر گئی!

چو می بگذرد ملک و جاہ سریر
جب دولت و ملک و مرتبہ و تخت گذر جانیوالا ہے
نبرد از جہان دولت اِلّا فقیر
تو دنیا سے سوائے فقیر کے کوئی دولت نہیں لیگیا

بخواہم بکنج عبادت نشست
میں چاہتا ہوں کہ عبادت کے گوشہ میں بیٹھوں
کہ دریابم این پنج روزی کہ ہست
اور یہ پانچ روز جو رہ گئے ہیں انہیں حاصل کروں

چو بشنید دانای روشن نفس!
جب اس روشندل نیک آدمی نے یہ بات سنی
بہ تندی برآشفت کای تکلہ بس
تو برانگیختہ ہو کر کہا کہ اے تکلہ خاموش ہو جا

طریقت بجز خدمتِ خلق نیست
راہ حق سوائے خلقت کی خدمت اور کوئی نہیں ہے
بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست
یہ تسبیح و مصلے اور گودڑی سے نہیں ہے

تو بر تختِ سلطانیٔ خویش باش
تو اپنے شاہی تخت پر رہ
باخلاق پاکیزہ درویش باش
اور اخلاق میں درویش کی طرح پاکیزہ رہ

بصدق و ارادت میان بستہ دار
سچائی اور نیکی پر کمر بند رہ
ز طامات دعوٰی زبان بستہ دار
اور بیہودہ گوئی اور دعوٰی سے زبان کو بند رکھ

قدم باید اندر طریقت نہ دم
راہ حق میں عمل درکار ہیں نہ کہ دعوٰی
کہ اصلی ندارد دم بی قدم
کیونکہ بغیر عمل کے دعوٰی حیثیت نہیں رکھتا

بزرگان کہ نقدِ صفا داشتند
وہ بزرگ کہ صفائی کی دولت رکھتے تھے
چنین خرقہ زیرِ قبا داشتند
ایسی گودڑی قبا کے نیچے رکھتے تھے

شنیدم کہ بگریست سلطانِ روم
میں نے سنا کہ ایک نیک مرد
بر نیک مردی ز اہلِ علوم
عالم کے پاس روم کا بادشاہ رویا اور کہا

کہ پایابم از دستِ دشمن نماند
کہ میری طاقت دشمن کے ہاتھ سے نہ بچی
جز این قلعہ و شہر با من نماند
اور سوائے اس قلعہ اور شہر کے میرے پا

بسی جہد کردم کہ فرزند من!
میں نے بہت کوشش کی کہ میرا بیٹا
پس از من بود سرورِ انجمن
میرے بعد اس مجلس کا سردار ہو

کنون دشمنِ بدگہر دست یافت
اب کہ بدذات دشمن نے قابو پا لیا
سرِ دستِ مردی و جہدم بتافت
میری کوشش اور جوانمردی کا پنجہ پھیر دیا

چہ تدبیر سازم چہ چارہ کنم
کیا تدبیر کروں کیا علاج کروں
کہ از غم بفرسود جان و تنم
کہ اس غم نے میری جاں و بدن کو گھلا دیا ہے

برآشفت دانا کہ این گریہ چیست
عقلمند برافروختہ ہوا اور کہا کہ یہ کیسا رونا ہے
بر این عقل و ہمت بباید گریست
اپنی عقل اور ہمت پر رونا چاہیئے

ولایت چہ باشد غمِ خویش خور
بادشاہت کیا ہووے اپنا غم کھا
کہ از عمر بہتر شد و بیشتر!
کہ عمر بہتر سے بہتر ہو جاوے

ترا این قدر تا بمانی بس است
جب تک تو رہے گا تجھے اتنا کافی ہے
چو رفتی جہان جای دیگر کس است
کیونکہ جب تو چلا جائیگا تو جگہ کسی اور کی ہے

اگر ہوشمند ست اگر بی خرد!
اگر وہ لڑکا عقلمند ہے یا بیوقوف
کہ بعد از تو باشد غمِ خود خورد
تو اس کا غم مت کھا جو اپنا غم کھاتا ہے

مشقت نیرزد جہان داشتن !
اگر وہ لڑکا عقلمند ہے یا بیوقوف
گرفتن بشمشیر بگذاشتن
تو اس کا غم مت کھا جو اپنا غم کھاتا ہے

تو تدبیر خود کن کہ آن پر خرد
تو اپنی تدبیر کر کہ وہ دانا اگر تیرے
کہ بعد از تو باشد غم خود خورد
بعد ہوگا تو وہ اپنا غم کھائے گا

بدین پنج روزہ اقامت مناز
اس پنج روزہ اقامت پر مت ناز کر
باندیشہ تدبیر رفتن بساز
فکر کے ساتھ چلنے کی تدبیر کر

کرا دانی از خسروانی عجم
تو عجم کے بادشاہوں سے کسی کو جانتا ہے
کہ کردند بر زیر دستان ستم
کہ جن لوگوں نے زیر دستوں پر ظلم کیا ہو

کہ در تخت و ملکش نیامد زوال
کہ اس کے تخت و ملک پر زوال نہ آیا
نماند بجز ملک ایزد تعال
سوائے اللہ کے ملک کے اور کسی کو بقا نہیں

کرا جاودان ماندن امید نیست
کسی کو ہمیشہ رہنے کی امید نہیں
کہ گیتی ہمین جای جاوید نیست
کیونکہ یہ دنیا ہمیشگی کی جگہ نہیں ہے

کرا سیم و زر ماند و گنج و مال
جس کے پاس چاندی سونا اور مال و خزانہ ہوا
پس از وی بچندین شود پایمال !
اس کے بعد چند روز میں پایمال ہو گیا

وزان کس کہ خیری بماند روان
اور وہ شخص جس سے کوئی نیکی جاری رہے
دمادم رسد رحمتش بر روان
اس کی روح پر ہمیشہ دہر وقت رحمت پہنچے

بزرگی کزو نام نیکو بماند
جس بزرگ کا نام نیکی سے باقی رہ گیا
توان گفت با اہل دل کو بماند
تو اہل دل سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ باقی رہ گیا

الا تا درخت کرم پروری
یاد رکھو اگر تو بخشش کا درخت پالیگا
کہ بیشک بر کامرانی خوری
تو بیشک تو کامرانی کا پھل کھائے گا

کرم کن کہ فردا کہ دیوان نہند
بخشش کر کیونکہ کل جب کچہری لگائینگے قیامت میں
منازل بمقدار احسان دہند
تو نیکی کے موافق مرتبہ دینگے

یکی را کہ سعی قدم بیشتر !
جس شخص کا کوشش کا قدم آگے ہو
بدرگاہ حق منزلت بیشتر
اللہ کی درگاہ میں اس کا مرتبہ زیادہ ہے

یکی باز پس خائن و شرمسار
پھر ایک شخص بددیانت اور شرمندہ ہو
بپوشد ہمی مرد ناکردہ کار
تو یہ کام نہ کرنے والا آدمی چھپے

بهل تا بدندان برد پشت دست
چھوڑ تا کہ اپنے ہاتھ کی پشت کو دانتوں سے کاٹے
تنوری چنین گرم نان درنه بست
ایسا گرم تنور اور روٹی نہ پکائی

بدانی که غله برداشتن !
غلہ اٹھانے کے وقت تو جانے گا
که سستی بود تخم ناکاشتن !
کہ تخم نہ بونا سستی تھی

خدادوست نامی در اقصای شام
اطراف شام میں ایک شخص خدادوست نامی نے
گرفت از جهان کنج غاری مقام
دنیا کو چھوڑ کر ایک غار کے گوشہ میں مقام کیا

بصبرش دران کنج تاریک جائے
اس کے صبر سے اس تاریک گوشہ میں
بگنج قناعت فرو رفته پائے
صبر کے خزانہ میں اس کا پاؤں مستحکم ہوا

بزرگان نهادند سر بر درش
بزرگوں نے اس کے دروازہ پر سر رکھا
که درمی نیاید بدر ها سرش
کیونکہ اس کا سر دروازوں پر نہ جاتا تھا

تمنا کند عارف پاکباز
دعا کے ذریعے اپنے سے حرص چھوڑنے کے لئے
بدریوزه از خویشتن ترک آز
پاک عابد آرزو کرتا تھا

چو هر ساعتش نفس گوید بده
جب ہر گھڑی نفس کہے کہ دے
بخواری بگرداندش ده بده
تو رسوائی وخواری سے گاؤں گاؤں پھراتا ہے

دران مرز کین پیر هشیار بود
جس مقام میں یہ ہوشیار شیخ تھا
یکی مرزبان ستمگار بود
ایک ظالم حاکم بھی تھا

که هر ناتوان را که دریافتی
کہ جس کمزور کو پاتا تھا
بسرپنجگی پنجه بر تافتی
تو زبردستی سے اس کا پنجہ پھیرتا تھا

جهان سوز بیرحمت و خیره کش
جہان کو جلانیوالا اور بے رحم کو ستانیوالا تھا
ز تلخیش روی جهانی ترش
اور اس کی تلخ مزاجی سے ایک جہان کا منہ کڑوا تھا

گروهی برفتند زان ظلم و عار
ایک گروہ کے لوگ عاجز اور دردمند رہ گئے
ببردند نام بدش در دیار
اور چرخہ کے پیچھے ملامت کرنا اختیار کیا

گروهی بماندند مسکین و ریش !
ایک گروہ کے لوگ عاجز اور دردمند رہ گئے
پس چرخه نفرین گرفتند پیش
اور چرخہ کے پیچھے ملامت کرنا اختیار کرنا

بد ظلم جائی که گردد دراز
جس جگہ کہ ظالم کا ہاتھ دراز ہو تو
نه بینی لب مردم از خنده باز
کوئی لب ہنسی سے کھلا نہ دیکھے گا

بدیدار شیخ آمدی گاه گاه
کبھی کبھی شیخ کے دیدار کے لئے آتا تھا
خدا دوست روی نکردی نگاه
اور وہ خدادوست اسکی طرف نگاہ نہ کرتا تھا

ملک نوبتی گفتش ای نیکبخت
ایک دفعہ بادشاہ نے اس سے کہا کہ اے نیکمرد
بنفرت زما در مکش روی سخت
ہم سے نفرت کے ساتھ منہ نہ پھیر

مرا با تو دانی سر دوستیست
مجھ کو تیری ساتھ دوستی کا خیال ہے
ترا دشمنی با من از بهر چیست
تجھے میرے ساتھ کیوں دشمنی ہے

گرفتم که سالار کشور نیم
میں نے مان لیا کہ میں ملک کا سردار نہیں ہوں
بعزت ز درویش کمتر نیم
مگر عزت میں فقیر سے کم نہیں ہوں

نگویم فضیلت نهم بر کسی
میں نہیں کہتا کہ کسی سے مجھے اچھا سمجھ
چنان باش با من که با هر کسی
بلکہ میرے ساتھ اس طرح ہو جس طرح اوروں سے

شنید این سخن عابد هوشیار
جب اُس عقلمند نے یہ بات سنی
برآشفت گفت ای ملک هوشدار
تو رنجیدہ ہو کے کہا کہ اے بادشاہ خبردار ہو

وجودت پریشانی خلق ازوست
تیرے وجود سے خلقت پریشان ہے
ندارم پریشانی خلق دوست!
اور میں خلقت کی پریشانی کو دوست نہیں رکھتا

تو با دوستداران من دشمنی
جب تو میرے دوستوں کا دشمن ہے
نه پندارمت دوستدار منی
تو میں نہیں سمجھتا کہ تو میرا دوست ہے

اگر افتد همی دوستی با منت
تجھ میرے ساتھ دوستی کا اتفاق ہے
مگر آنکه دارد خدا دشمنت!
تو سمجھ کہ خدا تجھکو دوست رکھتا ہے

خدا دوست را گر بدرند پوست
اگر خدادوست کی کھال کھینچ ڈالیں تب بھی
نخواهد شدن دشمن دوست دوست
دوست کے دشمن کو دوست نہیں بنائیگا

عجب دارم از خواب آن سنگدل
اس سنگدل کی نیند پر مجھے سخت حیرانی ہے
که شهری بخسپند ازو تنگ دل
کہ جس کی ہیبت و ڈر سے تمام شہر نہ سوئے

الا گر هنر داری و عقل و هوش
خبردار اگر تو ہنر و عقل ہوش رکھتا ہے
بفضل و ترحم میان و کوش
تو بخشش و مہربانی پر کمر باندھ

مهازور مندی مکن بر کهان
اے سردار غریبوں پر زبردستی نہ کر
که بر یک نمط می نماند جهان!
کیونکہ جہاں ایک روش پر نہیں چلتا

سرِ پنجۂ ناتوان بر مپیچ ! — کہ گر دست یابد بر آید بپیچ !
کمزور کا پنجہ مت پھیر کیونکہ اگر وہ قابو پائیگا تو تھوڑی چیز سے غالب آجائیگا

مبر گفتمت پای مردم ز جای — کہ عاجز شوی گر در آئی ز پای
میں نے تجھے کہا ہے کہ لوگوں کا پاؤں اپنی جگہ سے مت اٹھا کیونکہ جب تو گر پڑے تو عاجز ہو جائیگا

دل دوستان جمع بہتر کہ گنج — خزینہ تہی بہ کہ مردم برنج
خزانہ جمع کرنے سے دوستوں کی دل جمعی بہتر ہے اور آدمیوں کو رنجیدہ کرنے سے خزانہ خالی بہتر ہے

میند از در پائے کار کسی — کہ افتد کہ در پایش افتی بسی
کسی کے کام میں انکار یا دیر مت کر کیونکہ ہو سکے کہ تو اس کے پاؤں پر گر پڑے

تحمل کن ای ناتوان از قوی — کہ روزی توانا تر از وی شوی
اے کمزور زبردست پر صبر کر کیونکہ ہو سکے کہ ایک دن تو اس سے زبردست ہو جائے

بہمت بر آر از ستیزندہ شور — کہ بازوی ہمت بہ از دستِ زور
لڑنے والوں سے ہمت کے ساتھ فریاد کر کیونکہ ہمت کا بازو زور کے ہاتھ سے بہتر ہے

لبِ خشک مظلوم را گو مخند — کہ دندانِ ظالم بخواہند کند
مظلوم کے کمزور ہونٹوں کو کہہ کہ مت ہنس کیونکہ ظالم کے دانت اکھڑیں گے

ببانگِ دہل خواجہ بیدار گشت — چہ داند شب پاسبان چون گذشت
سردار ڈھول کی آواز سے جاگا وہ کیا جانے کہ چوکیدار کی رات کیسے گذری

خورد کاروانی غم بار خویش — نسوزد دلش بر خر پشت ریش
قافلے والے اپنے اسباب کے غم میں جلتے ہیں نگران کا دل زخمی گدھے کی پیٹھ پر نہیں جلتا

گرفتم کز افتادگان نیستی — چو افتادہ بینی چرا بایستی
فرض کیا کہ تو عاجزوں میں سے نہیں ہے لیکن جب تو عاجز دیکھتا ہے تو کیوں کھڑا رہتا ہے

برینت بگویم یکی سرگذشت — کہ سستی بود زین سخن سرگذشت
اس بات پر تمہیں ایک کہانی سناتا ہوں کیونکہ اس بات کو چھوڑ دینا سستی ہے

حکایت

چنان قحط سالی شد اندر دمشق — کہ یاران فراموش کردند عشق
ایک سال دمشق میں ایسا سخت قحط پڑا کہ یار لوگ محبت بھول گئے

چنان آسمان بر زمین شد بخیل — کہ لب تر نکردند زرع و نخیل
آسمان زمین پر ایسا کنجوس ہو گیا کہ درخت اور کھیت نے لب بھی تر نہ کیا

بخوشید سرچشمهای قدیم ! نماند آب جز آب چشم یتیم !
پرانے چشمے خشک ہو گئے اور سوائے یتیم کی آنکھ کے اور پانی کہیں نہ رہا

نبودی بجز آه بیوه زنی اگر برشدی دودی از روزنی
جب کسی روشندان سے دھواں نکلتا تھا تو وہ سوائے کسی بیوہ عورت کی آہ کے کچھ نہ ہوتا تھا

چو درویش بی برگ دیدم درخت قوی بازوان سست و درمانده سخت
درخت درویش کی طرح برہنہ تھے اور اور بہادر اور زبردست نہایت ہی عاجز ہو چکے تھے

نه بر کوه سبزی نه در باغ شخ ملخ بوستان خورده مردم ملخ
نہ پہاڑ پر سبزہ نظر آتا تھا اور نہ باغ میں ٹہنی ٹڈیوں نے باغ کھائے اور آدمیوں نے ٹڈیاں کھائیں

دران حال پیش آمدم دوستی ازو مانده بر استخوان پوستی
اس وقت میرے سامنے ایک دوست آیا کہ اس کی ہڈیوں پر صرف پوست رہ گیا تھا

شگفت آمدم کو قوی حال بود خداوند جاه و زر و مال بود
مجھکو اس واسطے تعجب ہوا کہ وہ قوی حال تھا مالدار اور صاحب مال و منال تھا

بدو گفتم ای یار پاکیزه خوی چه درماندگی پیشت آمد بگوی
میں نے اسے کہا کہ اے پاکیزہ خوی دوست تجھ پر کیا مصیبت و غم آیا ہے تو بیان کر

بغرید بر من که عقلت کجاست چو دانی و پرسی سوالت خطاست
مجھ پر افروختہ ہوا اور کہا کہ تیری عقل کہاں گئی ہے جب تو جانے اور پھر پوچھے تو تیرا سوال ہی بیجا ہے

نه بینی که سختی بغایت رسید مشقت بحد نهایت رسید
تو نہیں جانتا کہ سختی انتہا تک پہنچ چکی ہے اور رنج حد سے زیادہ ہو چکا ہے

نه باران همی آید از آسمان نه بر میرود دود فریاد خوان
نہ آسمان سے پانی نیچے برستا ہے اور نہ فریاد کرنیوالوں کا دھواں اوپر جاتا ہے (یعنی کوئی اثر نہیں ہوتا)

بدو گفتم آخر ترا باک نیست کشد زهر جائیکه تریاک نیست
میں نے اسے کہا کہ آخر تجھے کوئی ڈر نہیں ہے جس جگہ تریاق نہیں ہوتا وہاں زہر مار ڈالتا ہے

گر از نیستی دیگری شد هلاک ! ترا هست بط را از طوفان چه باک
اگر دوسرا غربت سے تباہ ہو رہا ہے تو تجھے کیا کیونکہ جس کا سامان ہے اسے طوفان سے کیا ڈر ہے

نگه کرد رنجیده در من فقیه نگاه کردن عالم اندر سفیه
جس طرح عالم جاہل کی طرف نگاہ کرتے ہیں اس طرح عقلمند نے میری طرف نگاہ کی اور کہا

که مرد ار چه بر ساحل است ای رفیق | نیاساید و دوستانش غریق

اے دوست جبکہ دانا مرد دوستوں کو ڈوبتے ہوئے دیکھیگا | تو وہ آرام سے نہ رہیگا اگرچہ خود کنارے پر ہو

من از بینوائی نیم روی زرد | غم بینوایان دلم خسته کرد

میرا منہ بے سروسامانی کی وجہ سے زرد نہیں ہوا | بلکہ بیکسوں کے غم نے میرا دل زخمی کر دیا ہے

نخواهم که بیند خردمند ریش | نه بر عضو مردم نه بر عضو خویش

میں نہیں چاہتا کہ عقلمند آدمی زخم دیکھے | نہ اپنے عضو اور نہ کسی دوسرے کے عضو پر

بحمد الله ار چه ز ریشش ایمنم! | چو ریشی ببینم بلرزد تنم

اللہ کا شکر ہے کہ اگرچہ میں زخم سے بے پرواہ ہوں | پھر بھی جب میں کسی کا زخم دیکھتا ہوں تو میرا دل کانپتا ہے

منغص بود عیش آن تندرست | که باشد به پهلوی بیمار سست

اس تندرست کا عیش خراب ہوجاتا ہے | جو بیمار کے پہلو میں ہو (پاس ہو)

چو بینم که درویش مسکین نخورد | بکام اندرم لقمه زهرست و دُرد

جب میں دیکھتا ہوں کہ غریب مسکین نے نہیں کھایا | تو میرے حلق میں لقمہ زہر اور تلچھٹ ہو جاتا ہے

یکی را بزندان بری دوستان | کجا ماندش عیش در بوستان

ایک شخص کے دوستوں کو قید میں لیجائیں | تو اس کو باغ میں کب آرام ہو سکتا ہے

حکایت

شبی دود خلق آتشی بر فروخت | شنیدم که بغداد نیمی بسوخت

ایک رات لوگوں کی آہ نے آگ جلائی | میں نے سنا کہ نصف شہر بغداد جل گیا

یکی شکر گفت اندران خاک و دود | که دکان ما را گزندی نبود!

ایک آدمی اس خاک اور دھوئیں میں (تباہی میں) شکر کرتا تھا | اور کہتا کہ میری دکان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا

جهاندیده گفتش ای بوالهوس | ترا خود غم خویشتن بود و بس!

ایک جہاندیدہ نے اسے دیکھا اور کہا | اے جاہل تجھے صرف اپنا ہی غم تھا

پسندی که شهری بسوزد بنار | اگر چه سرایت بود در کنار

تو گوارا کرتا ہے کہ ایک شہر آگ سے راکھ ہو جائے | اور تیرا مکان ایک کنارے پر سلامت رہے

بجز سنگدل کی کند معده تنگ | چو بیند کسان بر شکم بسته سنگ

سوائے سنگ دل کے اور کون ہے جو اپنا پیٹ بھرے | جب وہ دیکھے کہ لوگوں نے پیٹ پر ہمیشہ باندھے ہوئے ہیں

توانگر خود آن لقمه چون می خورد | چو بیند که درویش خون می خورد

مالدار کب لقمہ کھا سکتا ہے | جب وہ دیکھتا ہے کہ درویش خون پیتا ہے ریو کا سے

مگو تندرست است رنجور وار
که می پیچد از غصه رنجور وار
یہ مت کہو کہ بیمار وار تندرست ہے
بلکہ وہ تو غصہ سے پیچ و تاب کھا رہا ہے

تنگدل چو یاران بمنزل رسند
نخسپد که وا ماندگان از پسند
زم دل یار منزل کو پہنچتے ہیں
سوتا نہیں جبکہ عاجز بے چینے ہیں

دل پادشاہان شود بار کش
چو بینند در گل خرِ خار کش
بادشاہ کا دل غمگین ہو جاتا ہے جب وہ دیکھتا ہی
کہ لکر ہارے کا گدھا کیچڑ میں پھنسا ہوا ہے

اگر در سرائی سعادت کس است
ز گفتار سعدیش حرفی بس است
اگر کوئی شخص سعادت کے محل میں ہے
تو اس کو سعدی کے کلام سے ایک حرف کافی ہے

ہمینت پسندست گر بشنوی
اگر خار کاری سمن ندروی
اگر تو سنے تو تجھ کو یہی کافی ہے
کہ اگر تو کانٹا بوئیگا تو پھول نہیں کاٹیگا

خبر داری از خسروان عجم!
کہ کردند بر زیر دستان ستم
تجھے عجم کے بادشاہوں کا حال معلوم ہے
جنہوں نے زیر دستوں اور عاجزوں پر ظلم کیا

نہ آن شوکت و پادشاہی بماند
نہ آن ظلم بر روستائی بماند
نہ وہ شوکت اور پادشاہی رہی
اور نہ وہ ظلم کسان پر رہا

خطا بین که بر دست ظالم برفت
جہان ماند و او با مظالم برفت
دیکھ کہ گناہ ظالم کے ہاتھ پر رہا
جہاں تو باقی رہ گیا لیکن وہ اپنے گناہوں اور ظلموں کو لیکر چلا گیا

خنک روزِ محشر تن دادگر!
کہ در سایۂ عرش دارد مقر
قیامت کے دن عادل کا جسم ٹھنڈا رہے گا
کیونکہ وہ عرش کے سائے میں قرار پائیگا

بقومی کہ نیکی پسندد خدای
دہد خسروی عادل و نیک رای
جس قوم کیساتھ خداوند تعالیٰ نیکی اور بھلائی پسند کرتا ہی
اسے عادل اور نیک بادشاہ دیتا ہے

چو خواہد کہ ویران شود عالمی
کند ملک در پنجۂ ظالمی
جب وہ چاہتا ہے کہ ملک ویران ہو جائے
تو ملک کو ظالم کے پنجے میں دیدیتا ہے

سگالند از و نیکمردان حذر
کہ خشم خدا یست بیداد گر!
اس سے نیک مرد پرہیز کی فکر کرتے ہیں
کیونکہ ظالم خدا کا قہر ہے

بزرگی ازو دان و منت شناس
کہ زائل شود نعمت ناشناس
بزرگی اس سے جان اور احسان پہچان
کہ ناشکر کی نعمت زائل ہو جاتی ہے

نه خود خوانده‌ٔ در کتاب مجید
کیا تو نے قرآن پاک میں نہیں پڑھا
که در شکر نعمت شود بر مزید
کہ شکر کرنے والی نعمت زیادہ ہو جاتی ہے

اگر شکر کردی برین ملک و مال
اگر تو نے اس ملک اور مال پر شکر کیا تو
بمالی و ملکی رسی بی زوال!
ایک لازوال ملک اور مال حاصل کرے گا

وگر جور در پادشاهی کنی
اور اگر بادشاہی میں ظلم کرے گا
پس از پادشاهی گدائی کنی!
تو بادشاہی کے بعد گدائی کرے گا

حرام ست بر پادشاه خواب خوش
بادشاہ پر خوشی کی نیند حرام ہے
چو باشد ضعیف از قوی بارکش!
جب کمزور زبردست سے تنگ ہو

میازار عامی بیک خردله
ایک رائی کے برابر بھی خلقت کو مت ستا
که سلطان شبان ست و عامی گله
کیونکہ بادشاہ چرواہا ہے اور خلقت گلہ

چو پرخاش بینند و بیداد ازو
جب اس سے زیادتی دیکھیں
شبان نیست گرگ ست فریاد ازو
تو وہ چرواہا نہیں بلکہ بھیڑیا ہے اس سے فریاد کرو

بد انجام رفت و بد اندیشه کرد
جس نے عاجزوں پر ظلم کیا اس نے برا ارادہ کیا
که بازیردستان جفا پیشه کرد!
اور دنیا سے (بدانجام) ہے گیا

نخواهی که نفرین کنند از پست
تو نہیں جانتا کہ تیرے بعد یہ تمہیں نفرت و لعنت کریں گے
نکو باش تا بد نگوید کست!
نیک ہوتا کہ تجھے کوئی برا نہ کہے

حکایت

شنیدم که مرزی از باختر
میں نے سنا ہے کہ باختر کے ایک علاقے میں
برادر دو بودند از یک پدر
ایک باپ سے دو بھائی تھے

سپهدار و گردن کش و پیلتن!
سپاہی زور آور اور پہلوان
نکوروی و دانا و شمشیر زن
خوبصورت عقلمند اور تلوار چلانے والے

پدر هر دو را سهمگین مرد یافت
باپ نے دونوں کو رعب دار شخص پایا
طلبگار جولان ناورد یافت
اور دونوں کو لڑائی اور گھوڑ دوڑ کا خواہشمند دیکھا

برفت آن زمین را دو قسمت نهاد
جب وہ مرا تو اس زمین کے دو ٹکڑے کر دیئے
بهر یک پسر زان نصیبی بداد
اور دونوں کو ہر ایک سے ایک حصہ دے دیا

مبادا که بر یک دگر سر کشند
تا کہ ایسا نہ ہو کہ آپس میں نااتفاقی کریں
به پیکار شمشیر کین بر کشند!
اور لڑائی کے لئے دشمنی کی تلوار نکال لیں!

پدر بعد ازان روزگاری شمرد ٭ بجان آفرین جان شیرین سپرد
اس کے بعد باپ چند روز زندہ رہا ٭ آخر پیاری جان جان پیدا کرنیوالے کے سپرد کردی (مر گیا)

اجل بگسلاندش طناب اَمل ٭ و فاتش فرو بست دستِ عمل!
موت نے اس کی امید کی رسی توڑ دی ٭ اور وفات نے اس کے کام کا ہاتھ باندھ دیا

مقرر شد آن مملکت بر دو شاہ ٭ کہ بحد و مر بود گنج و سپاہ
وہ بادشاہت دو بادشاہوں پر تقسیم ہوئی ٭ کہ جن کے پاس بیحد خزانہ اور سپاہ تھی

بحکم نظر در بہ افتادہ خویش ٭ گرفتند ہر یک یکی راہ پیش
فکر کے موافق دونوں اپنی بہتری کے خیال میں مشغول ہوئے ٭ اور ہر ایک نے اپنی ایک راہ پکڑی!

یکی عدل تا نام نیکو برد ٭ یکی ظلم تا مال گرد آورد!
ایک نے عدل وانصاف شروع کیا تاکہ نیکنامی حاصل کرے ٭ اور دوسرے نے ظلم شروع کیا تاکہ مال جمع کرے

یکی عاطفت سیرت خویش کرد ٭ درم داد و تیمارِ درویش کرد
ایک نے مہربانی کی اپنی خصلت بنائی ٭ اور خود روپیہ دیا اور درویش کی تیمارداری کی

بنا کرد و نان داد لشکر نواخت ٭ شب از بہر درویش شبخانہ ساخت
سرائیں بنائیں اور کھانا دیا اور فوج کی ٭ اور رات کے رہنے کے لئے مسافر خانے بنائے

خزائن تہی کرد و پر کرد جیش ٭ چنان کز خلایق بہنگام عیش
خزانے خالی کردیئے اور لشکر بھروائے ٭ جس طرح لوگ خوشی کے وقت روپیہ لٹاتے ہیں،

بگردون شدی بانگ شادی چو رعد ٭ چو شیراز در عہد بوبکر سعد
خوشی کی آواز رعد کی طرح آسمان پر جاتی تھی ٭ جس طرح کہ شیراز میں بوبکر سعد کے زمانے میں

خدیوِ خردمند فرخ نہاد ٭ کہ شاخ امیدش برومند باد
مبارک خصلت والا عقلمند بادشاہ ٭ کہ اس کی شاخ امید پھلی پھولی رہے

حکایت شنو کودکِ نام جوی ٭ پسندیدہ پی بود و فرخندہ خوی
نامور لڑکے کی بات سن ٭ نیک قدم اور مبارک خصلت تھا

ملازم بدلداری خاص و عام ٭ ثنا گوی حق بامدادان و شام
خاص اور عام کی دلداری کا خیال رکھنے والا ٭ اور صبح و شام خدا کا شکر کرنے والا

دران ملکِ قارون برفتی دلیر ٭ کہ شاہ دادگر بود و درویش سیر
اس ملک میں قارون بے پرواہ چلتا تھا ٭ اس واسطے کہ بادشاہ عادل تھا اور درویش آسودہ

نیامد بر ایام او بر دلے
میں کہتا ہوں کہ اسکے عہد میں نہ کسی کے دل میں کانٹا آیا
نگویم کہ خاری کہ برگِ گلی
بلکہ کوئی پتی کسی کے دل پر نہ آئی

سرآمد بتائید ملک از سران
ملک کی مدد سے سرداروں پر غالب آیا
نہادند سر بر خطش سروران
اس کے حکم پر سرداروں نے سر رکھا

دگر گفت کافزون کند تخت و تاج
دوسرے نے چاہا کہ تخت و تاج (خزانہ) کو ترقی دے
بیفزود بر مرد دہقان خراج
اس لئے اس نے کسان پر خراج بڑھا دیا

طمع کرد در مالِ بازارگان
سوداگر کے مال کا طمع کیا
بلا ریخت بر جانِ بیچارگان
اور بیچاروں کی جان پر بلائیں نازل کیں

نگویم کہ بدخواہِ درویش بود
میں نہیں کہتا کہ وہ درویش کا دشمن تھا
حقیقت کہ او دشمن خویش بود
بلکہ حقیقت میں وہ اپنا دشمن تھا

بامید بیشی نداد و نخورد
ترقی کی امید پر نہ دیا اور نہ کھایا
خردمند داند کہ ناخوب کرد
عقلمند جانتا ہے کہ اس نے نامناسب کیا

کہ تا جمع کرد آن زر از گربزی
اس واسطے جب تک اس نے مکاری سے روپیہ جمع کیا
پراگندہ شد لشکر از عاجزی
اس کا لشکر عاجزی سے پریشان ہو گیا

شنیدند بازارگانان خبر
سوداگروں نے یہ خبر سنی
کہ ظلم است در بوم آن بی ہنر
کہ اس نالایق کے ملک میں ظلم ہوتا ہے

بریدند ازانجا خرید و فروخت
وہاں سے خرید و فروخت بند کر دی
زراعت نیامد رعیّت بسوخت
کھیتی نہ ہوئی اور خلقت بھوک سے جلی

چو اقبالش از دوستی سر بتافت
جب اقبال نے اس کی دوستی سے منہ پھیرا
بناکام دشمن برو دست یافت
تو ناچار دشمن اس پر غلبہ پایا

ستیزِ فلک بیخ و بارش بکند
آسمان کی لڑائی نے اس کی جڑھ اور بنیاد اکھاڑ دی
سمِ اسپ دشمن دیارش بکند
دشمن کے گھوڑے کی ٹاپ نے اس کا ملک کھود دیا

وفا در کہ جوید چو پیمان گسیخت
وفا کس سے ڈھونڈے جب خود اقرار توڑ ڈالا
خراج از کہ خواہد چو دہقان گریخت
خراج کس سے وصول کرے جب دہقان بھاگ گیا

چہ نیکی طمع دارد آن بی صفا
ناپاک بھلائی کی کیسے امید رکھے
کہ باشد دعائی بدش در قفا
کہ جس کے پیچھے بد دعا ہو

چو بختش نگون بود در کافِ کُن — نکرد آنچه نیکانش گفتند کُن !
جب اس کا نصیبہ ازل سے الٹا تھا — تو اس نے وہ نہ کیا جب اس کو داناؤں نے کہا

چہ گفتند نیکان بر آن نیکمرد — تو بر خور کہ بیداد گر بر نخورد
نیکوں نے اس نیک مرد سے کیا کہا — تو وہ پھل کھا کہ ظالم نے نہ کھایا ہو

گمانش خطا بود و تدبیر سست — کہ در عدل بود آنچہ در ظلم جست
اس کا گمان غلط تھا اور تدبیر سست تھی — کیونکہ اُس نے جو کچھ ظلم سے کیا اس نے اسے عدل سمجھا

حکایت

یکی بر سرِ شاخ و بن می بُرید — خداوندِ بستان نگہ کرد و دید
ایک شخص شاخ کے سر پر بیٹھا جڑ کاٹتا تھا — باغ کے مالک نے نگاہ کی اور دیکھا

بگفتا کہ این مرد بد می کند — نہ با من کہ با نفس خود می کند
اس نے کہا کہ اگر یہ آدمی برائی کر رہا ہے — تو اپنے نفس سے کرتا ہے نہ کہ مجھ سے

نصیحت بجا است اگر بشنوی — ضعیفان میفگن بکتفِ قوی
اگر تو سنے تو نصیحت سے نجات حاصل ہوتی ہے — کمزوروں کو زبردست بازو سے مت گرا

کہ فردا بداور برد خسروی — گدای کہ پشت نیرزد بجوی
اس واسطے کہ کل وہ درویش جو ایک جَو کے قابل نہیں — کل بادشاہ کو خدا کے پاس لیجائے گا

چو خواہی کہ فردا بوی مہتری — مکن دشمن خویشتن کہتری
اگر تو چاہتا ہے کہ کل ایک سردار ہووے — تو ایک چھوٹے سے چھوٹے آدمی کو دشمن نہ بنا

کہ چون بگذرد بر تو این سلطنت — بگیرد بکین آن گدا دامنت !
اس واسطے کہ جب تجھ سے بادشاہت گذر جائیگی — تو وہ فقیر دشمنی سے تیرا دامن پکڑیگا

مکن پنجہ از ناتوانان بدار — کہ گر بفگنندت شوی شرمسار
کمزوروں سے زور آزمائی نہ کر — اس لئے اگر گرا دینگے تو سر شرمسار ہو جائیگا

کہ زشت است در چشمِ آزادگان — بیفتادن از دست افتادگان
آزاد لوگوں کی نگاہ میں — گرے ہوؤں سے گرنا برائی ہے

بزرگانِ روشندلِ نیکبخت — بفرمانگی تاج بردند تخت !
روشندل نیک خصلت بزرگوں نے — عقلمندی سے تاج و تخت حاصل کیا ہے

بدنبالۂ راستان کج مرو — وگر راست خواہی ز سعدیؒ شنو
سیدھی راہ چلنے والوں کے پیچھے ٹیڑھی راہ مت چل — اور اگر تو راستی چاہتا ہے تو سعدی سے سن

در صفت جمعیت اوقات درویش راضی

فقیر راضی کی برضائے الہٰی کی جمعیت اوقات کی تعریف میں

مگو جاهی از سلطنت بیش نیست — که ایمن تر از ملک درویش نیست
یہ مت کہو کہ بادشاہت سے کوئی مرتبہ بلند نہیں — بلکہ درویش کے ملک سے زیادہ کوئی بامن نہیں ہے

سبکبار مردم سبکتر روند — حق این است صاحبدلان بشنوند
یہ سچ اور صاحب دل سنتے ہیں۔ — ہلکے بوجھ والے آدمی زیادہ تیز چلتے ہیں

تهیدست تشویش نانی خورد — ملک هم بقدر جهانی خورد
خالی ہاتھ درویش ایک روٹی کا غم کھاتا ہے — مگر بادشاہ ایک جہان کے اندازے کے مطابق غم کھاتا ہے

گدا را چو حاصل شود نان شام — چنان خوش بخسپد که سلطان شام
درویش کو جب شام کی روٹی ہاتھ لگ جاتی ہے — تو اتنا خوش ہو کر سوتا ہے جتنا شام ملک کا بادشاہ

غم و شادمانی بسر میرود — بمرگ این دو از سر بدر میرود
غم اور خوشی آخر گذر جانے والے ہیں — اور موت پر یہ دونوں سر سے باہر نکل جاتی ہے

چه آن را که بر سر نهادند تاج — چه آن را که بر گردن آمد خراج
کیا وہ جو سر پر تاج رکھتے ہیں — کیا وہ جن کی گردن خراج کے نیچے ہے

اگر سرفرازی بکیوان برست! — وگر تنگدستی بزندان درست
اگر کوئی سر بلند کیوان پر ہے — اور کوئی مفلس قید خانے میں ہے

در اندام کاجل بر سر هر دو تاخت — نمی شاید از یکدگر شان شناخت
اس وقت جبکہ موت نے دونوں پر حملہ کیا — تب ایک کو دوسرے سے نہیں پہچان سکتے

حکایت

شنیدم که یکبار در دجله — سخن گفت با عابدی کله
میں نے سنا کہ ایک دریا میں — ایک عابد سے ایک کھوپڑی نے کہا

که من فر فرماندهی داشتم — بسر بر کلاه مهی داشتم
کہ میں حکومت کا دبدبہ — اور حکومت کا تاج سر پر رکھتی تھی

سپهرم مدد کرد و نصرت وفاق — گرفتم ببازوی دولت عراق
آسمان نے میری مدد کی اور فتح نے موافقت — میں نے زور بازو سے عراق لیا

طمع کرده بودم که کرمان خورم — که ناگه بخوردند کرمان سرم
میں نے ارادہ کیا کہ کرمان فتح کروں! — کہ ناگاہ میرا سر کیڑوں نے کھانا شروع کیا

بکن پنبۂ غفلت از گوش ہوش — کہ از مردگان پندت آید بگوش

غفلت کی روئی ہوش کے کانوں سے نکال لے — تاکہ تیرے کان میں مردوں کی نصیحت آئے

در معنی نکوکاری و بدکاری و عاقبت آن را

نیکی اور بری اور ان کا انجام

نکوکار مردم نباشد بدش — نورزد کسی بد کہ نیک آیدش

آدمیوں کی نیکی کی بدی نہیں ہوسکتی — کوئی آدمی برا نہیں کرتا جس کے ساتھ بھلا کیا گیا ہو

شر انگیز ہم در سر شر رود — چو کژدم کہ با خانہ کمتر رود

فسادی آدمی بچھو کی طرح ہے — جو گھر میں کم جاتا ہے ہمیشہ فساد کے خیال میں رہتا ہے

اگر نفع کس در نہاد تو نیست — چنین جوہر و سنگ خارا یکیست

اگر تیری ذات میں کسی کو فایدہ پہنچانا نہیں ہے — تو یہ موتی اور معمولی پتھر ایک جیسا ہے

غلط گفتم ای یار شایستہ خوی — کہ نفع است در آہن و سنگ و روی

اے نیک خصلت دوست میں نے غلط کہا ہے — بلکہ لوہے پتھر اور کانسے میں فائدہ ہے

چنین آدمی مردہ بہ ننگ را — کہ بروی فضیلت بود سنگ را

ایسا آدمی شرم سے مرا ہوا بہتر ہے — کہ اس سے پتھر کو فضیلت ہو

نہ ہر آدمی زادہ از دد بہ است — کہ دد ز آدمی زادہ بد بہ است

نہ ہر آدمی زادہ درندہ سے بہتر ہے — بلکہ درندہ برے آدمی سے بہتر ہے

بہ است از دد انسان صاحب خرد — نہ انسان کہ در مردم افتد چو دد

عقلمند انسان درندہ سے بہتر ہے — نہ وہ انسان جو آدمیوں کے اوپر درندوں کی طرح ظلم کرے

چو انسان نداند بجز خورد و خواب — کدامش فضیلت بود بر دواب

جب انسان کھانے اور سونے کے اور کچھ نہ جانے — تو اس کو چوپائے پر کیا فضیلت ہوتی ہے

سوار نگون بخت بی راہ رو — پیادہ برد زو بہ رفتن گرو

پیادہ چلنے والا اس سوار سے سبقت لیجاتا ہے — جو بے راہ چلتا ہو (یعنی غلط راہ)

کسی دانہ نیکمردی نکاشت — کز و خرمن کام دل برنداشت

کسی نے نیک مردی کا دانہ نہ بویا — کہ اس خرمن سے دل کا مقصد حاصل نہ ہوا

نہ ہرگز شنیدیم در عمر خویش — کہ بد مرد را نیکی آمد بہ پیش

میں نے اپنی عمر میں کبھی نہیں سنا — کہ برے آدمی کا انجام نیکی پر ہو

حکایت

گزیدی بچاهی در افتاده بود	که از هول او شیر نر ماده بود
ایک بہادر کنوئیں میں گرا ہوا تھا	کہ اس کے ڈر سے شیر نر مادہ کی طرح تھا
بداندیش مردم بجز بد ندید	بیفتاد و عاجز تر از خود ندید
لوگوں کے بدخواہ نے سوائے برائی کے کچھ نہ دیکھا	گر پڑا تو اپنے سے عاجز کسی کو نہ دیکھا
همه شب ز فریاد و زاری نخفت	یکی بر سرش کوفت سنگی و گفت
تمام رات فریاد اور گریہ زاری کی وجہ سے نہ سویا	اس شخص نے اس کے سر پر پتھر مارا اور کہا
تو هرگز رسیدی بفریاد کس	که می خواهی امروز فریاد رس
تو کبھی کسی کی فریاد کو نہیں پہنچا	اور اب تو خود فریاد رسی چاہتا ہے
همه تخم نیکو دمی کاشتی	ببین لاجرم بر که برداشتی
کیا تمام عمر تو نے ایک دم بھی نیکی کا بویا	دیکھ آخر تو نے کیا پھل اٹھایا
که بر جان ریشت نهد مرهمی	که دلها ز ریشت بنالد همی
کون تیری زخمی جان پر مرہم رکھے	اس واسطے کہ بڑے دل زخموں سے نالہ کر رہے ہیں
تو ما را همی چاه کندی براه	بسر لاجرم در فتادی بچاه
تو نے ہمارے لئے راہ میں کنواں کھودا	آخر ناچار تو ہی سر کے بل اس میں گرا
دو کس چه کنند از پی خاص و عام	یکی نیک محضر دگر زشت نام
دو آدمی خلقت کیلئے کنواں کھودتے ہیں	ایک نیک خصلت دوسرا بدنہاد
یکی تا کند تشنه را تازه حلق	دگر تا بگردن در افتند خلق
ایک اس لئے کہ پیاسے اس سے حلق تر کریں	دوسرا اس لئے کہ سر کے بل لوگ اس میں گریں
اگر بد کنی چشم نیکی مدار	که هرگز نیارد گز انگور بار
اگر تو برائی کرے تو نیکی کی امید نہ رکھ	اسواسطے کہ کبھی گز (پیلو کا درخت) انگور کا پھل نہیں لاتا
نپندارم ای در خزان کشته جو	که گندم ستانی بوقت درو
اے خزاں میں جو بونے والے میں نہیں گمان کرتا	کہ تو کاٹنے کے وقت گیہوں پائے گا
درخت زقوم ار بجان پروری	مپندار هرگز کزو بر خوری
اگر تو زقوم (خاردار بے پھل درخت صحرا) کا درخت بوئیگا	تو اس سے پھل کی امید مت رکھ
رطب ناورد چوب خرزهره بار	چه تخم افگنی بر همان چشم دار
کنیر کی لکڑی کھجور کا پھل نہ لائے گی	تو جیسا بیج بوتا ہے ویسا ہی امید رکھ

حکایت کنند از یکی نیک مرد — کہ اکرام حجاج یوسف نکرد

ایک نیک شخص کا ذکر کرتے ہیں — کہ اس نے یوسف کے رنگ کے حجاج کی تعظیم نہ کی

بسرہنگ دیوان نگہ کرد تیز — کہ نطعش بینداز و ریگش بریز

اس نے کچہری کے سپاہی کی طرف تیز نگاہ سے دیکھا — اور اس لڑکیکے لئے چمڑا بچھانے اور اسپر ریت پھیلانے کیلئے کہا

چو حجت نماند جفا جوی را — بہ پرخاش در ہم کشد روی را

جب ظالم کے پاس کوئی حجت نہ رہی — تو لڑائی کا ارادہ کیا

بخندید و بگریست مرد خدائی — عجب ماند سنگین دل تیرہ رای

وہ اللہ کا مرد ہنسا اور رویا — اور وہ ظالم سخت دل بیخوف اس سے متعجب ہوا

چو دیدش کہ خندید و دیگر گریست — بپرسید کین خندہ و گریہ چیست

جب اس نے دیکھا کہ ہنسا اور اس کے بعد رویا — تو اس سے پوچھا کہ یہ ہنسی اور رونا کیا ہے

بگفتا ہمی گریہ ام از روزگار — کہ طفلان بیچارہ دارم چہار

کہا کہ گردش زمانہ سے روتا ہوں — کہ میرے چار لڑکے ہیں

ہمی خندم از لطف یزدان پاک — کہ مظلوم رفتم نہ ظالم بخاک

میں خدائے پاک کی مہربانی سے ہنستا ہوں — کہ میں اسکی زمین میں مظلوم ہوں ظالم نہیں ہوں

یکی گفتش ای نامور شہریار — مکن دست ازین پیر دہقان بدار

ایک نے اس سے کہا کہ اے نامور بادشاہ — چھوڑ اور اس بوڑھے دہقان سے ہاتھ اٹھائے

کہ خلقی بدو تکیہ دارند و پشت — روا نیست خلقی بیکبار کشت!

کہ ایک خلقت اس پر تکیہ اور بھروسہ رکھتی ہے — اسلئے اسکو مار کر خلقت کو ایک بار نہ مارنا چاہئے

بزرگی و عفو و کرم پیشہ کن — ز خردان اطفالش اندیشہ کن

پاکیزگی اور بخشش اور مہربانی کی عادت پکڑ — اور اس کے بچوں اور لڑکوں سے خوف کر

مگر دشمن خاندان خودی — کہ بر خاندانہا پسندی بدی

شاید تو اپنے خاندان کا دشمن ہے — کہ خاندانوں سے برائی پسند کرتا ہوں

میندار دلہا بداغ تو ریش! — کہ روز پسین آیدت خیر پیش

دلوں کو اپنے داغ سے زخمی کرکے — یہ مت سمجھ کہ تیرے آگے نیکی آئے گی

نخفت است مظلوم از آہش بترس — ز دود دل صبحگاہش بترس

مظلوم سویا نہیں ہے اس کی آہ — اور صبح کے وقت اسکے رونے سے ڈر

نترسی کہ پاک اندرونی شبی	برآرد ز سوزِ جگر یاربی!
تو نہیں ڈرتا کہ ایک پاک دل رات کو	جلے ہوئے دل سے یارب کی آواز نکالتا ہے
بسودا چنان بر وی افشاند دست	کہ حجاج را دست حجت بہ بست
غصے سے اس پر ایسا ہاتھ نہ جھاڑ	کہ حجاج کی حجت کے ہاتھ بند ہو گئے
نہ ابلیس بد کرد و نیکی ندید	بر پاک ناید ز تخمِ پلید
ابلیس نے کہ بدی کی ہے کوئی نیکی نہیں دیکھتا	کیونکہ برے بیج سے اچھا پھل نہیں اگ سکتا
مدر پردہ کس بہنگام جنگ	کہ باشد ترا نیز در پردہ ننگ
لڑائی کے وقت کسی کا پردہ مت فاش کر	کیونکہ ہوسکتا ہے کہ تیرا بھی کوئی راز ہو
مزن بانگ بر شیر مردان درشت	چو با کودکان بر نیائی بہ مشت
جب تو لڑکوں پر گھونسوں سے غالب نہیں آسکتا	تو بہادروں پر سخت آواز مت مار
شنیدم کہ نشنید و خونش بریخت	ز فرمان داور کہ داند گریخت
میں نے سنا کہ حجاج نے اسکی نصیحت نہیں سنی اور	اس کا خون گرایا اور کہا کہ حاکم کے حکم سے کون سر پھیر سکتا ہے
بزرگی در آن فکرت آنشب نخفت	بخواب اندرون دید درویش گفت
ایک بزرگ اس رات اس فکر سے نہ سویا	درویش کو اس نے خواب میں دیکھا اور کہا
دمی پیش بر من سیاست نراند	عقوبت برو تا قیامت بماند
اس نے ایک دم سے زیادہ مجھ پر سزا نہ کی	مگر اس پر قیامت تک عذاب باقی رہیگا

حکایت

یکی پند میداد فرزند را	نگہ دار پندِ خردمند را
ایک شخص لڑکے کو نصیحت کرتا تھا	کہ دانا آدمی کی نصیحت کو اچھا سمجھ
مکن جور بر خوردگان ای پسر	کہ یک روز افتد بزرگی بسر
اے بیٹے چھوٹوں عاجزوں پر ظلم نہ کر	کیونکہ ایک روز تجھے بھی ایک زبردست سے واسطہ پڑیگا
نمی ترسی ای کودکِ کم خرد	کہ روزی پلنگیت بر ہم درد
اے نادان لڑکے کیا تجھے اس بات کا خوف نہیں ہے	کہ ایک دن کوئی چیتا تجھے پھاڑ ڈالے
بخردی درم زور سرپنجہ بود	دلِ زیردستان ز من رنجہ بود
لڑکپن میں میرے پنجے میں قوت تھی	کمزوروں کا دل مجھ سے آزردہ تھا
بخوردم یکی مشت زور آوران	نکردم دگر زور بر لاغران!
ایک دفعہ ایک زبردست کا گھونسہ کھایا	پھر اس کے بعد کبھی چھوٹوں پر جبر نہیں کیا

الا تا بہ غفلت نخسپی کہ نوم — حرام ست بر چشم سالار قوم

خبردار غفلت سے نہ سو — کیونکہ سردار قوم کی آنکھوں پر نیند حرام ہے

غم زیر دستان بخور زینہار — بترس از زبردستی روزگار

زبردستوں (عاجزوں) کا غم ضرور کھا — اور زمانے کی زبردستی سے ڈر

نصیحت کہ خالی بود از غرض ! — چو داروی تلخست دفع مرض

جو نصیحت خود غرضی سے خالی ہو — وہ کڑوی دوا کی طرح مرض کو دور کرنیوالی ہے

حکایت درین معنی

اسی بیان میں کہانی

یکی را حکایت کنند از ملوک — کہ بیماری رشتہ کردش چو دوک

بادشاہوں میں سے ایک کا ذکر کرتے ہیں — کہ ناروا کی بیماری نے اسے تکلے کی طرح کردیا تھا

چنانش در انداخت ضعف جسد — کہ می برد بر کہتر نیان حسد

اس کو بدن کی کمزوری نے ایسا لاغر کردیا تھا — کہ غریبوں پر حسد کھاتا تھا

کہ شاہ ارچہ بر عرصہ نام آورست — چو ضعف آمد از بیدقی کمترست

بادشاہ اگرچہ زمانے پر مشہور ہے — لیکن جب کمزوری آئی تو ایک پیادے سے کمتر ہے

ندیمی زمین ملک بوسہ داد — کہ عمر خداوند جاوید باد

ایک مصاحب نے بادشاہ کے پایۂ تخت کو بوسہ دیا — اور کہا کہ جناب کی عمر کو ہمیشگی ہو !

درین شہر مردی مبارک دم است — کہ از پارسایان چنوی کم است

اس شہر میں ایک مبارک دم آدمی ہے — کہ پارساؤں میں اِس جیسا آدمی کم ملتا ہے

نبردہ پیشش مہمات کس ! — کہ مقصود حاصل نشد در نفس

اس کے پاس کوئی مشکل نہیں لے گئے — جو ایک پل میں حاصل نہ ہو گئی ہو

بخوان تا بخواند دعای برین — کہ رحمت رسد ز آسمان بر زمین

تو اسے بلاتا کہ اسپر کوئی دعا پڑھے — تاکہ زمین پر آسمان سے رحمت لائے

بفرمود تا مہتران خدم ! — بخواندند پیر مبارک قدم

اس نے فرمایا یہاں تک کہ نوکروں کے افسروں نے — شیخ نیک قدم والے کو بلایا

بگفتا دعائی کن ای ہوشمند — کہ در رشتہ چون سوزنم پای بند

کہا اے عقلمند کوئی دعا کر — کیونکہ میں رشتہ کی بیماری میں اس طرح گرفتار ہوں جس طرح ڈورے میں سوئی

شنید این سخن پیر خم بوده پشت
به تندی برآورد بانگ درشت
اس کبڑے پیٹھ والے بزرگ شیخ نے یہ بات سنی
تو برافروختہ ہو کر ایک سخت آواز نکالی

که حق مهربان ست بر داد گر
به بخشائی و بخشایش حق نگر
کہ خدا عادل پر مہربان ہے
بخشش کر اور پھر خدا کی بخشش دیکھ

دعای منت کی شود سودمند
اسیران مظلوم در چاه و بند
میری دعا تجھے کس طرح فائدہ پہنچائیگی
جب بیگناہ قیدی کنوئیں میں بند ہیں

تو ناکرده بر خلق بخشایشی
کجا بینی از دولت آسایشی
تو نے خلقت پر کوئی بخشش نہیں کی
تو دولت سے آرام کب دیکھے گا

ببایدت عذر خطا خواستن
پس از شیخ صالح دعا خواستن
تجھ کو خطا کی عذر خواہی کرنی چاہیئے
اس کے بعد نیک شیخ سے دعا کرانی چاہیئے

کجا دست گیرد دعای ویت
دعای ستمدیدگان در پیت
اس کی دعا تیرا ہاتھ کب پکڑ سکیگی!
جبکہ غریبوں کی بد دعا تیرے پیچھے ہے

شنید این سخن شهریار عجم
ز خشم و خجالت بر آمد بهم
جب عجم کے بادشاہ نے یہ بات سنی
تو غصے اور شرمندگی سے برہم ہوا

برنجید و پس با دل خویش گفت
چه رنجم حق است اینکه درویش گفت
رنجیدہ ہوا پھر اپنے دل میں کہا میں کیا رنجیدہ ہوں
کیونکہ جو کچھ اس فقیر نے کہا ہے سچ ہے

بفرمود تا هر که در بند بود
بفرمانش آزاد کردند زود
فرمایا اور جتنے لوگ قید میں تھے
اس کے حکم سے آزاد کر دیئے گئے

جهاندیده بعد از دو رکعت نماز
بداور برآورد دست نیاز
جہاندیدہ بزرگ نے دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد
خدا کی طرف عاجزی کے ہاتھ اٹھائے

که ای برفرازنده آسمان
بجنگش گرفتی بصلحش بمان!
کہ اے آسمانوں کے بلند کرنے والے
تو نے اس نافرمانی کی وجہ سے پکڑا تھا اب صلح کی بدولت چھوڑ دے

ولی همچنان بر دعا داشت دست
که رنجور افتاده بر پای جست
ولی نے دعا کے لئے ابھی ہاتھ اٹھایا ہی ہوا تھا
کہ گرا ہوا بیمار اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا

تو گفتی ز شادی بخواهد پرید
چو طاؤس چون رشته در پا ندید
کیا تو کہتا ہے کہ جب مور پاؤں میں رسی نہ دیکھے
تو خوشی سے اڑ جائے گا!

بفرمود گنجینهٔ گوهرش	فشاندند در پای و زیر سرش
اس نے فرمایا تو لوگوں نے اسکے موتی کے خزانے کا ڈھیر	اس کے سر سے پاؤں تک لگا دیا
حق از بہر باطل نشاید نہفت	ازانجملہ دامن بیفشاند گفت
حق جھوٹ کے واسطے چھپانا نہ چاہیئے	اس نے اس سب خزانہ سے ہاتھ جھاڑا اور کہا
مرو با سر رشتہ باری دگر	مبادا کہ دیگر کنند رشتہ تیز
دوسری دفعہ ظلم کی طرف مت جانا	تاکہ اور کسی کی مار داگی بیماری کو تیرے سرے باندہیں
چو باری فتادی نگہدار پای	کہ یکبار دیگر بلغزد ز جای
جب تو ایک بار کر چکا ہے تو اب تو پاؤں نگاہ خیال رکھ	کہ دوسری مرتبہ پھر نہ پھسل جائیں
ز سعدی شنو کین سخن راست است	نہ ہر بار افتادہ برخاست ست
سعدی رحمتہ اللہ سے یہ بات سن کہ سچ ہے	کہ کوئی ہر مرتبہ گر کر نہیں اٹھا !
جہان ای پسر ملک جاوید نیست	ز دنیا وفاداری امید نیست
اے لڑکے جہاں ہمیشگی کی جگہ نہیں ہے	اس لئے اس سے موافقت کی امید نہیں ہے
نہ بر باد رفتی سحرگاہ شام	سریر سلیمان علیہ السلام
کیا صبح و شام حضرت سلیمان کا تخت ہوا پر نہیں اڑتا	تھا آخر تو نے نہیں دیکھا
بآخر ندیدی کہ بر باد رفت	خنک آنکہ با دانش و داد رفت
کہ برباد ہو گیا	وہ شخص اچھا ہے جو عقل اور انصاف سے گیا
کسی زین میان گوی دولت ربود	کہ در بند آسایش خلق بود
اس دنیا سے وہ شخص دولت لے گیا	کہ جو خلقت کے آرام کی فکر میں تھا
بکار آمد آنہا کہ برداشتند	نگرد آوریدند و بگذاشتند
دولت ان کے کام نہ آئی جنہوں نے اٹھائی	کیونکہ انہوں نے جمع کی اور چھوڑ گئے
شنیدم کہ در مصر میر اجل	سپہ تاخت بر روزگارش اجل
میں نے سنا کہ مصر میں ایک بہت بڑا امیر تھا	موت نے اس کی عمر پر سپاہ دوڑا دی
جمالش برفت از رخ دلفروز	چو خور زرد شد پس نماند ز روز
اس کے دلفروز چہرہ سے حسن جاتا رہا	اور اس خورشید کی طرح زرد ہو گیا جیسے زرد باقی نہ رہا ہو غروب سے پہلے
گزیدند فرزانگان دست فوت	کہ در طب ندیدند داروی موت
عقلمندوں نے موت کا ہاتھ کاٹا	کیونکہ انہوں نے حکمت میں کوئی موت کی دوا نہ دیکھی

همه تخت و ملکی پذیرد زوال ۔ بجز ملک فرمانده لایزال
سوائے خداوند تعالےٰ کے ملک کے ۔ تمام اور ملک زوال پذیر ہیں

چو نزدیک شد روز عمرش بشب ۔ شنیدند و میگفت در زیر لب
جب اس کی عمر کا دن رات کے قریب ہوا (موت کا وقت آیا) ۔ تو لوگوں نے سنا کہ وہ ہونٹوں میں کچھ کہتا تھا

که در مصر چون من عزیزی نبود ۔ چو حاصل همین بود چیزی نبود
کہ مصر میں میرے جیسا کوئی عزیز نہ تھا ۔ جب اسکا حاصل یہی تھا تو یہ کچھ نہ تھا

جهان گرد کردم نخوردم برش ۔ برفتم چو بیچارگان از سرش
میں نے جہان کو جمع کیا مگر اس کا پھل نہ کھایا ۔ اور بیچاروں کی طرح اس سے گذر گیا

پسندیده رائی که بخشید و خورد ۔ جهان از پی خویشتن گرد کرد
وہ عقلمند جس نے کہ بخشش کی اور کھایا ۔ اس نے جہان کو اپنے گرد جمع کیا

درین کوش تا با تو ماند مقیم ! ۔ که هرچه از تو ماند دریغ است و بیم
اس میں کوشش کرتا کہ تیرے ساتھ قایم رہے ۔ کیونکہ جو کچھ تجھ سے باقی رہیگا وہ افسوس اور خوف ہے

کند خواجه بر بستر جان گداز ۔ یکی دست کوته و دیگر دراز
خواجہ بستر جانگداز پر ایک ہاتھ بڑھاتا ہے ۔ اور ایک کو تاہ کرتا ہے

دران دم ترا می نماید بدست ۔ که وهشت زبانش زگفتن ببست
اس وقت تجھے ہاتھ سے دکھاتا ہے ۔ جب کہ خوف نے اس کی زبان کہنے سے بند کردی

که دستی بجود و کرم کن دراز ۔ دگر دست کوته کن از ظلم و آز
کہ ہاتھ سخاوت اور بخشش میں دراز کر ۔ اور دوسرا ہاتھ ظلم و حرص سے کوتاہ کر

کنونت که دستست خاری بکن ۔ دگر کی برآری تو دست از کفن
اب جب کہ تجھے طاقت ہے کانٹے نکال ۔ پھر تو کفن سے ہاتھ کب نکالیگا

بتابد بسی ماه و پروین و هور ۔ که سر برانداری زبالین گور
بہت مدت چاند اور ستارے چمکیں گے ۔ کہ تو قبر کے سرہانے سے سر نہ اٹھائیگا

حکایت

قزل ارسلان قلعه سخت داشت ۔ که گردن بالوند بر می فراشت
قزل ارسلان کا ایک کوہ الوند جتنی بلند (اونچا) ۔ گردن رکھنے والا قلعہ تھا

نه اندیشه از کس نه حاجت بهیچ ! ۔ چو زلف عروسان رهش پیچ پیچ
نہ اس کو کسی کا ڈر تھا نہ کسی چیز کی ضرورت تھی ۔ اس کی راہ عروسیوں کی زلف کی طرح پرپیچ تھی

چنان نادر افتاده در روضهٔ
ایک باغ میں ایسا عجیب پڑا ہوا تھا
که بر لاجوردی طبق بیضهٔ!
جیسے سبز طبق میں ایک انڈا ہو

شنیدم که مردی مبارک حضور
میں نے سنا کہ ایک مبارک دل مرد
بنزدیکِ شاه آمد از راهِ دور
دور سے بادشاہ کے پاس آیا

حقایق شناسی جهاندیدهٔ
حقیقتوں کو پہچاننے والا دانا
هنرمندی آفاق گردیدهٔ
زمانہ میں سیر کرنے والا تجربہ کار تھا

بخندید کین قلعه خرم است
ہنسا اور کہا کہ یہ قلعہ اچھا ہے
ولیکن نه پندارمش محکم است
لیکن میں نہیں خیال کرتا کہ یہ مضبوط ہے

نه پیش از تو گردن کشان داشتند
کیا اس سے پہلے بادشاہ اسے نہیں رکھتے تھے
دمی چند بودند و بگذاشتند
وہ بھی کچھ دن رہے اور آخر چھوڑ گئے

نه بعد از تو شاهان دیگر برند
کیا تیرے بعد دوسرے بادشاہ اسے نہیں لینگے
درختِ امیدِ ترا بر خورند
اور تیری امید کے درخت کا پھل کھائیں گے

ز دوران و ملکِ پدر یاد کن
باپ کے زمانے اور ملک کو یاد کر
دل از بندِ اندیشه آزاد کن
اور دل غم کی قید سے آزاد کر

چنان روزگارش بکنجی نشاند
زمانہ نے اس کو ایسے گوشے میں بٹھایا
که بر یک پشیزش تصرّف نماند
کہ اس کا تصرّف ایک گوشہ میں نہ رہا

چو نومید ماند از همه چیز و کس
جب ہر چیز سے اور ہر آدمی سے ناامید ہوگیا
امیدش بفضلِ خدا ماند و بس
تو اس کی امید صرف اللہ کی مہربانی اور فضل پر تھی

بر مردِ هشیار دنیا خس است
داناؤں کے نزدیک دنیا کمینی ہے
که هر مدت جای دیگر کس است
کہ ہر وقت کسی دوسرے آدمی کی ملکیت ہے

چنین گفت شوریدهٔ در عجم
ایک دیوانے ملک عجم میں نوشیروان سے کہا
بکسری که ای وارثِ ملکِ جم
کہ اے جمشید کے ملک کے وارث

اگر ملک بر جم بماندی و بخت
اگر جمشید کے پاس ملک اور نصیبہ رہتا
ترا کی میسر شدی تاج و تخت
تو تیرے پاس تاج و تخت کس طرح پہنچتا

اگر گنج قارون بدست آوری
اگر تو قاروں کا خزانہ ہاتھ میں لائے
نماند مگر آنچه بخشی بری
وہ تیرے ساتھ نہ جائیگا مگر تو وہ لیجائیگا جو بخشیگا۔

چو الپ ارسلان جان بجان بخش داد — پسر تاج شاهی بسر بر نهاد
جب الپ ارسلان نے جان جان بخشنے والے کو دی — تو لڑکے نے شاہی تاج سر پر رکھا

بتربت سپردندش از تاجگاه — نه جای نشستن نه اماجگاه
اس کو مرتبہ اور تخت سے قبر کے سپرد کیا — اور بیٹھنے اور نشانہ بازی کی جگہ نہ رہی

چنین گفت دیوانهٔ هوشیار — چو دیدش پسر روز دیگر سوار
ایک دیوانے نے جب اس کے لڑکے کو — دوسرے دن سوار دیکھا تو کہا

زهی ملک و دوران سر در نشیب — پدر رفت و پای پسر در رکیب
ملک اور زمانہ نشیب کی طرف ہے — کیونکہ باپ چلا گیا اور بیٹا آج رکاب میں ہے

چنین است گردیدن روزگار — سبک سیر بدعهد ناپایدار
ایسی ہی زمانہ کی گردش ہے — جلد گذرنے والی بے وفا اور بے ثبات

چو دیرینهٔ روزی سر آورد عهد — جوان دولتی سر بر آرد ز مهد
جب کسی بوڑھے کا زمانہ آخر ہوتا ہے — تو ایک جوان دولت گہوارے سے باہر لاتا ہے

منه بر جهان دل که بیگانه ایست — چو مطرب که هر روز در خانه ایست
جہان سے دل مت لگا کہ یہ بیگانہ ہے — گویئے کی طرح ہے جو ہر روز نئے گھر میں ہے

نه لایق بود عیش با دلبری — که هر بامدادش بود شوهری
اس معشوق کے ساتھ عیش کرنا مناسب نہیں ہے — جس کا ہر صبح نیا شوہر ہو

نکوئی کن امسال چون ده تراست — که سال دگر دیگری ده خداست
جب کہ تو گاؤں کا مالک ہے اس سال نیکی کر — کیونکہ دوسرے سال اس کا دوسرا مالک ہوگا

بزرگی جفا پیشه در حد غور — گرفتی خر روستائی بزور
غور کی حد میں ایک ظالم بادشاہ — کسانوں کا گدھا زبردستی پکڑ لیتا تھا

خران زیر بار گران بے علف — بروزی دو مسکین شدندی تلف
بے دانہ اور گھاس گدھے بھاری بوجھ کے نیچے دبتا — وہ مسکین ایک دن میں دو مر جاتے

چو منعم کند سفله را روزگار — نهد بر دل تنگ درویش بار
جب کمینہ کو زمانہ امیر کرتا ہے — تو عاجزوں کے دل پر بوجھ رکھتا ہے تکلیف دیتا ہے

چو بام بلندش بود خود پرست — کند بول و خاشاک بر بام پست
جب کوئی خود پرست اونچے مکان پر ہو تو — نیچے کے مکانوں پر کوڑا کرکٹ گراتا ہے

شنیدم کہ باری بعزم شکار
میں نے سنا کہ ایک مرتبہ شکار کے ارادے سے
برون رفت بیداد گر شہر یار
ظالم بادشاہ باہر گیا

پیاپی بدنبال صیدی براند
ایک شکار کے پیچھے برابر گھوڑا دوڑایا
شبش در گرفت از حشم دور ماند
اور اس کو لشکر سے دور رات ہو گئی

بتنہا ندانست روی و رہی
تنہائی سے کوئی راہ نہ جانی
بینداخت ناکام شب در دہی
آخرکار ناکامیاب ہو کر رات کو ایک گاؤں میں رہا

خری دید پویندہ کار گر
ایک کام کا گدھا دیکھا رہرو
توانا و زور آور و بار بر
مضبوط اور قوی اور بوجھ اٹھانیوالا تھا

یکی مرد کرد استخوانی بدست
ایک جنگلی آدمی ہتھیار ہاتھ میں لئے اسے ایسا مارتا تھا
چنان میزدش کاستخوان می شکست
کہ ہڈی ہڈی ٹوٹتی تھی

شہنشہ بر آشفت گفت ای جوان
بادشاہ نے ناراض ہو کے کہا اے جوان
ز حد رفت جورت برین بے زبان
اس بے زبان پر تیرا ظلم حد سے بڑھ چکا ہے

چو زور آوری خود نمائی مکن
جب تو زبردست ہے تو غرور مت کر
بر افتادہ زور آزمائی مکن
عاجزوں پر سختی نہ کر

پسندش نیامد فرومایہ قول
اس کو بادشاہ کی بات پسند نہ آئی
یکی بانگ بر پادشاہ زد بہول
اور اسے خوفناک آواز سے پکارا

کہ بیہودہ نگرفتم این کار پیش!
میں نے یہ طریقہ بیہودہ اختیار نہیں کیا ہے
برو چون ندانی لبس و کار خویش
جب تو نہیں جانتا تو اپنے کام کا خیال کر

بسا کس کہ پیش تو معذور نیست
بہت سے لوگ جو تیرے نزدیک معذور نہیں ہیں
چو وا بینی از مصلحت دور نیست
اگر تو ان کو غور سے دیکھے تو وہ مصلحت سے دور نہیں

ملک را درشت آمد از وی خطاب
بادشاہ کو اس کی بات ناگوار گذری اور کہا
بگفتا بیا تا چہ بینی صواب
آ اور بتا کہ تو کیا مصلحت دیکھتا ہے

کہ پندارم از عقل بیگانہ
اس واسطے کہ میں خیال کرتا ہوں کہ تو عقل سے ناآشنا ہے
نہ مستی ہمانا کہ دیوانہ
تو مست نہیں ہے بلکہ تو دیوانہ ہے

بخندید کای ترک نادان خموش
ہنسا اور کہا کہ اے ترک چپ رہ
مگر حال خضرت نیامد بگوش
شاید حضرت خضر کا حال تو نے نہیں سنا

نہ دیوانہ خواند کس اورا نہ مست	چرا کشتی ناتوان شکست
نہ کوئی اسے دیوانہ کہتا ہے نہ مست	تو پھر کیوں یتیموں کی کشتی کو توڑتا ہے
جہانجوی گفت ای ستمگار مرد	چہ دانی کہ خضر آن برای چہ کرد
بادشاہ نے کہا اے ظالم مرد	تو کیا جانے کہ خضرؑ نے وہ کام کیوں کیا
در آن بحر مردِ جفا پیشہ بود	کہ دلہا ازو بحر اندیشہ بود
اس دریا میں ایک ظالم شخص تھا	کہ اس کے ڈر سے دل خوف کے سمندر بنے ہوئے تھے
جزائر ز کردار او پر خروش	جہانی ز دستش چو دریا بجوش
ٹاپو کے رہنے والے اس کے افعال سے روتے تھے	اور ایک جہان اسکے ہاتھ سے دریا کی طرح جوش میں تھا
پس آنرا ز بہر مصالح شکست	کہ سالار ظالم نگیرد بدست
پس اس کو مصلحت کے لئے توڑ دیا	تاکہ ظالموں کا سردار اسے قبضہ میں نہ لائے
شکستہ متاع کہ در حرز تست	از آن بہ کہ در دست دشمن درست
ٹوٹا ہوا سامان جو تیرے قبضہ میں ہے	یہ اس سے بہتر ہے کہ ظالم کے ہاتھ میں اچھا ہو
بخندید دہقان روشن ضمیر	کہ پس حق بدست منست ای امیر
کسان روشندل ہنسا اور کہا کہ	اے سردار اب حقیقت میری طرف ہے
نہ از جہل می بشکنم پای خر	کہ از جورِ سلطانِ بیداد گر
میں نادانی سے گدھے کا پاؤں نہیں توڑتا ہوں	بلکہ ظالم بادشاہ کے ظلم سے
خر اینجا کہ لنگ و تیمار کش	ازان بہ کہ پیش ملک بار کش
اس جگہ لنگڑا اور غمخوار گدھا بہتر ہے	اس سے کہ ظالم کے پاس بوجھ کھینچنے والا ہو
توان را نگوئی کہ کشتی گرفت	کہ چون نام بد نام زشتی گرفت
تو اس کو نہیں کہیگا کہ اس نے کشتی پکڑ لی	بلکہ اس نے ہمیشہ کے لئے بدنامی قبول کی
تفو بر چنان ملک و دولت کہ راند	کہ شنعت برو تا قیامت بماند
جو دولت اور ملک اس طرح حاصل کیا ہو	اسپر لعنت کہ اسپر قیامت تک برائی رہی
ستمگر جفا بر تن خویش کرد	نہ بر زیر دستان درویش کرد
ظالم نے اپنے آپ پر ظلم کیا	نہ کہ عاجز کمزور درویش پر
کہ فردا دران محفل نام و ننگ	بگیرد گریبان و ریشش بچنگ
اس واسطے کل اس نام و ننگ کی محفل میں	اس کا گریبان اور داڑھی ہاتھ میں پکڑیگا

نهد بار اوزار بر گردنش! — نیارد سر از عار بر کردنش
گناہوں کا بوجھ اس کی گردن پر رکھے گا — مگر وہ شرم سے اوپر سر نہ اٹھائیگا

گرفتم که خر بارش اکنون کشد — دران روز بارِ خران چون کشد!
میں نے فرض کیا کہ اب گدھے اس کا بوجھ کھینچتے ہیں — اس دن وہ گدھوں کا بوجھ کس طرح کھینچے گا

گر انصاف پرسی بداختر کس است — که در راحتش رنج دیگر کس است
اگر تو سچ پوچھے تو وہ آدمی بدنصیب ہے — کہ جس کی راحت میں دوسروں کا رنج ہو

همین پنج روزش تنعم بود — که شادیش در رنج مردم بود
جس کی خوشی آدمیوں کے رنج میں ہو گی — اس کی خوشی بھی پانچ دن ہو گی

اگر بر نخیزد بهِ آن مرده دل — که خسپند ازو مردم آزرده دل
جس مردہ سے آدمی آزردہ دل سوئیں — اگر وہ مردہ دل نہ اُٹھے تو اچھا ہے

شه این جمله بشنید و چیزی نگفت — به بست اسپ و سر بر نمد زین بخفت
بادشاہ نے یہ سب کچھ سنا اور کچھ نہ کہا — گھوڑا باندھا اور سر زین کے نمدے پر رکھدیا

همه شب ز بیداری اختر شمرد — ز سودا و اندیشه خوابش نبرد
تمام رات جاگا اور ستارے گنے — اور اسے تشویش اور رنج سے نیند نہ آئی

چو آواز مرغ سحر گوش کرد — پریشانیٔ شب فراموش کرد
جب مرغ سحر کی آواز سنی — تو رات کی پریشانی کو بھول گیا

سواران همه شب بزک تاختند — سحرگه پی اسپ بشناختند
لشکر کے سواروں نے تمام رات دوڑ کی — اور صبح کو بادشاہ کے گھوڑے کی ٹاپ پہچان لی

بر آن عرصه بر اسپ دیدند شاه — پیاده دویدند یکسر سپاه
اس میدان میں گھوڑے پر بادشاہ کو دیکھا — تمام سپاہ پیدل دوڑی

بخدمت نهادند سر بر زمین — چو دریا شد از موج لشکر زمین
خدمت کے واسطے سر زمین پر رکھا — اور سپاہ کی لہروں سے زمین دریا بن گئی

بزرگان نشستند و خوان خواستند — بخوردند و مجلس بیاراستند
امرا بیٹھے اور خوان منگایا (سب نے) — کھایا اور مجلس آراستہ کی

چو شورِ طرب در نهاد آمدش — ز دهقان دوشینه یاد آمدش
جب خوشی کا جوش اس کے دل میں آیا — تو رات والے کسان کی بات اسے یاد آئی

بفرمود وجستند وبستند سخت	بخواری فگندند در پای تخت
اس نے حکم دیا اور انہوں نے اسے سخت ڈھونڈا	اور مضبوط باندھا اور ذلت سے تخت کے نیچے ڈال دیا
سیه دل بر آهیخت شمشیر تیز	ندانست بیچاره روی گریز
جلاد نے تیز تلوار کھینچی	اس بیچارہ نے راہ گریز نہ جانی
شمرد آن دم از زندگی آخرش	بگفت آنچه گردید در خاطرش
اس نے وہ اپنی زندگی کا آخر وقت سمجھا	اور جو اس کے دل میں آیا کہا
نه بینی که چون کارد بر سر بود	قلم را زبانش روان تر بود
تو نہیں جانتا کہ جب چاقو قلم کے سر ہوتا ہے	تو اس کی زبان زیادہ رواں ہوتی ہے
چو دانست کز خصم نتوان گریخت	بنا باکی او تیر ترکش بریخت
جب اس نے جانا کہ دشمن سے بھاگ نہ سکونگا	تو بے باکانہ ترکش سے تیر گرائے
سر ناامیدی بر آورد وگفت	شب گور در وه محال ست خفت
ناامیدی کا سر اٹھایا اور کہا	کہ جو رات قبر میں سونی ہے وہ رات گاؤں میں نہیں سو سکتے
ز نامهربانی که در دور تست	همه عالم آوارهٔ جور تست
اس بیرحمی سے کہ جو تیرے دور میں ہے	تمام عالم میں تیرے ظلم کی شہرت ہے
نه من کردم از دست جورت نفیر	که خلقی ز خلقی یکی کشته گیر
میں ہی تیرے ظلم سے فریاد نہیں کرتا بلکہ	ایک خلقت فریاد کرتی ایک خلقت سے مجھ ایک کو مرا ہوا سمجھ
عجب گز منت بر دل آمد درشت	بکش گر توانی همه خلق کشت
عجب ہے کہ میری باتیں تیرے دلکو سخت معلوم ہوئی	ہوں۔ اگر تو ایک خلقت کو مار سکتا ہے تو مار
وگر سخت آمد نکوهش ز من	بانصاف بیخ نکوهش بکن
اور اگر تجھے میری ملامت کرنی بری معلوم ہوئی ہے	تو انصاف سے ملامت کی جڑھ اکھیڑ
ترا چاره از ظلم برگشتن است	نه بیچارهٔ بیگناه کشتن است
تیری بڑائی اس میں نہیں کہ تو بیگناہ عاجز کو مارے	بلکہ تیری بھلائی ظلم کو چھوڑنے میں ہے
چو بیداد کردی توقع مدار	که نامت به نیکی رود در دیار
جب تو ظلم کرے تو یہ امید نہ رکھ	کہ ملک میں تیرا نام نیکی سے رہے گا
ندانم که چون خسپدت دیدگان	نخفته ز دستت ستمدیدگان
میں نہیں جانتا کہ تو کس طرح سوتا ہے	جب کہ تیرے ہاتھ سے ظلم رسیدہ نہیں سوئے

بداں کی ستودہ شود پادشاہ
سوچ کہ بادشاہ کب تعریف کے قابل ہو
کہ خلقش ستایند در بارگاہ
جب بادشاہ کے سامنے اس کی تعریف کریں

چہ سود آفرین بر سرِ انجمن
محفل میں تیری تعریف ہونے سے کیا فائدہ
پس چرخہ نفرین کنان مردوزن
جب چرخے کے پیچھے تیری مردوزن مذمت کریں

گرفت این سخن شاہ ظالم بگوش
ظالم بادشاہ نے یہ بات کان میں لی
ز سر مستی غفلت آمد بہ ہوش
غفلت کی مستی سے ہوش میں آیا

ور آن دہ کہ طالع نمودش بہی
جس گاؤں میں کہ نصیبے نے اسے یاوری کی
دہی را بہ بخشید فرماندہی
اس کسان کو اس کی بادشاہت دیدی

بیاموزی از عالمان عقل و خوی
عالموں سے تو عقل اور خصلت نہیں سیکھ سکتا
بچندان کہ از جاہل عیب جوی
جتنی کہ جاہل نکتہ چین سے

ز دشمن شنو سیرتِ خود کہ دوست
اپنی خصلت دشمن سے پوچھ
ہر آنچہ از تو آید بچشمش نکوست
کیونکہ جو کچھ تو کریگا تیرے دوست کی نظر میں اچھا ہے

ستایش سرایان نہ یارِ تواند
تعریف کرنے والے تیرے یار نہیں
ملامت کنان دوستدارِ تواند
بلکہ ملامت کرنے والے تیرے خیر خواہ ہیں

ترش روئی بہتر کند سرزنش
خوش طبع شیریں زبان یار کی نسبت
کہ یاران خوش طبع شیرین منش
ترش رو بہتر ملامت کر سکتا ہے

ازین بہ نصیحت نگوید کست
اس سے بہتر کوئی نصیحت نہیں کرتا
دگر عاقلی یک اشارت بست
اگر تو عقلمند ہے تو تجھے ایک اشارہ کافی ہے

چو دورِ خلافت بمامون رسید
جب ماموں کو خلافت کا زمانہ حاصل ہوا
یکی ماہ پیکر کنیزک خرید
تو ایک چاند سی لونڈی خریدی

بچہر آفتابی بتن گلبنی!
چہرہ آفتاب جیسا اور بدن پھول جیسا
بہ عقل خردمند بازی کنی!
اور عقلمندوں کی عقل کے ساتھ بازی کرنیوالی

بخون عزیزان فروبردہ چنگ
چاہنے والوں کے خون میں پنجے رنگے ہوئے
سر انگشت ہائی کردہ عناب رنگ
اور انگلیوں کے سروں کو سرخ کئے ہوئے

برابروی عابد فریبش خضاب
اس فریبی عابد کے ابرو پر وسمہ اس طرح تھا
چو قوس قزح بود بر آفتاب
جس طرح آفتاب پر قوس قزح

شبِ خلوتِ آن لعبتِ حورزاد
مگر تن در آغوش ماموں نداد

خلوت کی ایک رات میں اس حور نژاد معشوق نے
اپنا جسم ماموں کے پہلو میں نہ رکھا

گرفت آتشِ خشم در وے عظیم
سرش خواست کردن چو جوزا دو نیم

اس کے اندر غصے کی آگ بہت تیزی سے بھڑکی
اس کا سر برج جوزا کی طرح دو ٹکڑے کرنا چاہا

بگفتا سرانیک بہ شمشیرِ تیز
بینداز و بامن مکن خفت و خیز

اس لونڈی نے کہا کہ یہ ہے میرا سر
اسے تیز تلوار سے جدا کر اور میرے ساتھ سونا اور بیٹھنا ترک کر

بگفت از کہ بر دل گزند آمدت
چہ خصلت ز من ناپسند آمدت

اس نے کہا کس چیز سے تیرے دل پر صدمہ ہوا ہے
اور میری کونسی خصلت تجھے ناپسند آئی ہے

بگفت از کشی ور شگافی سرم
ز بوئے دہانت برنج اندرم

اس نے کہا اگر تو قتل کردے یا میرا سر پھاڑ دے
میں پھر بھی کہونگی کہ تیرے منہ کی بو سے میں آزردہ ہوں

کشد تیرِ پیکار و تیغِ ستم
بہ یکبار و بوئے دہان دمبدم

لڑائی کا تیر اور ستم کی تلوار ایکدم مار ڈالتی ہے
لیکن منہ کی بدبو بار بار مارتی ہے

شنید این سخن سرورِ نیکبخت
بشورید و بر خود بہ پیچید سخت

نیک بخت سردار نے یہ بات سنی
اور اپنے اوپر نہایت پیچ و تاب کھایا اور برافروختہ ہوا

دلش گرچہ در حال ازو رنجہ شد
دوا کرد و خوشبوئے چون غنچہ شد

اگرچہ اس کا دل اس وقت سے اس آزردہ ہوا
مگر اس نے دوا کی اور وہ گل کی طرح خوشبودار ہوا

پری چہرہ را ہمنشین کرد و دوست
کہ این عیب من گفت یار من اوست

اس پری چہرہ کو ہمنشین اور دوست بنایا
کہ اس نے میرا عیب کہا ہے یہ میرا دوست ہے

بنزدِ من آنکس نکو خواہ تست
کہ گوید فلان خار در راہِ تست

میرے نزدیک وہ شخص تیرا خیرخواہ ہے
جو کہے کہ فلاں کانٹا تیری راہ میں ہے

بگمراہ رفتن نکو میروی
جفائے تمام ست و جورِ قوی

بھولے ہوئے کو کہنا کہ تو ٹھیک جا رہا ہے
نہایت ظلم اور سخت ستم ہے!

ہر آنگہ کہ عیبت نگویند پیش
ہنر دانی از جاہلی عیبِ خویش

جب کہ تیرا عیب سامنے نہ کہیں گے
تو تو جہالت سے اسے ہنر جانے گا

مگو شہدِ شیرین شکر فائق است
کسی را کہ سقمونیا لائق است

جس شخص کے لئے سقمونیا (کڑوی دوا) مناسب ہے
اسے مت کہو کہ شہد میٹھا ہے یا شکر اچھی ہے

چه خوش گفت یک روز دارو فروش | شفا بایدت داروی تلخ نوش

ایک دن ایک دوا بیچنے والے نے کیا خوب کہا | کہ اگر تجھے صحت چاہیئے تو کڑوی دوا پیو

بپرویزن معرفت بیخته | بشهد عبادت برآمیخته

خدا کی معرفت کی چھلنی ہوئی | بندگی کے شہد میں ملی ہوئی

حکایت

شنیدم که از نیک مردی فقیر | دل آزرده شد پادشاهی کبیر

میں نے سنا کہ ایک نیک مرد فقیر سے | ایک بڑا بادشاہ رنجیدہ ہوا

مگر بر زبانش حقی رفته بود | ز گردن کشی بر وی آشفته بود

شاید اس کی زبان سے کوئی سچ بات نکلی تھی | غرور سے اسپر ناراض ہوا

بزندان فرستادش از بارگاه | که زور آزمائیست بازوی شاه

اس کو دربار سے قید خانے میں بھیجدیا | اس واسطے کہ بادشاہ کا بازو زبردست ہے

ز یاران یکی گفتش اندر نهفت | مصالح نبود این سخن گفت گفت

اس فقیر کے دوستوں میں سے کسی نے اسے پوشیدگی میں کہا | کہ یہ بات کہنی اچھی نہیں تو اس نے کہا

رسانیدن امر حق طاعت ست | ز زندان نترسم که یکساعت ست

سچ بات پہنچانا عبادت ہے۔ میں قید خانے سے | نہیں ڈرتا کہ ایک ساعت کے قریب ہے

همان دم که در خفیه این راز رفت | حکایت بگوش ملک باز رفت

جس وقت کہ خفیہ طور پر یہ راز بادشاہ تک پہنچا | اور یہ حکایت اس کے کان تک جا پہنچی !

بخندید کو ظن بیهوده برد | نداند که خواهد دران حبس مرد

ہنسا اور کہا (بادشاہ) وہ بیفائدہ بدگمانی کرتا ہے | وہ نہیں جانتا کہ اس قید خانے میں وہ مرجائیگا

غلامی بدرویش برد این پیام | بگفتا به خسرو بگوای غلام

ایک غلام درویش کے پاس یہ خبر لے گیا | اس نے کہا اے غلام بادشاہ کو کہدے

که دنیا همین ساعتی بیش نیست | غم و خرمی پیش درویش نیست

کہ دنیا ایک ساعت سے زیادہ نہیں ہے | اور درویش کے واسطے خوشی اور غم یکساں ہے

نه گر دستگیری کنی خرمم | نه گر سر بری در دل آید غمم

اگر تو میری دستگیری کریگا تو میں خوش نہیں ہوسکتا | اور اگر تو میرا سر کاٹیگا تو میں غم نہیں کھاسکتا

ترا گر سپاه است و فرمان و گنج | مرا گر عیالست و حرمان و رنج

اگرچہ تیرے پاس سپاہ فوج اور خزانہ ہے | اور میرے پاس عیال اور بدنصیبی اور غم ہے

بدروازۂ مرگ چون در شویم | بیک ہفتہ باہم برابر شویم
ہم جس وقت موت کے دروازے پر جائیں گے | تو ایک ہفتہ کے اندر دونوں برابر ہو جائیں گے

منہ دل برین دولتِ پنج روز | تن خویشتن را بآتش مسوز
اس پانچ دن کی دولت میں دل مت لگا | اور اپنا بدن آگ میں مت جلا

نہ پیش از تو بیش از تو اندوختند | بہ بیداد کردن جہان سوختند
کیا تجھ سے پہلے بادشاہوں نے تجھ سے زیادہ جمع نہیں کیا | اور ظلم کرکے جہان کو جلا دیا

چنان زی کہ ذکرت بتحسین کنند | چو مردی نہ بر گورِ نفرین کنند
اس طرح جی کہ نیکی سے تیرا ذکر کریں | نہ کہ تیرے مرنیکے بعد تیری قبر پر لعنت بھیجیں

نباید برسم بد آئین نہاد | کہ گویند لعنت بران کین نہاد
بری رسم پر قانون نہیں باندھنا چاہیئے | تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ لعنت اسپر جسنے یہ بنیاد رکھی

وگر سر برآید خداوندِ زور | نہ زیرش کند عاقبت خاک گور
اگر زبردست آدمی کامیاب ہو جائے | تو کیا قبر کی خاک اسے نیچا نہ دکھا دیگی

بفرمود دلتنگ روی از جفا | کہ بیرون کنندش زبان از قفا
ایک دل تنگ نے ظلم سے حکم دیا | کہ اسکی زبان پیچھے سے باہر نکالیں

چنین گفت مردِ حقایق شناس | ازین ہم کہ گفتی ندارم ہراس
حقیقت شناس آدمی نے کہا کہ | تونے جو کچھ کہا ہے اس سے نہیں ڈرتا

من از بی زبانی ندارم غمی | کہ دانم کہ ناگفتہ آید ہمی
میں اپنی بے زبانی پر افسوس نہیں کرتا | کیونکہ جانتا ہوں کہ خدا بغیر کہے سنتا ہے

اگر بینوائی برم ور ستم | گرم عاقبت خیر باشد چہ غم
اگر میں ظلم کی وجہ سے بے سروسامان ہو گیا | تاہم میرا انجام اچھا ہے تو تجھے کیا غم ہے

عروسی بود نوبتِ ماتمت | گرت نیک روزی بود خاتمت
اگر تیرا خاتمہ اچھا ہو تو تیری موت کا ماتم | تیری شادی کی نوبت کی طرح ہوگا

قصہ

یکی مشت زن بخت روزی نداشت | نہ اسباب شامش مہیا نہ چاشت
ایک پہلوان اپنی قسمت میں روزی نہ رکھتا تھا | نہ اسے شام کا سامان میسر تھا نہ صبح کا کھانا

زجورِ شکم گل کشیدی بہ پشت | کہ روزی محال ست خوردن بمشت
پیٹ کے ظلم سے پیٹھ پر مٹی لادتا تھا | اس واسطے کہ گھونسے کے زور سے روزی کھانا مشکل ہے

مدام از پریشانی روزگار — دلش محنت آلود و تن سوگوار

ہمیشہ زمانے کی پریشانی سے — اس کا دل مردہ اور بدن محنت اٹھانیوالا رہتا تھا

گہش جنگ بہ عالم خیرہ کش — گہ از بخت شوریدہ رویش ترش

کبھی اسے بیباک جہان سے لڑائی رہتی تھی — کبھی برے نصیب سے اسکا منہ ترش رہتا تھا

گہ از دیدن عیش شیریں خلق — فرو میشدی آب تلخش بہ حلق

کبھی لوگوں کے عیش و عشرت کو دیکھکر — اس کے حلق سے کڑوا پانی اترتا تھا

گہ از کار آشفتہ بگریستی — کہ کس دید ازیں صعب تر زیستی

کبھی پریشان کام سے روتا تھا اور کہتا تھا — کہ اس سے زیادہ مصیبت کی زندگی بسر کرنا کس نے دیکھا ہے

کسان شہد نوشند مرغ و برہ — مرا روی نان می نہ بیند ترہ

لوگ شہد مرغ حلوا اور گوشت کھاتے ہیں — لیکن میری روٹی ساگ کا منہ نہیں دیکھ سکتی

گر انصاف پرسی نہ نیکوست این — برہنہ من و گربہ را پوستین

اگر تو انصاف پوچھے تو کیا یہ سچ نہیں — کہ میں برہنہ ہوں اور بلی کے لئے پوستین

دریغ از فلک شیوۂ ساختی — کہ گنج بدست من انداختی

افسوس اگر زمانہ کوئی ایسا طور کرتا — کہ میرے ہاتھ میں ایک خزانہ ڈالتا

مگر روزگاری ہوس راندمی — ز خود گرد محنت بیفشاندمی

شاید ایک زمانہ میں ہوس سے علیحدہ ہوتا — اور محنت کی خاک اپنے اوپر سے جھاڑتا

شنیدم کہ روزی زمینی بکافت — عظام زنخدان پوسیدہ یافت

میں نے سنا کہ اس نے ایک دن زمین کھودی — اور بوسیدہ ٹھوڑی کی ہڈیاں پائیں

بخاک اندرش عقد بگسیختہ — گہرہای دندان فرو ریختہ

مٹی میں اسکی لڑی ٹوٹی ہوئی اور — موتی جیسے دانت گرے ہوئے

دہان بی زبان پند میگفت راز — کہ ای خواجہ با بی مرادی بساز

بے زبان منہ نصیحت اور بھید کہتا تھا — کہ اے صاحب ناکامی کے ساتھ موافقت کر

نہ این ست حال دہن زیر گل — شکر خوردہ انگار یا خون دل

کیا مٹی کے نیچے منہ کا یہ حال نہیں اگرچہ تو — اسے شکر کھانیوالا سمجھ یا خون دل پینے والا جان

غم از گردش روزگاران مدار — کہ بیجا نگردد بسی روزگار

زمانہ کی گردش سے اندیشہ مت کر — کیونکہ زمانہ بہت بیجا پھرتا ہے

همان لحظه کین خاطرش رو بداد
اس وقت جبکہ اسے یہ خیال ہو تو غم نے
غم از خاطرش رخت یکسو نهاد
اس کے دل سے اپنا اسباب علیحدہ رکھا

که ای نفس بی رای تدبیر و هش
اے بے عقل و تدبیر و ہوش و نفس بیمار کی
بکش بار تیمار و خود را مکش
تیمار داری کی زحمت اٹھا اور اپنے آپکو مت تیمار داری کے

اگر بنده بار بر سر برد
اگر کوئی بندہ سر پر بوجھ لے جائے
دگر سر باوج فلک بر برد
یا آسمان کی بلندی پر سر لے جائے

دران دم که حالش دگرگون شود
اس وقت جب کہ ان کی حالت میں تغیر ہوتا ہے
بمرگ از سرش هر دو بیرون شود
تو موت کی وجہ سے دونوں سر سے نکل جاتے ہیں

غم و شادمانی نماند ولیک
غم و خوشی باقی نہیں رہتی
جزای عمل ماند و نام نیک!
بلکہ عملوں کی جزا نیکی باقی رہ جاتی ہے

کرم پای دارد نه دیهیم و تخت
بخشش قائم رہتی ہے نہ کہ تخت و تاج
بده کز تو این ماند ای نیک بخت
تو بخشش کر تا کہ تجھ سے یہ باقی نہ رہے

مکن تکیه بر ملک جاه و حشم
ملک مرتبہ اور لشکر پر بھروسہ نہ کر
که پیش از تو بود ست و بعد از تو هم
کیونکہ یہ تیرے پہلے بھی تھا اور تیرے بعد بھی

زر افشان چو دنیا بخواهی گذاشت
جب تجھے دنیا چھوڑنی ہے تو زر بخشش کر
که سعدی دُر افشاند گر زر نداشت
کیونکہ سعدی جو روپیہ نہیں رکھتا موتی لٹاتا ہے (شعر)

حکایت

حکایت کنند از جفا گستری
ایک ظالم کی حکایت کرتے ہیں
که فرماندهی داشت بر کشوری
جو ایک ملک پر حکومت کرتا تھا

در ایام او روز مردم چو شام
اسکے عہد میں لوگوں کا دن انکی شام کی طرح سیاہ (پر ماتم)
شب از بیم او خواب مردم حرام
ہوتا تھا اور رات خواص کے خوف سے نیند حرام ہوتی تھی

همه روز نیکان ازو در بلا
نیک آدمی تمام دن اس سے مصیبت میں
بشب دست پاکان ازو بر دعا
رات کو نیک آدمیوں کا ہاتھ اسکی وجہ سے دعا کیلئے بلند

گروهی بر شیخ آن روزگار
اس زمانے کے شیخ کے پاس
ز دست ستمگر گرستند زار
ایک گروہ اس ظالم کے ہاتھ سے بہت رویا

که ای پیر دانای فرخنده رای
کہ اے مبارک اور دانا شیخ
بگو این جوان را بترس از خدای
اس جوان کو کہو کہ خدا سے ڈرے

بگفتا دریغ آیدم نامِ دوست	که هر کس نه در خورد پیغام اوست
کہا کہ مجھکو دوست کے نام سے افسوس آتا ہے	کیونکہ ہر شخص اس کے پیغام کے لائق نہیں ہوتا خدا کے)
کسی را که بینی ز حق برگران	منه بادوی ای خواجه حق در میان
جس شخص کو تو حق سے پھرا دیکھے	تو اے خواجہ اس سے حق کا واسطہ مت ڈھونڈ
حقت گفتم ای خسروِ نیک رای	توان گفت حق پیشِ مردِ خدای
اے بادشاہ نیک عقل میں نے تجھے سچ کہا	کہ ہم اللہ کے بندے کے آگے سچ کہہ سکتے ہیں
بر مردِ نادان نریزم علوم	که ضائع کنم تخم در شوره بوم
میں نادان آدمی کے سامنے علم ظاہر نہیں کرتا	کیونکہ شور زمین میں بیج بونا بیج ضائع کرنا ہے
چو در وی نگیرد عدو داندم	برنجد بجان و برنجاندم
جب اس میں اثر نہ کریگا تو مجھے دشمن جانیگا	جان سے آزردہ ہوگا اور مجھے رنج دیگا
ترا عادت ای بادشاه حق رویست	دل مرد حق گوی ازینجا قویست
اے بادشاہ تیری عادت حق پر چلنے کی ہے	اس وجہ سے حق کہنے والے کا دل قوی ہے
نگین خصلتی داری ای نیکبخت!	که در موم گیرد نه در سنگِ سخت
اے نیک بخت نگینہ یہ خصلت رکھتا ہے	کہ موم میں اثر کرتا ہے نہ سخت پتھر میں
عجب نیست گر ظالم از من بجان	برنجد که دزدست من پاسبان
عجب نہیں اگر ظالم میرے ساتھ جان سے آزردہ ہو	کیونکہ وہ چور ہے میں پاسبان (چور پاسبان سے آزردہ ہوتا ہی)
تو هم پاسبانی بانصاف و داد	که حفظِ خدا پاسبانِ تو باد
تو بھی عدل و انصاف سے نگہبان ہو	کہ خدا کی نگہبانی تیری نگہبان ہو
ترا نیست منت ز روی قیاس	خداوند را فضل و من و سپاس
قیاس کی رو سے تیرے لئے احسان نہیں	کیونکہ خدا کو بزرگی اور احسان رکھنے کا شکر ہے
که در کارِ خیرت بخدمت بداشت	نه چون دیگرانت معطّل گذاشت
کہ نیک کام میں تجھے خدمت میں رکھا	اور دوسروں کی طرح معطل نہ کر دیا
همه کس بمیدان کوشش دراند	ولی گوی بخشش نه هر کس براند
تمام آدمی کوشش کے میدان میں اترتے ہیں	لیکن بخشش کی گیند ہر کوئی نہیں لے جاتا
تو حاصل نکردی بکوشش بهشت	خدا در تو خوی بهشتی سرشت
تو نے کوشش سے بہشت حاصل نہ کی	خدا نے تیرے اندر بہشتی کی صفت رکھدی

دلت روشن و وقت مجموع باد
تیرا دل روشن زمانہ موافق
قدم ثابت و پایہ مرفوع باد
قدم ثابت اور پایہ بلند ہو

حیاتت خوش و رفتنت بر صواب
تیری زندگی اور موت نیک راہ پر ہو
عبادت قبول و دعا مستجاب
تیری عبادت قبول اور دعا مستجاب ہو

ہمی تا بر آید بہ تدبیر کار
جب تک کہ تدبیر سے کام نکل سکے
مدارای دشمن بہ از کارزار
دشمن کی صلح لڑائی سے بہتر ہے

چو نتوان عدو را بقوت شکست
جب دشمن کو قوت سے شکست نہیں دے سکتے
بباید بہ نعمت درِ فتنہ بست
تو چاہیئے کہ دولت سے فتنہ کا دروازہ بند کردے

گر اندیشہ داری ز دشمن گزند
اگر دشمن سے تکلیف کا خوف ہو تو !
بہ تعویذ احسان زبانش ببند
تو احسان کے تعویذ سے اسکی زبان بند کردے

عدو را بجائی خسک زر بریز
دشمن کے واسطے بجائے گوکھرو کے روپیہ بچھا
کہ احسان کند کند دندانِ تیز !
کیونکہ احسان تیز دانتوں کو کند کردیتا ہے

بہ تدبیر رستم در آید بہ بند
تدبیر سے جہان کو قبضہ میں لانا چاہیئے
کہ اسفندیارش نجست از کمند
اور جو ہاتھ کاٹا نہ جائے اسے چومنا چاہیئے

عدو را بفرصت توان کند پوست
دشمن کی کھال فرصت کے وقت کھینچی جا سکتی ہے
پس او را مراعات چنان کن کہ دوست
پس اس کی دوست جیسی رعایت کر

حذر کن ز پیکار کمتر کسی
ادنے شخص سے لڑائی کرنے سے پرہیز کر
کہ از قطرہ سیلاب دیدم بسی
کیونکہ بہت دفعہ میں نے قطرہ سے سیلاب دیکھا

مزن تا توانی بر ابرو گرہ
جب تک ہو سکے پیشانی پر بل نہ ڈال
کہ دشمن اگرچہ زبون دوست بہ
کیونکہ اگرچہ حقیر ہو اس کا دوست ہونا بہتر ہے

بود دشمنش تازہ دوست ریش
اس کا دشمن خوش اور دوست آزردہ ہو
کسی کش بود دشمن از دوست بیش
جس کے دشمن زیادہ ہوں اور دوست کم

مزن با سپاہی ز خود بیشتر
اپنے سے زیادہ سپاہی کے ساتھ لڑائی نہ کر
کہ نتوان انگشت با نیشتر
کیونکہ نشتر پر انگلی نہیں مار سکتے

وگر زو توانا تری در نبرد
اگر لڑنے میں اس سے زیادہ بہادر ہے
نہ مردیست بر ناتوان زور کرد
تو کمزوروں پر زور لگانا جوانمردی نہیں

اگر پیل زوری وگر شیر چنگ !	بنزدیک من صلح بهتر که جنگ
اگر تو ہاتھی کے سے زور والا ہے یا شیر کے سے	پنجے والا ہے تو میرے نزدیک جنگ سے صلح بہتر ہے
چو دست از همه حیلتی درگسست	حلال است بردن بشمشیر دست
جب ہاتھ ہر حیلہ سے عاجز رہا تو	ہاتھ شمشیر پر لیجانا جایز ہے
اگر صلح خواهد عدو سر مپیچ !	وگر جنگ جوید عنان بر مپیچ !
اگر دشمن صلح چاہے تو سر نہ پھیر	اور اگر دشمن لڑائی چاہے تو باگ مت پھیر
که گر وی به بندد در کارزار	ترا قدر و هیبت شود یک هزار
کیونکہ اگر وہ لڑائی کا دروازہ بند کرے	تو تیرا مرتبہ اور خوف ہزار گنا ہو جائے گا
ور او پای جنگ آورد در رکاب	نخواهد بحشر از تو داور حساب
جب وہ لڑائی کا پاؤں رکاب میں لا رکھے	تو اللہ تجھ سے حساب نہ چاہے گا
تو هم جنگ را باش چون فتنه خواست	که با کینه ور مهربانی خطاست !
جب دشمن فساد برپا کرتا ہے تو تو بھی لڑائی کیلئے تیار	کیونکہ کینہ ور پر مہربانی نہ کرنی چاہیئے
چو با سفله گوئی بلطف و خوشی	فزون گردش کبر و گردن کشی
جب تو کمینہ سے مہربانی اور خوشی کی بات کرے	تو اس کا کبر اور غرور اور زیادہ ہو گا
چو دشمن در آمد بعجز از درت	بدر کن ز دل کین و خشم از سرت
جب دشمن عاجزی سے تیرے دروازے پر آئے	تو دل سے دشمنی اور دماغ سے غصہ دور کر
چو زنهار خواهد کرم پیشه کن	ببخشای و از مکرش اندیشه کن
اگر وہ پناہ مانگے تو بخشش کر	بخشش اور مہربانی کر لیکن اسکے مکر سے ڈرتا رہو
ز تدبیر پیر کهن بر مگرد	که کار آزموده بود سالخورد
تو پرانے بوڑھے کی تدبیر سے مت پھر	کیونکہ بوڑھا کام آزمودہ ہوتا ہے
در آرند بنیاد روئین ز پای	جوانان به شمشیر و پیران برای
پیتل کی دیوار جڑھ سے اکھاڑ دیتے ہیں	جوان اپنی تلوار سے اور بوڑھے اپنی تدبیر سے
بیندیش در قلب هیجا مفر !	چه دانی کز آنها که باشد ظفر
اگر تو میانہ لشکر میں ہے تو بھاگنے کا خیال نہ رکھ	کیونکہ تو نہیں جانتا کہ ان میں سے کون کامیاب ہو گا
چو بینی که لشکر ز هم دست داد	به تنها مده جان شیرین بباد
جب تو دیکھے کہ تمام لشکر نے پیٹھ پھیر دی	تو تنہائی میں اپنی جان شیرین کو برباد نہ کر

اگر بر کناری برفتن بکوش
وگر درمیان لبش دشمن بپوس
اگر تو کنارے پر ہو تو جانے میں کوشش کر
اور اگر درمیان میں ہے تو دشمن کا سامان کر

وگر خود ہزاری و دشمن دویست
چو شب شد در اقلیم دشمن بالیست
اگر تم ایک ہزار ہو اور دشمن دو سو
تو جب رات پڑے تو دشمن کے ملک میں مت ٹھہر

شب تیرہ پنجہ سوار از کمین!
چو پانصد بشوکت بدرد زمین
اندھیری رات میں کمین گاہ سے پچاس سوار
پانسو کی طرح دبدبے سے زمین پھاڑتے ہیں

چو خواہی بریدن بشب راہ ہا
حذر کن نخست از کمین گاہ ہا
جب تو رات کو راہیں طے کرنا چاہے
تو پہلے کمینگاہ کا خیال رکھ

میان دو لشکر چو یک روزہ راند
سر پنجۂ زورمندش نماند
جب دو لشکروں کے درمیان ایک دن برابر لڑائی رہے
تو اس کے زورمند پنجے کی طاقت نہیں رہتی

تو آسودہ بر لشکر ماندہ زن
کہ نادان ستم کرد بر خویشتن
تو اپنی مشت کی جگہ سے آرام کے ساتھ دشمن کو مار
کیونکہ نادان نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے

چو دشمن شکستی میفگن علم
کہ بازش نیاید جراحت بہم
جب تو نے دشمن کو شکست دی تو علم مت گرا
کہ پھر اس کا زخم بھر نہ آئے گا

بسی در قفای ہزیمت مران
نباید کہ دور افتی از یاوراں
شکست کے بعد بہت پیچھا نہ کر
کیونکہ ایسا نہ ہو کہ تو مددگاروں سے دوڑ جا پڑے

ہوا بینی از گرد ہیجا چو میغ
بگیرند گردت بہ زوبین و تیغ
لڑائی کی گرد سے تو ہوا کو بادل کی طرح دیکھیگا
اور تجھے نیزہ اور تلوار سے گھیر لیں گے

بدنبال غارت نراند سپاہ
کہ خالی بماند پس پشت شاہ
لوٹ کے پیچھے سپاہ کو نہ دوڑائے
کیونکہ بادشاہ پیچھے خالی رہ جاتا ہے

سپاہ را نگہبانی شہریار
بہ از جنگ در حلقۂ کارزار
سپاہی کے لئے بادشاہ کی نگہبانی کرنا
لڑائی کے حلقے میں لڑائی سے بہتر ہے

دلاور کہ باری تہور نمود
بباید بمقدارش اندر فزود
جس دلاور نے ایک مرتبہ بہادری کی ہو
اس کے حق خدمت زیادتی کرنی چاہیے

کہ بار دگر دل نہد بر ہلاک
ندارد ز پیکار یاجوج باک
تاکہ دوسری مرتبہ بھی ہلاکت کی طرف رخ کرے
اور یاجوج سے بھی لڑائی کرنے سے نہ ڈرے

کنون دست مردان جنگی ببوس	نہ آنگہ کہ دشمن فرو کوفت کوس
سپاہی کو اطمینان میں خوش رکھ	کہ مصیبت کے وقت کام آتا ہے
سپاہی کہ کارش نباشد ببرگ	چرا دل نہد روز ہیجا بمرگ
لڑنے والے بہادروں کا ہاتھ ابھی چوم	نہ اس وقت جبکہ دشمن نے نقارہ جنگ بجا دیا ہو
نواحی ملک از کف بد سگال	بلشکر نگہدار و لشکر بمال
جس سپاہی کے کاموں کا سامان نہ ہو	وہ لڑائی کے دن کیوں مرنے پر دل رکھے
سپاہی در آسودگی خوش بدار	کہ در حالت سختی آید بکار
دشمن کے ہاتھ سے اپنی سرحد میں سپاہیوں کی مدد سے	محفوظ رکھ اور سپاہیوں کی حفاظت مال سے کر
ملک را بود بر عدو دست چیر	چو لشکر دل آسودہ باشند و سیر
جب لشکر والے آسودہ دل اور با اطمینان ہو	تو بادشاہ کا ہاتھ دشمن پر غالب آئے
بہای سر خویشتن می خورد	نہ انصاف باشد کہ سختی برد
وہ اپنے سر کی قیمت کھاتا ہے	یہ انصاف نہیں اگر اسپر ظلم ہو
چو دارند گنج از سپاہی دریغ	دریغ آیدش دست بردن بہ تیغ
جب سپاہیوں کو مال دینے سے دریغ کریں	تو وہ تلوار پر ہاتھ لے جانے سے دریغ کریگا
چہ مردی کند در صف کارزار	چو دستش تہی باشد و کارزار
میدان جنگ میں وہ کیا بہادری کرے گا	جب اس کا ہاتھ خالی ہو اور کام ابتر
بہ پیکار دشمن دلیران فرست	ہزبران نیاورد شیران فرست
دشمن کی لڑائی کے واسطے بہادروں کو بھیج	اور شیروں کی لڑائی کے واسطے شیروں کو بھیج
برای جہان دیدگان کار کن	کہ صید آزمودست گرگ کہن!
جہاں دیکھے ہوئے لوگوں کی عقل کے موافق کام کر	کیونکہ پرانا بھیڑیا شکار کو آزمائے ہوتا ہے
مترس از جوانان شمشیر زن	حذر کن ز پیران بسیار فن
جوان تلوار چلانے والوں سے مت ڈر	لیکن بہت سے ہنر جاننے والوں بوڑھوں سے پرہیز کر
جوانان پیل افگن و شیر گیر	ندانند دستان روباہ پیر
ہاتھی کو گرانے والے اور شیر کو پکڑنے والے جوان	بوڑھی لومڑی کے مکروں سے واقف نہیں ہوتے
خردمند باشد جہان دیدہ مرد	کہ بسیار گرم آزمودست و سرد
جہاندیدہ مرد بہت عقلمند ہوتا ہے	کیونکہ بہت سے گرم و سرد آزمائے ہوئے ہے

جوانان شائستہ بخت ور	زگفتار پیران نہ پیچند سر
لائق اور صاحب نصیب جوان	بوڑھوں کی باتوں سے سر نہیں پھیرتے
گرت مملکت باید آراستہ	مدہ کارِ معظم بہ نوخاستہ
اگر تجھے ملک آراستہ چاہیئے	تو بڑا کام نئے آدمیوں کو مت دے
سپاہ را مکن پیش رو جز کسی	کہ در جنگ ہا بودہ باشد بسی
سپاہ کا سردار اس شخص کے سوا مت بنا	جو اکثر جنگوں میں رہا ہو
نتابد سگِ صید روئے از پلنگ	ز روبہ رمد شیر نادیدہ جنگ!
شکاری کتا چیتے سے سر نہیں پھیرتا	لیکن شیر بغیر جنگ دیکھے لومڑی سے بھاگتا ہے
چو پروردہ باشد پسر در شکار	نترسد چو پیش آیدش کارزار
جب لڑکا شکار میں پالا گیا ہو تو	نہیں ڈرتا جب اس کے سامنے لڑائی ہو
بکشتی و نخچیر و آماج و گوی	دلاور شود مرد پرخاش جوی
کشتی اور شکار اور نشانہ اور گیند میں	لڑائی ڈھونڈھنے والا مرد بہادر ہو
بگرمابہ پروردہ و عیش و ناز	برنجد چو بیند درِ جنگ باز!
حمام میں عیش و ناز سے پالا ہوا آزردہ ہوتا ہے	جب جنگ کا دروازہ کھلا دیکھتا ہے
دو مردش نشانند بر پشت زین	بود کش زند کودکی بر زمین!
جس کو دو آدمی زین پر بٹھائیں	ہو سکتا ہے کہ ایک لڑکا اسے پٹک دے
یکی را کہ دیدی تو در جنگ پشت	بکش گر عدو در مصافش نکشت
جس شخص کی پیٹھ تو نے لڑائی میں دیکھی	تو اسے مار ڈال اگر دشمن نے اسے لڑائی میں نہیں مارا
مخنث بہ از مردِ شمشیر زن	کہ روزِ وغا سر بتابد چو زن
اس تلوار چلانے والے سے ہجڑا بہتر ہے	جو لڑائی کے دن عورت کی طرح سر پھیرے
چہ خوش گفت گرگین بہ فرزند خویش	چو قربان پیکار بربست و کیش
گرگین نے اپنے لڑکے سے کیا خوب کہا	جب اس نے لڑائی کا کمان اور ترکش باندھا
اگر چون زنان جست خواہی گریز	مرو آب مردانِ جنگی مریز
اگر تو عورتوں کی طرح بھاگنا چاہے ہے	تو لڑائی میں جا اور لڑ بہادروں عزت مت مٹا
سوار یکہ بنمود در جنگ پشت	نہ خود را کہ نام آوران را بکشت
جس سپاہی نے میدان جنگ میں پیٹھ دکھائی	اسکے اپنے آپ کو نہیں بلکہ تمام بہادروں کو مار ڈالا

تہوّر نیاید مگر زان دو یار | کہ افتند در حلقۂ کارزار

ان دو یاروں کے سوا کسی سے بہادری نہ ہوئے | جو لڑائی کے میدان میں گر پڑیں

دو ہمجنس و ہم سفرہ و ہمزبان | بکوشند در قلب ہیجا بجان

دو ہم قوم ہم نوالہ اور ہم زبان | جو لڑائی کے اندر جان سے کوشش کرتے ہیں

کہ ننگ آیدش رفتن از پیش تیر | برادر بچنگال دشمن اسیر

اس واسطے کہ اس کو تیر کے سامنے سے ہٹ جانے میں شرم | آتی ہے جب بھائی کو دشمن کے پنجے میں دیکھتا ہے

چو بینی کہ یاران نباشند یار | ہزیمت بجائے غنیمت شمار

جب تو دیکھے کہ یار مددگار نہ ہوویں | تو شکست کو غنیمت سمجھ

دو تن پرور ای شاہ کہتر نواز | یکی اہل بازو دوم اہل راز

اے چھوٹونکے پرورکرنیوالے بادشاہ دو شخصونکی پرورش کر | ایک اپنے مصاحب کی دوسرے جوانمرد کی

ز نامآوران گوئی دولت برند | کہ دانا و شمشیرزن پرورند

جو لوگ داناؤں اور تلوار چلانے والونکو پالتے ہیں | وہ ناموروں سے سبقت کی گیند لے جاتے ہیں

ہر آنکو قلم را نورزید و تیغ | برو گر بمیرد مگوای دریغ!

جس شخص نے تلوار اور قلم کو حاصل نہیں کیا | اگر وہ مرجائے تو افسوس مت کر

قلمزن نگہدار و شمشیرزن ! | نہ مطرب کہ مردی نیاید ز زن

اہل قلم اور تلوار چلانے والے کی حفاظت کر | نہ کہ گوئیے کی کیونکہ عورت سے بہادری نہیں ہوسکتی

نہ مردیست دشمن در اسباب جنگ | تو مدہوش ساقی و آواز چنگ

یہ بہادری نہیں ہے کہ دشمن سامان جنگ میں ہو | اور تو ساقی اور چنگ کی آواز کا مست ہو

بسا اہل دولت ببازی نشست | کہ دولت برفتش ببازی ز دست

اکثر دولت مند کھیل میں بیٹھے | کہ دولت کھیل میں ان کے ہاتھ سے گئی

نگویم ز جنگ بداندیش ترس | در آوازۂ صلح ازو بیش ترس

میں یہ نہیں کہتا کہ بداندیش کی لڑائی سے ڈر | صلح کے آوازے سے اس سے زیادہ ڈر

بسا کس بروز آیت صلح خواند | چو شب شد سپاہ بر سر خفتہ راند

بہت سے لوگوں نے صلح کی راہ و آیت (”الصلح خیر“) پڑھی | جب رات ہوئی تو سوئے ہوئے کے سر پر فوج چڑھائی

زرہ پوش خسپند مرد اوژنان | کہ بستر بود خوابگاہ زنان

آدمیوں کو گرانے والے زرہ پہنکر سوتے ہیں | اس واسطے کہ بچھونا عورتونکے سونے کی جگہ ہے

به خیمه درون مرد شمشیر زن
تلوار مارنیوالا آدمی خیمہ کے اندر اس طرح برہنہ نہیں سوتا

برہنہ نخسپد چو در خانہ زن
جس طرح عورتیں مکان کے اندر

بباید نہان جنگ را ساختن
سامان جنگ پوشیدہ طور پر کرنا چاہیئے

کہ دشمن نہان آورد تاختن
اس واسطے کہ دشمن پوشیدہ حملہ کرتا ہے

حذر کار مردان کار آگہ است
وقف کار آدمی پرہیز کرتے ہیں

یزک سد روئین لشکرگہ است
آگے کی فوج لشکر گاہ کے لئے کانسی کی دیوار ہے

میان دو بدخواہ کوتاہ دست
دو کمزور دشمنوں کے درمیان

نہ فرزانگی باشد ایمن نشست
بے پرواہ بیٹھے رہنا عقلمندی نہیں ہے

کہ باہر دو باہم سگالند راز
اس واسطے کہ اگر دونوں آپس میں رائے سوچیں

شود دست کوتہ ایشان دراز
توان کا کمزور ہاتھ دراز ہو جائے

یکی را بہ نیرنگ مشغول دار
ایک کو حیلہ میں مشغول رکھ

دگر را بر آور ز ہستی دمار
اور دوسرے کی ہستی سے ہلاکت نکال

اگر دشمنی پیش گیرد ستیز
اگر کوئی دشمن لڑائی اختیار کرے

بشمشیر تدبیر خونش بریز
تو تدبیر کی تلوار سے اس کا خون گرا

برو دوستی گیر با دشمنش
جا اور اس کے دشمن کے ساتھ دوستی اختیار کر

کہ زندان شود پیرہن بر تنش
تاکہ لباس اس کے بدن پر قید خانہ بن جائے

چو در لشکر دشمن افتد خلاف
دشمن کی فوج میں مخالفت بڑھ جائے

تو بگذار شمشیر خود در غلاف
تو تو اپنی تلوار میان میں بند کر دے

چو گرگان پسندند برہم گزند
جب بھیڑیئے آپس میں لڑائی پسند کریں

بر آساید اندر میان گوسفند
تو بکری درمیان میں آرام پائے

چو دشمن بدشمن شود مشتغل
جب دشمن دشمن کے ساتھ مشغول ہوئے

تو با دوست بنشین بآرام دل
تو تو دوست کے ساتھ تسکین سے بیٹھ

گفتار در ملاطفت دشمن از روی عاقبت اندیشی

دور اندیشی سے دشمن کے ساتھ مہربانی کرنا

چو شمشیر پیکار برداشتی!
جب تو نے لڑائی کی تلوار اٹھائی

نگہدار پنہان رہ آشتی
تو پوشیدہ طور پر صلح کا بھی خیال رکھ

کہ لشکر کشوفان مغفر شگاف
اس واسطے کہ لشکر پھاڑنے والے اور خود چیرنے والے
نہان صلح جویند پیدا مصاف
پوشیدہ صلح ڈھونڈتے ہیں اور ظاہر لڑائی کرتے ہیں

دل مرد میدان نہانی بجوی
میدان کے مرد کا دل پوشیدہ ڈھونڈ کیونکہ
کہ باشد کہ در پایت افتد چو گوی
ہو سکتا ہے کہ گیند کی طرح تیرے پاؤں پر گر پڑے

چو سالاری از دشمن افتد بہ چنگ
جب دشمن کا کوئی سردار ہاتھ میں آوے
بکشتن برش کردہ باید درنگ
تو اس کے مار ڈالنے میں دیر کرنا چاہیئے

کہ افتد کزین نیمہ ہم سروری
کیونکہ نہ جانئے کہ ادھر کا بھی کوئی سردار
بماند گرفتار در چنبری
کسی گھیرے میں گرفتار ہو جائے

وگر کشتی این بندئ ریش را
اگر تو نے اس زخمی قیدی کو مار ڈالا
نہ بینی وگر بندئ خویش را
تو پھر تو اپنا قیدی بھی نہ دیکھے گا

نترسد کہ دورانش بندی کند
کیا وہ قیدیوں پر سختی کرتا ہے
کہ بر بندیان زورمندی کند
وہ نہیں ڈرتا کہ زمانہ اس کو بھی قید کردیگا

کسی بندیان را بود دستگیر!
وہ شخص قیدیوں کا ہاتھ پکڑنے والا ہوتا ہے
کہ خود بودہ باشد بہ بندی اسیر
کہ آپ کسی کی قید میں قید ہوا ہو

اگر سر نہد بر خطت سروری
اگر تیرے حکم پر کوئی سردار سر جھکائے
چو نیکش بداری نہد دیگری!
جب تو اس کو اچھی طرح رکھیگا دوبارہ پھر سر جھکایگا

اگر خفیہ دہ دل بدست آوری
اگر پوشیدہ طور پر دس دل ہاتھ میں لائے
ازان بہ کہ صدرہ شبخون بری
اس سے بہتر ہے کہ سو کو شبخون میں پکڑے

گفتار اندر حذر کردن از دشمنی کہ در طاعت آید

اس دشمن سے پرہیز کرو جو پناہ اور اطاعت میں آئے

گرت خویش دشمن شود دوستدار
اگر دشمن کا عزیز تیرا دوست ہو
ز تلبیس ایمن مشو زینہار
تو اس کے مکر سے ہرگز بے پرواہ مت ہو

کہ گردد درونش بکین تو ریش
کیونکہ جب اس کو اپنے عزیز کی محبت یاد آئے
چو یاد آیدش مہر و پیوند خویش
تو اس کا دل تیری دشمنی سے زخمی ہو

بد اندیش را لفظ شیرین مبین
دشمن کی میٹھی باتوں پر خیال مت کر
کہ ممکن بود زہر در انگبین
اس واسطے ممکن ہے کہ شہد میں زہر ہووے

کسی جان ز آسیب دشمن ببرد | کہ مر دوستان را بدشمن شمرد

جس شخص نے دوستوں کو دشمن شمار کیا | وہ دشمن کے آسیب سے جان سلامت لیگیا

نگہدارد آن شوخ در کیسہ دُر | کہ بیند ہمہ خلق را کیسہ بُر

وہ دانا موتی کو تھیلی میں محفوظ رکھتا ہے | جب وہ دیکھتا ہے کہ تمام خلقت جیب کترنے والی ہے

سپاہی کہ عاصی شود در امیر! | ورا تا توانی بخدمت مگیر!

جو سپاہی کہ مالک کا نافرمان ہو۔ | اس سے جب تک ہو سکے تو خدمت مت لے

ندانست سالارِ خود را سپاس | ترا ہم نداند ز غدرش ہراس

اس نے اپنے سردار کا شکریہ نہ ادا کیا | تیرا بھی نہیں کرے گا اسکی بیوفائی سے ڈر

بسوگند و عہد استوارش مدار | نگہبان پنہان بر و بر گمار

اس کے اقرار قسم کو دوست مت جان | اسپر پوشیدہ نگہبان مقرر کر

نو آموز را ریسمان کن دراز | نہ بگسل کہ دیگر نہ بینیش باز

نئے سیکھے ہوئے کی رسی دراز کر اور اسے | مت توڑ کیونکہ تو اسے دوبارہ نہ دیکھیگا

چو اقلیم دشمن بجنگ و حصار | بگیری بزندانیانش سپار

جب تو دشمن کا ملک لڑائی اور محاصرہ سے لے | تو اس کو قیدیوں کے سپرد کر دے

کہ بندی چو دندان بخون در برد | ز حلقوم بیدادگر خون خورد

اس واسطے کہ جب قیدی دانت خون میں ڈبوئے | تو ظالم کی گردن سے خون چوسیگا

چو بر کندی از دستِ دشمن مدار | رعیت بسامان تر از وی بدار

جب دشمن کے ہاتھ سے تو نے ملک لے لیا | تو پہلے سے زیادہ اسے ساز و سامان سے رکھ

کہ گر باز کوبد درِ کارزار | بر آرند عام از دماغش دمار

اس واسطے کہ اگر پھر لڑائی کا دروازہ کھٹکھٹائے | تو تیرے آدمی اس کے دماغ سے ہلاکت نکالیں

وگر شہریاران رسانی گزند | در شہر بر روئی دشمن مبند

اگر تو شہر والوں کو تکلیف پہنچائے! | تو تو شہر کا دروازہ دشمن پر بند نہ کر

مگو دشمن تیغ زن بر درست | کہ ہم باز دشمن بشہر اندرست

جبکہ دشمن کا شریک شہر میں ہے تو یہ مت کہو | کہ تلوار مارنے والا دشمن دروازے پر ہے

بہ تدبیر جنگِ بداندیش کوش | مصالح بیندیش و نیت بپوش

اگر دوستی چاہتا ہے تو دشمن سے لڑائی کی کوشش کر | تو دوستی کا راستہ ڈھونڈ لیکن پوشیدہ رکھ

مزن در میان راز با ہر کسی	کہ جاسوس ہم کاسہ دیدم بسی
ہرایک پر راز مت کھول کیونکہ بہت	دفعہ میں نے جاسوس کو ہمپیالہ دیکھا ہے دشمن کے
سکندر کہ با شرقیان حرب داشت	در خیمہ گویند در غرب داشت
سکندر کہ جو مشرق سے لڑتا تھا کہتے ہیں	کہ خیمہ کا دروازہ مغرب میں رکھتا تھا
چو بہمن بزاولستان خواست شد	چپ آوازہ افگند و زراست شد
جب بہمن نے زابلستان کی طرف جانا چاہا	تو آواز بائیں طرف کی دی اور دائیں طرف گیا
اگر جز تو داند کہ عزم تو چیست	بران رائی دانش بباید گریست
اگر تیرے سوا کوئی تیرا ارادہ جانتا ہے	تو ایسی عقل اور دانائی پر رونا چاہیئے
کرم کن نہ پرخاش کین آوری	کہ عالم بزیر نگین آوری
دشمنی اور لڑائی کی بجائے بخشش کر تاکہ	تو تمام عالم کو زیر کرے
چو کاری بر آید بلطف و خوشی	چہ حاجت بہ تندی و گردن کشی
جب خوشی اور مہربانی سے تیرا کام نکلتا ہے	تو کیا حاجت ہے تیزی اور قتل کی
نخواہی کہ باشد دلت دردمند	دل دردمندان بر آور ز بند
اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا دل دردمند نہ ہو	تو دردمندوں کا دل قید سے آزاد کر
بہ بازو توانا نباشد سپاہ	برو ہمت از ناتوانان بخواہ
قوت سے سپاہ زیردست نہیں ہوتی	جا اور ناتوان سے قوت طلب کر
دعائی ضعیفان امیدوار	ز بازوی مردی بہ آید بکار
امیدوار کمزوروں کی دعا	جوانمردی کی قوت سے زیادہ کام آتی ہے
ہر آنکہ استعانت بدرویش برد	اگر با فریدون زد از پیش برد
جس نے کہ درویش سے مدد حاصل کی	وہ فریدوں سے لڑا تو بھی سبقت لے گیا

باب دوم در احسان

دوسرا باب احسان کا بیان

اگر ہوشمندی بمعنی گرائی	کہ معنی زصورت بماند بجائی
اگر تو عقلمند ہے تو حقیقت کی طرف مائل ہو	کیونکہ حقیقت کو بقا ہے صورت کو بقا نہیں ہے
کرا دانش وجود و تقوی نبود	بصورت درش ہیچ معنی نبود
جس کو دانائی بخشش اور پرہیزگاری نہ تھی	اس کی صورت میں حقیقت نہ تھی

کسی خسپد آسوده در زیر گل !	که خسپند زو مردم آسوده دل
وہ آدمی قبر میں آرام سے سوئیگا	کہ اس سے لوگ آسودہ دل سوئیں
غم خویش در زندگی خور که خویش	بمرده نپردازد از حرص خویش
تو اپنا غم زندگی میں کھا کہ اپنا عزیز	مردہ کی طرف اپنی حرص سے متوجہ نہ ہو
زر و نعمت اکنون بده کان تست	که بعد از تو بیرون ز فرمان تست
مال اور نعمت ابھی دے کہ تیرا ہے	کیونکہ تیرے بعد تیرے حکم سے باہر ہے
نخواهی که باشی پراگنده دل	پراگنده گان را خاطر مهل
اگر تو چاہتا ہے کہ پراگندہ دل نہ ہووے	تو پراگندہ دلوں کو مت بھلا
پریشان کن امروز گنجینه چست	که فردا کلیدش نه در دست تست
آج کے دن خزانہ خرچ کر	کیونکہ کل اسکی کنجی تیرے ہاتھ میں نہیں ہے
تو با خود ببر توشهٔ خویشتن	که شفقت نیاید ز فرزند و زن
تو اپنا زاد سفر اپنے ساتھ لے جا	کیونکہ لڑکے اور عورت سے مہربانی نہیں ہوسکتی
کسی گوی دولت ز دنیا برد	که با خود نصیبی بعقبیٰ برد
وہ شخص دولت کا گیند دنیا سے لے جاتا ہے	جو اپنے ساتھ اپنا حصہ عقبےٰ میں لے جاتا ہے
بغمخوارگی جز سر انگشت من	نخارد کسی در جهان پشت من
غمخواری سے میرے ناخن کے سوا	کوئی میری پیٹھ نہ کھلجا دے
مکن بر کف دست نه هر چه هست	که فردا بدندان بری پشت دست
جو کچھ ہے آج ہی خرچ نہ کر	تاکہ کل اپنی ہتھیلی کی پیٹھ نہ کاٹے
بپوشیدن ستر درویش کوش	که ستر خدایت بود پرده پوش
درویش کا بدن چھپانے میں کوشش کر	تاکہ خدا تیرا پردہ چھپانے والا ہو
مگردان غریب از درت بی نصیب	مبادا که گردی بدرها غریب
مسافر کو اپنے دروازے سے خالی مت پھیر	تاکہ ایسا نہ ہو کہ تو مسافر ہو کر دروازوں پر پھرے
بزرگی رساند بمحتاج خیر	که ترسد که محتاج گردد بغیر
وہ بزرگ محتاج کا بھلا کرتا ہے	جو ڈرتا ہے کہ میں دوسرے کا محتاج نہ ہوں
بحال دل خستگان در نگر	که باری دل خسته باشی مگر
زخمی دلوں کے حال پر التفات کر	کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کبھی تیرا دل بھی زخمی ہووے

فرو ماندگان را درون شاد کن ... ز روزِ فرو ماندگی یاد کن!

عاجزوں کا دل شاد کر ... اور عاجزی کا دن یاد کر

نخواهندهٔ بر درِ دیگران! ... بشکرانہ خواهنده از در مران

تو اوروں کے دروازے پر مانگنے والا نہیں ہے ... اس لئے تو شکرانے میں مانگنے والوں کو دروازے سے مت ہٹا

گفتار اندر نواختن یتیمان و رحمت بر حال ایشان!

یتیموں کی خاطرداری کرنے اور ان کے حال پر رحم کرنے میں

پدر مُردہ را سایہ بر سر فگن ... غبارش بیفشان و خارش بکن

یتیموں کے سر پر سایہ ڈال اور ان کے سر کی ... خاک جھاڑ اور ان کے پاؤں سے کانٹا نکال

ندانی چہ بودش فرو ماندہ سخت ... بود تازہ بی بیخ ہرگز درخت

تو نہیں جانتا کہ وہ کس قدر عاجز ہو گیا ہے ... کیو درخت بغیر جڑ کے ہرگز تازہ نہیں ہو سکتا

چو بینی یتیمی سر افگندہ پیش! ... مدہ بوسہ بر روی فرزند خویش

جب تو کسی یتیم کو سر جھکائے ہوئے اپنے سامنے دیکھے ... تو اپنے بیٹے کے منہ پر بوسہ مت دے

یتیم ار بگرید کہ نازش خرد ... وگر خشم گیرد کہ بارش برد

اگر یتیم روئے تو کون اس کا ناز اٹھائے ... اور اگر غصہ ہو تو کون اس کا بوجھ اٹھائے

الا تا نگرید کہ عرش عظیم ... بلرزد ہمی چون بگرید یتیم

خبردار کہ رونے نہ پائے کیونکہ عرش اعظم ... لرزتا ہے جب کوئی یتیم روتا ہے

برحمت بکن آبش از دیدہ پاک ... بہ شفقت بیفشانش از چہرہ خاک

شفقت سے اس کی آنکھ سے آنسو پونچھ ... اور مہربانی سے اس کے چہرے سے خاک جھاڑ

اگر سایۂ خود برفت از سرش ... تو در سایۂ خویشتن پرورش

اگر اس کا سایہ سر سے گذر گیا ہے ... تو تو اسے اپنے سایہ میں پال

من آنگہ سر تاجور داشتم ... کہ سر در کنار پدر داشتم

میں اس وقت تاج والا سر رکھتا تھا ... جب سر باپ کی گود میں رکھتا تھا

اگر بر وجودم نشستی مگس! ... پریشان شدی خاطر چند کس

اگر میرے بدن پر مکھی بیٹھتی تھی ... تو چند آدمیوں کا دل پریشان ہو جاتا تھا

کنون گر برندم بزندان اسیر ... نباشد کس از دوستانم نصیر

اب اگر مجھے قید میں لے جائیں ... تو کوئی میرے دوستوں سے مددگار نہ ہوگا

مرا باشد از درد طفلان خبر	کہ در طفلی از سر برفتم پدر
مجھ کو بچوں کے درد سے آگاہی ہے	کیونکہ بچپن میں میرے سر سے والد کا سایہ اٹھ گیا تھا

حکایت در ثمرہ نیکوکاری

باب اندر نیکی کے ثمرے کے

کسی دید در خواب صدر خجند	کہ خاری ز پائی یتیمی بکند!
خجند کے سردار نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا	کہ ایک یتیم کے پاؤں سے کانٹا نکالتا ہے
ہمی گفت در روضہ ہا می چمید	کزان خار بر من چہ گلہا دمید
بہشتوں میں ٹہلتا تھا اور یہ کہتا تھا	کہ اس خار سے مجھ پر کیا گل اُگے
مشو تا توانی ز رحمت بری	کہ رحمت برندت چو رحمت بری
مہربانی کرنے سے آزردہ مت ہو تاکہ	جب تو آزردہ ہو تو تجھ پر مہربانی کریں
چو انعام کردی مشو خود پرست	کہ من سرورم دیگری زیر دست
جب تو احسان کرے تو اس بات پر متکبر مت ہو	کہ تو سردار ہے اور دوسرا کمزور
اگر تیغ دورانش انداختست	نہ شمشیر دوران ہنوز آختست
اگر زمانے کی تلوار نے اسے گرایا ہے	تو کیا زمانے کی تلوار ابھی تک کھینچی ہوئی نہیں ہے
چو بینی دعا گوئی دولت ہزار	خداوند را شکر نعمت گذار!
اگر تو اپنے دولت کی دعا مانگنے والے ہزار دیکھے	تو خدا کی نعمت کا شکر کر
کہ چشم از تو دارند مردم بسی	نہ تو چشم داری بدست کسی
کہ تجھ سے بہت لوگ امید رکھتے ہیں	لیکن تو کسی کے ہاتھ کی طرف نہیں دیکھتا
کرم خواندہ ام سیرت سروران	غلط گفتم اخلاق پیغمبران!
بخشش سرداروں کی خصلت ہی میں نے پڑھا ہے	بلکہ جس نے غلط کہا ہے پیغمبروں کا اخلاق ہے

حکایت در اخلاق پیغمبران ؑ!

حکایت در اخلاق پیغمبران

شنیدم کہ یکہفتہ ابن السبیل	نیامد بمہمان سرائی خلیل ؑ
میں نے سنا کہ ایک ہفتہ کوئی مسافر	حضرت خلیل اللہ کے مہمان خانے میں نہ آیا
ز فرخندہ خوئی نخوردی پگاہ	مگر بینوائی در آید ز راہ
مبارک عادت ہونے کی وجہ سے صبح کو نہ کھاتا	مگر جب کوئی غریب مسافری سے آ جاتا

برون رفت هر جانبی بنگرید
باہر گئے اور ہر طرف دیکھا

براطراف وادی نگاه کرد و دید
اور بیابان اور اس کے ادھر ادھر دیکھا

بتنها یکی در بیابان چو بید
ایک شخص میدان میں بید کی طرح اکیلا

سر و مویش از برف پیری سفید
اور اس کے سر کے بال بڑھاپے کی برف کی طرح سفید تھے

بدلداریش مرحبائی بگفت!
دلداری کے واسطے اُسے مرحبا کہا

برسم کریمان صلائی بگفت
اور کریموں کی طرح اسے کھانے کی دعوت دی

که ای چشمهائی مرا مردمک!
کہ اے میری آنکھ کی پتلی ایک بار

یکی مردمی کن بنان و نمک
روٹی اور نمک سے مروت کر

نعم گفت و برجست و برداشت گام
اس نے مانا اٹھا اور قدم بڑھایا اس واسطے

که دانست خلقش علیه السلام
کہ اس نے حضرت خلیل کی اچھی عادت دیکھی

رقیبان مهمان سرای خلیل
حضرت خلیل اللہ کے مہمان خانے کے منتظموں نے

بعزت نشاندند پیر ذلیل!
بڑی عزت سے کم مایہ بوڑھے کو بٹھایا

بفرمود ترتیب کردند خوان
فرمایا اور دسترخوان آراستہ کیا

نشستند بر هر طرف همگنان
اور سب لوگ ہر طرف بیٹھے

چو بسم الله آغاز کردند جمع!
جب سب نے بسم اللہ شروع کی

نیامد ز پیرش حدیثی بسمع
تو بوڑھے سے کوئی بات کان میں نہ آئی

چنین گفت ای پیر دیرینه روز
اس کو ایسا کہا اے زیادہ دن کے بوڑھے

چو پیران نمی بینمت صدق و سوز
میں بوڑھوں کی طرح صدق و سوز نہیں دیکھتا

نه شرطست وقتی که روزی خوری
کیا یہ شرط نہیں ہے کہ جب تو کھانا کھائے

که نام خداوند روزی بری
تو روزی دینے والے مالک کا نام نہ لے

بگفتا نگیرم طریقت بدست!
اس نے کہا میں تیرا طریقہ اختیار نہیں کرونگا

که نشنیدم از پیر آذر پرست
کیونکہ میں نے آتش پرست مرشد سے نہیں سنا

بدانست پیغمبر نیک فال
نیک خصلت پیغمبر نے جان لیا

که گبرست پیر تباه بوده حال
کہ پریشان حال بوڑھا آتش پرست ہے

بخواری براندش چو بیگانه دید
ذلت کے ساتھ اسکو نکالا کیونکہ اسے اجنبی دیکھا

که منکر بود پیش پاکان پلید
کیونکہ پاک لوگوں کے پاس پلید برا ہوتا ہے

سروش آمد از کردگار جلیل	بہ ہیبت ملامت کنان کای خلیل
خداوند تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی	اور جلال کے ساتھ سرزنش کی اور کہا اے خلیل
منش دادہ صد سالہ روزی و جان	ترا نفرت آمد ازو یک زمان
میں نے اسے سو سال روزی اور جان دی ہے	تجھے ایک ساعت میں نفرت آ گئی
گر او می برد پیش آتش سجود	تو باپس چرا می بری دست جود
اگر وہ آگ کے آگے سجدہ لے جاتا ہے	تو تم کیوں بخشش کا ہاتھ پیچھے لے جاتے ہو

گفتار در احسان با مردم نیک و بد

اچھے اور برے لوگوں سے احسان کرنے کے بیان میں

گرہ بر سر بند احسان مزن	کہ این زرق و شید ست آن مکر و فن
احسان کی گرہ پر تو گرہ مت لگا	کیونکہ یہ ریا اور فریب ہے اور وہ مکر و فن
زیان میکند مرد تفسیر دان	کہ علم و ادب مے فروشد بنان
تفسیر جاننے والا شخص نقصان کرتا ہے	کہ علم و ادب روٹی کے عوض بیچتا ہے
کجا عقل یا شرع فتویٰ دہد	کہ مرد خرد دین بدنیا دہد
عقل شرع کے ساتھ کب فتویٰ دیوے	کہ عقلمند آدمی دنیا کے عوض دین دیوے
ولیکن تو بستان کہ صاحب خرد	از ارزان فروشان برغبت خرد
و لیکن تو خرید کر کیونکہ عقلمند	سستا بیچنے والوں سے خواہش سے خریدتا ہے

حکایت عابد با شیاد شوخ دیدہ

ایک عابد کا قصہ بے حیا مکار کے ساتھ

زباندانی آمد بہ صاحبدلی!	کہ محکم فرو ماندہ ام در گلی
ایک گویا ایک عارف کے پاس آیا اور کہا	کہ ایک طرح کے کیچڑ میں سخت گرفتار ہوں
یکی سفلہ را دہ درم بر منست	کہ دانگی ازو بر دلم دہ منست
ایک کمینے کے دس درم مجھ پر ہیں	اور اس کا ایک انگ میرے دل پر دس من ہے
ہمہ شب پریشان ازو حال من	ہمہ روز چون سایہ دنبال من
تمام رات اس سے میرا حال پریشان رہتا ہے	اور تمام دن سایہ کی طرح میرے پیچھے ہے
بکرد از سخن ہای خاطر پریش	درون دلم چون در خانہ ریش!
دل پریشان کرنیوالی باتوں سے	میرا دل میرے گھر کے دروازے کی طرح مجروح کیا

خدایش مگر تا ز مادر بزاد — جز این ده درم چیز دیگر نداد
جب سے اس کو ماں نے جنا ہے شاید خدا نے — ان دس درموں کے سوا اور کچھ نہیں دیا

ندانسته از دفتر دین الف — نخوانده بجز باب لاینصرف
دین کی کتاب کا الف تک نہ جانا — اور نہ خرچ کرو کے سوا اور کچھ نہ جانا

خور از کوه یک روز سر بر نزد — که آن قفل بان حلقه بر در نزد
آفتاب نے پہاڑ سے ایک دن سر نہیں اٹھایا — کہ اس بھڑوے نے دروازے پر حلقہ نہ مارا ہو

در اندیشه ام تا کدام کریم — از آن سنگدل دست گیرد بسیم!
میں اس فکر میں ہوں کہ کوئی سخی میری روپیے سے دستگیری کرے — مجھے اس سنگدل کے ہاتھ سے چھڑائے

شنید این سخن پیر فرخ نهاد — درستی دو در آستینش نهاد
شیخ مبارک نسل نے یہ بات سنی — اور اس کی آستین میں دو اشرفیاں رکھدیں

زر افتاد در دست افسانه گوی — برون رفت از آنجا چو خور تازه روی
بات بنانے والے کے ہاتھ میں اشرفیاں پڑیں — اور وہاں سے خوش چہرہ آفتاب کی طرح گیا

یکی گفت شیخ این ندانی که کیست — برو گر بمیرد نباید گریست
ایک شخص نے کہا ای عارف تو نہیں جانتا کہ یہ کون ہے — اسپر جو مر جائے تو رونا نہیں چاہیے

گدائی که بر شیر نر زین نهد — ابو زید را اسپ و فرزین نهد
وہ فقیر ہے کہ نر شیر پر سوار ہووے — ابوزید کو اسپ اور فرزین دیوے

بر آشفت عابد که خاموش باش — تو مرد زبان نیستی گوش باش
عارف رنجیدہ ہوا اور کہا کہ چپ رہ — تو بات کہنے کے قابل نہیں ہے سنتا رہ

اگر راست بود آنچه پنداشتم — ز خلق آبرویش نگهداشتم
اگر وہ سچ ہے جو کچھ میں نے سمجھا — تو لوگوں سے اس کی آبرو میں نے بچائی

اگر شوخ چشمی و سالوس کرد — الا تا نه پنداری افسوس کرد
اگر اس نے بے باقی اور مکر کیا — تو خبردار ہرگز مت سمجھ کہ میں نے افسوس کیا

که خود را نگهداشتم آبروی — ز دست چنان گربز یاوه گوی
اس واسطے کہ میں نے — ایسے مکر کرنے والے سے آبرو بچائی

بد و نیک را بذل کن سیم و زر — که این کسب خیر است و آن دفع شر
برے اور اچھے پر چاندی اور سونا بخشش کر — کیونکہ یہ نیکی حاصل کرتا اور وہ فساد دور کرتا ہے

خنک آنکه در صحبت عاقلان! — بیاموزد اخلاق صاحبدلان

وہ شخص اچھا ہے کہ عقلمندوں کی صحبت میں — زندہ دل لوگوں کی خصلت سیکھے

گرت عقل و رایست و تدبیر و هوش — بعزت کنی پند سعدیؒ بگوش

اگر تجھے عقل سمجھ ہوش تدبیر ہے — تو سعدیؒ کی نصیحت سن

که اغلب درین شیوه دارد مقال — نه در چشم و زلف و بنا گوش و خال

کیونکہ اکثر آنکھ — اور زلف اور تل اور کان کی گفتگو کرتا ہے

حکایت پدر ممسک و فرزند جوانمرد

کنجوس باپ اور سخی بیٹا

یکی رفت و دنیا ازو یادگار — خلف بود صاحبدلی هوشیار

ایک آدمی مر گیا اور اس کی یادگار — ایک عقلمند اور سخی لڑکا تھا

نه چون ممسکان دست بر زر گرفت — چو آزادگان دست ازو بر گرفت

بخیلوں کی طرح روپیہ بند نہ کیا — بلکہ بے پرواہوں کی طرح اس سے ہاتھ اٹھالیا

ز درویش جا را نماندی برش — مسافر بمهمان سرای اندرش

فقیر سے اس کا دروازہ خالی نہ رہتا تھا — اور مسافر اس کے مسافر خانے میں رہتے تھے

دل خویش و بیگانه خورسند کرد — نه همچون پدر سیم و زر بند کرد

اپنے اور بیگانے کا دل خوش کر دیا — نہ کہ باپ کی طرح روپیہ جمع کیا

ملامت کنی گفتش ای باد دست — بیکره پریشان مکن هر چه هست

ایک ملامت کرنے والے نے اسے کہا — کہ اے فضول خرچ یکباری سب کچھ نہ خرچ کر دے

بسالی توان خرمن اندوختن! — بیکدم نمردی بود سوختن

خرمن ڈھیر ایک سال میں جمع کرتے ہیں — اس کو ایک دم جلا دینا انسانیت نہیں ہے

چو در تنگدستی نداری شکیب — نگهدار وقت فراخی حسیب

جب تو مفلسی میں صبر نہیں کرتا — تو آسودگی کے وقت حساب کا خیال رکھ

بدختر چه خوش گفت بانوی ده — که روزی نوا برگ سختی بنه

شہر گاؤں کی ایک عورت نے لڑکی سے کیا ہی خوب کہا — کہ آسودگی کے دن پریشانی کا سامان جمع رکھ

همه وقت پر دار مشک و سبوی — که پیوسته در ده روان نیست جوی

ہر وقت مشک اور گھڑا بھرا رکھ — کیونکہ گاؤں میں ہمیشہ نہر جاری نہیں رہتی

بدنیاں توان آخرت یافتن | بزر پنجہ دیوی بر تافتن
دنیا سے عقبیٰ حاصل کر سکتے ہیں | روپیہ سے ایک دیو کا پنجہ پھیرنا ممکن ہے

زدست تہی بر نیا مد امید | بزر بر کنی چشم دیوی سفید
خالی ہاتھ سے امید بر نہ آسکے | روپیہ سے تو سفید دیو کی آنکھ نکال سکتا ہے

اگر تنگدستی مرو پیش یار | وگر سیم داری بیا و بیار
اگر تو مفلس ہے تو یار کے سامنے مت جا | اور اگر تو چاندی رکھتا ہے تو آ اور لے آ

تہیدست در خوبرویان مپیچ | کہ بی ہیچ مردم نیرزد بہیچ
خالی ہاتھ خوبصورتوں سے مت مل | اس واسطے کہ مفلس کسی چیز کے لایق نہیں ہوتا

وگر ہرچہ داری بکف بر نہی | کف وقت حاجت بماند تہی ا
اور جو کچھ ہے تو برباد کرے گا | تو تیرا ہاتھ ضرورت کے وقت خالی رہیگا

گدایان بسعی تو ہرگز قوی | نگردند ترسم تو لاغر شوی !
فقیر تیری کوشش سے ہرگز قوی نہیں ہو سکتا | مگر میں ڈرتا ہوں کہ تو لاغر ہو جائے گا !

باز آمدن بحکایت فرزند خلف

لایق بیٹے کی طرف | پھر متوجہ ہوا ہوں

چو مناع خیر این حکایت بگفت | زغیرت جوانمرد را رگ نخفت
جب نیکی سے باز رکھنے والے نے یہ بات کہی | تو جوانمرد کی رگیں غیرت سے سست ہو گئیں

پراگندہ دل گشت ازان گفتگوی | برآشفت وگفت ای پراگندہ گوی
اس بات سے اس کا دل آزردہ ہوا | اور کہا اے بے ہنگام بکنے والے

مرا دستگاہی کہ پیرامن است | پدر گفت میراث جد من است
میرا سرمایہ جو میرے پاس ہے | میرے والد نے کہا کہ میرے دادا کی وراثت ہے

نہ ایشان بخست نگہداشتند ! | بحسرت بمردند و بگذاشتند
کیا انہوں نے بخیل پن سے جمع نہیں کیا | افسوس سے مر گئے اور چھوڑ گئے

بدستم بیفتاد مال پدر | کہ بعد از من افتد بدست پسر
میرے ہاتھ باپ کا مال پڑا | اور میرے بعد لڑکے کے ہاتھ میں پڑیگا

ہمان بہ کہ امروز مردم خورند | کہ فردا پس از من بہ یغما برند
یہ بہتر ہے کہ میرے سامنے لوگ کھائیں | بہتر ہے اس سے کہ میرے بعد لوٹ لیجاویں

خور و پوش و بخشائی راحت رسان
کھا پہن اور بخشش کر اور آرام پہنچا
نگہ می چہ داری ز بہر کسان
لوگوں کے واسطے کیوں نگہ رکھتا ہے

برند از جہان با خود اصحاب رائے
عقلمند جہان سے اپنے ساتھ لے جاتے ہیں
فرومایہ ماند بحسرت بجائے
اور کمینے حسرت کیساتھ اپنی جگہ رہجاتے ہیں

زر و نعمت اکنون بدہ کان تست
اب زر و مال دے کہ تیرا ہے
کہ بعد از تو بیرون ز فرمان تست
اس واسطے کہ تیرے بعد تیرے حکم سے باہر ہے

بدنیا توانی کہ عقبیٰ خری
تو دنیا سے عقبیٰ خرید سکتا ہے
بخر جان من ورنہ حسرت خوری
اے میرے فرزند خریدے ورنہ افسوس کریگا

حکایت اندر راحت رسانیدن ہمسائگان

ہمسایوں کو آرام پہنچانے کے بیان میں

بزارید وقتی زنی پیش شوئے
ایک دفعہ ایک عورت خاوند کے سامنے روئی
کہ دیگر مخر نان ز بقال کوئے
کہ محلہ کے بنیئے سے روٹی مت خرید (کنک)

بہ بازار گندم فروشان گرائے
بازار کے گیہوں بیچنے والے کی طرف متوجہ ہو
کہ این جو فروش است گندم نمائے
کیونکہ یہ جو بیچنے والا اور گندم دکھلانیوالا ہے

نہ از مشتری کز زحام مگس!
نہ خریداروں سے بلکہ مکھیوں کے ہجوم سے
بیک ہفتہ رویش ندیدست کس
اس کا منہ ایک ہفتہ کسی نے دیکھا

بدلداری آن مرد صاحب نیاز
دلجوئی کے ساتھ اس منکسر المزاج نے عورت سے کہا
بزن گفت کای روشنائی بساز
کہ اے گھر کی روشنی موافقت کر

بامید ما کلبہ آنجا گرفت
اس نے ہماری امید پہ یہاں دکان لی ہے
نہ مردی بود نفع ازو وا گرفت
اس سے نفع روک لینا مروت نہیں ہے

رہ نیکمردان آزادہ گیر
بے پرواہ نیک لوگوں کی راہ اختیار کر
چو استادہ دست افتادہ گیر
جب تو کھڑا ہوا ہے تو گرے ہوئے لوگوں کا ہاتھ پکڑ

بہ بخشائے کانان کہ مرد حق اند
مہربانی کر کیونکہ جو لوگ خدا کے مرد ہیں
خریدار دکان بی رونق اند
وہ بے رونق دکاں کے خریدار ہیں

جوانمرد اگر راست خواہی ولیست
جوانمرد اگر راستی کا خواہشمند ہو تو ولی ہے
کرم پیشہ شاہ مردان علیؑ ست
بخشش بہادروں کے سردار حضرت علیؑ کا شیوہ ہے

حکایت

شنیدم که مردی براه حجاز ‌ ‌ بهر خطوه کردی دو رکعت نماز

میں نے سنا کہ ایک شخص حجاز کے راستے میں ‌ ‌ ہر قدم پر دو رکعت نماز پڑھتا تھا

چنان گرم رو در طریق خدای ‌ ‌ که خار مغیلان نکندی ز پای

خدا کی راہ میں ایسا تیز چلنے والا ‌ ‌ کہ ببول کانٹ پاؤں سے نہ نکالتا

بآخر ز وسواس خاطر پریش ‌ ‌ پسند آمدش در نظر کار خویش

آخر پریشان دل کے وسوسے سے ‌ ‌ اس کی نگاہ میں اپنا فعل پسند آگیا

به تلبیس ابلیس در چاه رفت ‌ ‌ که نتوان ازین خوبتر راه رفت

ابلیس کے فریب سے کنوئیں میں گیا ‌ ‌ کہ اس سے بہتر راہ چلنا ممکن نہیں

گرش رحمت حق نه دریافتی ‌ ‌ غرورش سر از جاده برتافتی

اگر خدا کی مہربانی اس کا ساتھ نہ دیتی ‌ ‌ تو اس کا غرور اسے راہ سے پھیر دیتا

یکی هاتف از غیب آواز داد ‌ ‌ که ای نیک بخت مبارک نهاد

ایک فرشتے غیب سے آواز دی ‌ ‌ کہ اے خوش نصیب مبارک ذات

مپندار اگر طاعتی کرده ! ‌ ‌ که نزلی بدین حضرت آورده

تو مت سمجھ کہ تو نے کوئی عبادت کی ‌ ‌ بلکہ درگاہ حضرت میں تحفہ لایا ہے

باحسان آسوده کردن دلی ‌ ‌ به از الف رکعت بهر منزلی

احسان ایک دل کا خوش کرنا ‌ ‌ ہر منزل پر ہزار منزل سے بہتر ہے

حکایت

بسرهنگ سلطان چنین گفت زن ‌ ‌ که خیز ای مبارک در رزق زن

بادشاہ کے سپاہی سے اسکی عورت نے کہا ‌ ‌ کہ اے مرد مبارک اٹھ اور رزق کا دروازہ تلاش کر

برو تا ز خوانت نصیبی دهند ‌ ‌ که فرزندگانت بسختی درند

تو جا کہ تا کہ تجھے دسترخوان سے ایک حصہ دیں ‌ ‌ کیونکہ تیرے لڑکے سختی میں ہیں

بگفتا بود مطبخ امروز سرد ‌ ‌ که سلطان بشب نیت روزه کرد

کہا آج باورچی خانہ ٹھنڈا ہوگا ‌ ‌ کیونکہ بادشاہ نے رات روزہ کی نیت کی تھی

زن از ناامیدی سر انداخت پیش ‌ ‌ همی گفت با خود دل فاقه ریش

عورت نے ناامیدی سے سر نیچا کیا ‌ ‌ اور اپنے فاقہ کے زخمی دل سے کہا

که سلطان ازین روزه گوئی چه خاست ‌ ‌ که افطار او عید طفلان ماست

تو بتا کہ بادشاہ نے اس روزہ سے کیا حاصل کیا ‌ ‌ کیونکہ اس کا روزہ نہ رکھنا ہمارے بچوں کی عید ہے

خورنده که خیرش برآید ز دست — به از صایم الدهر دنیا پرست

وہ کھانے والا کہ جس سے کہ نیکی آوے — دنیا پرست ہمیشہ روزہ رکھنے والے سے بہتر ہے

مسلم کسی را بود روزه داشت — که درمانده را دهد نانِ چاشت

اس شخص کو روزہ رکھنا واجب ہے — جو صبح کا کھانا کسی عاجز کو دیدیوے

وگرنه چه حاجت که زحمت بری — ز خود بازگیری و هم خود خوری

ورنہ کیا ضرورت ہے کہ تو رنج اٹھاوے — جب تو اپنے ہی لئے بچائے اور اپنے پاس رکھے

خیالاتِ نادان خلوت نشین ! — بهم برکند عاقبت کفر و دین !

خلوت نشین نادان کے خیالات ! — آخر کفر و دین کو ملا دیتے ہیں

صفائیست در آب و آئینه نیز — ولیکن صفا را بباید تمیز

پانی اور شیشہ دونوں میں صفائی ہے — لیکن صفائی میں فرق ہے

حکایت کریم تنگدست با سائل

غریب سخی کا سوالی سے قصہ

یکی را کرم بود و قوّت نبود — کفافش بقدرِ مروّت نبود

ایک شخص کے پاس سخاوت تھی لیکن طاقت نہ تھی — اس کی روزی مروت کے موافق نہ تھی

که سفله خداوند هستی مباد — جوانمرد را تنگدستی مباد

کہ کمینہ دولت مند نہ ہووے — اور سخی مفلس نہ ہووے

کسی را که همّت بلند اوفتد — مرادش کم اندر کمند اوفتد

جس شخص کی ہمت بلند ہوتی ہے — تو اس کی مراد کمند میں کم پڑتی ہے

چو سیلاب ریزان که برکوهسار — نگیرد همی بر بلندی قرار

گرنے والے سیلاب کی طرح جو پہاڑ سے گرتا ہے — بلندی پر قرار نہیں پکڑتا

نه درخورد سرمایه کردی کرم — تنک مایه بودی ازین لاجرم

یہ پونجی کے مطابق خرچ نہیں کرتا تھا — اس وجہ سے ناچار تنگ دست ہو گیا

برش تنگدستی دو حرفی نبشت — که ای خوب فرجام فرخ سرشت

اسے ایک مفلس نے ایک رقعہ لکھا — کہ اے مبارک خصلت والے نیک انجام

یکی دست گیرم بچندی درم — که چندیست تا من بزندان درم

اسقدر درہم سے میری دستگیری کر — کیونکہ چند ہوئے میں قید خانے میں تھا

بچشم اندرش قدر چیزی نبود — ولیکن بدستش پشیزی نبود
اس کی نگاہ میں اس کی کچھ قدر نہ تھی — لیکن اس کے ہاتھ میں ایک کوڑی نہ تھی

بخصمان بندی فرستاده مرد — که ای نیک نامان آزاد مرد
قیدی کے قرض خواہوں کے پاس ایک آدمی بھیجا — کہ اے آزاد مرد نیک نامور

بدارید چندان کف از دامنش! — وگر میگریزد ضمان بر منش!
اس کے دامن سے کچھ دن ہاتھ اٹھالو — اور اگر وہ بھاگ جائے تو اسکی ضمانت مجھ پر ہے

وزانجا بزندان درآمد که خیز — وزین شهر تا پای داری گریز
اور وہاں سے قید خانے میں آیا کہ اُٹھ — اور جتنی طاقت رکھتا ہے اس سے دوڑ

چو گنجشک در باز دید از قفس! — قرارش نبود اندرو یک نفس
جب اس نے پنجرے کا دروازہ دیکھا — تو چڑیا کی طرح ایک دم قرار نہ آیا

چو باد صبا زان زمین سیر کرد — نه سیری که بادش رسیدی بگرد
باد صبا کی طرح اس زمین سے اس طرح چلا — کہ ہوا بھی اس کی گرد کو نہ پہنچ سکی

گرفتند حالی جوان مرد را — که حاصل کنی سیم یا مرد را
اس وقت جوان مرد کو جا پکڑا — کہ یا روپیہ دے یا اس مرد کو لا

چو بیچارگان راه زندان گرفت — که مرغ از قفس رفته نتوان گرفت
عاجزوں کی طرح قید خانے کی راہ لی — کیونکہ پنجرے سے گئی ہوئی چڑیا پکڑی نہیں جاسکتی

شنیدم که در حبس چندی بماند — نه رقعه نبشت و نه فریاد خواند
میں نے سنا کہ چند دن قید میں رہا — اور نہ رقعہ لکھا نہ فریاد کی

زمانها نیاسود و شبها نخفت! — برو پارسائی گذر کرد و گفت
بہت دن بے آرام رہا اور نہ سویا — اسپر ایک فقیر گذرا اور بولا

نه پندارمت مال مردم خوری — چه پیش آمدت تا بزندان دری
میں نہیں خیال کرتا کہ تو لوگوں کا مال کھاتا تھا — تجھ کو کیا ہوا کہ تو قید خانے میں ہے

بگفتا که های ای مبارک نفس — نخوردم بحیلت گری مال کس
کہا کہ بیشک اے نیک مرد — میں نے فریب سے کسی کا مال نہیں کھایا

یکی ناتوان دیدم از بند ریش — خلاصش ندیدم بجز بند خویش!
میں نے ایک آدمی کو قید سے زخمی دیکھا تھا — تو اس کی رہائی سوائے اپنی قید کے نہ دیکھی

نديدم بنزديک دانش پسند	من آسوده و ديگري پاي بند
میں نے عقل کے نزدیک پسند نہ کیا	کہ میں آرام سے ہوں اور دوسرا قید میں
بمرد آخر و نیک نامی ببرد!	زہی زندگانی کہ نامش نمرد!
آخرکار مرگیا اور نیکنامی لے گیا	کیا اچھی زندگانی ہے کہ اسکا نام نہ مرا ہے
تن زندہ دل خفتہ در زیر گل	بہ از عالمی زندۂ مردہ دل
زندہ دل آدمی کا جسم خاک کے نیچے سویا ہوا	مردہ دلوں کے زندہ ایک جہان سے افضل ہے
دل زندہ ہرگز نگردد ہلاک	تن زندہ دل گر بمیرد چہ باک
زندہ دل ہرگز نہیں مرتا	اور اگر زندہ دل کا جسم مرگیا تو کیا ہوا معمولی بات ہے

حکایت در معنی احسان با خلق خدا

خلق خدا سے احسان کا ذکر

یکی در بیابان سگی تشنہ یافت	برون از رمق در حیاتش نیافت
ایک شخص نے بیابان میں ایک پیاسا کتا دیکھا	اور اس کی زندگی میں چند سانس باقی تھے
کلاہ دلو کرد آن پسندیدہ کیش!	چو حبل اندران بستہ دستار خویش
اس پسندیدہ خصلت نے ٹوپی کو ڈول بنا دیا	اور رسی کی طرح اپنی پگڑی اس سے باندھ لی
بخدمت میان بست و بازو گشاد	سگ ناتوان را دمی آب داد
خدمت کے واسطے کمر باندھی اور تیار ہوگیا	اور پیاسے کتے کو تھوڑا سا پانی دیا
خبر داد پیغمبر از حال مرد	کہ داور گناہان او عفو کرد
اس زمانے کے پیغمبر نے اس آدمی کے حال کی خبر دی	کہ خدا نے اس کے سب گناہ بخشدیئے
الا گر جفا کاری اندیشہ کن!	کرم پیشہ گیر و وفا پیشہ کن!
خبردار اگر تو ظالم ہے تو سوچ	اور بخشش اور وفا اختیار کر
کسی با سگی نکوئی گم نہ کرد	کجا گم شود خیر با نیک مرد
میں نے کتے سے نیکی کی تو ضائع نہیں کی	تو وہ انسان سے کی ہوئی نیکی کب گم کرے گا
کرم کن بران کت برآید ز دست	جہانبان در خیر بر کس نہ بست
اس قدر بخشش کر کہ جتنی تم سے ہو سکے	کیونکہ خدا نے نیکی کا دروازہ کسی پر بند نہیں کیا
گرت در بیابان نباشد چہی	چراغی بنہ در زیارت گہی
اگر تیرا بیابان میں کوئی کنواں نہیں ہے	تو کسی قبر پر چراغ جلا دے

بلفظ از بخشش کردن زر گنج
زیادہ روپیہ خزانے سے خرچ دینا
نہ چندانکہ دیناری از دست رنج
اتنا نہیں جتنا کہ ایک دینار رنجیدہ آدمی کو

بر دہر کسی بار در خورد زور
ہر شخص اپنے زور کے مطابق بوجھ لیجاتا ہے
گرانست پای ملخ پیش مور
ٹڈی کا پاؤں چیونٹی کے آگے وزنی ہے

تو با خلق نیکی کن ای نیکبخت
اے نیک بخت تو خلقت سے نیکی کر
کہ فردا نگیرد خدا بر تو سخت!
تاکہ کل خدا تجھ سے سختی نہ کرے

گر از پا در آید نماند اسیر
اگر وہ آدمی جو عاجز دل کا مددگار ہے عاجز ہو جائیگا
کہ افتادگان را بود دستگیر
تو ہمیشہ عاجز نہیں رہیگا

بآزار فرمان مدہ بر رہی
غلام کو تکلیف دینے والا کام مت دے
کہ باشد کہ افتد بفرماندہی
کیونکہ ممکن ہے کہ کل وہ حاکم ہو جائے

چو تمکین و جاہت بود بر دوام
اگر تو مرتبہ اور دبدبہ ہمیشہ کے لئے چاہتا ہے
مکن زور بر مردِ درویش عام
اور عام فقیر درویشوں پر سختی نہ کر

کہ افتد کہ با جاہ و تمکین شود
ہو سکتا ہے کہ وہ یکلخت صاحب مرتبہ وعزت ہو جائے
چو بیذق کہ ناگاہ فرزین شود
اور پیادہ کی طرح فوراً وزیر ہو جائے

نصیحت شنو مردمِ نیک بین
اے نیک بین آدمی نصیحت سن
نپاشند در ہیچ دل تخم کین
کیونکہ اس سے کوئی دل میں کینہ کا بیج نہیں بوتا

خداوند خرمن زیان می کند
کھیت کا مالک برا کرتا ہے
کہ بر خوشہ چین سر گران می خورد
اگر خوشہ چین پر سختی کرتا ہے

نترسد کہ نعمت بہ مسکین دہد
ڈرتا ہے کہ نعمت فقیر کو دے
وزان بارِ غم بر دل این نہد
اور اس وجہ سے اپنے دل پر غم کا بوجھ رکھے

بسا زورمندان کہ افتادہ تخت
بہت سے زور آور ایسے تھے کہ تخت ناشناختگی
پس افتادہ را یاوری کرد بخت
اور بہت گرے ہوؤں کے نصیبے نے مدد کی

دلِ زیردستان نباید شکست
زیردستوں کا دل نہیں توڑنا چاہیئے
مبادا کہ روزی شوی زیردست
کہ شاید تو بھی کبھی زیردست نہ ہو جائے

حکایت

بنالید درویش از ضعفِ حال
ایک درویش اپنے حال کی تنگی کی وجہ سے
بر تندروی خداوند مال
ایک بدخصلت دولتمند کے پاس رویا

نه دینار دادش نه دل نه دانگ	بروزد بسر باری از تیره بانگ
سیاہ دل نے نہ اسے اشرفی دی نہ دمڑی	بلکہ غرور سے اسے غصہ کیساتھ جھڑکا
دل سایل از جور او خون گرفت	سر از غم برآورد گفت ای شگفت
سوالی کا دل اس کے ظلم سے خون ہو گیا	اور اس نے غم سے سر اٹھایا اور کہا
توانگر ترش روی باری چراست	مگر می نترسد ز تلخی خواست
دولتمند غصے کیوں ہوتا ہے	شاید سائل کے سوال کی سختی سے نہیں ڈرتا
بفرمود کوته نظر تا غلام	براندش بزاری و زجر تمام
اس ناعاقبت اندیش نے غلام کو حکم دیا	تاکہ ذلت اور جھڑکی سے اسے نکال دیں
بناکردن شکر پروردگار	شنیدم که برگشت از و روزگار
پروردگار کی ناشکر گذاری کی وجہ سے	میں نے سنا کہ زمانہ اسپر گردش کھا گیا
بزرگیش سر در تباهی نهاد	عطارد قلم در سیاهی نهاد
اس کی بزرگی نے سر تباہی کی طرف رکھا	اور فلک کے منشی نے قلم سیاہی میں ڈالدی
شقاوت برهنه نشاندش چو سیر	نه بارش رها کرد و نه بارگیر
بدبختی نے اسے لہسن کی طرح برہنہ کر دیا	نہ اس کا اسباب رہا نہ اسباب بردار
فشاندش قضا بر سر از فاقه خاک	مشعبد صفت کیسه و دست پاک
قضا نے اسپر فاقہ کی خاک ڈالی	بازیگر کی طرح اسکی ہتھیلی اور کیسہ خالی رہا
سراپای حالش دگرگونه گشت	بگورش پس از مدتی برگذشت
اس کا تمام حال بدل گیا	اس حالت پہ ایک زمانہ گذر گیا
غلامش بدست کریمی فتاد	توانگر دل و دست روشن نهاد
اس کا غلام ایک سخی کے ہاتھ پڑ گیا	جو ایک غنی اور فقیر دوست اور روشن دل تھا
بدیدار مسکین آشفته حال	چنان شاد بودی که مسکین بمال
پریشان حال فقیر کے دیدار سے	ایسا خوش ہوتا تھا جیسے مسکین مال سے
شبانگه یکی بر درش لقمه جست	ز سختی کشیدن قدمهاش سست
رات کے وقت اسکے دروازے سے کسی نے روٹی مانگی	تکلیف اٹھانے سے اسکے قدم تھکے ہوئے تھے
بفرمود صاحب نظر بنده را	که خوشنود کن مرد درمانده را
جب اسکے دسترخوان سے ایک ٹکڑا اسے گیا	تو اس نے بیخود ہو کر ایک فریاد کی

چو نزدیک بردش ز خوان بهرهٔ — بر آورد بیخویشتن نعرهٔ!

جو وہ مالک کے پاس واپس آیا — تو اس کے رخ کے آنسوؤں نے حال ظاہر کر دیا

چو نزدیک آمد بر خواجه باز — عیان کرد اشکش بدیباچه راز

جب وہ خواجہ کے پاس پھر آیا — اور اسکے راز سے رو پڑا

بپرسید سالار فرخنده خو! — که اشکت ز جور کِه آمد بروی

مبارک خصلت والے سردار نے پوچھا — کہ کس کے ظلم سے تیرے منہ پر آنسو آئے

بگفت اندرونم بشوریده سخت — بر احوال این پیر شوریده بخت

کہا میرا دل نہایت پریشان ہوا — اس بوڑھے بد نصیب کے حال پر

که مملوک وی بودم اندر قدیم — خداوند املاک و اسباب و سیم

میں اس کا غلام تھا — اور یہ مال و اسباب اور بڑی جائداد کا مالک

چو کوته شد دستش از عز و ناز — کند دست خواهش بدرها دراز

جب اس کا حال عزور اور تکبر سے تنگ ہو گیا — تو اب سوال کا ہاتھ دوسروں کے دروازے پر کرتا ہے

بخندید و گفت ای پسر جور نیست — ستم بر کس از گردش دور نیست

مالک ہنسا اور کہا لڑکے یہ ظلم نہیں ہے — گردش دوران کسی پر ظلم نہیں کرتی

نه آن تندرو زیست بازارگان — که بردی سر از کبر بر آسمان

کیا یہ وہ بد نصیب سوداگر نہیں ہے — کہ غرور سے سر کو آسمان پر لیجاتا تھا

من آنم که آن روزم از در براند — بروز منش دور گیتی نشاند

میں وہی ہوں کہ اس نے دروازے سے ہٹادیا — زمانے کی گردش نے اسے میرے دنوں میں رکھدیا

نگه کرد باز آسمان سوی من — فرو شست گرد غم از روی من

پھر آسمان نے میری طرف نگاہ کی — اور میرے چہرے سے غم کی گردش دھوئی

خدای ار بحکمت به بندد دری — گشاید بفضل و کرم دیگری

اگر خدا حکمت سے کوئی دروازہ بند کرتا ہے — تو اپنی مہربانی سے اس سے اچھا دوسرا کھولدیتا ہے

بسا مفلس و بینوا سیر شد! — بسا کار منعم زبر زیر شد!

اکثر بے سروسامان مفلس آسودہ ہو گئے — اور اکثر دولت مندوں کے کام تہ و بالا ہوئے

حکایت

یکی سیرت نیکمردان شنو — اگر نیک مردی و پاکیزه رو

نیک مردوں کی ایک خصلت سن — اگر تو نیک مرد اور پاکیزہ رفتار رہے

که شبلی ز حانوت گندم فروش	بده برد انبان گندم بدوش
کہ شبلی (رحمۃ اللہ) ایک گیہوں فروش کی دکان سے	گندم کی ایک بوری کندھے پر اٹھا کر گاؤں لیگئے
نگه کرد موری در آن غله دید	که سرگشته از هر طرف میدوید
نظر کی تو ایک چیونٹی کو اس غلہ میں دیکھا	جو پریشانی حالت میں ہر طرف دوڑتی تھی
ز رحمت بر و شب نیارست خفت	بماوای خود بازش آورد و گفت
اسپر مہربانی کے خیال سے تمام رات سو نہ سکے	اس کو اپنے گھر واپس لائے اور کہا
مروت نباشد که این مور ریش	پراگنده گردانم از جای خویش
مروت نہ ہوگی کہ اس عاجز چیونٹی کو	اپنی جگہ سے میں آوارہ کردوں
درون پراگندگان جمع دار	که جمعیت باشد از روزگار
پریشان لوگوں کو مطمئن کر	تاکہ زمانہ سے تجھ کو اطمینان نصیب ہو
چه خوش گفت فردوسی پاک زاد	که رحمت بران تربت پاک باد
پاکیزہ فطرت فردوسی نے کیا خوب کہا	اس کی پاک قبر پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو
میازار موری که دانه کش است	که جان دارد و جان شیرین خوش ست
ایک چیونٹی کو نہ ستا اگروہ دانہ لیجاتی ہے	کیونکہ وہ جان رکھتی ہے اور میٹھی جان اچھی ہے
سیاه اندرون باشد و سنگدل!	که خواهد که موری شود تنگدل
سیاہ دل اور بے رحم ہوگا	جو چاہے کہ چیونٹی رنجیدہ ہو
مزن بر سر ناتوان دست زور	که روزی بپایش در افتی چو مور
کمزور کے سر پر زور کا ہاتھ نہ مار	ایکدن اس کے پاؤں میں چیونٹی کی طرح پڑیگا
نه بخشید بر حال پروانه شمع!	نگه کن که چون سوخت در پیش جمع
شمع نے پروانہ کے حال پر رحم نہ کیا	غور کر کہ مجلس میں کسی طرح جلتی ہے
گرفتم ز تو ناتوان تر بسی ست	توانا تر از تو هم آخر کسی ست
میں فرض کرتا ہوں کہ تجھ سے کمزور بہت ہیں	ولیکن آخر طاقتور بھی تو کوئی تجھ سے ہے

گفتار اندر جوانمردی و ثمره آن

جوانمردی اور اس کے فواید

ببخش ای پسر کادمی زاد صید	باحسان توان کرد و وحشی بقید
رحم کر اے لڑکے کیونکہ آدمی زادے شکار	احسان سے کرتے ہیں اور جانور کو دام سے

عدو را بالطاف گردن ببند	که نتوان بریدن به تیغ این کمند
دشمن کی گردن احسان سے باندھ	کیونکہ اس کمند کو تلوار سے نہیں کاٹا جا سکتا
چو دشمن کرم بیند و لطف و جود	نیاید دگر خبث ازو در وجود!
جب دشمن بخشش مہربانی اور سخاوت دیکھتا ہے	تو اس سے پھر برائی عمل میں نہیں آتی
مکن بد که بد بینی از یار نیک!	نروید ز تخم بدی بار نیک!
برائی نہ کر تاکہ نیک یار سے برائی نہ دیکھے	برائی کے تخم سے نیکی کا پھل نہیں اُگتا
چو با دوست دشوار گیری و تنگ	نخواهد که بیند ترا نقش و رنگ
جب دوست کیساتھ تو سختی اور درشتی کرے	وہ پسند نہ کریگا کہ تیری زیب و زینت دیکھے
وگر خواجه با دشمنان نیکخوست	بسی بر نیاید که گردند دوست
اور اگر خواجہ دشمنوں کیساتھ نیک خو ہے	تو بہت عرصہ نہ گذریگا کہ وہ اس کے دوست بنجائینگے

حکایت در معنی صید کردن دلها باحسان

احسان سے لوگوں کے دلوں کو شکار کرنے کے بیان میں

به ره در یکی پیشم آمد جوان!	به تگ در پیش گوسفندی دوان
راہ میں ایک دفعہ ایک جوان میرے سامنے آیا	اس کے پیچھے ایک بکری دوڑی آتی تھی
بدو گفتم این ریسمانست و بند	که می آرد اندر پیت گوسفند
اس سے میں نے کہا کہ یہ رسی اور زنجیر ہے	جو کہ بکری کو تیرے پیچھے لاتی ہے
سبک طوق و زنجیر ازو باز کرد	چپ و راست پوییدن آغاز کرد
فوراً اس نے اسکے طوق اور زنجیر کو کھولدیا	دائیں بائیں اس بکری نے دوڑنا شروع کیا
بره همچنان در پیش میدوید	که جو خورده بود از کف مرد و خوید
بکری کا بچہ اسی طرح اس کے پیچھے دوڑتا تھا	کیونکہ آدمی کے ہاتھ سے اس نے جو اور سبز گھاس کھایا ہوا تھا
چو باز آمد از عیش و بازی بجای	مرا دید و گفت ای خداوند رای
جب وہ بکری کا بچہ عیش و کھیل کے بعد اپنے جگہ پر آگیا	مجھ کو دیکھا اور کہا اے صاحب عقل
نه این ریسمان می برد با منش	که احسان کمندیست در گردنش
میرے ساتھ اس کو یہ رسی نہیں لیجاتی	بلکہ اس کی گردن احسان کی ایک کمند ہے
به لطفی که دیدست پیل دمان	نیارد همی حمله بر پیلبان!
مہر و احسان جو کہ مست ہاتھی نے دیکھا ہوا ہے	یہی ہے جسکی وجہ سے وہ پیلبان پر حملہ نہیں کرتا

بدان را نوازش کن ای نیکمرد کہ سگ پاس دارد چو نان تو خورد
اے نیک مرد برے لوگوں پر بھی مہربانی کر کیونکہ تیری حفاظت کرتا ہے جب تیری روٹی کھاتا ہے

جوانمرد کندست دندان یوز کہ مالد زبان بر پنیرش دو روز
اس آدمی پر چیتے کا دانت کند ہے کہ جس کے پنیر پر وہ (چیتا) دو دن زبان ملے

حکایت درویش با روباہ

ایک درویش اور لومڑی کا قصہ

یکی روبہی دید بیدست و پای فرو ماند در صنع و لطف خدای
ایک شخص نے ایک لومڑی کو بیدست وپا دیکھا اللہ تعالی کی مہربانی اور کاری گری پر حیران ہوا

کہ چون زندگانی بسر می برد بدین دست و پا از کجا می خورد
کہ یہ کس طرح زندگی بسر کرتی ہے اور کس طرح بغیر ہاتھوں اور پاؤں کے کھاتی ہے

درین بود درویش شوریدہ رنگ کہ شیری در آمد شغالی بچنگ !
درویش اسی خیال میں پریشان تھا کہ ایک شیر ایک گیدڑ کو پنجے میں پکڑے ہوئے آیا

شغالی نگون بخت را شیر خورد بماند آنچہ روباہ ازو سیر خورد
اس بدنصیب گیدڑ کو شیر نے کھایا جو باقی رہا اسے لومڑے سیر ہو کر کھایا

دگر روز باز اتفاقی فتاد کہ روزی رسان قوت روزش بداد
دوسرے روز بھی ایسا ہی اتفاق ہوا کہ رزاق کل نے اسے روزی کی خوراک دیدی

یقین مرد را دیدہ بینندہ کرد شد و تکیہ بر آفرینندہ کرد
یقین نے مرد کی بینائی کو زیادہ روشن کردیا گیا اور پیدا کرنے والے پر بھروسہ کرلیا

کزین پس بکنجی نشینم چو مور کہ روزی نخوردند پیلان بزور
کہ اس کے بعد چیونٹی کی طرح خلوت میں بیٹھوں کیونکہ ہاتھی طاقت کے ذریعہ روٹی نہیں کھاتا

زنخدان فرو بردہ چندی بجیب کہ بخشندہ روزی فرستد ز غیب
چند دن سر بگریبان بیٹھا رہا کہ روزی رساں غیب سے روزی بھیجے گا !

نہ بیگانہ تیمار خوردش نہ دوست چو چنگش رگ و استخوان ماند و پوست
نہ غیر نے اس کی خبر لی نہ اپنے نے اور چنگ کی طرح اس کی رگیں اور گوشت رہ گیا

چو صبرش نماند از ضعیفی و ہوش ز دیوار محرابش آمد بگوش
جب کمزوری کی وجہ سے اسے صبر اور ہوش نہ رہا تو محراب دیوار سے اسے یہ آواز آئی

برو شیر درنده باش ای دغل
اے مکار جا اور پھاڑنے والا شیر بن
مپندار خود را چو روباه شل
اپاہج لومڑی کی طرح اپنے آپ کو نہ گرا

چنان سعی کن کز تو ماند چو شیر
اس طرح کوشش کر کہ شیر کی طرح تجھ سے باقی رہے
چو روبه چه باشی بوامانده سیر
لومڑی کی طرح جوٹھے سے کیوں سیر ہوتا ہے

چو شیران کرا گردن فربه است
جس کی گردن شیروں کی طرح موٹی ہے
گر افتد چو روبه سگ از وی به است
اگر وہ لومڑی کی طرح پڑے تو کتا اس سے بہتر ہے

به چنگ آر و با دیگران نوش کن
ہاتھ پاؤں ہلا اور دوسرے کے ساتھ کھا
نه بر فضلهٔ دیگران گوش کن
نہ دوسرے کے فضلہ پر کان رکھ

بخور تا توانی به بازوی خویش
جب تک تجھ سے ہو سکے اپنے زور بازو سے کھا
که سعیت بود در ترازوی خویش
تاکہ تیری کوشش تیرے اپنے ترازو میں ہو

چو مردان ببر رنج و راحت رسان
مردوں کی طرح تکلیف اٹھا اور راحت پہنچا
مخنّث خورد دست رنج کسان
وہ ہجڑا ہے جو دوسروں کی کمائی کھاتا ہے

برو دست گیر ای نصیحت پذیر
اے نصیحت قبول کرنیوالے جا اور دوسروں کا ہاتھ پکڑ
نه خود را بیفگن که دستم بگیر
اور اپنے آپ کو نہ گرا کہ میرا ہاتھ پکڑو

خدا را بر آن بنده بخشایش است
اللہ تعالیٰ کی بخشش اس بندہ پر ہے
که خلق از وجودش در آسایش است
کہ لوگ جس کے وجود سے آرام میں ہوں

کرم ورزد آن سر که مغزی در وست
سخاوت وہی آدمی کرتا ہے جس کے سر میں مغز ہے
که دون همتانند بی مغز پوست
اور بے ہمت جو لوگ ہیں وہ بغیر مغز صرف چھلکا ہیں

کسی نیک بیند بهر دو سرای
اس شخص کے لئے دونوں جہان میں نیکی ہے
که نیکی رساند بخلق خدای
جو خلق خدا کو نیکی پہنچاتا ہے

حکایت عابد بخیل

ایک کنجوس عابد کی حکایت

شنیدم که مردیست پاکیزه بوم
میں نے سنا ایک آدمی نیک سرشت ہے
شناسا و رهرو در اقصای روم
جو حق کے جاننے والا اور سیدھی راہ چلنے والا اطراف روم

من و چند سالوک صحرا نورد
میں اور چند دوسرے سیاح
برفتیم قاصد بدیدار مرد
اس مرد کے دیدار کے ارادہ سے ہم گئے

سر و چشم هر یک ببوسید و دست
ہر ایک کا اس نے ہاتھ اور آنکھیں چومیں
بتمکین و عزت نشاند و نشست
عزت و احترام کے ساتھ بٹھایا

زرش دیدم و زرع و شاگرد و رخت
میں نے اس کے پاس روپیہ کھیتی نوکر اور اسباب دیکھا
ولی بی مروت چو بی بر درخت
لیکن بے ثمر درخت کی طرح بے مروت تھا

بخلق و لطف گرم رو مرد بود
اخلاق اور مہربانی کے لحاظ سے بڑا سرگرم تھا
ولی دیگدانش قوی سرد بود
لیکن اس کا چولہا نہایت سرد تھا

همه شب نبودش قرار و هجوع
عبادت کے سبب سے اس کو تمام رات قرار اور نیند نہ تھی
ز تسبیح و تهلیل و ما را ز جوع
اور ہمیں بھوک کے سبب سے قرار نہ تھا

سحرگه میان بست و در باز کرد
صبح کے وقت اس نے کمر باندھی اور دروازہ کھولا
همه لطف دوشینه آغاز کرد
اور کل کی طرح مہربانی شروع کی

یکی بذله شیرین خوش طبع بود
ایک آدمی خوش مذاق اور خوش طبع تھا
که با ما مسافر دران ربع بود
جو ہمارے ساتھ اس مکان میں مہمان تھا

مرا بوسه گفتا به تصحیف ده
اس نے کہا کہ ہم بوسہ تصحیف کے ساتھ دے
که درویش را توشه از بوسه به
کیونکہ درویش کے لئے توشہ بوسہ سے بہتر ہے

بخدمت منه دست بر کفش من
میری خاطرداری کے لئے میرے جوتے پر ہاتھ نہ رکھ
مرا نان ده و کفش بر سر بزن
بلکہ مجھے روٹی دے اور جوتی میرے سر پر مار

با یثار مردان سبق برده اند
مردوں نے ایثار کی وجہ سے سبقت حاصل کی ہے
نه شب زنده داران دل مرده اند
نہ رات کے جاگنے والوں نے جنکے دل مردہ ہیں

همی دیدم از پاسبان تتار
یہی حالت میں حاکم تتار کی دیکھی
دل مرده و چشم شب زنده دار
کہ اس کا دل مردہ تھا اور آنکھیں رات کو جاگنے والیں

کرامت جوانمردی و نان دهی است
مہربانی و مروت روٹی دینا ہے
مقالات بیهوده طبل تهی است
بیہودہ باتیں محض خالی ڈھول ہیں!

قیامت کسی باشد اندر بهشت!
قیامت میں وہ شخص جنت میں ہوگا
که معنی طلب کرد و دعوی بهشت
کہ جس نے حقیقت طلب کی اور جنت کا دعوی چھوڑا

بمعنی توان کرد دعوی درست
حقیقت ہی سے دعوی درست ہو سکتا ہے
دم بیقدم تکیه گاه است سست
فضول باتیں کمزور تکیہ گاہ ہے

حکایت حاتم طائی وصفت جوانمردی وی

حاتم طائی اور اس کی سخاوت کی تعریف کے بیان میں

شنیدم در ایام حاتم کہ بود
میں نے سنا کہ حاتم طائی کے زمانہ میں
بخیل اندرش بادپائی چو دود
اس کے طویلے میں ایک گھوڑا دھوئیں سے زیادہ تھا

صبا سرعتی رعد بانگ ادہمی
ہوا کی طرح چلنے والا رعد کی طرح گرجنے والا سیاہ رنگ تھا
کہ بر برق پیشی گرفتی ہمی
اور بجلی پر بھی فوقیت رکھتا تھا

بتگ ژالہ میریخت بر کوہ و دشت
دوڑنے میں پہاڑ اور جنگل پر ژالہ باری کرتا تھا
تو گفتی مگر ابر نیسان گذشت
تو شاید یہ کہے گا کہ ابر نیساں گذرا ہے

یکی سیل رفتار ہامون نورد
سیلاب کی طرح صحراؤں کو طے کرنے والا
کہ باد از پیش باز ماندی چو گرد
کہ ہوا گرد کی طرح اس کے پیچھے رہ جاتی تھی

بگفتند مردان صاحب علوم
صاحب علم لوگوں نے
سخن ہای حاتم بہ سلطان روم
حاتم کی باتیں بادشاہ روم سے بیان کیں

کہ ہمتائی او در کرم مرد نیست
کہ بخشش میں اس کا ثانی کوئی نہیں
چو اسپش بجولان و ناورد نیست
اور اسکے گھوڑے کی طرح لڑائی اور دوڑ میں دوسرا نہیں ہے

بیابان نوردی چو کشتی بر آب
صحرا طے کرنے میں اس طرح جس طرح کشتی پانی پر
کہ بالای سیرش نپرد عقاب
اور اس کی چال پر کوا بھی نہ اڑ سکے

بدستور دانا چنین گفت شاہ
بادشاہ نے عقلمند وزیر سے کہا
کہ دعوی خجالت بود بی گواہ
کہ بغیر گواہ کے دعوی میں شرمندگی ہوتی ہے

من از حاتم آن اسپ تازی نژاد
میں حاتم سے یہ گھوڑا طلب کروں
بخواہم گر او مکرمت کرد و داد
اگر اس نے مہربانی کی اور دے دیا

بدانم کہ در وی شکوہ مہی است
تو میں جانوں گا کہ اس میں بلندی کا دبدبہ ہے
وگر رد کند بانگ طبل تہی است
اگر نہ دیا تو جانوں گا کہ خالی ڈھول کی آواز ہے

رسول خردمند عالم بطی
ایک عقلمند قاصد طے کی جانب
روان کرد و دہ مرد ہمراہ وی
بمعہ دس اور آدمیوں کے روانہ کیا

زمین مردہ و ابر گریان برو
زمین مردہ تھی اور ابر اس پر روتا تھا
صبا کردہ بار دگر جان درو
اور صبا نے دوسری بار اس میں جان ڈالی تھی

بمنزل گہ حاتم آمد فرود — بر آسود چون تشنہ بر زندہ رود

یعنے ایسے موسم میں وہ قاصد حاتم کے گھر میں آیا — اور اس طرح آرام کیا جس طرح پیاسا دریا پر آرام کرتا ہے

سماطی بیفگند واسپی بکشت ! — بدامن شکر داد شان زر بمشت

ایک دسترخوان بچھایا اور ایک گھوڑا ذبح کیا گیا — اور انکے دامنوں میں شکر ڈالی گئی اور ہاتھ میں روپیہ دیا گیا

شب آنجا ببودند و روز دگر — بگفت آنچہ دانست صاحب خبر

رات وہاں رہے اور دوسرے روز — جو کچھ مناسب سمجھا کہا !

ہمی گفت و حاتم پریشان چو مست — زحسرت بدندان ہمی کند دست

قاصد کہہ رہا تھا اور حاتم مست کی طرح پریشان تھا — اور حسرت سے دانتوں سے ہاتھ کاٹتا تھا

کہ ای بہرہ ور موبد نیک نام — چرا پیش ازینم نگفتی پیام

کہ اے صاحب نصیب عقلمند اور نیک نام — کہ تو نے پہلے مجھے کیوں نہ کہا

من آن باد رفتار دُلدل شتاب — ز بہر شما دوشش کردم کباب

میں نے اس دلدل رفتار گھوڑے کے — کل تیرے لئے کباب بنائے تھے

کہ دانستم از دست باران سیل — نشاید شدن در چراگاہ خیل !

میں نے سمجھا کہ بارش اور سیلاب کی وجہ سے — شاید گھوڑوں کے طویلہ میں جانا نہ ہو سکے

نبودی دگر روی و راہم نبود — جز او بارِ پرورگاہم نبود

اور اس کے سوا میرے لئے کوئی چارہ نہ تھا — کیونکہ اسکے سوا میری بارگاہ میں کوئی گھوڑا نہ تھا

مروت ندیدم در آئین خویش — کہ مہمان بخسپد دل از فاقہ ریش

میں نے اپنے طریقہ میں مروت نہ دیکھی — کہ مہمان فاقہ سے زخمی دل ہو کر سوئے

مرا نام باید در اقلیم فاش — دگر مرکب نامور گو مباش

میرا نام ملک میں ظاہر ہونا چاہیئے — اور اگر نامور گھوڑا نہ ہو تو کہو کہ مت ہو

کسان را درم داد و تشریف و اسپ — طبیعی ست اخلاق نیکو نہ کسب

ان لوگوں روپے خلعت اور گھوڑے دیئے — یہ نیک افعال فطرتی ہیں نہ کہ حاصل کئے ہوئے

خبر شد بروم از جوانمردی ! — ہزار آفرین کرد بر طبع وی

روم میں حاتم کی جوانمردی کی خبر ہوئی — اور لوگوں نے اس کی طبیعت کی ہزاروں تعریفیں کیں

زحاتم بدین نکتہ راضی مشو — ازین نغز تر ماجرای شنو

حاتم کی صرف اس بات سے خوش نہ ہو — بلکہ اس سے بھی عجیب ماجرا ایک اور سن

حکایت در آزمودن بادشاہ یمن حاتم را بآزاد مردی

بادشاہ یمن کا حاتم کو آزاد مردی میں آزمانا

ندانم کہ گفت این حکایت بمن	کہ بودست فرماندہی در یمن
میں نہیں جانتا کہ مجھ سے یہ کس نے بیان کیا	کہ یمن میں ایک بادشاہ ہوا ہے
زنام آوران گوی دولت ربود	کہ در گنج بخشی نظیرش نبود
جو نام آوروں سے دولت کا گیند لیگیا تھا	اس لئے کہ روپیہ بخشنے میں اسکا کوئی ہمسر نہ تھا
توان گفت او را سحاب کرم	کہ دستش چو باران فشاندی درم
اسے سخاوت کا بادل کہا جا سکتا ہے	کیونکہ اس کے ہاتھ بارش کی طرح دولت جھاڑتے تھے
کسی نام حاتم نبردی برش	کہ سودا نرفتی ازو در سرش
کوئی شخص اس کے سامنے حاتم کا نام نہ لیتا تھا	کہ اس کے سر میں اس سے سودا ہوتا تھا
کہ چند از مقالات آن باد سنج	کہ نہ ملک دارد نہ فرمان نہ گنج
کہ کب تک اس خام خیال کے قصے رہینگے!	نہ جس کے پاس ملک ہے نہ حکومت نہ خزانہ
شنیدم کہ جشن ملوکانہ ساخت	چو چنگ اندران بزم خلقی نواخت
میں نے سنا کہ اس نے ایک شاہانہ جشن کیا	اور چنگ کی طرح اس بزم میں لوگوں کو سرافراز کیا
در ذکر حاتم کسی باز کرد	دگر کس ثنا گفتن آغاز کرد
کسی ایک نے اس بزم میں حاتم کا ذکر کیا	اور دوسرے نے اسکی تعریف شروع کر دی
حسد مرد را بر سر کینہ داشت	یکی را بخون خوردنش برگماشت
حسد نے مرد کو کینہ کے خیال میں رکھا	اور ایک آدمی کو حاتم کے مارنے پر مقرر کیا
کہ تا ہست حاتم در ایام من	نخواہد بہ نیکی شدن نام من
کہ جب تک حاتم میرے زمانہ میں ہے	میرا نام نیکی کے ساتھ مشہور نہ ہو گا
بلاجوی راہ بنی طی گرفت	بکشتن جوانمرد را پی گرفت
مصیبت طلب نے بنی طی کا راستہ اختیار کیا	اور حاتم کے مار ڈالنے کے لئے روانہ ہوا
جوانی براہ پیش باز آمدش	کز و بوی انس فراز آمدش
ایک جوان راستہ میں اس کے سامنے آیا	اور اس سے اس کو محبت کی بو آئی
نکوروی و دانا و شیرین زبان	بر خویش برد آن شبش میہمان
خوبصورت عقلمند شیرین زبان	اور اس کو اس رات اپنے پاس مہمان کی طرح لے گیا

کرم کرد و غم خورد و پوزش نمود بد اندیش را دل به نیکی ربود
مہربانی کی غمخواری کی اور عذر کیا اور اس بداندیش کا دل نیکی کی طرف مائل کیا

نهادش سحر بوسه بر دست و پائی که نزدیک ما چند روزی بپائی
اور صبح اس کے ہاتھ پاؤں کو چوما تاکہ چند دن اس کے پاس ٹھہرے

بگفتا نیارم شد ایدر مقیم که در پیش دارم مهمی عظیم
اس نے کہا کہ میں قیام نہیں کرسکتا کہ مجھے ایک عظیم مہم درپیش ہے

بگفت ار نهی با من اندر میان چو یاران یکدل بکوشم بجان
اس نے کہا کہ اگر تو اس مہم کا پتہ دے تو دوستوں کی طرح میں بھی تیری مدد کروں

بمن دار گفت ای جوانمرد گوش که دانم جوانمرد را پرده پوش
اس نے کہا اے جوانمرد میری بات غور سے سن کہ میں جوانمرد کو پردہ پوش جانتا ہوں

درین بوم حاتم شناسی مگر که فرخنده نام است نیکو سیر!
کہا تو اس مقام میں حاتم کو جانتا ہے جو مبارک نام اور نیک خصلت ہے

سرش پادشاه یمن خواستست ندانم که چه کین درمیان خاستست
اس کا سر بادشاہ یمن نے مانگا ہے میں نہیں جانتا کہ کیا کینہ پیدا ہوا ہے

اگرم رهنمائی بدانجا که اوست همین چشم دارم ز لطف تو دوست
اگر وہاں تک تو رہنمائی کرے جہاں وہ ہے تو اے دوست میں تجھ سے یہی امید رکھتا ہوں

بخندید برنا که حاتم منم سر اینک جدا کن به تیغ از تنم
جوان ہنسا اور کہا کہ میں ہی حاتم ہوں یہ سر ہے تلوار سے اور تن سے جدا کر

نباید که چون صبح گردد سفید گزندت رسد یا شوی ناامید
ایسا نہ ہو کہ صبح روشن ہو جائے تو تجھکو تکلیف پہنچے یا ناامیدی ہو

چو حاتم بآزادگی سر نهاد جوان برآ خروش از نهاد
جب حاتم نے آزادی سے سر جھکا دیا تو جوان کے دل سے آہ و نالہ بلند ہوا

بخاک اندر افتاد و بر پای جست گهش خاک بوسید و گه پا و دست
زمین پر گر پڑا اور وجد کرنے لگا کبھی اسکے پاؤں کی خاک اور کبھی اسکے ہاتھ چومتا

بینداخت شمشیر و ترکش نهاد چو فرمانبران دست بر کش نهاد
تلوار پھینک دی اور ترکش رکھدیا اور غلاموں کی طرح ہاتھ سینے پر رکھنے لگا!

کہ گرمش گلی بر وجودت زنم	نمردم کہ در کیش مردان زنم
کہ اگر میں تیرے جسم پر ایک پھول بھی ماروں	تو مرد نہیں ہو بلکہ عورت ہوں
دو چشمش ببوسید و در بر گرفت	وز انجا طریق یمن بر گرفت
اس کی دونوں آنکھیں چومی اور گود میں اٹھایا	اور وہاں سے یمن کی طرف روانہ ہوا
ملک در میانِ دو ابروئی مرد	بدانست حالی کہ کاری نکرد!
بادشاہ نے مرد کے بشرہ سے	جان گیا کہ ابھی اس نے کام نہیں کیا
بگفتش بیا تا چہ داری خبر	چرا سر نہ بستی بفتراک بر
اس کو کہا کہ آ کیا خبر ہے	کیوں اس کا سر تو نے زین کے تسمہ میں نہیں باندھا
مگر بر تو نام آوری حملہ کرد	نیاوردی از ضعف تاب نبرد
شاید تجھ وہ نام آور حملہ آور ہوا	اور تو کمزوری کی وجہ سے اس سے نہ لڑ سکا
جوانمرد شاطر زمین بوسہ داد	ملک را ثنا گفت تمکین نہاد
جوانمرد چالاک نے زمین کو بوسہ دیا	بادشاہ کی تعریف کی اور ادب بجا لایا
بدو گفت کای شاہ بادادو ہوش	ازین در سخن ہائی حاتم نیوش
اور اس سے کہا کہ اے منصف اور عاقل بادشاہ	حاتم طائی کی اس قسم کی باتیں سن
کہ دریافتم حاتم نامجوئی	ہنرمند و خوش منظر و خوبروی
میں نے مشہور حاتم کو دریافت کیا	اور اسے صاحب جمال صاحب ہنر اور خوش شکل پایا
جوانمرد و صاحب خرد دیدمش	بمردانگی فوق خود دیدمش
میں نے اسے جوانمرد اور صاحب عقل دیکھا	اور مردانگی میں اسے اپنے سے بہتر پایا
مرا بارِ لطفش دو تا کرد پشت	بہ شمشیر احسان و بفضلم بکشت
اس کی مہربانی کے بوجھ نے میری پشت خم کر دی	اور اسکے احسان و نیکی کی شمشیر نے مجھے قتل کر دیا
بگفت آنچہ دید از کرم ہائی وی	شہنشہ ثنا گفت بر آل طی!
اور جو کچھ اس کی مہربانیوں کی نسبت دیکھا کہا	شہنشاہ نے آل طی کی تعریف کی
فرستادہ را داد مہر و درم	کہ مہر است بر نام حاتم کرم
قاصد کو بادشاہ نے اشرفیاں اور درم دیئے	اور کہا کہ سخاوت حاتم کے نام پر ختم ہے
مر او را رسد گر گواہی دہند	کہ معنی و آوازہ اش ہمرہند
جو تعریف اس کی کریں بجا ہے	کیونکہ اس کی شہرت اور اس کا باطن ایک ہے

حکایت دختر حاتم در روزگار پیغمبر علیہ السلام

حاتم طائی کی لڑکی کی حکایت حضور صلعم کے زمانے میں

شنیدم کہ طی در زمان رسول — نکردند منشور ایمان قبول!

میں نے سنا کہ آل طے رسول اللہ صلعم کے زمانے میں — ایمان کی دعوت کو قبول نہ کیا

فرستاد لشکر بشیر و نذیر — گرفتند از ایشان گروہی اسیر

اور خوشخبری دینے والے ڈرانے والے پیغمبر نے لشکر بھیجا — اور ان میں سے ایک گروہ کو قید کر لیا

بفرمود کشتن بشمشیر کین! — کہ ناپاک بودند و ناپاک دین

تلوار سے ان کے قتل کرنے کا حکم فرمایا — کیونکہ وہ ناپاک دین والے بہت گستاخ تھے

زنی گفت من دختر حاتم — بخواہم ازین نامور حاکم

ایک عورت نے کہا کہ میں حاتم کی لڑکی ہوں — میری رہائی کے لئے حاکم سے عرض کریں

کرم کن بجائی من ای محترم — کہ مولائی من بود اہل کرم!

کہ اے عزت والے مجھ پر رحم کر — کیونکہ میرا باپ بھی اہل کرم میں سے تھا

بفرمان پیغمبر پاک رائی — گشادند زنجیرش از دست و پائی

پاک عقل والے پیغمبر کے فرمان سے — اس کے ہاتھ پاؤں زنجیر سے کھول دیئے

در آن قوم باقی نہادند تیغ — کہ رانند سیلاب خون بیدریغ

اور باقی قوم میں تلوار رکھی — تاکہ بلا افسوس خون کا سیلاب بہایا جائے

بزاری بشمشیر زن گفت زن — مرا نیز با جملہ گردن مزن

اس عورت نے جلاد کو نہایت عاجزی سے کہا — کہ میری گردن بھی سب کے ساتھ مار

مروت نہ بینم رہائی ز بند — بہ تنہا و یارانم اندر کمند!

میں قید سے رہائی پانا خلاف مروت سمجھتی ہوں — ایسی حالت میں کہ میرے ساتھی قید میں ہوں

ہمی گفت گریان بر اخوان طی — بسمع رسول آمد آواز وی

یہی کہتی تھی اور طے کے بھائیوں پر روتی تھی — اس کی آواز رسول صلعم نے سن لی

بہ بخشید آن قوم و دیگر عطا! — کہ ہرگز نکرد اصل و گوہر خطا

اس قوم کو بخشدیا اور انعام دیا — کہ اصل اور گوہر سے کبھی خطا نہیں ہوتی

حکایت در آزادمردی حاتم و ذکر پادشاہ اسلام

حاتم کی آزاد مردی اور بادشاہ اسلام

ز بنگاهِ حاتم یکی پیر مرد	طلب دہ درم سنگ فانیذ کرد
ایک بڈھے آدمی نے حاتم کے مکان سے	دس درہم شکر طلب کی
ز راوی چنین یاد دارم خبر	کہ پیشش فرستاد تنگِ شکر
مجھے راوی سے ایسا ہی یاد ہے	کہ حاتم نے اس کے پاس شکر کی بوری بھیجدی
زن از خیمہ گفت اینچہ تدبیر بود	ہمان دہ درم حاجتِ پیر بود
عورت نے خیمہ سے کہا کہ یہ کیا تدبیر تھی	بوڑھے کو تو دس درہم شکر کی حاجت تھی
شنید این سخن نامبردار طیؑ	بخندید و گفت ای دلارام حیؑ
قبیلہ طے کے نامآور نے یہ بات سنی	ہنسا اور کہا کہ اے قبیلہ کی منظورِ نظر
گر او در خور حاجتِ خویش خواست	جوانمردیِ آلِ حاتم کجاست
اگرچہ اس نے اپنی حاجت کے مطابق طلب کی	تو آلِ حاتم کی جوانمردی کہاں ہے
چو حاتم بآزاد مردی دگر!	ز دورانِ گیتی نیامد مگر
حاتم کی طرح آزاد مرد کوئی اور	گردشِ زمانہ نے پیدا نہ کیا مگر
ابوبکر سعد آنکہ دستِ نوال	نہد ہمتش بر دہانِ سوال
ابو سعد جس کی بخشش کا ہاتھ	اس کی ہمت سوالی کے منہ پہ رکھتی ہے
رعیّت پناہا دلت شاد باد	بسعیت مسلمانی آباد باد
اے رعیّت پناہ دلت شاد باد	اور تیری کوششوں سے مسلمانی آباد رہے
سرافراز دارین خاک فرخندہ بوم	ز عدلت بر اقلیم یونان و روم
اس مبارک ملک کی خاک سربلند کرتی ہے	تیرے عدل کی وجہ سے روم و یونان کے ملک پر
چو حاتم کہ گر نیستی فرّ وی	نبردی کس اندر جہان نامِ طیؑ
اگر حاتم کی طرح اس کا دبدبہ نہ ہوتا	تو جہان میں طے کا نام کوئی نہ لیتا
ثنا ماند ازان نامور در کتاب	ترا ہم ثنا ماند و ہم ثواب
اس نامور کی تو صرف تعریف ہی کتاب میں رہ گئی ہے	لیکن تیری تعریف بھی رہے گی اور ثواب بھی
کہ حاتم بدان نام و آوزہ خواست	ترا سعی و جہد از برائے خداست
کیونکہ حاتم نے سخاوت سے اپنی مشہوری چاہی	لیکن تیری محنت و کوشش صرف خدا کے لئے ہے
تکلّف بر مردِ درویش نیست	وصیت ہمین یکسخن بیش نیست
مرد درویش کے نزدیک تکلیف کچھ چیز نہیں	اور وصیت صرف ایک سخن سے زیادہ نہیں

کہ چندان کہ جہدت بود خیر کن — ز تو خیر ماند ز سعدی سخن

کہ جس قدر تجھ سے ہو سکے لوگوں سے نیکی کر — تا کہ تیری نیکی اور سعدی کی بات باقی رہے

حکایت در حلم پادشاہان

بادشاہوں کی — بردباری

یکی را خری در گل افتادہ بود — کہ سوداش خون در دل افتادہ بود

ایک کا گدھا کیچڑ میں پھنس گیا تھا — اور اس غصہ سے اس کا دل خون ہو رہا تھا

بیابان و باران و سرما و سیل — فروہشتہ ظلمت بر آفاق ذیل

بیابان تھا بارش تھی سردی کا موسم اور سیلاب تھا — اور اندھیرے نے جہان پر اپنا دامن ڈالا ہوا تھا

ہمہ شب درین غصہ تا بامداد — سقط گفت و نفرین و دشنام داد

تمام رات صبح تک اسی غصہ میں — برا کہتا رہا لعنت بھیجتا رہا اور گالی دیتا رہا

نہ دشمن برست از زبانش نہ دوست — نہ سلطان کہ آن بوم و بر زان اوست

نہ دشمن اس کی زبان سے سلامت رہا نہ دوست — اور نہ بادشاہ جسکی ملکیت وہ جنگل اور زمین تھی

قضا شاہ کشور یکی نامجوی! — بہ نخجیر گہ بد بچوگان و گوی!

اتفاقاً ملک کا بادشاہ جو نامور شخص تھا — شکارگاہ میں چوگان بازی میں مشغول تھا

شنید آن سخنہائی دور از صواب — نہ صبر شنیدن نہ روئی جواب

اس نے یہ ناشائستہ باتیں سنیں — جو نہ سننے کے قابل تھیں اور نہ جواب کے قابل

نگہ کرد سالارِ اقلیم ذ بد! — کہ بر پشتہ ماجرای شنید

ملک کے حاکم نے نظر اٹھائی اور دیکھا — کہ یہ باتیں ایک ٹیلہ پر سے سن رہا تھا

ملک شرمگین در حشم بنگریست — کہ سودائی این بر من از بہر چیست

بادشاہ نے شرم سے لشکر کی طرف دیکھا — کہ یہ مجھ پر کیوں غصہ ہو رہا ہے

یکی گفت شاہا بہ تیغش بزن — کہ نگذاشت کس را نہ دختر نہ زن

ایک نے کہا بادشاہ اسے تلوار سے قتل کر — کہ اس نے برا کہنے سے نہ کسی کی لڑکی کو اور نہ عورت کو چھوڑا

نگہ کرد سلطانِ عالی محل — خودش در بلا دید و خر در وحل

بلند مرتبہ بادشاہ نے نظر کی — تو اس کو غصہ میں اور اسکے گدھے کو کیچڑ میں دیکھا

نہ بخشید بر حالِ مسکین مرد — فرو خورد خشم سخن ہای سرد

اس مسکین آدمی کے حال پر رحم کیا — اور اسکی نامناسب باتوں کا در گذر گیا

زرش داد واسپ و قبا پوستین	چه نیکو بود مهر در وقتِ کین
اوراس کو روپیہ گھوڑا اور قباے آستین دی	غصہ کے وقت میں رحم کرنا کیا اچھا ہوتا ہے
یکی گفتش ای پیر بیعقل و هوش	عجب رستی از قتل گفتا خموش
ایک نے اس سے کہا کہ اے بیہوش بے عقل بوڑھے	تعجب ہے کہ تو قتل سے بچ گیا اس نے کہا چپ رہ
اگر من بنالیدم از دردِ خویش	وی انعام فرمود در خورد خویش
اگر میں اپنے درد کی وجہ سے رویا تھا	تو اس نے اپنی شان کے مطابق نعمتیں دیں
بدی را بدی سهل باشد جزا	اگر مردی احسِنْ اِلی مَنْ اَسا!
بدی کا بدلہ بدی دینا آسان ہوتا ہے	اگر تو مرد ہے تو برائی کے عوض بھلائی کر

حکایت توانگر سفله و درویش صاحب دل!

کمینہ امیر اور صاحب دل درویش

شنیدم که مغروری از کبر مست	در خانه بر روی سایل ببست
میں نے سنا کہ ایک مغرور تکبر سے مدہوش نے	ایک سایل کو گھر سے خالی نکال دیا
بکنجی فرو مانده بنشست مرد	جگر گرم و آه از تفِ سینه سرد
وہ سایل ایک گوشہ میں بیکس ہوکر بیٹھ رہا	اس کا جگر گرم تھا اور اس کے سینے سے سرد آہ نکلتی تھی
شنیدش یکی مرد پوشیده چشم	بگفتا چه در ثابت آورد خشم
اس کی آہوں کو ایک نابینا شخص نے سنا	اور کہا کہ کس بات نے تجھے یہ رنج و غصہ دیا
فرو گفت و بگریست بر خاک کوے	جفای گزان شخص آمد بروی
وہ اس کی گلی کی خاک پر بیٹھ کر رویا	اور جو شخص اس کے سامنے آیا اس سے اسکا ظلم بیان کیا
بگفت ای فلان ترکِ آزار کن	یک امشب نبر در من افطار کن
اس شخص نے اسکو کہا کہ اس رنج کو جانے دے	اور ایک رات کا کھانا میرے ہاں سے کھا
بخلق و فریبش گریبان کشید	بمنزل در آوردش و خوان کشید
محبت اور فریب سے اس کا دامن کھینچا	اس کو گھر میں لایا اور دستر خوان بچھایا
برآسود درویش روشن نهاد	بگفت ایزدت روشنائی دهاد
درویش روشندل آسودہ ہوا	اور اس نے کہا کہ اللہ تعالےٰ تجھے بینائی عطا کرے
شب از نرگسش قطره چندی چکید	سحر دیده بر کرد و دنیا بدید
رات کو اس نابینا کی آنکھ سے چند قطرے ٹپکے	صبح اس کی آنکھ کھل گئی اور اس نے دنیا کو دیکھا

حکایت بشهر اندر افتاد جوش	که بیدیدهٔ دیده برکرد و جوش
یہ قصہ شہر میں مشہور ہؤا اور ایک شور ہؤا	کہ کل ایک اندھے نے آنکھ کھولدی
شنید این سخن خواجهٔ سنگدل	که برگشت درویش ازو تنگدل
اس خبر کو اس سنگدل مغرور نے سنا	کہ وہ درویش اس سے آزردہ دل پھرا تھا
بگفتا حکایت کن ای نیکبخت	که چون سهل شد بر تو این کار سخت
کہا کہ اے نیک بخت بیان کر	کہ یہ مشکل کام کس طرح تجھ پر آسان ہؤا
که برکردت این شمع گیتی فروز	بگفت ای ستمگار آشفته روز
اور کس نے یہ تیرا جہان روشن کرنیوالا چراغ روشن کیا	اس نے کہا کہ اے ظالم بد بخت زمانہ
تو کوته نظر بودی و سست رائے	که مشغول گشتی بجغد از همائے
تو کوتہ نظر اور کم عقل آدمی تھا!	جو ہمای کو چھوڑ کر الو سے مشغول ہؤا
بروی من این در کسی کرد باز	که کردی تو بر روئی او در فراز
مجھ پر یہ دروازہ اس نے کھولا	کہ جس کے منہ پر تو نے دروازہ بند کردیا تھا
اگر بوسه بر خاک مردان زنی	بمردی که پیش آیدت روشنی
اگر تو مردوں کی خاک کو بوسہ دے	جوانمردی کی قسم کہ روشنی تیرے سامنے آئے
کسانیکه پوشیده چشم دل اند	همانا کزین توتیا غافل اند
جن کی دل کی آنکھ بند ہے	وہ اس سرمہ سے بالکل غافل ہیں
چو برگشته دولت ملامت شنید	سر انگشت حسرت بدندان گزید
جب اس بدبخت نے یہ ملامت سنی	تو حسرت سے انگشت بدندان ہؤا اور کہا
که شهباز من صید دام تو شد	مرا بود دولت بنام تو شد
کہ میرا سفید باز تیرے جال میں پھنس گیا	دولت تو میری تھی تیرے نام ہو گئی
کسی چون بدست آورد جره باز	فرو برده چون موش دندان باز
وہ شخص کس طرح باز نر کو پکڑ سکتا ہے	جو چوہے کی طرح حرص سے دانت بند کرے

گفتار در دلداری خلقی تا برسند با هل دلی!

خلق کی دلجوئی کے بیان میں	تا کہ کسی اہل دل کے پاس پہنچیں
الا گر طلبگار اهل دلی	ز خدمت مکن یکزمان غافلی
اگر تو کسی صاحب دل کا طلبگار ہے	تو خدمت سے ایک لمحہ غافل نہ رہ

خورش ده بدراج و کبک و حمام	که یکروز افتد همای بدام
کبوتر تیتر ہنس کو خوراک دے	تاکہ ایک روز ہما تیرے جال میں پھنسے
چو هر گوشه تیر نیاز افگنی	امیدست ناگه که صیدی کنی
اگر تو ہر گوشہ میں عاجزی کا تیر مارے	تو امید ہے کہ دفعتہً کوئی شکار کرے
دُرّی هم برآید ز چندین صدف	ز صد چوبه آید یکی بر هدف
ایک سچا موتی کتنے سیپیوں سے نکلتا ہے	جس طرح کہ سو تیروں سے ایک تیر نشانہ پر لگتا ہے

حکایت درین معنی

قصہ اسی	حقیقت میں
یکی را پسر گم شد از راحله	شبانگه بگردید در قافله!
ایک شخص کا لڑکا منزل سے گم ہو گیا	وہ شخص رات کے وقت قافلہ میں پھرا
ز هر خیمه پرسید و هر سو شتافت	بتاریکی آن روشنائی بتافت
ہر خیمہ سے دریافت کیا اور ہر طرف دوڑا	اندھیرے میں روشنی چمکی
چو آمد بر مردم کاروان	شنیدم که می گفت با ساروان
جب قافلہ کے آدمیوں کے پاس پہنچا	میں نے سنا کہ ساربان سے کہتا تھا
ندانی که چون راه بردم بدوست	هر آنکس که پیش آمدم گفتم اوست
تو نہیں جانتا کہ میں دوست کی تلاش کسطرح کر رہا ہوں	جو شخص میرے سامنے آتا تھا میں سمجھتا کہ وہی ہے
مشائخ بجان طالب هر کس آند	که باشد که وقتی بمردی رسند
بزرگ لوگ ہر شخص کو دل سے چاہتے ہیں	شاید کسی وقت کسی مرد تک پہنچ جائے
براند از برای دلی بارها	خورند از برای گلی خارها
ایک صاحب دل کے لئے ہزاروں مصیبتیں اٹھاتے ہیں	ایک پھول کے لئے کئی کانٹے کھاتے ہیں

حکایت هم درین معنی

اسی حقیقت کے متعلق حکایت

ز تاج ملک زاده در مناخ	شبی لعلی افتاده در سنگ لاخ
ایک بادشاہزادہ کے تاج سے اونٹ خانہ میں	ایک رات ایک لعل پتھروں میں گر گیا
پدر گفتش اندر شب تیره رنگ	چه دانی که گوهر کدامست سنگ
اس کے باپ نے کہا کہ تاریک رات میں	تو کیا جانتا ہے کہ موتی کونسا اور پتھر کونسا ہے

همہ سنگہا گوش دار ای پسر
اے لڑکے تمام پتھروں کا خیال رکھ
کہ لعل از میانش نباشد بدر
کیونکہ لعل ان پتھروں سے باہر نہ ہوگا

در اوباش پاکان شوریدہ رنگ
اوباش لوگوں میں صاحب دل بست حال
ہمان جای تاریک لعل اندو سنگ
ایسے ہی ہیں جیسے تاریک جگہ میں پتھر اور لعل

بعزت بکش بار ہر جاہلی
ہر جاہل کا بوجھ عزت سے برداشت کر
کہ افتی بسر وقت صاحب دلی
ایک نہ ایک دن کسی صاحبدل سے ملاقات کریگا

کسی را کہ با دوستی سرخوش است
جو شخص کسی دوست سے محبت رکھتا ہے
نہ بینی کہ چون بار دشمن کش است
تو نہیں دیکھتا کہ کس طرح دشمن کا بوجھ اٹھاتا ہے

بدرد چو گل جامہ از دست خار
وہ اپنا جامہ پھول کیطرح کانٹے کے ہاتھ سے پھاڑتا ہے
کہ خون در دل افتادہ خندد چو نار
جو دل کے خون ہونے سے انار کی طرح ہنستا ہے

غم جملہ خور در ہوای یکی !
ایک ہی خواہش کے لئے سب کا غم کھا
مراعات صد کن برای یکی
اور ایک کے لئے سو کی رعایت کر

گرت خاکپایان شوریدہ سر
جو پریشان حال اور خاک پا
حقیر و فقیر اند اندر نظر
تیری نظر میں حقیر و فقیر ہیں

تو ہرگز مبین شان بچشم پسند
تو ہرگز انہیں پسندیدہ نگاہ سے نہ دیکھ
کہ ایشان پسندیدہ حق بسند!
کیونکہ انکے لئے یہی کافی ہے کہ وہ خدا کے پسندیدہ ہیں

کسی را کہ نزدیک ظنت بد اوست
اور جو شخص تیرے خیال میں برا ہے
چہ دانی کہ صاحب ولایت خود اوست
تجھے کیا معلوم کہ وہ صاحب ولایت ہے

در معرفت بر کسانیست باز
خدا کی معرفت کا دروازہ ان لوگوں پر کھلا ہے
کہ درہاست بر روی ایشان فراز
جن کے منہ پر لوگوں کے دروازے بند ہیں

بسا تلخ عیشان تلخی چشان
بہت سے لوگ جو رنج اور سختی اٹھاتے ہیں
کہ آیند در حلہ دامن کشان
قیامت کے دن لباس فاخرہ پہنے ہوئے آئینگے

ببوسی گرت عقل و تدبیر ہست
اگر تجھ میں عقل اور دور اندیشی ہے
ملک زادہ را در نوا خانہ دست
تو شاہزادے کا ہاتھ جیلخانے میں چوم

کہ روزی فرج یابد از شہر بند
کہ جس دن وہ قید سے رہائی پائے
بلندیت بخشد چو گردد بلند
تجھ کو بلند مرتبہ دے جب وہ خود صاحب مرتبہ ہو

مسوزان درختِ گل اندر خریف — که در نوبهارت نماید ظریف

خزاں میں پھولوں کا درخت نہ جلا — تاکہ نو بہار کے دنوں میں تجھ کو اچھا معلوم ہو

حکایت پدر بخیل و فرزند لاابالی

بخیل باپ اور بے پرواہ لڑکے کا قصہ

یکی زهرهٔ خرج کردن نداشت — زرش بود یارای خوردن نداشت

ایک شخص خرچ کرنیکا حوصلہ نہ رکھتا تھا — اسکے پاس روپیہ بہت تھا لیکن خرچ کرنیکی توفیق نہ تھی

نخوردی که خاطر بیاسایدش — ندادی که فردا بکار آیدش

وہ دل کی آسودگی کے لئے خرچ نہ کرتا تھا — اور نہ کسی کو دیتا تھا تاکہ قیامت کو کام آئے

شب و روز در بند زر بود و سیم — زر و سیم در بندِ مردِ لئیم

رات دن سونے چاندی کی فکر میں رہتا تھا — اور سونا چاندی اس کنجوس کی قید میں تھا

بدانست روزی پسر در کمین — که ممسک کجا کرد زر در زمین

ایکدن اسکے لڑکے نے پوشیدگی سے دریافت کیا — کہ اسکے بخیل باپ نے روپیہ کس جگہ دفن کیا ہے

ز خاکش برآورد و بر باد داد — شنیدم که سنگی در آنجا نهاد

زمین سے اس کو نکال لیا اور خرچ کر دیا — اور میں نے سنا کہ اس جگہ پتھر رکھ دیا

جوانمرد را زر بقائی دیگر! — بیک دستش آمد بدیگر بخورد

جوانمرد کے پاس زر نے قیام نہ کیا — ایک ہاتھ آیا اور دوسرے ہاتھ میں کھایا

کزین کم زنی بود ناپاک رو — کلاهش ببازار و میزر گرو

کیونکہ وہ خرچ اور بد وضع تھا — اس کا پاجامہ اور کلاہ بازار میں گرو تھا

نهاده پدر چنگ در نای خویش — پسر چنگی و نائی آورد پیش

باپ نے اپنا پنجہ اپنے حلق پر رکھتے ہوئے — بانسری اور چنگ بجانے والے لڑکے کو اپنے سامنے بلایا

پدر زار گریان همه شب نخفت — پسر بامدادان بخندید و گفت

باپ رونے دھونے کی وجہ سے تمام رات نہ سویا — لڑکا صبح کو ہنسا اور کہا

زر از بهر خوردن بود ای پدر — ز بهر نهادن چه سنگ و چه زر

باپ روپیہ صرف کرنیکے لئے ہوتا ہے — اور رکھنے کیلئے تو پتھر اور روپیہ برابر ہے

زر از سنگ خارا برون آورند — که بخشند و پوشند و آسان خورند

روپیہ سخت پتھروں سے نکالتے ہیں — تاکہ لوگوں کو دیں پہنیں اور آرام سے کھائیں

زر اندر کفِ مرد دنیا پرست	هنوز ای برادر بسنگ اندرست
بخیل آدمی کے ہاتھ میں روپیہ	ابھی تک اے بھائی پتھر کے اندر ہے
چو در زندگانی بدی با عیال	گرت مرگ خواهند از ایشان منال
اگر تو اپنی اولاد سے زندگی میں برا ہے	اگر وہ تیری موت چاہیں تو غم نہ کر
چو چشمان رو آنگه خورند از تو سیر	که از بام پنجه گز افتی بزیر
چشماروں کی طرح لوگ اسوقت فراغت سے کھائینگے	کہ تو پچاس گز کے بلند کوٹھے سے نیچے گرے
بخیل توانگر بدینار و سیم	طلسمیست بالای گنجی مقیم
مالدار کنجوس چاندی واشرفی کے حق میں	ایک طلسم ہے جو خزانہ پر قایم ہے
ازان سالها می بماند زرش	که لرزد طلسمی چنین بر سرش
اور اس کا روپیہ مدت سے رہتا ہے	کیونکہ یہ طلسم کنجوس اسکے سر پر ہلتا رہتا ہے
بسنگِ اجل ناگهش بشکنند	باسودگی گنج قسمت کنند
موت کے پتھر سے اسکو اچانک توڑ دیں	تاکہ آسودگی کے ساتھ روپیہ تقسیم کریں
پس از بردن و گرد کردن چو مور	بخور پیش ازان کت خورد کرم گور
چونٹی کی طرح لیجانے اور جمع کرنے کے بعد	اس سے پیشتر کھالے کہ تجھے قبر کے کیڑے کھائیں
سخنهای سعدیؒ مثالست و پند	بکار آیدت گر شوی کار بند
سعدی کی باتیں نصیحت اور مثال ہیں	اگر تو ان پر عمل کرے تو تیرے کام آئینگی
دریغست ازین روی بر تافتن !	گزین روی دولت توان تافتن
ان سے منہ پھیرنا افسوس ہے	اس لئے کہ ان سے دولت پانا ممکن ہے

حکایت احسان اندک و ثمرهٔ آن بی نهایت

تھوڑے احسان اور اس کے بے انتہا پھل کے بیان میں

جوانی بدانگی کرم کرده بود	تمنای پیری برآورده بود
ایک جوان نے ایک دانگ خیرات کیا تھا	اور ایک بوڑھے کی تمنا پوری کی تھی
بجرمی گرفت آسمان ناگهش	فرستاد سلطان بکشتن گهش !
آسمان نے ناگہاں اسکو ایک جرم میں گرفتار کر لیا	اور بادشاہ نے اس کو قتل گاہ میں بھیجدیا
تماشاکنان بر در و کوی و بام	تگاپوی ترکان و جوشِ عوام
دیکھنے والے گلی کوچہ اور مکانوں پر	سپاہیوں کا دوڑنا اور خلقت کا جوش

چو دید اندر آشوب درویش پیر
جوان را بدستِ خلایق اسیر

جب اس بوڑھے نے اسکو اس مصیبت میں دیکھا
کہ جواں لوگوں کے ہاتھوں میں اسیر ہے

دلش بر جوانمرد مسکین بخست
کہ باری دل آوردہ بودش بدست

اس کے دل نے اس جوانمرد غریب پر رحم کھایا
کیونکہ ایک دفعہ وہ اسکا دل ہاتھ میں لے چکا تھا

بر آورد زاری کہ سلطان بمرد
جہان ماند و خوئی پسندیدہ برد

رونا شروع کردیا کہ بادشاہ مرگیا
دنیا رہ گئی اور وہ اچھے عمل ساتھ لے گیا

بہم بر ہمی سود دستِ دریغ
شنیدند ترکان آہختہ تیغ

افسوس کے ہاتھ ملتا تھا
تلوار کھینچے ہوئے سپاہیوں نے سنا

بفریاد از ایشان بر آمد خروش
تپانچہ زنان بر سر و روی و دوش

ان کی فریاد سے ایک شور اٹھا
وہ اپنے سروں اور منہ پر طمانچے مارتے تھے

پیادہ بسر تا درِ بارگاہ!
دویدند و بر تخت دیدند شاہ

دربار عام تک تیز رفتاری سے
دوڑتے اور تخت پر بادشاہ کو دیکھا

جوان از میان رفت بردند پیر
بگردن بر تخت سلطان اسیر

جوان درمیان سے بھاگ گیا اور بوڑھے
کو گردن سے پکڑ کر بادشاہ کے پاس لے گئے

بہولش بپرسید و ہیبت نمود
کہ مرگِ منت خواستن بر چہ بود

اس پر رعب دکھایا اور ڈرا کر پوچھا
کہ میری موت تو کس لئے چاہتا تھا

چو نیک ست خوئی من و راستی
بمردم آخر چرا خواستی!

جب میری خصلت نیک اور سچی ہے
تو تو نے لوگوں کا برا کس لئے چاہا

بر آورد پیر دلاور زبان!
کہ ای حلقہ در گوش حکمت جہان

بوڑھے دلاور نے کہا
اے کہ تیرے حکم کا فرمانبردار جہان ہے

بقولِ دروغی کہ سلطان بمرد
نمردی و بیچارہ جان ببرد

ایک جھوٹ بات کی وجہ سے کہ بادشاہ مرگیا
تو نہ مرا لیکن ایک غریب کی جان سلامت رہی

ملک زین حکایت چنان بر شگفت
کہ چیزش بہ بخشید و چیزی نگفت

بادشاہ اس بات سے ایسا خوش ہوا
اس کو کچھ دیا اور کچھ نہ کہا

وزین جانب افتان و خیزان جوان
ہمی رفت بیچارہ ہر سو دوان

اور اس طرف وہ جوان گرتا پڑتا
بیچارہ ہر طرف دوڑتا ہوا جاتا تھا

یکی گفتش از چار سوئی قصاص ۔۔۔ چه کردی که آمد بجانب خلاص!

ایک شخص نے پوچھا کر عدالت سے ۔۔۔ تونے کیا کیا کہ تیری جان سلامت بچی

بگوشش فرو گفت کائی هوشمند ۔۔۔ بجانی و دانگی زهیدم ز بند

اس کے کان میں کہا کہ اے عقلمند ۔۔۔ کہ ایک دانگ اور ا جان کی وجہ سے قیدی رہائی پائی

یکی تخم در خاک ازان می نهد ۔۔۔ که روزِ فرو ماندگی بر دهد!

ایک شخص خاک میں بیج اس لئے بوتا ہے ۔۔۔ کہ اسکی عاجزی کے دن میں وہ پھول دیوے

جوی باز داردِ بلای درشت ۔۔۔ عصای ندیدی که عوجی بکشت

ایک جو خدا کی راہ میں دیا ہوا سخت بلا کو روکتا ہے ۔۔۔ تونے دیکھا نہیں کہ عصا نے عوج کو مار ڈالا

حدیثی درست آخر از مصطفیٰ است ۔۔۔ که بخشایش و خیر دفع بلاست

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث درست ہے ۔۔۔ کہ نیکی اور سخاوت بلاؤں کو رفع کرتی ہے

عدو را نه بینی درین بقعه پای ۔۔۔ که بو بکر سعد ست کشور گشای

دشمن کا قیام اس ملک میں نہ دیکھے گا ۔۔۔ کیونکہ بو بکر سعد یہاں کا بادشاہ ہے

بگیر ای جهانی بروی تو شاد ۔۔۔ جهانی تو شادی بروی تو باد

اے بادشاہ جہاں تجھ پہ خوش ہو ۔۔۔ اور ایک جہان کی خوشی تیرے نصیب ہو

کس از کس بدورِ تو باری نبرد ۔۔۔ گلی در چمن جورِ خاری نبرد

کسی شخص نے تیرے عہد میں رنج نہ اٹھایا ۔۔۔ ایک پھول نے بھی چمن میں خار کا ظلم نہ اٹھایا

توئی سایهٔ لطفِ حق بر زمین ۔۔۔ پیمبر صفت رحمته العالمین

تو زمین پر خدا کی عنایت کا سایا ہے ۔۔۔ تو پیغمبر صفت ہے اور جہاں کیلئے رحمت ہے

ترا قدر گر کس نداند چه غم ۔۔۔ شب قدر را می ندانند هم

تیری قدر اگر لوگ نہ جانیں تو کیا غم ہے ۔۔۔ کیونکہ شب قدر کو بھی تو لوگ نہیں جانتے

حکایت در معنی ثمرہ نیکوکاری

نیک کاموں کے ثمرہ کی حقیقت کے بیان میں

کسی دید صحرای محشر بخواب ۔۔۔ مس تفته روی زمین آفتاب

ایک شخص نے میدان محشر کو خواب میں دیکھا ۔۔۔ کہ زمین آفتاب کی گرمی سے تانبے کی طرح گرم تھی

همی بر فلک شد ز مردم خروش ۔۔۔ دماغ از تپش می بر آید بجوش

آسمان پر لوگوں سے ایک شور برپا تھا ۔۔۔ اور دماغ گرمی کی وجہ سے کھولتا تھا

یکی شخص ازین جملہ در سایۂ / بگردن بر از خلد پیرایۂ

ایک شخص ان سب میں سے سایہ میں تھا / اور اس کی گردن میں بہشت کا ایک زیور تھا

بپرسید کای مجلس آرائے مرد / کہ بود اندرین مجلس ست پائی مرد

اس سے دریافت کیا کہ اے مجلس کو زینت دینے والے مرد / اس محفل میں تیرا وسیلہ کون ہوا ہے

زری داشتم بر درِ خانہ گفت / بسایہ درش نیکمردی بخفت!

اس نے کہا کہ میرے گھر کے دروازے پر انگور کا درخت تھا / اس کے سایہ میں ایک مرد سوتا تھا!

درین وقت نومیدی آنمردِ راست / گناہم ز داور داور بخواست

اس نا امیدی کے وقت اس سچے مرد نے / میرے گناہ عادل حاکم سے بخشوائے (خدا سے)

کہ یارب برین بندہ بخشائیشی / کزو دیدہ ام وقتی آسائیشی

کہ اے رب اس بندہ پر رحم کر / کیونکہ اس سے ایک وقت میں نے آرام پایا ہے

چہ گفتم چو حل کردم این راز را / بشارت خداوندِ شیراز را

اس راز حل کرنے کے بعد میں نے کیا کہا / شیراز کے بادشاہ کو خوش خبری ہو

کہ آفاق در سایۂ ہمتش / مقیم اندو بر سفرۂ نعمتش!

کہ جہان اس کی ہمت کے سایہ میں / اس کی نعمتوں کے دستر خوان پر مقیم ہے

درختی ست مردِ کرم باردار / وزو بگذری ہیزم کوہسار

سخی ایک پھلدار درخت کی طرح ہے / اس کے علاوہ دوسرا پہاڑ کی لکڑی ہے

حطب را اگر تیشہ بر پی زنند / درختِ برومند را کی زنند

جلانے والی لکڑی پر اگر تیشہ لگائیں / درخت پھل دار کو کب کاٹتے ہیں

بسی پائیداری درختِ ہنر / کہ ہم میوہ داری و ہم سایہ در

اے ہنر کے درخت بہت دیر تک قائم رہو / کہ تو میوہ بھی رکھتا ہے اور سایہ بھی

گفتار در ہیبت ملوک و سیاستِ ملک

بادشاہوں کے رعب اور انتظام کے بیان میں

بگفتم در باب احسان بسی / ولیکن نہ شرطست با ہر کسی

میں نے احسان کے بارہ میں بہت کچھ بیان کیا / لیکن ہر ایک کے لئے شرط نہیں ہے

بخور مردم آزار را خون و مال / کہ از مرغ بد کندہ بہ پر و بال

لوگوں کے ستانے والے کا خون اور مال کھا / کیونکہ برے پرندہ کے پر و بال اکھاڑنے ہی بہتر ہیں

کسی را کہ با خواجۂ تست جنگ
اس شخص کی تیرے ملک کے ساتھ لڑائی ہے
بدستش چرا میدہی چوب و سنگ
اس کے ہاتھ میں پتھر اور لکڑی کیوں دیتا ہے

بر انداز بیخی کہ خار آورد
وہ جڑ نکال دے جو کانٹا پیدا کرے
درختی بپرور کہ بار آورد
اور جو درخت پھل پیدا کرے اس کی پرورش کر

کسی را بدہ پایۂ مہتران!
اس شخص کو سرداری کا مرتبہ دے
کہ بر کہتران سر ندارد گران
جو کمزور لوگوں پر ظلم نہ کرے

مبخشائی بر ہر کجا ظالمی است
اگر کہیں کوئی ظالم ہے تو اس پر بخشش نہ کر
کہ رحمت بر وجور بر عالمی است
کیونکہ اسپر رحم کرنا ایک جہان پر ظلم کرنا ہے

جہان سوز را کشتہ بہتر چراغ
جہان کو جلانے والے ظالم کا چراغ بجھا ہوا بہتر ہے
یکی بہ در آتش کہ خلقی بداغ
ایک شخص کو آگ میں جلنا بہتر ہو بہ نسبت ایک خلق داغ ہوئے

ہر آنگہ کہ بر دزد رحمت کنی!
جس وقت تو چور پر رحمت کرے
بہ بازوی خود کاروان میزنی
اپنے بازو سے تمام قافلہ کو مارتا ہے

جفا پیشگان را بدہ سر بباد
ظالموں کا سر کاٹ ڈال
ستم بر ستم پیشہ عدلست و داد
کیونکہ ظالم پر ظلم کرنا عدل و انصاف کرنا ہے

گفتار در معنی احسان با کسی کہ سزاوار نباشد

اس شخص پر احسان کرنے کے بیان میں جو احسان کا مستحق نہ ہو

شنیدم کہ مردی غم خانہ خورد!
میں نے سنا کہ ایک شخص نے اپنے گھر کا غم کھایا
کہ زنبور در سقف او لانہ کرد
کیونکہ بھڑوں نے اسکی چھت پر چھتہ لگایا تھا

زنش گفت ازینان چہ خواہی مکن
اس کی عورت نے کہا تو ان کو مت اکھیڑ
کہ مسکین پریشان شوند از وطن
کیونکہ یہ مسکین وطن سے پریشان ہو نگے

بشد مرد نادان بکارِ خویش
وہ بیوقوف شخص جب کام پر گیا
گرفتند یک روز زن را بہ نیش
تو ایک روز انہوں نے عورت کو ڈنگ مارا

بیامد ز دکان سوئے خانہ مرد
مرد دکان سے گھر میں آیا
بر آن بی خرد زن بسی طیرہ کرد
اور اس بیوقوف کو بہت غصہ ہوا

زن بیخرد بر در و بام و کوئی
بیوقوف عورت دروازے اور گلی کوچہ میں
ہمی کرد فریاد و میگفت شوئی
فریاد کرتی تھی اور اس کا شوہر کہتا تھا

مکن روئی بر مردم ای زن ترش
اے عورت لوگوں پر غصہ مت ہو
تو گفتی کہ زنبور مسکین مکش
تو نے کہا تھا کہ بھڑوں کو نہ مار

کسی با بدان نیکوئی چون کند
کوئی شخص بروں کے ساتھ نیکی کیوں کرے
بدان را تحمل بد افزون کند
برے لوگوں سے محبت کرنا لوگوں سے بدی کرنا ہے

چو اندر سری بینی آزار خلق
اگر تو کسی کے سر میں لوگوں کے ستانیکا خیال دیکھے
بشمشیر تیزش بیاز از حلق
تو شمشیر تیز سے اس کے حلق کو کاٹ ڈال

سگ آخر کہ باشد کہ خوانش نہند
کتا آخر کون ہے جس کے سامنے خوں رکھیں
بفرمای تا استخوانش دہند
تو حکم کرتا کہ اسے ہڈی دیں

چہ نیکو زدست این مثل پیر دہ
کیا اچھی مثال گاؤں کے بوڑھے نے کہی ہے
ستور لگدزن گرانبار بہ!
لات مارنے والا چوپایہ لدا ہوا بہتر ہے

اگر نیک مردی نماید عسس
اگر کوتوال شہر مہربانی کرے
نیارد بشب خفتن از دزد کس!
تو چوروں کے ڈر سے کوئی شخص رات کو نہ سوسکے

نئی نیزہ در حلقۂ کارزار
کانے کا نیزہ لڑائی کے میدان میں
بقیمت تر از نیشکر صد ہزار
سو ہزار گنے کی قیمت سے بہتر ہے

نہ ہر کس سزاوار باشد بمال
ہر شخص مال دینے کے لئے بہتر نہیں ہے
یکی مال خواہد یکی گوشمال
ایک تو مال چاہتا ہے دوسرا گوشمال چاہتا ہے

چو گربہ نوازی کبوتر برد!
اگر تو بلی کی پرورش کریگا تو وہ کبوتر لیجائیگی
چو فربہ کنی گرگ یوسفؑ درد
اگر تو بھیڑیئے کو پالیگا تو وہ یوسفؑ کو پھاڑیگا

بنائی کہ محکم ندارد اساس
وہ مکان جس کی بنیاد محکم نہ ہو
بلندش مکن ور کنی رو ہراس
اس کو بلند نہ کر اگر کرے تو بےخوف نہ رہ

گفتار اندر پیش بینی و عاقبت اندیشی!

پیش بینی اور عاقبت اندیشی کے بیان میں

چہ خوش گفت بہرام صحرا نشین
بہرام صحرا نشین نے کتنا اچھا کہا
چو یکران توسن زدش بر زمین
جب شریر گھوڑے نے اسے زمین پر ٹپکا

دگر اسپی از گلہ باید گرفت
کوئی اور گھوڑا گلہ میں سے لینا چاہیئے
کہ گر سر کشد باز شاید گرفت
جو شرارت کرے تو اس کو روک سکیں

سر چشمہ شاید گرفتن بہ میل	چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل
چشمہ کا منہ سلائی سے بند کرنا چاہیے	جب بھر جائے تو پھر ہاتھی سے بھی نہ گذر سکیگا!
بہ بند ای پسر دجلہ گر آب کاست	کہ سودی ندارد چو سیلاب خاست
جب دجلہ کا پانی کم ہو جائے اسوقت ای لڑکے اسکو بند کر	جب سیلاب آجائے تو پھر کوئی فایدہ نہیں
چو گرگ خبیث آمد اندر کمند	بکش ورنہ دل برکن از گوسفند
جب خبیث بھیڑیا کمند میں پھنس جائے	تو مار ڈال ورنہ بکری سے نا امید ہو جا
ز ابلیس ہرگز نیاید سجود	نہ از بدگہر نیکوئی در وجود
شیطان سے سجدہ نہیں ہونا	اور نہ بد طینت سے نیکی وجود میں آتی ہے
بد اندیش را جای فرصت مدہ	عدو در چہ و دیو در شیشہ بہ
دشمن کو وقت اور موقعہ نہ دے	دشمن کنویں میں اور دیو شیشہ میں قید ہو تو بہتر ہے
مگو شاید این مار کشتن بچوب	چو سر زیر سنگ تو دارد بکوب
یہ مت کہو کہ سانپ کو لکڑی سے مار	جب اس کا سر پتھر کے نیچے آئے تو کچل ڈال
قلمزن کہ بد کرد با زیر دست	قلم بہتر او را بہ شمشیر دست
لکھنے والا جس نے کمزور کے ساتھ برائی کی	اس کے ہاتھ تلوار سے کاٹ ڈالنا بہتر ہے
مدبر کہ قانون بد می نہد	ترا می برد تا بہ آتش دہد
مدبر کو جو برے قانون جاری کرتا ہے	تجھے اسلئے لے جاتا ہے کہ دوزخ میں ڈالے
مگو ملک را این مدبر بس ست	مدبر مخوانش کہ مدبر کس ست
بادشاہ سے مت کہہ کہ یہ مدبر کافی ہے	اس کو مدبر مت کہو بلکہ وہ بد بخت ہے
سعید آورد قول سعدی بجای	کہ توفیر ملک ست و تدبیر و رای
نیک آدمی سعدی کی باتوں پر عمل کرتا ہے	کیونکہ اسکی بات تدبیر اور عقل کو زیادہ کرتی ہے

باب (۳) سوم در عشق

تیسرا باب عشق کے بیان میں

خوشا وقت شوریدگان غمش!	کہ گر ریش بینند و گر مرہمش
اس کے غم کے پریشانوں کا وقت اچھا ہے	اگر وہ زخم دیکھیں یا اس سے مرہم دیکھیں
گدایان از پادشاہی نفور	بامیدش اندر گدائی صبور
فقیر جو بادشاہی سے نفرت کرتے ہیں	اسکی امید میں فقیری ہی میں صابر ہیں

و مادم شرابِ الم درکشند دمبدم غم کی شراب پیتے ہیں	وگر تلخ بینند دم درکشند اگر تلخ شراب دیکھتے ہیں تو خاموش ہو جاتے ہیں
بلائی خمارست در عیش مل خمار کی تکلیف شراب کے عیش میں ہے	سلح دار خارست با شاخ گل شاخ گل کے ساتھ ہتھیار رکھنے والا کانٹا ہے
نہ تلخ ست صبری کہ بر یاد دوست اس کی یاد میں جو صبر ہے وہ تلخ نہیں ہے	کہ تلخی شکر باشد از دستِ دوست کیونکہ تلخی دوست کے ہاتھ سے شکر بن جاتی ہے
اسیرش نخواہد رہائی ز بند اس کا قیدی رہائی نہیں چاہتا	شکارش نجوید خلاص از کمند اس کا شکار کمند سے خلاصی نہیں چاہتا
سلاطین عزلت گدایان حی! گوشہ نشینی کے سلطان خدا کے فقیر ہیں	منازل شناسان گم کردہ پی منزل شناس قدم کا نشان بھولے ہوئے ہیں
ملامت کشانند مستانِ یار یار کے عاشق ملامت اختیار کرتے ہیں	سبکتر برد اشتر مست بار! جیسے مست اونٹ بوجھ جلد اٹھا لیجاتا ہے
بسر وقت شان خلق کی رہ برند ان کے وقت کے لوگ کب راہ پاتے ہیں	کہ چون آب حیوان بظلمت درند کیونکہ آب حیوان کی طرح اندھیرے میں ہیں
چو بیت المقدس درون پر ز تاب بیت المقدس کی طرح ان کا قلب روشن ہے	رہا کردہ دیوار بیرون خراب اور باہر کی دیوار خراب چھوڑی ہوئی ہے
چو پروانہ آتش بخود در زنند پروانے کی طرح اپنے آپ کو آگ لگاتے ہیں	نہ چون کرم پیلہ بخود در تنند ریشم کے کیڑے کی طرح اپنے اوپر تنتے نہیں ہیں
دلارام در بر دلارام جوی! معشوق گود میں ہے اور معشوق کو ڈھونڈتے ہیں	لب از تشنگی خشک بر طرف جوی ہونٹ پیاس سے خشک ہیں نہر کے کناروں پر
نگویم کہ بر آب قادر نیند میں نہیں کہتا کہ پانی پر قادر نہیں ہیں	کہ بر ساحل نیل مستسقی اند بلکہ دریائے نیل کے کناروں پر استسقے کے مریض ہیں

گفتار اندر ثبوت عشق حقیقی بدلیل مجازی

عشق حقیقی کا ثبوت عشق مجازی کی دلیل سے

ترا عشق ہمچون خودی ز آب و گل تجھ جیسے آب و گل کے بنے ہوئے انسان کا عشق	رباید ہمین صبر و آرام دل تیرے صبر اور تیرے دل کے آرام کو چھین لیتا ہے

به بیداریش فتنه بر خدّ و خال! بخواب اندرش پائی بند خیال

بیداری میں اس کے رخسار اور تل پر فریفتہ اور سونے میں اس کے خیال کا پابند ہے

بصدقش چنان سر نهی بر قدم که بینی جهان با وجودش عدم

اور خلوص سے اس طرح اسکے پاؤں پر سر رکھتا ہے کہ باوجود ہونے کے جہان کو نیست جانتا ہے

چو در چشم شاهد نیاید زرت زر و خاک یکسان نماید برت

اگر تیرا روپیہ معشوق کی آنکھ کو نہ بھاوے تو روپیہ اور مٹی تجھ کو برابر معلوم ہوتے ہیں

دگر باکست در نیاید نفس که با او نماند دگر جای کس

اور کسی دوسرے کے ساتھ تیرا دل نہیں لگتا بلکہ اس کے ساتھ کسی دوسری جگہ نہیں رہتا

تو گوئی بچشم اندرش منزلست وگر چشم بر هم نهی در دلست

تو کہتا ہے کہ اس کی قیامگاہ تیری آنکھ ہے اور اگر تو آنکھ بند کرے تو وہ تیرے دل میں ہوتا ہے

نه اندیشه از کس که رسوا شوی نه قوت که یکدم شکیبا شوی

نہ تجھے کسی کا خوف کہ تو رسوا ہوتا ہے اور نہ طاقت کہ ایک لحہ صبر کرے

گرت جان بخواهد بکف بر نهی ورت تیغ بر سر نهد سر نهی

اگر وہ جان مانگتا ہے تو ہتھیلی پر رکھ لیتا ہے اگر تلوار اٹھاتا ہے تو سر جھکا دیتا ہے

چو عشقی که بنیاد او بر هواست چنین فتنه انگیز و فرمان رواست

ایسا عشق جس کی بنیاد ہوس پر ہے اس طرح کا فتنہ انگیز اور حکم کرنیوالا ہے

عجب داری از سالکان طریق که باشند در بحر معنی غریق!

تو خدا کی راہ پر چلنے والوں پر تعجب ہوتا ہے جو حقیقت کے دریا میں ڈوبے ہوتے ہیں

بسودای جانان زجان مشتغل بذکر حبیب از جهان مشتغل!

معشوق کی فکر میں جان سے بے پرواہ اور دوست کی یاد میں جہان سے غافل

بیاد حق از خلق بگریخته چنان مست ساقی که می ریخته

یاد خدا میں جہان سے بھاگے ہوئے ایسے ساقی کی طرح مست جو شراب گرا رہا ہو

نشاید بدارو دوا کردشان که کس مطلع نیست بر دردشان

ان کا علاج دوا سے نہ کرنا چاہیئے کیونکہ کوئی بھی ان کے درد سے واقف نہیں

الست از ازل همچنان شان بگوش بفریاد قالوا بلیٰ در خروش

الست بربکم کی صدا اسی طرح ان کے کان میں ہو اور قالوا بلیٰ کی فریاد سے وہ اسی طرح جوش میں ہیں

گروهی عمل دار عزلت نشین!	قدم های خاکی دم آتشین
گوشہ نشینی میں بیٹھنے والے حاکم	خاکی قدم اور آہ گرم والے
زیک نعره کوهی زجا برکشند	بیک ناله ملکی زجا برکنند
ایک نعرہ سے پہاڑ اپنی جگہ سے ہلا دیا	ایک نالہ سے ملک کو تہ و بالا کردیں
چو باد اند پنهان و چالاک پوی	چو مشک اند خاموش و تسبیح گوی
ہوا کی طرح آنکھوں سے پنہاں اور تیز چلنے والے	مشک کی طرح خاموش اور ذکر الٰہی کرنے والے
سحرها بگریند چندان که آب	فروشوید از دیده شان کحل خواب
صبح کو اتنا روتے ہیں کہ پانی	ان کی آنکھ سے سرمہ دھو دیتا ہے
فرس کشته از بس که شب رانده اند	سحرگه خروشان که وامانده اند
گھوڑے کو مار ڈالے ہوئے کہ تمام رات کو چلا ہے	صبح کو فریاد کرنے والے کہ تھک گئے ہیں
شب و روز در بحر سودا و سوز	ندانند ز آشفتگی شب ز روز
رات دن سودا اور سوز کے دریا میں	پریشانی کی وجہ سے رات کو دن نہیں جانتے
چنان فتنه بر حسن صورت نگار	که با حسن صورت ندارند کار
خدا کی خوبی پر ایسے فریفتہ	کہ ظاہری صورت سے کام نہیں رکھتے ہیں
ندادند صاحب دلان دل به پوست	وگر ابلهی داد بمغز و گوشت
صاحب دلوں نے (چھڑے) انسان کے ساتھ دل نہ لگایا	اور اگر کسی بیوقوف نے دیا تو وہ بے مغز اور بیل ہے
می صرف وحدت کسی نوش کرد	که دنیا و عقبیٰ فراموش کرد
وحدت کی خالص شراب جس نے نوش کی	اس نے دنیا اور عقبیٰ کو فراموش کر دیا

حکایت گدازاده با پادشاه زاده

ایک فقیر کے لڑکے	اور	بادشاہ کے لڑکے کا قصہ

شنیدم که وقتی گدازاده	نظر داشت با پادشاه زاده
میں نے سنا کہ ایک وقت ایک فقیر کا لڑکا	ایک بادشاہزادہ پر عاشق تھا!
همی رفت و می پخت سودای خام	خیالش فرو برده دندان بکام
جاتا تھا اور خام خیالی پکاتا تھا	اور اس کا خیالی اسے ہر وقت رہتا تھا
ز میدانش خالی نبودی چو میل	همه وقت پهلوی اسپش چو پیل
اور گوس کے نشان کی اس کے میدان سے خالی نہ رہتا	اور ہر وقت اسکے گھوڑے کے پہلو میں ہاتھی کی طرح رہتا تھا

دلش خون شد و راز در دل بماند
اس کا دل خون ہو گیا اور راز دل میں رہا
ولی پایش از گریہ در گل بماند
اور اس کے پاؤں رونے سے کیچڑ میں بھر گئے

رقیبان خبر یافتندش ز درد
نگہبانوں نے اس کے درد سے اطلاع پائی
دگر بارہ گفتندش این جا مگرد
اور اسے کہا کہ پھر اس جگہ نہ پھرنا

دمی رفت و یاد آمدش روی دوست
ایک لمحہ کے لئے چلا گیا اور پھر اس کو دوست کا چہرہ یاد آیا
دگر خیمہ زد بر سر کوی دوست
پھر دوست کی گلی کے سر پہ خیمہ ڈال دیا

غلامی شکستش سر و دست و پای
غلام نے اس کے ہاتھ پاؤں اور سر کو توڑا
کہ باری نگفتیمت ای در میای
اور کہا کہ تجھے جو کہا ہے کہ یہاں نہ ٹھہر

دگر رفت و صبر و قرارش نبود
پھر چلا گیا لیکن اس کو صبر قرار نہ تھا
شکیبائی از روی یارش نبود
اور یار کا چہرہ دیکھنے کے بغیر اسکو صبر نہ تھا

مگس وارش از پیش شکر بجور
مکھی کی طرح اس کو ظلم سے شکر کے آگے سے
براندندی و باز گشتی بفور
ہٹاتے تھے لیکن وہ پھر فی الفور آ جاتا تھا

کسی گفتش ای شوخ دیوانہ رنگ
کسی نے اس کو کہا اے بے حیا دیوانے
عجب صبر داری تو بر چوب و سنگ
تو عجب آدمی ہے جو لکڑی اور پتھر کی مار پر صبر کرتا ہے

بگفت این جفا بر من از دست اوست
اس نے جواب دیا کہ یہ ظلم مجھ پر دوست کی طرف سے ہے
نہ شرط است نالیدن از دست دوست
دوست کے ہاتھ سے فریاد کرنا شرط نہیں ہے

من اینک دم دوستی میزنم
میں ابھی تک دوستی کا دم بھرتا ہوں
گر او دوست دارد و گر دشمنم!
خواہ وہ مجھے دوست سمجھے یا دشمن

ز من صبر بی او توقع مدار
بغیر اس کے مجھ سے صبر کی توقع نہ رکھ
کہ با او ہم امکان ندارد قرار
بلکہ اس کے ساتھ بھی قرار کا امکان نہیں

نہ نیروی صبرم نہ جای ستیز
نہ مجھے صبر کی طاقت اور نہ لڑنے کی جگہ
نہ امکان بودن نہ پای گریز
نہ بھاگنے کی طاقت نہ رہنا ممکن ہے

مگو زین در بارگہ سر بتاب
مت کہو کہ میں اس بارگاہ سے سر پھیروں
وگر سر چو میخم کشند در طناب
اگرچہ وہ میرا سر میخ کی طرح طناب میں کھینچے

نہ پروانہ جان دادہ در پای دوست
کیا پروانے نے دوست کے قدموں پر جان نہیں دی
بہ از زندہ در کنج تاریک اوست
وہ زندہ سے بہتر ہے جو تاریک گوشہ میں ہے

بگفت ار خوری زخم چوگان او
اس کو کہا اگر تو اس کی چوگان کا زخم کھائے
بگفتا بپایش در افتم چو گو
اس نے کہا میں گیند کی طرح اسکے پاؤں میں گر پڑوں

بگفتا سرت گر ببرّد بہ تیغ — بگفت این قدر نبود از وی دریغ
کہا اگر وہ تیرا سر تلوار سے کاٹ ڈالے — اس نے جواب دیا کہ اسپر بھی اس سے افسوس نہ ہو

یکی را کہ معشوق باشد یکی — نیازارد از وی بہرا ندکی
ایک شخص جس کا ایک ہی معشوق ہو — وہ تھوڑی چیز کے لئے آزردہ نہیں ہوتا

مرا خود ز سر نیست چندان خبر — کہ تاج ست بر تارکم یا تبر
مجھے اپنے سر کی اتنی خبر نہیں ہے — کہ میرے سر پر تاج ہے یا کلہاڑی

مکن با من ناشکیبا عتیب — کہ در عشق صورت نہ بندد شکیب
مجھ بے صبر پر غصہ مت ہو — کیونکہ عشق میں صبر کی صورت نہیں بنتی

چو یعقوبم ار دیدہ گردد سپید — نبرّم ز دیدارِ یوسفؑ امید
اگر یعقوبؑ کی طرح میری آنکھ سفید ہو جائے — تب بھی یوسفؑ کے دیدار سے امید قطع نہ کروں

رکابش ببوسید روزی جوان — برآشفت و برتافت از وی عنان
ایک دن اس جوان نے اس کی رکاب چوم لی — وہ اسپر خفا ہوا اور باگ پھیر لی

بخندید و گفتہ عنان بر مپیچ — کہ سلطان عنان بر نہ پیچد ز ہیچ!
ہنسا اور کہا کہ باگ مت پھیر — کیونکہ بادشاہ ادنے آدمی سے بھی باگ نہیں پھیرتا

مرا با وجودِ تو ہستی نماند — بیادِ توام خود پرستی نماند
تیری ہستی سے میرے وجود کی ہستی نہ رہی — اور تیری یاد میں میری خود بینی نہیں رہی

گرم جرم بینی مکن عیب من — توئی سر بہ آوردہ از جیب من
اگر مجھ سے خطا دیکھے تو عیب مت کر — کیونکہ تو نے ہی میرے گریباں سے سر نکالا ہوا ہے

بدان زہرہ دستت زدم در رکاب — کہ خود را نیاوردم اندر حساب
تیری رکاب میں میں نے اس حوصلہ سے ہاتھ مارا — کہ اپنے آپ کو میں حساب میں نہ لایا

کشیدم قلم در سر نام خویش — نہادم قدم بر سر کام خویش
میں نے اپنے نام پر قلم کھینچدیا ہے — اور اپنے مقصد کی راہ پر قدم رکھدیا ہے

مرا خود کشد تیر آن چشم مست — چہ حاجت کہ آری بشمشیر دست
مجھے اس مست آنکھ کا تیر مارے ڈالتا ہے — اسکی ضرورت نہیں کہ تو تلوار ہاتھ میں اٹھائے

تو آتش بہ نی در زن و در گذر — کہ نہ خشک در بیشہ ماند نہ تر
تو عشق کی آگ نے میں لگا اور چلا جا — تاکہ جنگل میں نہ خشک چیز رہے نہ تر

حکایت در معنی فنا اہل محبت

اہل محبت کے فنا ہونے کے بیان میں

شنیدم کہ در لحن خنیاگری — برقص اندر آمد پری پیکری
سنا ہیں نے کہ ایک گویئے کی آواز پر — ایک پری پیکر ناچنے لگ گیا

ز دل ہای شوریدہ پیرامنش! — گرفت آتش شمع در دامنش
اس کے گرد شوریدہ دلوں سے — شمع کی آگ اس کے دامن سے لگ گئی

پراگندہ خاطر شد و خشمناک — یکی گفتش از دوستداران چہ باک
وہ غصہ ہوا اور پریشان خاطر ہوا — ایک ہیں دوستوں میں سے اسے کہا کہ کیا ڈر ہے

ترا آتش ای دوست دامن بسوخت — مرا از خود بیکبار از من بسوخت
اے دوست تیرا تو دامن ہی آگ نے جلایا ہے — اور میرے تن کو یکبارگی اس نے جلا دیا

اگر یاری از خویشتن دم مزن — کہ شرک ست با یار با خویشتن
اگر تو یار ہے تو اپنی ہستی کا دم نہ مار — کیونکہ آئین محبت میں اپنی ہستی کو قایم رکھنا اور دوست کیسا

حکایت در معنی اشتغال اہل محبت!

اہل الفت کی مشغولیت کی حقیقت

چنین دارم از پیر دانندہ یاد — کہ شوریدہ سر بصحرا نہاد
ایک پیر دانا سے مجھے اس طرح یاد ہے — کہ ایک عاشق صحرا کو روانہ ہوا

پدر در فراقش نخورد و نخفت — پسر را ملامت بکردند و گفت
باپ نے اس کے فراق میں نہ کھایا نہ سویا — بیٹے کو اس نے ملامت کی اور بیٹے نے کہا

از انگہ کہ یارم کس خویش خواند — دگر با کسم آشنائی نماند
جس وقت سے یار نے مجھے اپنا آدمی کہا ہے — میرا تعلق کسی دوسرے سے نہیں رہا

بحقش کہ تا حق جمالم نمود — دگر ہرچہ دیدم خیالم نمود
اس کے حق کی قسم جب سے اس نے اپنا جمال مجھے دکھایا — اور جو کچھ بھی میں نے دیکھا ہے مجھے خیال معلوم ہوا

نشد گم کہ روی از خلایق بتافت — کہ گم کردۂ خویش را باز یافت
وہ گم نہیں ہوا جس نے خلقت سے منہ پھیر لیا — بلکہ اپنی گمشدگی کو پھر پا لیا

پراگندگانند زیر فلک! — کہ ہم دد توان خواندشان ہم ملک
پریشان لوگ جو آسمان کے نیچے ہیں — ان کو درندہ بھی کہا سکتا ہے اور فرشتہ بھی

ز یاد ملک چون ملک نارمند — شب و روز چون دد ز مردم رمند
خدا کی یاد میں فرشتوں کی طرح آرام نہیں کرتے — اور درندوں کی طرح رات دن آدمیوں سے بھاگتے ہیں

قوی بازوانند کوتاہ دست — خردمند شیدا و ہشیار مست!
مضبوط بازوں والے اور کوتہ دست ہیں — عقلمند عاشق اور ہوشیار لست ہیں

گہ آسودہ در گوشۂ خرقہ دوز	گہ آشفتہ در مجلسی خرقہ سوز
کبھی آسودہ تنہائی میں گدڑی سینے والے	کبھی مجلس میں دیوانے گدڑی جلانے والے
نسودای خود شان نہ پروائی کس	نہ در کنج توحید شان جائی کس
ان کو اپنے خیال میں کسی کی پرواہ نہیں	اور ان کے گوشہ توحید میں کسی کی جگہ نہیں
پریشیدہ عقل و پراگندہ ہوش	ز قول نصیحت گر آگندہ گوش
پریشان عقل اور پراگندہ ہوش والے	اور نصیحت کی باتوں سے کان بھرے ہوئے
بدریا نخواہد شدن بط غریق	سمندر چہ داند عذاب الحریق
بط دریا میں ڈوبنے والی نہ ہوگی	اور سمندر جلنے کی تکلیف کو کیا جانے
تہیدست مردان پر حوصلہ	بیابان نوردان بی قافلہ
مفلس اور حوصلہ والے مرد	اور بیابان میں بغیر قافلہ کے پھرنے والے
ندارند چشم از خلایق پسند	کہ ایشان پسندیدۂ حق بسند
لوگوں سے پسندیدگی کی توقع نہیں رکھتے	کیونکہ ان کے لئے اللہ کی پسندیدگی کافی ہے
عزیزان پوشیدہ از چشم خلق	نہ زنار داران پوشیدہ دلق
عزیز لوگوں کی آنکھوں سے چھپے ہوئے	نہ زنار پوش گدڑی پہنے ہوئے
پر از میوہ و سایہ ور چون رزاند	نہ چون ما سیہ کار و ازرق زراند
میوہ سے پر اور انگور کی طرح سایہ دار	ہم جیسے گنہگار نیلے کپڑے رکھنے والے
بخود سر فرو بردہ ہمچون صدف	نمانند دریا بر آوردہ کف
صدف کی طرح اپنے طرف سر جھکائے ہوئے	نہ کہ دریا کی طرح جوش میں
نہ مردم ہمیں استخوانند و پوست	نہ ہر صورتی جان معنی دروست
نہ سب آدمی یہی ہڈی اور چمڑہ ہیں!	اور نہ ہر صورت کے اندر حقیقت کی جھلک ہے
نہ سلطان خریدار ہر بندہ ایست	نہ در زیر ہر ژندۂ زندہ ایست
نہ بادشاہ ہر غلام کا خریدار ہے	ہر گدڑی کے نیچے ایک زندہ دل ہے
اگر ژالہ ہر قطرۂ در شدی	چو خرمہرہ بازار ازو پر شدی
اگر اولے کا ہر قطرہ موتی بن جاتا ہے	تو کوڑیوں کی طرح ان سے بازار بھر جاتا
چو غازی بخود بر نہ بندد پائی	کہ محکم رود پائی چوبین زجائی
بازی گر کی طرح لکڑی کا پاؤں میں باندھتے ہیں	لکڑی کا پاؤں بھلا کب جگہ سے مضبوط چل سکتا ہے
حریفان خلوت سرای الست	بیک جرعہ تا نفخۂ صور مست
الست کی خلوت کے ہم مجلس	ایک گھونٹ سے قیامت تک مدہوش

به تیغ از غرض بر نگیرند چنگ　　که پرہیز و عشق آبگینه و سنگ است
تلوار کے خوف سے مقصد کے ہاتھ نہیں ہٹاتے　　کیونکہ پرہیز اور عشق شیشہ اور پتھر ہے

حکایت در معنی غلبهٔ وجد و سلطنت عشق ۴!

غلبۂ وجد اور سلطنت عشق کی حقیقت

یکی شاهدی در سمرقند داشت　　که گفتی بجای سمرقند داشت
ایک شخص کا معشوق سمرقند میں تھا　　تو کہے کہ بجائے بات کے قند رکھتا تھا

جمالی گرو برده از آفتاب　　ز شوخیش بنیاد تقوی خراب
خوبصورتی میں آفتاب سے سبقت لے گیا تھا　　اور اس کی شوخی سے تقویٰ کی بنیاد خراب تھی

تعالی الله از حسن تا غایتی　　که پنداری از رحمتست آیتی
بزرگی ہے خدا کے لئے وہ معشوق اسقدر خوبصورت تھا　　تو سمجھے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی ایک نشانی ہے

همی رفتی و دیدها در پیش　　دل دوستان کرده جان برخیش
وہ چلتا تھا اور لوگوں کی نظریں اسکی طرف رہتی　　اور دوستوں کے دل پسینہ بہ خون بہاتے تھے

نظر کردی این دوست در وی نهفت　　نگه کرد باری به تندی و گفت
اور یہ دوست اس کو دزدیدہ نظروں سے دیکھتا　　ایک دفعہ معشوق نے غصہ سے دیکھا اور کہا

که ای خیره سر چند پوئی پیم　　ندانی که من مرغ دامت نیم
اے بے حیا کب تک میرے پیچھے دوڑے گا　　تو نہیں جانتا کہ میں تیرے جال میں پھنسنے والا پرندہ نہیں

گرت بار دیگر ببینم به تیغ　　چو دشمن ببرم سرت بی دریغ
اگر میں دوسری دفعہ تجھکو دیکھونگا تو تلوار سے　　بغیر افسوس کے دشمن کی طرح تیرا سر اڑا دونگا

کسی گفتش اکنون سر خویش گیر　　ازین سهلتر مطلبی پیش گیر!
ایک شخص نے اس کو کہا کہ اب اپنی راہ پر چل　　اور اس سے آسان تر کوئی مقصد تلاش کر

نه پندارم این کام حاصل کنی　　مبادا که جان در سر دل کنی!
میں یہ گمان نہیں کرتا کہ تو یہ مقصد حاصل کریگا　　ایسا نہ ہو کہ کہیں دل کے خیال میں جان دیدے

چو مفتون صادق ملامت شنید　　بدرد از درون ناله بر کشید
جب عاشق صادق نے یہ ملامت سنی　　تو درد کے ساتھ دل سے ایک نالہ کیا!

که بگذار تا زخم تیغ هلاک　　بغلطام لاشه در خون و خاک
تو مجھے موت کی تلوار کا زخم لگائے　　تاکہ میری لاش خاک اور خون میں غلطاں ہو

مگر پیش دشمن بگویند و دوست　　که این کشتهٔ دست شمشیر اوست
شاید لوگ دوست اور دشمن سے کہیں　　کہ یہ اس کی تلوار اور ہاتھ کا مارا ہوا ہے

نمی بینم از خاک کویش گریز — به بیداد گو آبرویم بریز
میں اس کی گلی کی خاک سے بھاگتا نہیں — ظالم سے کہو کہ میری آبرو گرا دے

مرا توبه فرمائی ای خود پرست — ترا توبه زین گفتن اولی ترست
اے خود پسند تو مجھے توبہ کے لئے کہتا ہے — تیرے لئے ایسا کہنے سے توبہ کرنی بہتر ہے

به بخشائی بر من که هر چه او کند — وگر قصد خونست نیکو کند
مجھ پر بخشش کر کہ جو کچھ بھی وہ کرے — اگر وہ میرے قتل کا ارادہ رکھتا ہے تو بہتر ہے

بسوزاندم هر شبی آتشش — سحر زنده گردم ببوی خوشش
اس کی محبت کی آگ مجھے ہر رات جلاتی ہے — اور صبح کو اس کی خوشبو سے زندہ ہو جاتا ہوں

اگر میرم امروز در کوی دوست — قیامت زنم خیمه پهلوی دوست
اگر میں آج دوست کی گلی میں مر جاؤں — تو قیامت کے دن دوست کے پہلو میں خیمہ لگاؤں

مده تا توانی درین جنگ پشت — که زنده ست سعدی چو عشقش بکشت
جہاں تک ہو سکے ایسی جنگ میں پیٹھ نہ دکھلا — کیونکہ سعدی زندہ ہے جب اس کو عشق نے مار ڈالا

حکایت فدا شدن اهل محبت و هلاک را غنیمت شمردن

اہل محبت کا فدا ہونا اور موت کو غنیمت سمجھنا

یکی تشنه میرفت و جان می سپرد — خنک نیکبختی که در آب مرد
ایک شخص پیاسا جاتا تھا اور جان دے رہا تھا — وہ اچھا نیک بخت تھا جو پانی میں ڈوب مرا

بدو گفت نابالغی کای عجب — چو مردی چه سیراب چه خشک لب
ایک کم سن لڑکے نے کہا کہ تعجب ہے — جب تو مر رہا ہے تو کیا سیراب کیا خشک لب ہے

بگفتا نه آخر دهان تر کنم — که تا جان شیرینش در سر کنم
اس نے کہا آخر منہ تو تر کروں — تاکہ جاں شیریں کو اس کے خیال میں دوں

فتد تشنه در آبدان عمیق! — که داند که سیراب میرد غریق
پیاسا گہرے تالاب میں گرتا ہے — کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ڈوبا ہوا آسانی سے مرتا ہے

اگر عاشقی دامن او بگیر — وگر گویدت جان بده گو بگیر
اگر تو عاشق ہے تو اس کا دامن پکڑ — اگر وہ تجھ سے کہے کہ جان دے تو کہہ کہ لے لے

بهشت تن آسانی آنگه خوری — که بر دوزخ نیستی بگذری
بدن کا بہشت تو اس وقت حاصل کرے — جب نیستی کے دوزخ پر گذر جائے

دلِ تخم کاران بود بار کش — چو خرمن بر آید بخسپند خوش
تخم سے نوابوں کا دل بوجھ اٹھانے والا ہوتا ہے — جب خرمن ہو جاتا ہے تو آرام سے سوتے ہیں

درین مجلس آنکس بکامی رسید — کہ دردِ ورِ آخر بجامی رسید
اس محفل میں وہ شخص کامیاب ہوتا ہے — جو آخری دور میں ایک جام پاتا ہے

حکایت در صبر و ثبات روندگان!

سالکوں کے استقلال اور صبر کے بیان میں

چنین نقل دارم ز مردانِ راه — فقیرانِ منعم گدایانِ شاه
مردان راہ سے مجھے ایسی حکایت یاد ہے — فقیر دولتمند اور محتاج بادشاہ

کہ پیری بدریوزہ شد بامداد — در مسجدی دید و آواز داد
صبح کے وقت ایک بوڑھا گداگری کو گیا — ایک مسجد کا دروازہ دیکھا اور آواز دی

یکی گفتش اینخانۂ خلق نیست — کہ چیزی دہندت بشوخی مالیست
ایک نے اس نے کہا کہ یہ خلق کا گھر نہیں ہے — جو تجھے کوئی چیز دیں بے حیائی سے نہ ٹھیر

بپرسید این خانۂ کیست پس — کہ بخشایشی نیست بر حالِ کس!
اس نے پوچھا پھر یہ کس کا گھر ہے — کہ اس کی مہربانی کسی کے حال پر نہیں

بگفتا خموش اینچہ لفظِ خطاست — خداوندِ خانہ خداوندِ ماست
اس نے کہا چپ یہ کیا خطا کا لفظ ہے — اس گھر کا مالک ہمارا مالک ہے

نگہ کرد قندیل محراب دید — بسوز از جگر نعرۂ بر کشید!
اس نے نگاہ کی اور محراب و قندیل کو دیکھا — اور سوز کے ساتھ ایک جگر سے نعرہ کیا

کہ حیف است ازینجا فراز شدن — دریغ ست محروم ازین در شدن
کہ اس سے آگے جانے پر افسوس ہے — اور افسوس ہے اس دروازہ سے محروم رہنے پر

برفتم بنومیدی از ہیچ کوی — چرا از درِ حق روم زرد روی
میں کسی گلی سے بھی ناامید ہو کر نہ گیا — تو کس طرح میں خدا کے دروازہ سے مایوس پھروں

ہم آنجا کنم دستِ خواہش دراز — کہ دانم نگردم تہی دست باز
میں اس جگہ ہاتھ سوال دراز کرتا ہوں — جہاں میں جانتا ہوں کہ خالی نہ پھرونگا

شنیدم کہ سالی مجاور نشست — چو فریاد خواہان بر آورد دست
میں نے سنا ایک سال تک مجاور بیٹھا — اور فریادیوں کی طرح ہاتھ اٹھایا

شبی پای عمرش فرو شد بگل | طپیدن گرفت از ضعیفش دل
ایک رات وہ قریب المرگ ہو گیا | اور دل کی کمزوری سے تڑپنے لگا

سحر برد شخصی چراغش بسر | رمق دید ازو چون چراغ سحر
صبح کو ایک شخص اس کے سرہانے چراغ لے گیا | اور چراغ سحری کی طرح اسکا سانس دیکھا

همی گفت غلغل کنان از فرح | و مَن دَقّ باب الکریم انفتح
خوشی سے شور کرتا ہوا یہ کہتا تھا | جس نے کریم کے دروازہ کو کھٹکھٹایا کھل گیا

طلبگار باید صبور و حمول | که نشنیده ام کیمیاگر ملول
طالب صابر اور برداشت کرنیوالا چاہیے | کہ میں نے کیمیاگر کو ملول نہیں سنا

چه زرها بخاک سیاه در کند | که باشد که روزی مسی زر کند
کس قدر سونا خاک میں ملاتا ہے | تاکہ کسی دن تانبے کو سونا بنا سکے

زر از بهر چیزی خریدن نکوست | نخواهی خریدن به از ناز دوست
روپیہ کسی چیز کی خریداری کے لئے اچھا ہے | دوست کے ناز کے عوض میں نہ خریدنا چاہیئے

گر از دلبری دل به تنگ آیدت | دگر غمگساری بچنگ آیدت
اگر ایک معشوق سے تیرا دل تنگ ہو جائے | تو کوئی دوسرا غمگسار تیرے ہاتھ لگے

مبر تلخ عیشی ز روی ترش | بآبی دگر آتشش باز کش
کسی ترش رو سے تلخ عیش نہ اٹھا | اس کی آگ کسی دوسرے پانی سے بجھا

ولی گر بخوبی ندارد نظیر! | باندک دل آزار ترکش مگیر
اور اگر وہ خوبصورتی میں نظیر نہیں رکھتا | تو معمولی بات کی آزردگی پر اس کو نہ چھوڑ

توان از کسی دل بپرداختن | که دانی که بی او توان ساختن
اس سے دل خالی کیا جا سکتا ہے | جسے تو سمجھے کہ بغیر اسکے موافقت ممکن ہے

حکایت در معنی آنکه طالب صادق بجفای برنگردد

عاشق صادق کا جفائے معشوق سے نہ پھرنے کے بیان میں

شبی تا سحر صالحی زنده داشت | سحر دست بهر دعا بر فراشت
ایک رات ایک نیک آدمی صبح تک جاگتا رہا | اور صبح کے وقت دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے

یکی هاتف انداخت در گوش پیر | که بی حاصلی رو سر خویش گیر
ایک ہاتف نے اس بوڑھے کے کان میں کہا | کہ تو بیہودہ ہے اور اپنا راستہ لے

برین در دعای تو مقبول نیست
بخواری برو یا بزاری بایست
اس دروازے پر تیری دعا قبول نہیں
ذلت کے ساتھ جا یا عاجزی سے ٹھیرا رہ

شبی دیگر از ذکر و طاعت نخفت
مریدی ز حالش خبر داشت گفت
دوسری رات عبادت اور ذکر کی وجہ سے نہ سویا
ایک مرید نے اس کے حال سے خبر پا کر کہا

چو دیدی کزان روی بست ست در
بہ بیحاصلی سعی چندی مبر!
جب تو نے دیکھا کہ اس طرف سے دروازہ بند ہے
تو بے فائدہ اس طرف کوشش نہ کر

بدیباجہ بر اشک یاقوتِ فام
بحسرت ببارید گفت ای غلام
یاقوتی رنگ کے آنسو چہرے پر
افسوس کے ساتھ برسائے اور کہا اے لڑکے

مپندار گردی عنان بر شکست
کہ من بازوارم ز فتراک دست
تو خیال نہ کر اگر اس نے عنان پھیر لی
تو میں شکار بند سے ہاتھ اٹھا لوں

بنومیدی آنگہ بگردیدمی
ازین رہ کہ راہِ دگر دیدمی
مایوس ہو کر میں اس وقت پھرتا
اگر اس راہ کے علاوہ اور کوئی راہ دیکھتا

چو خواہندہ محروم گشت از دری
چہ غم گر شناسد درِ دیگری
جب مانگنے والا ایک دروازہ سے خالی پھرا
تو کیا غم کہ دوسرے دروازہ کو پہچانے

شنیدم کہ راہم درین کوی نیست
ولی ہیچ راہی دگر روی نیست
میں نے سنا کہ اس گلی میں میرے لئے راہ نہیں
لیکن دوسری طرف بھی میرے لئے کوئی راستہ نہیں

درین بود سر بر زمین فدای
کہ گفتند در گوش جانش ندای
اس خیال میں سر نیاز زمین پر رکھے تھا
کہ اس کی جان کے کان میں آواز دی

قبولست گرچہ ہنر نیستش!
کہ جز ما پناہی دگر نیستش
پسند ہے اگرچہ وہ ہنرمند نہیں
کیونکہ سوائے ہمارے اس کی کوئی جائے پناہ نہیں

حکایت

یکی در نشاپور دانی چہ گفت
چو فرزندش از فرض خفتن بخفت
تو جانتا ہے کہ ایک شخص نے نیشاپور میں کیا کہا
جب اس کا لڑکا عشا کی نماز سے سو گیا

توقع مداری پسر گر کسی!
کہ بی سعی ہرگز بجای رسی
اے لڑکے اگر تو عقلمند ہے تو امید نہ رکھ
کہ بغیر کوشش کے مقصود حاصل کرے

سمیلان چو برنگیرد قدم
وجودیست بے منفعت چون عدم
جو سمیلان نہیں بڑھتی ہے
عدم کی طرح ایک وجود بے فائدہ ہے

طمع دار سود و بترس از زیان! | که بی بهره باشند فارغ زبان!
نفع کا طمع رکھ اور نقصان سے ڈر | کیونکہ بے فکر لوگ بے نصیب رہتے ہیں

حکایت در صبر بر جفای آنکہ از صبر نتوان کرد!

حکایت اس شخص کے ظلم پر صبر کے بیان میں کہ اس سے صبر نہیں کیا جا سکتا

شکایت کند نوعروس جوان | بہ پیری ز داماد نامہربان
ایک نوجوان دلہن شکایت کرتی ہے | باپ کے پاس بے مروت داماد کے بارے میں

کہ مپسند چندین کہ با این پسر | بہ تلخی رود روزگارم بسر
یہ پسند نہ کر کہ اس لڑکے کے ساتھ | تلخی کے ساتھ میں زمانہ بسر کروں

کسانیکہ با من درین منزل اند | نہ بینم کہ چون من پریشان دل اند
جو عورتیں میرے ہمراہ اس منزل میں ہیں | میں نہیں دیکھتی کہ میری طرح پریشان دل اند

زن و مرد باہم چنان دوست اند | کہ گوئی دو مغز و یکی پوست اند
عورت و مرد باہم اس طرح خوش ہیں | تو کہے کہ ایک پوست دو مغز ہیں

ندیدم درین مدت از شوی من | کہ باری بخندد در روئ من!
میں نے اپنے شوہر اس مدت میں نہیں دیکھا | کہ ایک مرتبہ بھی میرے سامنے ہنسا ہو

شنید این سخن پیر فرخندہ فال | سخندان بود مرد دیرینہ سال
اس مبارک بوڑھے نے یہ بات سنی | بوڑھا آدمی سخن فہم ہوتا ہے

جوابی چہ پیرانہ اش گفت خوش | کہ گر خوبروئیست بارش بکش
کیا بوڑھوں جیسا اس کو اچھا جواب دیا | کہ اگر وہ صورت ہے تو اس کے ناز اٹھا

دریغ ست روی از کسی تافتن | کہ دیگر نشاید چنو یافتن
اس شخص سے منہ پھیرنا افسوس ہے | کہ اس جیسا اور دوسرا نہ پا سکے

چرا سر کشی زانکہ گر سر کشد | بحرف وجودت قلم در کشد
اگر وہ سرکشی کرتا ہے تو تو کیوں سرکشی کرتی ہے | کہ وہ تیری زندگی خراب کرے

رضا دہ بفرمان حق بندہ وار | کہ چون او نہ بینی خداوندگار
خدا کے حکم غلام کی طرح راضی رہو | کیونکہ اس جیسا اور مالک نہ دیکھے گی

یکم روز بر بندہ دل بسوخت | کہ میگفت و فرماندہش میفروخت
ایک دن میرا دل ایک غلام کی حالت پہ جلا | اس کا مالک اس کو بیچتا تھا اور کہتا تھا

چہ

ترا بندہ از من بہ افتد بسی	مرا چون تو دیگر نیفتد کسی
تجھ جیسے غلام تجھ کو بہت ملیں گے	مگر مجھے تجھ جیسا مالک نہ ملے گا

حکایت در معنی اختیار در بر درمان از قبل دوست

دوست کی طرف سے دوا پر درد　اختیار کرنے کی حقیقت میں

طبیبی پری چہرہ در مرد بود	کہ در باغ دل قامتش سرو بود
شہر مرد میں ایک خوبصورت حکیم تھا	لوگوں کے دل باغ میں اس کا قد سرو تھا
نہ از درد دلہای ریشش خبر	نہ از چشم بیمار خویشش خبر
نہ اس کو زخمی دلوں کے درد کی خبر	نہ اپنی بیمار آنکھ کی اس کو خبر تھی
حکایت کند دردمندے غریب	کہ خوش بود چندے سرم طبیب
ایک دردمند مسافر بیان کرتا ہے	کہ چند دن تک میرا خیال اس حکیم کے بارے میں اچھا تھا
نمیخواستم تندرستی خویش	کہ دیگر نیاید طبیبم بہ پیش
میں اپنی تندرستی نہیں چاہتا تھا	کیونکہ پھر وہ حکیم میرے سامنے نہ آئیگا
بسا عقل زور آور چیر دست	کہ سودای عشقش کند زیردست
بہت زور آور اور غالب عقل کو	عشق کا سودا زبردست کر دیتا ہے
چو سودا خرد را بمالید گوش	نیارد دگر سر برآورد ہوش
جب سودا نے عقل کی گوشمالی کی	تو پھر ہوش سر نہیں اٹھاتی

حکایت در معنی استیلای عشق بر عقل

عقل پر عشق کے　غالب ہونے کی حقیقت

یکی پنجۂ آہنین راست کرد	کہ با شیر زورآوری خواست کرد
ایک شخص نے اپنے مضبوط ہاتھ کو درست کیا	اور شیر کے ساتھ زور آزمائی چاہی
چو شیرش بسر پنجہ در خود کشید	دگر زور در پنجۂ خود ندید
جب شیر نے اس کو اپنے پنجہ سے کھینچا	تو پھر اس نے اپنے پنجہ میں طاقت نہ دیکھی
یکی گفتش آخر چہ خسپی چو زن	بسر پنجہ آہنینش بزن!
ایک نے کہا آخر کیوں عورت کی طرح سوتا ہے	اپنے آہنی پنجہ سے اس کو مار
شنیدم کہ مسکین دران زیر گفت	نشاید بدین پنجہ با شیر گفت
میں نے سنا کہ وہ عاجز اس درندہ کے قبضہ میں کہتا	تھا اس پنجہ سے شیر کے ساتھ مقابلہ نہ کرنا چاہیے

چو بر عقل دانا شود عشق چیر	همان پنجهٔ آهنین است و شیر
جب دانا کی عقل پر عشق غالب ہوتا ہے	تو وہی پنجہ آہنی اور شیر ہے
تو در پنجهٔ شیر مرد اوژنی	چه سودت کند پنجهٔ آهنی!
تو شیر مرد کے پنجہ میں ہے	تجھ کو لوہے کا پنجہ کیا فائدہ کرے
چو عشق آمد از عقل دیگر مگوی	که در دست چوگان اسیر است گوی
جب عشق آیا تو پھر عقل سے بات نہ کر	کیونکہ چوگان کے ہاتھ میں گیند قید میں ہے

حکایت در معنی عزت محبوب در نظر محب!

معشوق کی عزت عاشق کی نظروں میں

میان دو عمزاده صلت فتاد	دو خورشید سیمای مهتر نژاد
دو چچا زادوں کے درمیان رہنے کا اتفاق ہوا	دونوں کا چہرہ آفتاب کی طرح اور شریف فطرت تھے
یکی را بغایت خوش افتاده بود	دگر نافر و سرکش افتاده بود
ایک نہایت خوش مزاج تھا	دوسرا نفرت کرنے والا اور سرکش تھا
یکی لطف و خلق پری وار داشت	یکی روی در روی دیوار داشت
ایک کا خلق ولطف پری کی طرح تھا	اور دوسرا اپنا منہ دیوار کی طرف رکھتا تھا
یکی خویشتن را بیاراستی	دگر مرگ خویش از خدا خواستی
ایک اپنے آپ کو سجاتا تھا	اور دوسرا خدا سے اپنی موت چاہتا تھا
پسر را نشاندند پیران ده	که مهرت برو نیست مهرش بده
لڑکے کو گاؤں کے بوڑھے نے بٹھایا اور کہا	اگر تیری اس سے محبت نہیں تو اسکا مہر دے
بخندید و گفتا بصد گوسفند	نغابن نباشد رهائی ز بند
ہنسا اور کہا کہ سو بکریوں کے عوض	قید سے رہائی پانے کا افسوس نہیں
بناخن پری چهره میکند پوست	که هرگز بدین کے شکیبم ز دوست
پری چہرہ ناخنوں سے کھال نوچتی تھی	کہ اس مہر کے ساتھ دوست سے کس طرح صبر کرونگی
کند ترک مهر و وفا و وصول	مرا زان چه گر رد کند یا قبول
محبت وفا اور ملاقات کو ترک کرے	مجھے اس سے کیا رد کرے یا قبول کرے
بیا همچنین زندگانی کنم	جفا بینم و مهربانی کنم
آئیں اس طرح زندگی بسر کروں	جفا دیکھوں اور مہربانی کروں

نه صد گوسفندم که سی صد هزار	نباید نباید بدان روی یار
نہ سو بکریوں بلکہ تیس لاکھ	دوست کے چہرہ دیکھنے کے عوض میں نہ چاہیئں
ز اهر چه مشغول دارد ز دوست	که انصاف پرسی دلارام اوست
جو کچھ تجھ کو دوست سے مشغول رکھے	اگر انصاف پوچھے تو تیرا معشوق وہی ہے
یکی پیش شوریده حال نبشت	که دوزخ تمنای کنی یا بهشت
ایک شخص نے ایک شوریدہ سر عاشق کو لکھا	کہ دوزخ کی تمنا کرتا ہے یا بہشت کی
بگفتا مپرس از من این ماجرا	پسندیدم آنچه او پسندد مرا
اس نے کہا مجھ سے یہ ماجرا نہ پوچھ	میں نے وہی پسند کیا جو وہ میرے لئے پسند کرتا ہے

حکایت مجنون و صدق محبت او با لیلیٰ

مجنوں اور اس کی سچی محبت لیلےٰ	کے ساتھ کا حال
به مجنون کسی گفت کای نیک پی	چه بودت که دیگر نیائی بحی
ایک نے مجنوں سے کہا کہ اے نیک قدم	تجھے کیا ہوا کہ تو پھر قبیلہ حی میں نہیں آتا
مگر در سرت شور لیلیٰ نماند	خیالت دگر گشت و میلی نماند
شاید تیرے سر میں لیلےٰ کا سودا نہیں رہا	تیرا خیال بدل گیا اور تجھے کچھ میلان نہیں رہا
چو بشنید بیچاره بگریست زار	که ای خواجه دستم ز دامن بدار
جب اس نے سنا تو بیچارہ بہت رویا	کہ اے خواجہ میرے دامن سے ہاتھ اٹھا
مرا خود دل دردمند است خیز	تو نیزم نمک بر جراحت مریز
میرا دل خود دردمند ہے، اُٹھ	اور تو بھی میرے زخم پر نمک نہ چھڑک
نه دوری دلیل صبوری بود	که بسیار دوری ضروری بود
دور رہنا صابر ہونے کی دلیل نہیں ہے	بلکہ اکثر اوقات دور رہنا ضروری ہوتا ہے
بگفت ای وفادار فرخنده خوی	پیامی که داری بلیلی بگوی
اس نے کہا اے باوفا مبارک عادت	اگر تیرا پیام لیلےٰ کی طرف ہے تو کہو
بگفتا مبر نام من پیش دوست	که حیف است ذکر من آنجا که اوست
مجنوں نے کہا میرا نام دوست کے سامنے نہ لے	افسوس میرا ذکر اس جگہ ہو جہاں وہ ہو

حکایت سلطان محمود و صدق محبت او و سیرت ایاز

سلطان محمود کی سچی محبت	اور ایاز کی خصلت

یکی خرده بر شاه غزنین گرفت — که حسنی ندارد ایاز ای شگفت
ایک شخص نے سلطان محمود پر نکتہ چینی کی — تعجب ہے کہ ایاز خوبصورتی نہیں رکھتا

گلی را که نه رنگ باشد نه بوی — غریب ست سودائے بلبل بروی
جس پھول میں رنگ اور بو نہ ہو — بلبل کا اس پر عاشق ہونا تعجب ہے

به محمود گفت اینحکایت کسے — به پیچید از اندیشه بر خود بسے
محمود سے کسی نے یہ ذکر کیا — اور اس نے اس فکر سے بہت پیچ و تاب کھایا

که عشق من ای خواجه بر خوے اوست — نه بر قد و بالای نیکوی اوست
کہا کہ میرا عشق اس کی خصلت پر ہے — اس کے خوبصورت بلند قدر پر نہیں ہے

شنیدم که در تنگنائے شتر — بیفتاد و بشکست صندوق در
میں نے سنا کہ اونٹ ایک تنگ گلی میں — گر پڑا اور موتی کا صندوق ٹوٹ گیا

به یغما ملک آستین برفشاند — وز انجا به تعجیل مرکب براند
بادشاہ نے لوٹ کے لئے حکم دیدیا — اور وہاں سے جلدی گھوڑا چلایا

سواران پی در و مرجان شدند — ز سلطان بیغما پریشان شدند
سوار موتی اور مرجان لینے میں مشغول ہوئے — اور لوٹ کی وجہ سے بادشاہ سے علیحدہ ہوگئے

نماند از وشاقان گردن فراز — کسی در قفای ملک جز ایاز
بلند مرتبہ ملازم بھی نہ رہے — سوائے عیاز کے بادشاہ کے پیچھے

نگه کرد کای دلبر پیچ پیچ — ز یغما چه آوردهٔ گفت هیچ
دیکھ کر کہا کہ اے معشوق دل پھنسانیوالے — لوٹ سے کیا لایا ایاز نے کہا کچھ نہیں

من اندر قفای تو می تاختم — ز خدمت به نعمت نپرداختم
میں تیرے پیچھے دوڑتا تھا — خدمت کی وجہ سے نعمت کی طرف مشغول نہ ہوا

گرت قربتی هست در بارگاه — بخلعت مشو غافل از بادشاه
اگر دربار میں تیری کچھ عزت ہے — تو خلعت کی وجہ سے بادشاہ سے غافل نہ ہو

خلاف طریقت بود کاولیا — تمنا کنند از خدا جز خدا
یہ طریقت کے خلاف ہے اگر اولیا — خدا سے سوائے خدا کے تمنا کرے

گر از دوست چشمت بر احسان اوست — تو در بند خویشی نه در بند دوست
اگر دوست سے تجھ کو احسان کی امید ہے — تو تو اپنی فکر میں ہے نہ کہ دوست کی فکر میں

ترا تا دہن باشد از حرص باز
تیرا منہ جب تک حرص سے کھلا رہے گا
نیاید بگوش دل از غیب راز
تو غیب سے تیرے کان میں کوئی بھید نہ آئیگا

حقیقت سرائیست آراستہ
حقیقت ایک سجا ہوا گھر ہے
ہوا و ہوس گرد برخاستہ
ہوا و ہوس اس کی اٹھی ہوئی گرد ہے

نہ بینی کہ جائے کہ برخاست گرد
تو نہیں جانتا کہ جس جگہ گرد اٹھتی ہے
نہ بیند نظر ورچہ بیناست مرد
تو نظر کچھ نہیں دیکھتی اگرچہ آدمی بیناہے

حکایت در معنی قدم درست مردان!

دوست مردوں کے قدم کی حقیقت

قضا را من و پیری از فاریاب
اتفاق سے میں اور ایک بوڑھا فاراب کا رہنے والا
رسیدیم در خاک مغرب بآب
مغرب کی زمین میں دریا کے کنارے پہنچے

مرا یک درم بود و برداشتند
میرے پاس ایک درم تھا مجھکو اٹھا لیا
بکشتی و درویش نگذاشتند
کشتی والے نے اور بوڑھے فقیر کو چھوڑ دیا

سیاہان براندند کشتی چو دود
ملاحوں نے کشتی دھوئیں کی طرح چلائی
کہ آن ناخدا ناخدا ترس بود
کیونکہ وہ ملاح خدا سے بے خوف تھا

مرا گریہ آمد ز تیمار جفت
مجھ کو ساتھی کی غمخواری سے رونا آیا
بر آن گریہ قہقہ بخندید و گفت
میرے رونے پر وہ ساتھی ہنسا اور کہا

مخور غم برائے من ای پر خرد
اے عقلمند میرے لئے غم نہ کھا
مرا آنکس آرد کہ کشتی برد
مجھ کو وہ لائیگا جو کشتی چلاتا ہے (خدا)

بگسترد سجادہ بر روی آب
پانی پر اس نے سجادہ بچھایا
خیال ست پنداشتم یا بخواب
میں نے خیال تصور کیا یا خواب

ز مدہوشیم دیدہ آن شب نخفت
مدہوشی سے میری آنکھ اس رات نہ لگی
نگہ بامدادان بمن کرد و گفت
صبح کو اس نے میری طرف دیکھا اور کہا

عجب ماندی ای یار فرخندہ رائے
اے مبارک رائے دوست تجھے تعجب ہے
ترا کشتی آورد و ما را خدائے
کہ تجھکو کشتی لائی اور مجھکو خدا لایا

چرا اہل صورت بدین نگروند
اہل دنیا میری طرف اسلئے رجوع نہیں کرتے
کہ ابدال در آب و آتش روند
کہ ابدال پانی اور آگ میں چلتے ہیں

نہ طفلی کہ از آتش ندارد خبر
کیا لڑکا جو آگ سے خبردار نہیں
نگہدارد ش مادرِ مہرور
اس کی محبت والی ماں اس کی حفاظت نہیں کرتی

پس آنانکہ در وجد مستغرق اند
پس وہ لوگ جو وجد میں ڈوبے ہوئے ہیں
چنین دان کہ منظور عین الحق اند
اس طرح جان کہ خدا کی نظروں میں پسندیدہ ہیں

نگہدارد از تاب آتش خلیل!
ابراہیم علیہ السلام کو وہ آگ کی گرمی سے محفوظ رکھتا ہے
چو تابوت موسیٰ از غرقاب نیل
جسطرح اس نے تابوت موسیٰ کو دریائے نیل میں غرق ہونیسے بچایا

چو کودک بدستِ شناور برست
جب لڑکا تیراک کے ہاتھ میں ہے
نترسد وگر دجلہ پہناور ست
تو ڈرتا نہیں گو دریائے دجلہ فراخ ہے

تو بر روئے دریا قدم چون زنی
تو دریا میں کس طرح قدم رکھے
چو مردان کہ بر خشک تر دامنی
مردوں کی طرح جب زمین پر بد اعمال ہے

گفتار اندر معنی فنای موجودات با کبریای باری تعالیٰ عزاسمہ

موجودات کے فنا ہونے کی حقیقت اللہ تعالیٰ کی بزرگی سے (بزرگ ہے نام اس کا)

رہ عقل جز پیچ بر پیچ نیست
عقل کی راہ سوائے پیچ در پیچ کے نہیں ہے
بر عارفان جز خدا ہیچ نیست
عارفوں کے نزدیک خدا کے سوا اور کچھ نہیں ہے

توان گفتن این حقایق شناس
حقیقت شناس لوگوں سے یہ باتیں کہی جا سکتی ہیں
ولی خردہ گیرند اہل قیاس
اہل قیاس جو ہیں وہ نکتہ چینی کرتے ہیں

کہ پس آسمانون و زمین چیستند
پس یہ زمین و آسمان کیا ہیں
بنی آدم و دام و دد کیستند
انسان چارپائے اور درندے کون ہیں

پسندیدہ پرسیدہ ای ہوشمند
اے عقلمند تو نے اچھی بات پوچھی
بگویم گر آید جوابت پسند
میں کہوں اگر تجھے جواب پسند آئے

کہ ہامون و دریا و کوہ و فلک
کہ جنگل دریا پہاڑ اور آسمان
پری آدمی زاد و دیو و ملک
پری اور آدمی زاد دیو اور فرشتے

ہمہ ہرچہ ہستند ازان کمتر اند
یہ سب کچھ بھی ہیں اس سے کمتر ہیں
کہ با ہستش نام ہستی برند
کیونکہ اس کی ہستی کے ساتھ ان کی ہستی کا نام لیتے ہیں

عظیم ست پیش تو دریا بموج
تیرے سامنے دریا لہروں کی وجہ سے بڑا ہے
بلندست وگردون گردان باوج
اور گردش کرنیوالا آسمان ہے بلندی کی وجہ سے

ولی اہل صورت کجا پی برند — کہ ارباب معنی بملکی درند!
لیکن اہل صورت کیسے سراغ پائیں — کیونکہ صاحب حقیقت اس ملک میں ہیں

کہ گر آفتاب ست یک ذرہ نیست — وگر ہفت دریاست یکقطرہ نیست
یہ جو آفتاب ہے ایک ذرہ کے برابر نہیں — اور جو سات دریا ہیں ایک قطرہ نہیں

چو سلطان عزت علم بر کشد — جہان سر بجیب عدم در کشد
اگر عزت کا بادشاہ (خدا) جھنڈا اٹھائے — تو جہان معلوم ہو جانے

حکایت دہقان در لشکر سلطان

ایک کسان کا قصہ — بادشاہ کے لشکر میں

رئیس دہی با پسر در رہے — گذشتند بر قلب شاہنشہے
ایک گاؤں کا رئیس ایک لڑکے کے ساتھ جا رہا تھا — دونوں کا گذر شاہنشاہ کے لشکر پر ہوا

پسر چاوشان دید و تیغ و تبر — قباہای اطلس کمرہای زر
لڑکے نے نقیب اور تیغ و تبر دیکھے — قبائیں اطلسی اور سنہری کمر بند دیکھے

یلان کماندار نخچیر زن — غلامان ترکش کش و تیر زن
پہلوان تیرانداز شکاری — غلام ترکش اٹھانے والے اور تیر چلانیوالے

یکی در برش پرنیانی قباہ — یکی بر سرش خسروانی کلاہ
ایک جس کے بدن پر ریشمی قبا — ایک جس کے سر پر شاہی کلاہ

پسر کان ہمہ شوکت و پایہ دید — پدر را بغایت فرومایہ دید
لڑکے نے کہ وہ شان و شوکت دیکھی — اپنے باپ کو نہایت عاجز دیکھا

کہ حالش بگردید و رنگش بریخت — ز ہیبت بہ بیغولہ در گریخت
کہ اس کا حال دگرگوں ہوا اور رنگ اڑ گیا — اور ڈر سے ایک گوشہ میں بھاگ گیا

پسر گفتش آخر بزرگ دہی — بسرداری از سر بزرگان مہی!
لڑکے نے اس سے کہا آخر تو گاؤں کا سردار ہے — سرداری میں تو سرداروں کا سردار ہے

چہ بودت کہ ببریدی از جان امید — بلرزیدی از پادشاہی چو بید
تجھے کیا ہوا کہ تونے جان سے امید قطع کردی — اور بید کی طرح بادشاہ سے کانپنے لگا

بلی گفت سالار فرمان دہم — ولی عزتم ہست تا در دہم
کہا ہاں میں سالار و حاکم ہوں — مگر میری اسوقت تک ہے جب میں گاؤں میں ہوں

بزرگان ازان دہشت آلودہ اند — کہ در بارگاہی ملک بودہ اند
بزرگ اس خوف سے بھرے ہوئے ہیں — جو بادشاہ کے دربار میں رہے ہیں

توای بیخبر ہمچنان در دہی — کہ بر خویشتن منصبی می نہی!
اے بے صبر تو اس طرح توگاؤں میں ہے — کہ اپنے لئے ایک مرتبہ رکھتا ہے

نگفتند حرفی زبان آوران — کہ سعدیؒ نگوید مثالی بران
شاعروں نے کوئی ایسی بات نہیں کہی — کہ اس پر سعدیؒ کے مثال نہ کہی ہو

حکایت کرم شب تاب.

ایک جگنو کی — حکایت

مگر دیدہ باشی کہ در باغ وراغ — تتابد بشب کرمکی چون چراغ
شاید تو نے باغ اور سبزہ زار میں دیکھا ہو — ایک کیڑے کو چراغ کی طرح چمکتا ہوا

یکی گفتش ای مرغکِ شب فروز — چہ بودت کہ بیرون نیائی بروز
ایک نے اسے کہا کہ اے رات کے چمکنے والے کیڑے — تجھے کیا ہوتا ہے کہ تو دن کو باہر نہیں آتا

بہ بین کاتشین کرمکِ خاک زاد — جواب از سر روشنائی چہ داد
دیکھ اس خاک نژاد آتشین کیڑے نے — روشندلی کے روسے کیا اچھا جواب دیا

کہ من روز و شب جز بصحرا نیم — ولی پیش خورشید ہیدا نیم
کہ میں رات دن سوائے صحرا کے اور کہیں نہیں — مگر سورج کے سامنے روشن نہیں

حکایت دانشمند با اتابک سعد بن زنگی غفر اللہ لہٗ!

ایک عقلمند کی حکایت اتابک سعد بن زنگی کے ساتھ

ثنا گفت بر سعد زنگی کسی — کہ بر تربتش باد رحمت بسی
کسی نے سعد زنگی کی تعریف کی — اس کی قبر پر اللہ کی بہت رحمت ہو

درم دادو تشریف و نواختش — بمقدار خود منزلت ساختش
درم دیا خلعت دیا اور اس کو سرفراز کیا — اور اپنی حیثیت کے مطابق اس کی عزت کی

چو اللہ و بس دید بر نقش زر — بشورید و برکند خلعت ز بر!
جب اس نے سکہ پر (اللہ بس) دیکھا — پریشان ہوا اور خلعت بدن سے اتار ڈالا

ز سوزش چنان شعلہ در جان گرفت — کہ برجست و راہِ بیابان گرفت!
اس کے سوز سے اس کی جان کو آگ لگ گئی — اٹھا اور بیابان کو روانہ ہوا

یکی گفتش از همنشینان وحشت	چه دیدی که حالت دگرگونه گشت
ایک نے جنگل کے ہمنشینوں میں سے اس کو کہا	تو نے کیا دیکھا کہ تیری حالت دگرگون ہوئی
تو اوّل زمین بوسه دادی سه جای	بنایستی آخر زدن پشت و پای
تو نے پہلے زمین کو تین جگہ سے چوما یعنے شاہی ادب بجالایا	آخر کو اس کو ٹھکرانا نہیں چاہیئے تھا !
بخندید کاول ز بیم و امید	همی لرزه بر تن فتادم چو بید
ہنسا اور کہا کہ پہلے خوف اور امید سے	میرے بدن کو بید کی طرح لرزہ ہوا
بآخر ز تمکین الله و بس	نه چیزم بچشم اندر آمد نه کس
آخر میں (اللہ و بس) کے دبدبے سے	نہ کوئی چیز میری آنکھوں میں سمائی نہ کوئی آدمی

حکایت مردِ حق شناس

ایک اللہ کے پہچاننے والے کی حکایت

بشهری در از شام غوغا فتاد	گرفتند پیری مبارک نهاد
شام کے ایک شہر میں شور ہوا	کہ ایک بوڑھے مبارک آدمی کو پکڑ لیا گیا
هنوز آن حدیثم بگوش اندرست	چو قیدش نهادند بر پاؤ دست
ابھی تک وہ بات میرے کان میں ہے	جب بیڑی اس کے ہاتھ پاؤں میں ڈالی گئی
که گفت ار نه سلطان اشارت کند	کرا زهره باشد که غارت کند
کہا کہ جبتک سلطان (یعنے خدا) اشارہ نہ کرے	کس کی طاقت ہے کہ لوٹ مار کرے
بباید چنین دشمنی دوست داشت	که میدانمش دوست بر من گماشت
ایسے دشمن کو دوست رکھنا چاہیئے	کہ میں جانتا ہوں کہ دوست نے مجھ پر مقرر کیا
اگر عز و جاه است وگر ذلّ و قید	من از حق شناسم نه از عمرو زید
اگر عزت مرتبہ ہے یا ذلت و قید ہے	میں حق کی طرف سے سمجھتا ہوں نہ کہ عمرو زید سے
ز علّت مدارای خردمند بیم	چو داروی تلخت فرستد حکیم !
بیماری سے اے عقل والے خوف نہ کر	جب تجھکو تلخ دوا حکیم بھیجے
بخور هر چه آید ز دستِ حبیب	نه بیمار داناترست از طبیب
کھا جو کچھ دوست کے ہاتھ سے آئے	طبیب سے بیمار زیادہ عقلمند نہیں ہے

حکایت صاحبِ نظر پارسا

ایک پارسا عارف کی حکایت

باب سوم

یکی را چو من دل بدست کسی	وگر بودمی بردخواری بسی
ایک کا دل میری طرح کسی کے ہاتھ میں	گرو تھا اور وہ بہت مصیبت اٹھاتا تھا
پس از ہوشمندی و فرزانگی	بدف برزدندش ز دیوانگی
دانائی اور عقلمندی کے بعد	اس کی دیوانگی کو لوگوں نے مشہور کیا
قفا خوردی از دست یاران خویش	چو مسمار پیشانی آوردہ پیش
اپنے دوستوں کے ہاتھ سے گردانی کھاتا	جب میخ کی طرح اپنی پیشانی سامنے کرتا
خیالش چنان بر سر آشوب کرد	کہ بازم دماغش لگد کوب کرد
جنوں نے اس کے سر پر اتنا ہجوم کیا	کہ اس کے دماغ کے کو لاتوں سے کوٹا
ز دشمن جفا بردی از بہر دوست	کہ تریاق اکبر بود زہر دوست
دوست کی خاطر دشمنوں کی جفائیں برداشت کر	کیونکہ دوست کا زہر تریاق اکبر ہوتا ہے
نبودش ز تشنیع یاران خبر	کہ غرقہ ندارد ز باران خبر
اس کو یاروں کی طعن کی خبر نہ تھی	اس لئے کہ غرق ہوئے ہوئے کو بارش کی خبر نہیں ہوتی
کرا پائے خاطر برآید بسنگ	نیندیشد از شیشۂ نام و ننگ
جس شخص کے دل کا پاؤں پتھر پر آتا ہے	وہ شرم و حیا کے شیشے سے خوف نہیں کرتا
شب دیو خود را پریچہرہ ساخت	در آغوش آمرد بروی بتافت
ایک رات شیطان نے اپنے کو پری چہرہ بنایا	اس مرد کی گود میں آیا اور اس پر حملہ کیا
سحر گہ مجال نمازش نبود	ز یاران کس آگہ ز رازش نبود
صبح اس کو نماز ادا کرنے کی مجال نہ تھی	اس کے یاروں سے کوئی بھی اس راز سے واقف نہ تھا
بآبی فرو رفت نزدیک بام	برو بستہ سرما دری از رخام
کوٹھے کے نزدیک پانی کی طرف گیا	سردی نے اس کا دروازہ برف سے بند کیا ہوا تھا
نصیحت گری لومش آغاز کرد	کہ خود را بکشتی درین آب سرد
ایک نصیحت کرنے والے نے اسپر ملامت شروع کی	کہ تو نے اپنے آپ کو اس سرد پانی میں مار ڈالا
ز برنائے منصب برآمد خروش	کہ زنہار ازین حرف منکر خموش
انصاف پسند جوان نے شور کیا	کہ ضرور ایسی بری باتوں سے خاموش رہ
مرا پنجروز این پسر دلفریفت	ز مہرش خیالم کہ نتوان شکیفت
پانچ روز میرا دل اس لڑکے نے فریفتہ کیا	اس کی محبت میں میرے لئے صبر کرنا ممکن نہیں

نہ پرسید باری بخلق خویشم
اس نے ایک دفعہ بھی خوش خلقی سے نہ پوچھا
نگر تا چہ بارش بجان میکشم
دیکھ میں کس قدر اسکا بوجھ اپنی جان پر کھینچتا ہوں

پس آن را کہ شخصم ز خاک آفرید
پس وہ جس نے میرا بدن خاک سے بنایا
بقدرت درو جانِ پاک آفرید
اور قدرت سے اس میں جان ڈالی

عجب داری ار بار امرش برم
تجھے تعجب ہے کہ میں اسکے حکم کا بوجھ اٹھاتا ہوں
کہ دایم باحسان و فضلش درم
کہ ہمیشہ اس کے احسان و فضل میں ہوں

گفتار در سماع اہل دل و تقریر حق و باطل آن

اہل باطن کے سماع اور اس کے حق و باطل کے متعلق

اگر مرد عشقی کم خویش گیر
اگر تو مرد عاشق ہے کہ اپنے آپ کو فنا سمجھ
وگرنہ رہِ عافیت پیش گیر
اگر نہیں تو عافیت کا راستہ لے

مترس از محبّت کہ خاکت کند
محبت سے نہ ڈر کہ تم کو خاک میں ملاتی ہے
کہ باقی شوی گر ہلاکت کند
اگر وہ تجھکو ہلاک کرے تو تو باقی رہے گا

نروید نبات از حبوب درست
درست دانہ سے سبزہ نہیں اُگتا
مگر خاک بروی بگردد نخست
مگر جب تک اسپر پہلے مٹی نہ پھرے

ترا باحق آن آشنائی دہد
وہ تجھکو خدا سے آشنا کرتا ہے
کہ از دستِ خویشت رہائی دہد
جو تجھ کو تیرے ہاتھ سے رہائی دلاتا ہے

کہ تا باخودی در خودت راہ نیست
جب تک تو خودی میں ہے تجھ کو اپنے میں راہ نہیں
وزین نکتہ جز بیخود آگاہ نیست
اور اس نکتہ سے سوائے بے خود کے کوئی آگاہ نہیں

نہ مطرب کہ آواز پای ستور
مطرب نہیں بلکہ چارپایا کے پاؤں کی آواز ہے
سماع ست اگر عشق داری و شور
اگر تجھے عشق و شوار ہے تو راگ ہے

مگس پیش شوریدہ دل پر نزد
شوریدہ دل کے سامنے مکھی پر نہیں مارتی
کہ او چون مگس دستِ بر سر نزد
کیونکہ وہ مکھی کی طرح ہاتھ سر پر مارتا ہے

نہ بم داند آشفتہ سامان نہ زیر
عاشق نہ بلند آواز جانتا ہے نہ باریک
بآواز مرغی بنالد فقیر
ایک پرندہ کی آواز سے فقیر نالہ کرتا ہے

سرایندہ خود می نگردد خموش
گانے والا آپ خاموش نہیں رہتا
ولیکن نہ ہر وقت باز ست گوش
لیکن ہر وقت کان کھلا ہوا نہیں ہے

چو شوریدگان می پرستی کنند	بر آواز دولاب مستی کنند
جب عاشق محبت کی شراب پیتے ہیں	تو گراری کی آواز پر مستی کرتے ہیں
برقص اندر آیند دولاب وار	چو دولاب برخود بگریند زار
گراری کی طرح ناچتے ہیں !	اور گراری کی طرح اپنے آپ پر روتے ہیں
بہ تسلیم سرور گریبان برند	چو طاقت نماند گریبان درند
تسلیم کے ساتھ سر گریبان میں لے جاتے ہیں	جب طاقت نہیں رہتے تو گریبان پھاڑتے ہیں
بگویم سماع ای برادر کہ چیست	مگر مستمع را بدانم کہ کیست
میں بتاؤں کے اے بھائی سماع کیا ہے	مگر میں نہیں جانتا کہ سننے والا کون ہے
گر از برج معنی بود طیر او !	فرشتہ فرو ماند از سیر او
اگر حقیقت کے برج سے اس کی پرواز ہو	تو فرشتہ اس کے سیر سے عاجز رہتا ہے
وگر مرد لہوست و بازی ولاغ	قوی تر شود لہوش اندر دماغ
اگر بیہودہ کھیل کود کا آدمی ہے	تو بیہودگی اور اس کے دماغ میں مضبوطی ہوتی ہے
چہ مرد سماع ست شہوت پرست	باآواز خوش خفتہ خیزد نہ مست
شہوت پرست راگ سننے کے قابل نہیں ہے	اچھی آواز سے سویا ہوا مست ہو کر نہیں اٹھتا
پریشان شود گل بباد سحر	نہ ہیزم کہ نشگافدش جز تبر
باد سحر سے گل (پھول) کھلتا ہے	نہ کہ لکڑی جو سوائے کلہاڑی کے نہیں پھٹتی
جہان پر سماع ست و مستی و شور	ولیکن چہ بیند در آئینہ کور
جہاں راگ مستی اور شور سے بھرا ہوا ہے	لیکن آئینہ میں اندھا کیا دیکھتا ہے
مکن عیب درویش حیران و مست	کہ غرقست ازان میزند پا و دست
حیران و مست و فقیر کی برائی نہ کر	کیونکہ وہ غرق ہے اس لئے وہ ہاتھ پاؤں مارتا ہے
نہ بینی شتر بر حدای عرب	کہ چونش برقص اندر آرد طرب
اونٹ کو نہیں دیکھتا کہ عرب کے حدی خوان کی آواز سے	خوشی اس کو کس طرح وجد میں لاتی ہے
شتر را چو شور طرب در سر است	اگر آدمی را نباشد خر است
اونٹ کے سر میں جب خوشی کا شور ہے	اگر آدمی کو نہ ہو تو گدھا ہے

حکایت

شکر لب جوانی نی آموختی	کہ دلہا ازو در آتش چون نی سوختی
ایک شیریں زبان جوان بانسری سیکھتا تھا	اور دلوں کو نرکل کی طرح آگ میں جلاتا تھا

پدر بارہا بانگ بروی زدی
باپ کئی دفعہ اس کو آواز مارتا تھا اور
بہ تندی و آتش دران نی زدی
وہ تندی اور غصہ سے آگ اس بانسری میں لگاتا یعنے دہجاتا (بجاتا)

شبے بر ادای پسر گوش کرد
ایک رات اس نے لڑکے کی روشن پر کان لگائے
سماعش پریشان و مدہوش کرد
راگ نے اس کو مدہوش اور پریشان کیا ہوا تھا

ہمی گفت بر چہرہ افگندہ خوی
چہرہ سے پسینہ ٹپکتا تھا اور کہتا تھا
کہ آتش بمن در زد این بار نی
کہ اس دفعہ بانسری نے مجھکو آگ لگا دی

ندانی کہ شوریدہ حالان مست
تو نہیں جانتا کہ عاشق مست حال
چرا بر فشانند در رقص دست!
وجد میں ہاتھ کیوں جھاڑتے ہیں

گشاید دری بر دل از واردات
واردات سے ایک دروازہ ان پر کھلتا ہے
فشانند سر دست بر کائنات!
اور وہ کائنات پر ہاتھ جھاڑتے ہیں یعنے ترک کرتے ہیں

حلالش بود رقص بر یاد دوست
دوست کی یاد میں رقص کرنا اس پر حلال ہے
کہ ہر آستینیش جانی دروست
کیونکہ اس کی ہر آستین میں ایک جان ہے

گرفتم کہ خود چابکی در شنائے
میں فرض کرتا ہوں تو خود تیرنے میں چالاک ہے
برہنہ توانی زدن دست و پائے
مگر ننگے ہاتھ پاؤں مار سکتا ہے

بکن خرقۂ نام و ناموس و زرق
بکر اور نام و ناموس کی گدڑی اتار ڈال
کہ عاجز بود مرد با جامہ غرق!
کیونکہ کپڑوں کے ساتھ ڈوبنے والا آدمی عاجز ہوتا ہے

تعلق حجابست بے حاصلی!
تعلق حجاب ہے اور بے حاصلی ہے
چو پیوند ہا بگسلی واصلی
جب رشتوں کو توڑتا ہے تو واصل ہوتا ہے

حکایت

کسی گفت پروانہ را کای حقیر
کسی نے پروانہ کو کہا کہ اے حقیر
برو دوستی در خور خود بگیر
جا اور اپنے لائق دوست تلاش کر

رہی رو کہ بینی طریق رجا
ایسا راستہ چل کہ امید کی راہ دیکھے
تو و مہر شمع از کجا تا کجا
تجھ میں اور شمع کی محبت میں بہت فرق ہے

سمندر نہ گرد آتش مگرد
تو سمندر نہیں ہے آتش کے گرد نہ گھوم
کہ مردانگی باید آنگہ نبرد
لڑائی کے وقت جوانمردی چاہیئے

ز خورشید پنہان شود موش کور
اندھی چھچھوندر آفتاب سے پنہاں رہتی ہے
کہ جہل است با آہنی پنجہ زور
کیونکہ مضبوط پنجہ آدمی سے زور آزمائی جہالت ہے

یکی را چو دانی که خصم تو اوست
ایک شخص کو تو جانتا ہے کہ تیرا دشمن ہے
نه از عقل باشد گرفتن بدوست
تو اس کو دوست بنانا عقلمندی نہیں ہے

ترا کس نگوید نکو می کنی!
تجھے کوئی نہیں کہتا کہ تو اچھا کرتا ہے
که جان در سر و کار او می کنی
کہ جان اس کی دوستی میں برباد کرتا ہے

گدائی که از پادشه خواست دخت
جس فقیر نے بادشاہ سے اسکی لڑکی طلب کی
قفا خورد و سودای بیهوده پخت
گردنی کھائی اور بیہودہ خیال پکایا

کجا در حساب آورد چون تو دوست
تیرے جیسے دوست کو شمع کب حساب میں لاتی ہے
که روی ملوک و سلاطین در اوست
کیونکہ بادشاہوں اور امیروں کی نظریں اسکی طرف ہیں

مپندار کو در چنان مجلسی
یہ خیال نہ کر کہ ایسی مجلس میں
مدارا کند با چو تو مفلسی
تیرے جیسے مفلس کی مدارات کی جائے

وگر با همه خلق نرمی کند
اگر تمام مخلوق کے ساتھ وہ نرمی کرے
تو بیچارهٔ با تو گرمی کند
تو تو عاجز ہے تجھ پر غصہ کرے گی

نگه کن که پروانهٔ سوزناک
نظر کر کہ اس سوز کے بھرے ہوئے پروانہ نے
چه گفت ای عجب گر بسوزم چه باک
کیا کہا۔ متعجب اگر میں جلوں تو کیا ڈر ہے

مرا چون خلیل آتشی در دل است
میرے دل میں ابراہیم علیہ السلام کی طرح ایک آگ ہے
که پنداری این بر من گل است
میں سمجھتا ہوں کہ یہ شعلہ میرے لئے پھول ہے

نه دل دامن دلستان می کشد
دل معشوق کا دامن نہیں کھینچتا ہے
که مهرش گریبان جان می کشد
بلکہ اس کی محبت جان کا گریبان کھینچتی ہے

نه خود را بر آتش بخود میزنم
میں اپنے آپ کو خود آگ پر نہیں مارتا
که زنجیر شوق ست در گردنم
بلکہ عشق کی زنجیر میری گردن میں ہے

مرا همچنان دور بودم که سوخت!
مجھے اسی طرح جب میں دور تھا جلایا
نه این دم که آتش بمن در فروخت
اس وقت مجھکو آگ نہیں لگی

نه آن میکند یار در شاهدی
معشوق معشوقی میں ناز ادا نہیں کرتا ہے
که با او توان گفتن از زاهدی
کہ اس سے پارسائی کے متعلق کہا جا سکے

که عیبم کند بر تولای دوست
کون میری برائی دوست کی محبت کرتا ہے
که من راضیم کشته در پای دوست
جبکہ میں دوست کے پاؤں پر مرا ہوا راضی ہوں

مرا بر تلف حرص دانی چراست
چو او هست اگر من نباشم رواست
تو جانتا ہے مجھے اپنے فنا ہونے پر کیوں طمع ہے
جب کہ وہ موجود تو میں نہ ہوں تو جائز ہے

بسوزم کہ یارِ پسندیدہ اوست
کہ در روی سرایت کند سوزِ دوست
میں جلتا ہوں کہ پسندیدہ یار وہی ہے
جس میں دوست کا جلنا اثر کرے

مرا چند گوئی کہ در خورد خویش
حریفی بدست آر ہمدرد خویش
مجھے تو کب تک کہیگا کہ اپنے لایق
کوئی ہمدرد دوست حاصل کر

بدان ماند اندرز شوریدہ حال
کہ گوئی بکژدم گزیدہ منال
عاشق کو نصیحت کرنا اس کے مشابہ ہے
کہ تو بچھو کے کاٹے ہوئے کو کہو کہ مت رو

کسی را نصیحت مگوای شگفت
کہ دانی کہ در وی نخواہد گرفت
کسی ایسے شخص کو نصیحت نہ کر
جس کو تو جانے کہ اس میں اثر نہ کریگی

ز کف رفتہ بیچارۂ را لگام
نگویند کاہستہ ران ای غلام
لگام ہاتھ سے چھوٹے ہوئے بیچارہ کو
نہیں کہتے کہ اے غلام تو آہستہ چلا

چہ نغز آمد این نکتہ در سندباد
کہ عشق آتش است ای پسر پند باد
کتاب سندباد میں کیا پسندیدہ نکتہ ہے
کہ عشق آگ ہے اور نصیحت ہوا ہے

بباد آتش تیز برتر شود
پلنگ از زدن کینہ ور تر شود
آگ ہوا سے زیادہ تیز ہو جاتی ہے
شیر مارنے سے زیادہ تر دشمن ہو جاتا ہے

چو نیکت بدیدم بدی میکنی
کہ رویم فرا چون خودی میکنی
جب میں نے تجھے اچھی طرح دیکھا تو تو برا کرتا ہے
کہ اپنا چہرہ اپنے جیسے کے سامنے کرتا ہے

ز خود بہتری جوی فرصت شمار
کہ با چون خودی گم کنی روزگار
اپنے سے بہتر تلاش کر اور بہتر جان
کیونکہ اپنے جیسے کیساتھ تو زمانہ ضایع کرتا ہے

پی چون خودان خود پرستان روند
بکوئی خطرناک مستان روند
اپنے جیسے کے پیچھے خود پرست جاتے ہیں
خطرناک گلی میں مست جاتے ہیں

من اوّل کہ این کار سر داشتم
دل از سر بیکبار برداشتم
میں نے اول جب یہ کام شروع کیا
تو دل کو سر سے مایوس کر دیا

سر انداز در عاشقی صادق است
کہ بد زہرہ بر خویشتن عاشق است
عشق میں سر دینے والا سچا ہے
کیونکہ بد دل اپنے پر عاشق ہوتا ہے

اجل ناگہی در کمینم کشد !	ہمان بہ کہ آن نازنینم کشد
اچانک اجل مجھ کو گھات سے مار ڈالے	اس سے بہتر ہے کہ وہ نازنین اپنے ہاتھ سے مار ڈالے
چو بیشک نبشتست بر سر ہلاک	بدست دلارام خوشتر ہلاک !
جب بلاشبہ سر پر مرنا لکھا ہے	تو معشوق کے ہاتھ سے مرنا اچھا ہے
نہ روزی بہ بیچارگی جان دہی	پس آن بہ کہ در پائی جانان دہی
کیا تو ایک روز عاجزی سے جان نہ دیگا	پس یہ بہتر ہے کہ دوست کے پاؤں کے نیچے دے

مخاطبۂ شمع و پروانہ

شمع اور پروانہ کی گفتگو

شبی یاد دارم چشمم نہ نخفت	شنیدم کہ پروانہ با شمع گفت
ایک رات مجھے یاد ہے کہ میری آنکھ نہ لگی	میں نے سنا کہ پروانہ نے شمع کو کہا
کہ من عاشقم گر بسوزم رواست	ترا گریہ و سوز باری چراست
میں عاشق ہوں جلوں تو روا ہے	تو کیوں جلتی اور روتی ہے
بگفت ای ہوادار مسکین من !	برفت انگبین یار شیرین من !
اس نے جواب دیا کہ اے مسکین کے عاشق	میرا یار شیریں جو شہد تھا مجھ سے جدا ہوا
چو شیرینی از من بدر می رود	چو فرہادم آتش بسر می رود
جب شیرین مجھ سے باہر نکل جاتی ہے	تو فرہاد کی طرح آگ میرے سر پر آجاتی ہے
ہمی گفت و ہر لحظہ سیلاب درد	فرو میدویدش برخسار زرد
شمع یہ کہتی تھی اور ہر لحہ درد کا سیلاب	اسکے زرد رخساروں کے نیچے بہت تھا
کہ ای مدعی عشق کاری تو نیست	کہ نہ صبر داری نہ یاری توایست
اے مدعی عشق تیرا کام نہیں ہے	نہ تجھے صبر ہے اور نہ ٹھہرنے کی طاقت ہے
تو بگریزی از یک شعلۂ خام	من استادہ ام تا بسوزم تمام
اے خادم تو ایک شعلہ کے سامنے سے بھاگتا ہے	میں کھڑی ہوں تاکہ سب جل جاؤں
ترا آتش عشق از پر بسوخت !	مرا بین کہ از پائی تا سر بسوخت
آتش عشق نے اگرچہ تیرا پر جلا دیا	تو مجھے دیکھ کر سے پاؤں تک جلا دیا
نرفتہ ز شب ہمچنان بہرۂ	کہ ناگہ بکشتش پری چہرۂ
رات سے زیادہ حصہ نہ گذرا تھا	کہ ناگاہ اس کو ایک پری چہرہ نے بجھا دیا

همی گفت ومیرفت دودش بسر	همین بود پایان عشق ای پسر
یہ کہتی تھی اور اس کے سر سے دھواں اٹھتا تھا	کہ اے لڑکے یہ عشق کی انتہا تھی
اگر عاشقی خواهی آموختن!	بکشتن فرج یابی از سوختن
اگر تو عاشقی سیکھنا چاہتا ہے	تو مرجانے میں جلنے سے خوشی پائیگا
مکن گریه بر گور مقبول دوست	برو خرمی کن که مقبول اوست
دوست کے مقتول کی قبر پر گریہ نہ کر	بلکہ اسپر خوشی کر کہ اس کا مقبول ہے
اگر عاشقی سر مشوی از مرض!	چو سعدی فرو شوی دست از غرض
اگر تو عاشق ہے تو مرض سے صحت نہ چاہ	بلکہ سعدی کی طرح مطلب سے ہاتھ دھو
فدائی ندارد ز مقصود چنگ!	وگر بر سرش تیر بارند و سنگ
عاشق مقصود سے ہاتھ نہیں اٹھاتا	اگرچہ اس کے سر پر تیر اور پتھر برسیں
بدریا مرو گفتمت زینهار	وگر میروی تن بطوفان سپار
میں نے تجھکو کہا کہ تو دریا میں مت جا	اگر جاتا ہے تو بدن کو طوفان کے حوالہ کردے

باب چهارم (۴) در تواضع

چوتھا باب تواضع یعنے عاجزی کے بیان میں

ز خاک آفریدت خداوند پاک	پس ای بنده افتادگی کن چو خاک
خداوند پاک نے تجھکو خاک کے سے پیدا کیا	پس اے بندے خاک کی طرح عاجزی کر
حریص و جهان سوز و سرکش مباش	ز خاک آفریدندت آتش مباش
حریص اور جہان کا جلانیوالا اور سرکش نہ ہو	تجھ کو خاک سے پیدا کیا ہے آگ نہ بن
چو گردن کشید آتش هولناک!	به بیچارگی تن بینداخت خاک
جب ہولناک آتش نے گردن اٹھائی	تو عاجزی سے خاک نے اس پہ اپنا بدن ڈالا
چو این سرفرازی نمود آن کمی!	ازین دیو کردند ازان آدمی
جب اس نے (آگ نے) غرور کیا اور اس (خاک نے) عاجزی کی	تو اللہ تعالی نے آگ سے دیو اور خاک سے آدمی پیدا کیا

حکایت درین معنی!

حکایت اسی حقیقت میں

یکی قطره باران ز ابری چکید	خجل شد چو پهنای دریا بدید
ایک بارش کا قطرہ بادل سے ٹپکا	تو دریا کی چوڑائی دیکھکر شرمندہ ہوا

کہ جائی کہ دریاست من کیستم ❊ گر او ہست حقا کہ من نیستم!
کہ جس جگہ دریا ہے میں کیا ہوں ❊ جب دریا ہے تو خدا کی قسم میں کچھ بھی نہیں ہوں

چو خود را بچشمِ حقارت بدید! ❊ صدف در کنارش بجان پرورید
جب اس نے اپنے آپ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا ❊ تو سیپ نے اس کو اپنی جان سے پرورش کیا

سپہرش بجائی رسانید کار ❊ کہ شد نامور لولوی شاہوار
آسمان نے اس کا کام اس درجہ تک پہنچا دیا ❊ تو وہ ایک مشہور موتی بادشاہ کے لائق ہو گیا

بلندی بدان یافت کو پست شد ❊ در نیستی کوفت تا ہست شد
بلندی اِس وجہ سے پائی کہ پست ہوا ❊ نیستی کا دروازہ کھٹکھٹایا تو ہست ہوا

حکایت در معنی نظر مردان حق در خویشتن بحقارت

مردان نے خدا نے اپنے آپ کو حقارت سے دیکھنا

جوانی خردمند پاکیزہ بوم ❊ ز دریا برآمد بدربند روم
ایک عقلمند جوان پاک فطرت ❊ دریا کے راستہ سے روم کے بندر میں آیا

درو فضل دیدند و فقر و تمیز ❊ نہادند رختش بجائے عزیز
اس میں بزرگی فقیری اور تمیز دیکھی گئی ❊ اس کا اسباب عزت کی جگہ پر رکھا گیا

سر صالحان گفت روزی بمرد ❊ کہ خاشاک مسجد بیفشان و گرد!
نیک لوگوں کے سردار نے ایک دن مرد سے کہا ❊ کہ مسجد کا کوڑا اور خاک جھاڑ

ہمان کین سخن مرد رہرو شنید ❊ برون رفت و بازش کس آنجا ندید
جب اس راہ خدا پر چلنے والے مرد نے سنا ❊ باہر چلا گیا اور پھر اس کو کسی نے نہ دیکھا

بر آن حمل کردند یاران و پیر ❊ کہ پروائی خدمت ندارد فقیر!
یاروں اور بوڑھوں نے یہ خیال کیا ❊ کہ فقیر خدمت کی پرواہ نہیں رکھتا

دگر روز خادم گرفتش براہ ❊ کہ ناخوب کردی برآئی تباہ
دوسرے روز خادم نے اس کو راستہ میں پکڑا ❊ کہ تو نے بے عقلی سے جرم کیا

ندانستی ای کودکِ خودپسند ❊ کہ مردان ز خدمت بجائی رسند
اے خودپسند لڑکے تو نہیں جانتا ❊ کہ مرد خدمت سے مرتبہ کو پہنچتے ہیں

گرستن گرفت از سرِ صدق سوز ❊ کہ ای یار جان پرور دل فروز
وہ صدق اور سوز کی وجہ سے رونے لگا ❊ کہ اے یار جان کے پرورش کرنے والے اور دل روشن کرنے والے

نہ گرد اندران بقعہ دیدم نہ خاک — من آلودہ بودم در آنجائی پاک

میں نے اس جگہ نہ گرد دیکھی اور نہ خاک — صرف میں اس پاک جگہ میں آلودہ تھا

گرفتم قدم لاجرم باز پس! — کہ پاکیزہ مسجد از خاک و خس!

ناچار میں نے قدم پیچھے کو اٹھایا — کیونکہ مسجد خاک اور کوڑے سے صاف بہتر ہے

طریقت جزین نیست درویش را — کہ افگندہ دارد تن خویش را

درویش کے لئے سوا اس کے کوئی راہ نہیں — کہ اپنے بدن کو عاجز سمجھے!

بلندیت باید تواضع گزین — کہ این بام را نیست سلم جزین

اگر تو بلندی چاہتا ہے تو عاجزی کر — کیونکہ اس نام کو سوائے ان سیڑھیوں کے اور راستہ نہیں

حکایت سلطان بایزید بسطامی رحمۃ اللہ در تواضع

عارفوں کے بادشاہ حضرت بایزید بسطامی — رحمۃ اللہ علیہ کا حال عاجزی میں

شنیدم کہ وقتی سحرگاہ عید — ز گرمابہ آمد برون بایزید

سنا میں ایک دن عید کی صبح کو — حضرت بایزیدؒ حمام سے باہر آئے

یکی طشت خاکسترش بیخبر — فرو ریختند از سرائے بسر

ایک راکھ کا طشت بے خبری سے — ایک گھر کے لوگوں نے ان کے سر پہ گرایا

ہمی گفت ژولیدہ دستار و موی — کف دست شکرانہ مالان بروی

بال اور پگڑی منتشر تھے اور کہتے تھے — اور شکرانہ کی ہتھیلی منہ پر ملتے تھے

کہ ای نفس من در خور آتشم — بخاکستری روی در ہم کشم

کہ اے نفس میں آگ کے قابل ہوں — راکھ سے کس طرح رنجیدہ ہو جاؤں

بزرگان نکردند در خود نگاہ — خدا بینی از خویشتن بین مخواہ

بزرگوں نے خود بینی نہیں کی — خود بین لوگوں سے خدا بینی نہ چاہا

بزرگی بناموس و گفتار نیست — بلندی بدعوی و پندار نیست

بزرگی عزت اور باتوں سے نہیں ہوتی — اور بلندی دعوی اور غرور سے نہیں ہوتی

قیامت کسی بینی اندر بہشت — کہ معنی طلب کرد و دعوی بہشت

قیامت کو اس شخص کو بہشت میں دیکھیگا — جس نے حقیقت کو طلب کیا اور دعوی کو چھوڑ دیا

تواضع سر رفعت افرازدت — تکبر بخاک اندر اندازدت!

عجز تیرے مرتبہ کا سر بلند کرتا ہے — اور غرور تجھکو خاک میں ملاتا ہے

بگردن فتد سرکش تند خوئے — بلندیت باید بلندی مجوئے

سرکش تند خو گردن کے بل گرتا ہے — اگر تو بلندی چاہتا ہے تو بلندی نہ ڈھونڈ

گفتار در عجب و عاقبت آن و شکستگی و برکت آن

غرور اور اس کے انجام کے بیان میں — عاجزی اور اس کی برکت کے بیان میں

ز مغرور دنیا رہِ دین مجوئی — خدا بینی از خویشتن بین مجوی

دنیا کے غرور کرنے والے سے دین کا راستہ نہ ڈھونڈ — اپنے آپ کو دیکھنے والے سے خدا کا دیکھنا نہ ڈھونڈ

گرت جاہ باید مکن چون خسان — بچشم حقارت مکہ در کسان!

اگر تو مرتبہ چاہتا ہے تو کمینوں کی طرح — حقارت سے لوگوں کو نہ دیکھ

گمان کی برد مردمِ ہوشمند — کہ در سرگران نیست قدر بلند

عقلمند آدمی کب یہ خیال کرتا ہے — کہ غرور کرنے سے بلند مرتبہ ملتا ہے

ازین نامورتر محلّا مجوی — کہ خوانند خلقت پسندیدہ خوی

اس سے زیادہ قدر و منزلت نہ ڈھونڈ — کہ لوگ تجھکو اچھی خصلت والا کہیں

نہ گر چون توئی بر تو کبر آورد — بزرگش نہ بینی بچشمِ خرد

کیا تیرے جیسا کوئی نہیں جو تجھ پر غرور کرے — مگر تو اس کو چھوٹی آنکھ سے بڑا نہیں دیکھتا

تو نیز ار تکبّر کنی ہمچنان — نمائی کہ پیشت تکبّر کنان

تو اگر تکبّر کرے تو ایسا ہی ہے — جس طرح تیرے آگے غرور کرنے والے معلوم ہوتے ہیں

چو استادۂ بر مقامِ بلند — بر افتادہ گر ہوشمندی مخند

اگر تو بلند مقام پر کھڑا ہے — عقلمند ہے تو عاجز آدمی پر نہ ہنس

بسا ایستادہ در آمد ز پائے — کہ افتادگانش گرفتند جائے

بہت سے کھڑے ہوئے لوگ گر پڑے — اور گرے ہوئے لوگوں نے ان کی جگہ لے لی

گرفتم کہ خود ہستی از عیب پاک — تعنّت مکن بر من عیب ناک

میں فرض کرتا ہوں کہ تو عیب سے پاک ہے — تو مجھ پُر عیب پر سرکشی نہ کر

یکی حلقہ کعبہ دارد بدست! — یکی در خراباتی افتادہ مست

ایک کے ہاتھ میں کعبہ کی کنڈی ہے — اور ایک شراب خانہ میں مست پڑا ہے

گر آن را بخواند کہ نگذاردش — ورین را براند کہ باز آردش

اگر خدا اس کو بلائے تو کون روکے — اور اگر اس کو رد کردے تو کون پھیر لائے

نہ مستظہر ست این باعمالِ خویش — نہ آزادر توبہ بست ست پیش!

نہ یہ اپنے اعمال سے قوت پائے ہوئے تھے — نہ اس کے آگے توبہ کا دروازہ بند ہے

حکایت عیسیٰ علیہ السلام و عابد ناپارسا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ایک عابد — ناپارسا کی حکایت

شنیدستم از راویان کلام! — کہ در عہد عیسیٰ علیہ السلام

روایت کرنے والوں سے میں نے یہ سُنا — کہ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں

یکی زندگانی تلف کردہ بود — بہ جہلِ و ضلالت سر آوردہ بود

ایک شخص نے زندگی تلخ (ضائع) کی ہوئی تھی — کیونکہ جہالت اور گمراہی میں مبتلا تھا

دلیری سیاہ نامہ سختِ دل! — ز ناپاکی ابلیس از وی خجل

ایک سخت دل گنہگار — شیطان بھی اس کی پلیدی سے شرمندہ تھا

بسر بردہ ایام بی حاصلی! — نیاسودہ تا بودہ از وی دلی!

زمانہ بے حاصلی میں گذرا ہوا — اور جب سے وہ پیدا ہوا ایک دل بھی اس سے آسودہ نہ ہوا

سرش خالی از عقل و پر احتشام — شکم فربہ از لقمہ ھای حرام

اس کا سر عقل سے خالی اور تکبر سے بھرا ہوا — اور اس کا پیٹ حرام کے لقموں سے پھولا ہوا

بنا راستی دامن آلودہ — بنا داشتی دودہ اندودہ

جھوٹ سے دامن آلودہ کئے ہوئے — اور برے کاموں سے خاندان کو تباہ کئے ہوئے

نہ پائی چو بینندگان راست رو — نہ گوشی چو مردم نصیحت شنو

نہ اس کا پاؤں سیدھے راستہ پہ چلنے والوں کی طرح — نہ اس کا کان نصیحت سننے والے مرد کی طرح

چو سالِ بد از وی خلایق نفور — نمایان بہم چون مہ نو ز دور

برے سال کی طرح لوگ اس سے نفرت کرتے — اور سنتے چاند کی طرح ایک دوسرے کو دکھاتے

ہوا و ہوس خرمنش سوختہ — جوی نیکنامی نیندوختہ

حرص و خواہش نے اس کا خرمن جلایا ہوا تھا — اور نیک نامی کا ایک جو بھی اس نے جمع نہ کیا تھا

سیاہ نامہ چندان تنعم براند — کہ در نامہ جای نبشتن نماند

بداعمال نے اتنی اپنی نفس پروری کی ہوئی تھی — کہ اس کے اعمال نامہ لکھنے کی جگہ نہ تھی

گنہگار و خودرای شہوت پرست — بہ غفلت شب و روز مخمور مست

گنہگار خود پسند اور شہوت پرست — غفلت میں رات دن مست اور مدہوش

شنیدم کہ عیسیٰ درآمد ز دشت — بہ مقصورۂ عابدی برگذشت

سنا ہیں نے کہ عیسےٰ علیہ السلام جنگل میں آئے — اور ایک عابد کے حجرہ پر سے گذرے

بزیر آمد از غرفہ خلوت نشین — بپایش درافتادہ سر بر زمین

وہ خلوت نشین بالاخانہ سے نیچے آیا — اس کے پاؤں پر گر پڑا اور سر زمین پر رکھا

گنہگار برگشتہ اختر ز دور! — چو پروانہ حیران در ایشان ز نور

بدنصیب گنہگار دور سے — ان کے نور سے پروانہ کی طرح حیران

تأمل بحسرت کنان شرمسار — چو درویش در دست سرمایہ دار

افسوس کے ساتھ غور کرتا ہوا شرمندہ — فقیر کی طرح دولت مند کے ہاتھ میں

مجل زیر لب عذر خواہان بسوز — ز شبہائی در غفلت آوردہ روز

پوشیدہ طور پر شرمندہ اور سوز سے عذر چاہنے والا — غفلت کی بسر کی ہوئی راتوں سے دل کٹے ہوئے

سرشکِ غم از دیدہ باران چو میغ — کہ عمرم بغفلت گذشت ای دریغ

اشک غم آنکھوں سے بادل کی طرح برساتا ہوا — کہ میری عمر غفلت سے گذری افسوس

برانداختم نقدِ عمرِ عزیز! — بدست از نکوئی نیاوردہ چیز

ہیں نے اپنی عمر عزیز کی نقدی کو ضائع کردیا — اور نیکی سے کوئی چیز ہاتھ ہیں نہ لایا

چو من زندہ ہرگز مبادا کسی — کہ مرگش بہ از زندگانی بسی

میری طرح زندہ کوئی شخص نہ ہو — کہ اس کی موت زندگانی سے بہت بہتر ہے

برست آنکہ در عہدِ طفلی بمرد — کہ پیرانہ سر شرمساری نبرد

وہ چھوٹ گیا جو بچپن میں مر گیا — کیونکہ بوڑھوں کی طرح شرمندگی نہ لے گیا

گناہم بہ بخش ای جہان آفرین — اگر با من آید فبئس القرین!

اے جہان کے پیدا کرنے والے میرے گناہ بخش — کہ اگر یہ میرے ساتھ آئے تو برا ساتھی ہے

درین گوشہ نالان گنہگارِ پیر — کہ فریاد حالم رس ای دستگیر

بوڑھا گنہگار اس گوشہ میں رونے والا — میرے حال کی فریاد کو پہنچ اے دستگیر

نگون ماند از شرمساری سرش — روان آب حسرت بشیب برش

شرمندگی سے اس کا سر جھکا ہوا — اور حسرت کے آنسوں سفید بالوں پر جاری

وزان نیمہ عابد سرِ پر غرور — ترش کردہ بر فاسق ابرو ز دور

اور اس طرف سے غرور بھرے ہوئے سر والا عابد — دور سے گنہگار پر ابرو چڑھائے ہوئے

کہ این مدبر اندر پئی ما چراست	نگون بخت نادان چہ ہمجنس ماست
کہ یہ بد نصیب ہمارے پیچھے کیوں ہے	الٹے نصیب والا بیوقوف کیا ہماری جنس سے ہے
بگردن بآتش در افتادۂ	بباد ہوا عمر بر دادۂ
گردن کے بل آگ میں گرا ہوا	ہوا و ہوس میں عمر برباد کئے ہوئے
چہ خیر آمد از نفس تردامنش	کہ صحبت بود با مسیح و منش !
اس کے گنہگار نفس سے کیا نیکی آتی ہے	کہ اس کو مجھ سے اور مسیح سے صحبت حاصل ہو
چہ بودی کہ زحمت ببردی زپیش	بدوزخ برفتی پس کارِ خویش !
کیا اچھا ہوتا کہ آگے سے زحمت لے جاتا	اور اپنے عمل کے عوض میں دوزخ میں جاتا
ہمی رنجم از طلعتِ ناخوشش	مبادا کہ در من فتد آتشش !
اس کی بری صورت سے مجھے رنج ہوتا ہے	ایسا نہ ہو کہ اس کی آگ مجھ پر پڑے
بہ محشر کہ حاضر شود انجمن !	خدایا تو با او مکن حشر من
قیامت کے دن جب اہل مجلس حاضر ہوں	تو اے خدا میرا حشر اس کے ساتھ نہ کرنا
درین بد کہ وحی از جلیل الصفات	در آمد بہ عیسیٰ علیہ الصلوٰات
وہ اسی خیال میں تھا کہ وحی اللہ تعالیٰ کی طرف سے	عیسےٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی
کہ گر عالم ست آن وگر وی جہول	مرادِ عوتِ ہر دو آمد قبول
کہ اگر وہ عالم ہے یا جاہل ہے	مجھے دونوں کی دعا قبول ہے
بتہ کردہ ایام برگشتہ زور	بنالید بر من بزاری و سوز
برگشتہ دن زمانہ برباد کئے ہوئے	زاری اور افسوس سے میری درگاہ میں رویا
بہ بیچارگی ہر کہ آید برم	نیندازمش ز آستان کرم
جو عجز کے ساتھ میری درگاہ میں آیا	میں اسے اپنے آستانہ کرم سے نہیں گراتا
عفو کردم از وی عمل ہائی زشت	در آرم بفضلِ خودش در بہشت
میں نے اس کے برے اعمال معاف کئے	اور اپنے فضل سے اس کو بہشت میں لاتا ہوں
وگر عار دارد عبادت پرست	کہ در خلد با وی بود ہم نشست
اور اگر عبادت کرنے والا شرم کرتا ہے	کہ اس کے ساتھ بہشت میں بیٹھے
بگو ننگ از و در قیامت مدار	کہ آن را بہ جنت برند این بنار
کہو کہ قیامت میں اس سے شرم نہ کرے	کہ اس کو جنت میں لے جائیں گے اور اسکو دوزخ میں

که آن را جگر خون شد از سوز و درد — گر این تکیه بر طاعت خویش کرد

کیونکہ اس کا کلیجہ درد اور سوز سے خوں ہو گیا — اگر اس نے اپنی عبادت پہ بھروسہ کیا

ندانست در بارگاه غنی ! — که بیچارگی به ز کبر و منی

یہ نہ سمجھا کہ غنی کی درگاہ میں — خودی اور غرور سے عاجزی بہتر ہے

کرا جامه پاک ست و سیرت پلید — در دوزخش را نباید کلید

جس کے کپڑے پاکیزہ رہیں اور عادت بری — اس کے دوزخ کے دروازہ کے لئے کنجی نہیں ہے

برین آستان عجز و مسکینیت — به از طاعت و خویشتن بینیت

اس آستان پر تیری عاجزی اور غریبی — اطاعت اور خود بینی سے بہتر ہے

زخود را از نیکان شمردی بدی — نمی گنجد اندر خدائی خودی

اگر اپنے آپ کو تو نے نیک شمار کیا تو برا کیا — خدائی میں خودی نہیں سمائی

اگر مردی از مردی خود مگوئی — نه هر شهسواری بدر برد گوی

اگر مرد ہے تو اپنی جوانمردی کی تعریف نہ کر — کیونکہ ہر شہسوار گیند باہر نہیں لے جاتا

پیاز آمد آن بی هنر جمله پوست — که پنداشت چون پسته مغزی دروست

وہ بے ہنر پیاز کی طرح چھلکا نکلا — جو یہ سمجھا کہ پستہ کی طرح اس میں مغز ہے

ازین نوع طاعت نیاید بکار — برو عذر تقصیر طاعت بیار

اس طرح کی عبادت کام نہیں آتی — جا اپنی عبادت کے گناہ کا عذر کر

نخورد از عبادت بر آن بیخرد — که حق نکو بود و با خلق بد

وہ بے وقوف اپنی عبادت کا پھل نہیں کھاتا — جو خدا کے ساتھ نیک ہو اور لوگوں کے ساتھ برا

سخن ماند از عاقلان یادگار — ز سعدیؒ همین یک سخن یاد دار

عقلمندوں کی باتیں یادگار رہ جاتی ہیں — سعدیؒ کی صرف یہی ایک بات یاد رکھ

گنهگار اندیشه ناک از خدای — به از پارسائی عبادت نمای

خدا سے ڈرنے والا گنہگار — ظاہری عبادت کرنے والے پارسا سے بہتر ہے

حکایت دانشمند درویش و قاضی متکبر

عقلمند فقیر اور مغرور قاضی کی حکایت

فقیهی کهن جامه تنگدست — در ایوان قاضی به صف بر نشست

ایک عالم پرانے کپڑوں والا فقیر — قاضی کے محل میں قطار میں بیٹھا

نگہ کرد قاضی درو تیز تیز
قاضی نے اس کو غصہ کی نگاہ سے دیکھا
معرف گرفت آستینش کہ خیز
چوبدار نے اس کا دامن پکڑا کہ اٹھ

ندانی کہ برتر مقام تو نیست
تو نہیں جانتا کہ تیرا درجہ بلند نہیں ہے
فروتر نشین یا برو یا بایست
نیچے بیٹھ جا یا کھڑا رہ

بجای بزرگان دلیری مکن
بزرگوں کی جگہ پر دلیری نہ کر
چو شیر پنجہ ات نیست شیری مکن
جب تم میں قوت نہیں تو شیری نہ کر

نہ ہر کس سزاوار باشد بصدر
ہر شخص صدارت کے قابل نہیں ہے
کرامت بجاہ ست منزل بقدر
بزرگی مرتبہ سے ہے اور مرتبہ اندازہ سے

دگر رہ چہ حاجت بہ پند کس است
دوسری دفعہ کسی کو نصیحت کرنے کی کیا ضرورت ہے
ہمین شرمساری عقوبت بس است
یہی شرمساری کافی عذاب ہے

بعزت ہر آن کو فروتر نشست
عزت کے ساتھ جو شخص نیچے بیٹھا
بخواری نیفتد ز بالا بہ پست
وہ خواری کے ساتھ بلندی سے نیچے نہیں گرتا

چو آتش بر آورد درویش دود
آگ کی طرح درویش نے آہ کا دھواں نکالا
فروتر نشست از مقامی کہ بود
اور جس مقام میں تھا اس سے بہت نیچے بیٹھا

فقیہان طریق جدل ساختند
عالموں نے بحث کو شروع کیا
لم لانسلم در انداختند
کس واسطے اور ہم نہیں مانتے کہنے لگے

گشادند بر ہم در فتنہ باز
اس میں فتنہ فساد کے دروازے کھول دیئے
بلا و نعم کردہ گردن دراز
ہاں اور نہیں کے ساتھ گردن اونچی کی

تو گفتی خروسان شاطر بجنگ
تو کہے کہ چالاک مرغ لڑائی میں!
فتادند در ہم بمنقار و چنگ
آپس میں پنجوں اور چونچوں سے لڑنے لگے

یکی بیخود از خشمناکی چو مست!
ایک غصہ میں مست کی طرح آپے سے باہر
یکی بر زمین میزند ہر دو دست
ایک غصہ سے زمین پر دونوں ہاتھ مارتا ہے

فتادند در عقدۂ پیچ پیچ!
ایک پیچیدہ عقدہ میں گر گئے
کہ در حل آن رہ نبردند ہیچ
اور کوئی بھی اس کے حل کرنے کی راہ کی طرف نہ گیا

کہن جامہ در صف آخرترین
پرانے کپڑوں والا آخری صف میں
بغرش در آمد چو شیر عرین
غرانے والے شیر کی طرح چلانے لگا

که برہان قوی باید و معنوی ‏ ‏ نه رگہای گردن بحجت قوی !
دلیل مضبوط اور حقیقی چاہیئے ‏ ‏ نہ کہ بحث کرنے میں گردن کی رگیں موٹی

مرا نیز چوگان حرفست گوئی ‏ ‏ بگفتند ار نیک دانی بگوئی !
میرے پاس بھی حرفوں کی چوگان اور گیند ہے ‏ ‏ لوگوں نے کہا اگر تو بہتر جانتا ہے تو کہہ

بکلک فصاحت بیانیکه داشت ‏ ‏ بدلہا چو نقش نگین برنگاشت
خوش بیانی کی قلم سے جو بیان اسکے پاس تھا ‏ ‏ دلوں پر نگینہ کی طرح لکھ دیا

سر از کوی صورت بمعنی کشید ‏ ‏ قلم بر سر حرف دعوی کشید
خیال کو ظاہری گلی سے حقیقت کی لے گیا ‏ ‏ اور حرف دعوی پر قلم کھینچ دیا

بگفتندش از ہر کنار آفرین ‏ ‏ که بر عقل و طبعت ہزار آفرین
لوگوں نے ہر طرف سے اس کو آفرین کہی ‏ ‏ کہ تیری عقل و طبیعت پر ہزار شاباش

سمند سخن تا بجائی براند ‏ ‏ که قاضی چو خر در خلابی بماند
سخن کے گھوڑے کو ہر طرف چلایا ‏ ‏ کہ قاضی گدھے کی طرح کیچڑ میں پھنس گیا

برون آمد از طاق و دستار خویش ‏ ‏ باکرام و لطفش فرستاد پیش
قاضی نے اپنا جامہ اور پگڑی اتار ڈالی ‏ ‏ بخشش اور مہربانی سے اس پیش کی

که ہیہات قدر تو نشناختم ‏ ‏ بشکر قدومت نپرداختم
افسوس میں نے تیری قدر نہ پہچانی ‏ ‏ اور تیرے آنے کا شکر یہ ادا نہ کیا

دریغ آیدم با چنین پایهٔ ‏ ‏ که بینم ترا در چنین پایهٔ
مجھے افسوس آیا کہ باوجود اس علم کے ‏ ‏ تجھے اس حالت میں دیکھوں

معرف بدلداری آمد برش ! ‏ ‏ که دستار قاضی نهد بر سرش
چوبدار خوشامد سے اس کے پاس آیا ‏ ‏ تاکہ قاضی کی پگڑی اس کے سر پر رکھے

بدست و زبان منع کردش که دور ‏ ‏ منه بر سرم پای بند غرور
ہاتھ اور زبان سے منع کیا کہ دور رہ ‏ ‏ میرے سر پر غرور کی بیڑی نہ رکھ

که فردا شود بر کہن میزران ‏ ‏ بدستار پنجه گزم سرگران
تاکہ کل پرانے آزار والوں پر ‏ ‏ اپنی پنجاہ گز دستار کی وجہ سے غرور نہ کروں

چو مولام خوانند و صدر کبیر ‏ ‏ نمایند مردم بچشم حقیر
جب مجھ کو اپنا مولا اور صدر اعظم کہیں ‏ ‏ تو آدمی میری آنکھوں میں حقیر معلوم ہونگے

تفاوت کند هرگز آب زلال !
کیا میٹھے پانی میں کبھی فرق پیدا ہوتا ہے

گرش کوزہ زرین بود یا سفالی
اگرچہ اس کا برتن سونیکا ہو یا مٹی کا

خرد باید اندر سر مرد و مغز
آدمی کے سر میں عقل اور مغز چاہیئے

نباید مرا چون تو دستار نغز
مجھے تیری طرح عمدہ پگڑی کی ضرورت نہیں

کس از سر بزرگی نباشد بہ چیز
کوئی شخص بڑا سر ہونیکی وجہ سے کسی چیز کے لائق نہیں ہوتا

کدو سر بزرگست و بے مغز نیز
کدو بزرگ سر ہے اور بے مغز بھی ہے

میفراز گردن بدستار و ریش
داڑھی اور پگڑی کی وجہ سے سر بلند نہ کر

کہ دستار پنبہ ست و سبلت حشیش
کیونکہ پگڑی روئی ہے اور مونچھ سوکھی گھاس ہے

بصورت کسانیکہ مردم وش اند
وہ لوگ جو ظاہر میں آدمی کی طرح ہیں

چو صورت ہمان بہ کہ دم در کشند
تصویر کی طرح بہتر ہیں کہ خاموش رہیں

بقدر ہنر جست باید محل
ہنر کے مطابق مرتبہ تلاش کرنا چاہیئے

بلندی و نحسی مکن چون زحل
زحل (ستارہ) کی طرح بلندی اور نحوست نہ کر

نی بوریا را بلندی نکوست
چٹائی کے نرکل کی طرح بلندی زیبا ہے

کہ خاصیت نیشکر خود در وست
کیونکہ نیشکر کی خاصیت خود اس کے اندر موجود ہے

بدین عقل و ہمت نخوانم کست
اس عقل اور ہمت کی وجہ سے میں تجھکو آدمی نہ کہوں

وگر میرود صد غلام از پست !
اگرچہ تیرے پیچھے سو غلام جاتے ہیں

چہ خوش گفت خرمہرہ در گِلی !
ایک کوڑی نے ایک کیچڑ میں کیا پسندیدہ بات کہی

چو برداشتش پر طمع جاہلی
جب اس کو ایک طامع جاہل نے اٹھایا

مرا کس نخواہد خریدن بہیچ
مجھے کوئی شخص بھی کسی چیز کے عوض نہ خریدیگا

بدیوانگی در حریرم مپیچ !
دیوانگی میں مجھ کو ریشم میں نہ لپیٹ

نہ منعم بمال از کسی بہتر است
امیر مال کی وجہ سے کسی سے بہتر نہیں ہے

خر ار جل اطلس بپوشد خر است
گدھا اگر اطلس کی جھول پہنے آخر گدھا ہے

بدین شیوہ مرد سخن گوی چست
اس طرح مرد سخن گو چالاک نے

بآب سخن کینہ از دل بشست
سخن کے پانی سے کینہ دل سے دھویا

دل آزردہ را سخت باشد سخن
دل آزردہ شخص کی باتیں سخت ہوتی ہیں

چو خصمت بیفتاد سستی مکن !
جب تیرا دشمن گر گیا تو دیر نہ کر

چو دستت رسد مغز دشمن بر آر　　　که فرصت فرو شوید از دل غبار
جب تیرا ہاتھ پہنچے تو دشمن کا مغز نکال لے　　　کیونکہ وقت دل سے غبار دھو دیتا ہے

چنان ماند قاضی بجورش اسیر　　　که گفت اِنَّ هٰذا لَیَوْمٌ عَسِیْرٌ
چوبدار اس کے پیچھے گیا اور ہر سو دوڑا　　　کہ ایک جوان اس صفت وشکل کا کسی نے دیکھا ہے

بدندان گزید از تعجب بدین　　　بماندش دو دیده چون فرقدین
تعجب سے دونوں ہاتھ دانتوں سے کاٹے　　　اور اسکی آنکھیں فرقدین ستاروں کی طرح کھلی رہیں

وز انجا جوان روی همت بتافت　　　برون رفت بازش نشان کس نیافت
اور اس جگہ سے جوان نے ارادہ کا منہ پھیرا　　　باہر چلا گیا اور پھر اس کا نشان کسی نے نہ پایا

غریو از بزرگان مجلس بخاست　　　که گوئی چنین شوخ چشم کجاست
مجلس کے بزرگوں نے ایک شور کیا　　　تو کہے کہ یہ شوخ چشم کہاں سے ہے

نقیب از پیش رفت و هر سو دوید　　　که مرد بدین نعت و صورت که دید
چوبدار اس کے پیچھے گیا اور ہر سو دوڑا　　　کہ ایک جوان اس صفت وشکل کا کسی نے دیکھا ہے

یکی گفت ازین نوع شیرین نفس　　　درین شهر سعدی شناسیم و بس
ایک نے کہا اس قسم کا شیرین زبان　　　اس شہر میں صرف سعدی کو جانتے ہیں اور بس

بر آن صد هزار آفرین کین بگفت　　　حق تلخ بین تا چه شیرین بگفت
اس پر لاکھ شاباش جس نے یہ کہا　　　کڑوے سچ کو دیکھ کہ کس قدر میٹھا بیان کیا

حکایت در توبه کردن پادشاهزاده گنجه

مقام گنجہ کے بادشاہزادہ کے توبہ کرنیکے بیان میں

یکی پادشاهزاده در گنجه بود　　　که نااهل و ناپاک و سرپنجه بود
ایک بادشاہزادہ مقام گنجہ کے رہنے والا تھا　　　اور وہ نااہل ناپاک اور ظالم تھا

به مسجد در آمد سرایان و مست　　　می اندر سر و ساتگینی بدست
مسجد میں گاتا ہوا اور مستی سے آیا　　　شراب پئے ہوئے اور ایک پیالہ ہاتھ میں

بمقصوره در پارسائی مقیم　　　زبان دلاویز و قلبی سلیم
ایک حجرہ میں ایک پارسا رہتا تھا　　　اس کی زبان دل آویز اور قلب سلیم تھا

تنی چند او گفت بر مجتمع　　　چو عالم نباشی کم از مستمع
چند آدمی اس کی گفتگو پر جمع تھے　　　اگر تو عالم نہ ہو تو سننے والے سے کم نہ ہو

چو بیعزتی پیشہ کرد آن حرون
جب اس شریر نے بے عزتی اختیار کی
شدند آن عزیزان خراب اندرون
تو ان عزیزوں کے دل خراب ہو گئے

چو منکر بود پادشاہ را قدم
جب بادشاہ کا طریقہ برا ہو
کہ یارد زد از امر معروف دم
تو امر معروف سے کون دم مار سکے

تحکم کند سیر بر بوی گل !
لہسن پھول کی خوشبو پر غالب ہوتا ہے
فرو ماند آواز چنگ از دہل
ڈھول کے سامنے چنگ کی آواز عاجز ہوتی ہے

گرت نہی منکر بر آید ز دست
اگر تیرا ہاتھ برے کاموں سے منع کر سکے
نشاید چو بیدست و پایان نشست
تو بے ہاتھ پاؤں والوں کی طرح نہ بیٹھنا چاہیئے

وگر دست قوت نداری بگوی
اگر قوت کا ہاتھ نہیں تو کہو
کہ پاکیزہ گردد باندرز خوی !
کیونکہ نصیحت سے عادت اچھی ہو جاتی ہے

چو دست و زبان را نماند مجال
جب ہاتھ اور زبان میں طاقت نہیں رہتی
بہمت نمایند مردی رجال
لوگ ہمت سے جوانمردی کرتے ہیں !

یکی پیش دانای خلوت نشین
ایک شخص ایک عقلمند خلوت نشین کے سامنے
بنالید و بگریست سر بر زمین
سر زمین پر رکھ کر رویا اور چلایا

کہ یکباری آخر برین رند مست
کہ ایک مرتبہ آخر اس مست رند پر
دعا کن کہ ما بی زبانیم و دست
دعا کر کہ ہم بے دست و پا ہیں !

دم سوزناک از دل با خبر
زندہ دل کی ایک سوز بھری آہ
قوی تر کہ ہفتاد تیغ و تبر
ستر تیغ و تبر سے زیادہ مضبوط ہوتی ہے

برآورد مرد جہاندیدہ دست
مرد جہاندیدہ نے ہاتھ اٹھائے
چہ گفت ای خداوند بالا و پست
کیا کہا اے بلندی و پستی کے مالک

خوش است این پسر وقتش از روزگار
یہ لڑکا اچھا ہے زمانے سے اس کا وقت
خدایا ہمہ وقت او خوش بدار
اے خدا ہمیشہ خوش رکھ !

کسی گفتش ای قدوۂ راستی
کسی نے کہا کہ اے سچائی کے رہبر
بدین بد چرا نیکوی خواستی
اس بدے کے لئے تو نے کیوں نیکی طلب کی

چہ بد عہد را نیک خواہی ز بہر
کیا بدعہد کے لئے تو نیک نصیب چاہتا ہے
چہ بد خواستی بر سر خلق شہر
کیا شہر کے لوگوں کے لئے تو برائی چاہتا ہے

چنین گفت بینندهٔ تیز ہوش
اس تیز ہوش دیکھنے والے نے کہا
چو سرّ سخن در نیابی مجوش
جب تو بات کا بھید نہ جانے تو جوش نہ کر

بطامات مجلس بیاراستم
میں نے بکواس سے مجلس سجائی ہے
زداد آفرین توبہ اش خواستم
انصاف پیدا کرنے والے سے میں نے اسکی توبہ چاہی

کہ ہرگہ کہ باز آید از خوئے زشت
اس لئے کہ جس وقت وہ بری عادت سے باز آجائے
بعیشی رسد جاودان در بہشت
تو ہمیشہ کے عیش کے لئے وہ بہشت میں پہنچ جائے

چنین پنج روزست عیش مدام
اور یہ شراب کا عیش صرف پانچ دن کا ہے
بترک اندرش عیشہائے مدام
اور اس کے ترک کرنے میں ہمیشہ کا عیش ہے

حدیثی کہ مرد سخن ساز گفت
جو بات کہ اس سخن فہم آدمی نے کہی
یکی زان میان مالک باز گفت
ان میں سے ایک نے بادشاہ سے کہدی

ز وجد آب در چشمش آمد چو میغ
وجد سے بادل کی طرح اسکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے
بیارید بر چہرہ سیل دریغ
اور افسوس کا سیلاب چہرے پر برسایا

بہ نیران شوق اندرونم بسوخت
عشق کی آگ سے اس کا اندر جل گیا
حیا دیدہ بر پشت پایش بدوخت
اور حیا نے آنکھ اسکے پاؤں کی پشت پر لگائی

بر نیک محضر فرستاد کس
اس نیک آدمی کے پاس آدمی بھیجا !
در توبہ کوبان کہ فریاد رس
توبہ کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے کہ فریاد کو پہنچ

قدم رنجہ فرمائی تا سر نہم
قدم رنجہ فرما تاکہ میں اپنا سر رکھوں .
سر جہل و نادانستی بر نہم !
اور جہالت اور نادانی کا بوجھ اپنے سر سے اتار دوں

دو رو یاستادند بر در سپاہ
دروازہ کے دونوں طرف فوج کھڑی کی گئی
سخن پرور آمد در ایوان شاہ
اور وہ سخن پرور عابد بادشاہ کے محل میں آیا

شکر دید و عناب و شمع و شراب
شراب و شمع شکر و عناب دیکھے
دہ از نعمت آباد و مردم خراب
گاؤں نعمتوں سے آباد اور آدمی خراب د

یکی غایب از خود یکی نیم مست
ایک نیم مست اور ایک مدہوش
یکی شعر گویان صراحی بدست
ایک ہاتھ میں شراب کی صراحی اور شعر پڑھتا ہے

ز سوئی بر آورد مطرب خروش
اور ایک طرف مطرب شور مچائے ہوئے
ز دیگر سو آواز ساقی کہ نوش
اور ایک طرف ساقی کی آواز ہے کہ پیو

حریفان خراب از مے لعل رنگ	سر چنگی از خواب در بر چو چنگ
حریف شراب لعل رنگ سے مست	اور چنگ بجا بنوا ایکا سر نیند سے چنگ کی طرح گود میں
نبود از ندیمان گردن فراز	بجز نرگس آنجا کسی دیده باز
مغرور ماجیوں میں سے کوئی بھی نہ تھا	سوائے نرگس نے آنکھیں کھولے ہوئے
دف و چنگ با یکدگر سازگار	بر آورده زیر از میان ناله زار
چنگ اور دف ایک دوسرے سے ملے ہوئے	اور ایک باریک دردناک آواز درمیان سے نکالے ہوئے
بفرمود در هم شکستند خرد	مبدل شد آن عیش صافی بدرد
عابد نے حکم دیا اور باجے توڑ دیئے گئے	اور وہ مصفا عیش درد سے مبدل ہو گیا
شکستند چنگ و گسستند رود	بدر کرد گوینده از سر سرود
چنگ توڑ دیئے گئے اور رود بھی توڑ دیئے گئے	اور گانے والے راگ کو سر سے باہر نکال دیا
بمیخانه در سنگ بردن زدند	کدو را نشاندند و گردن زدند
شرابخانہ میں مٹکوں پر پتھر مارے گئے	صراحی کو بٹھایا اور سر توڑ دیا گیا
روان خمر و چنگ او فتاده نگون	تو گفتی شدست از بط کشته خون
شراب بہتی ہوئی اور چنگ سرنگوں پڑا ہوا	تو کہے کہ بطِ کشتہ کا خون ہے
خم آبستن خمر نه ماهه بود	دران فتنه دختر بینداخت زود
مٹکے کو شراب کا نو ماہ کا حمل تھا	اس فتنہ میں لڑکی یعنے شراب جلدی سے گرا دی گئی
شکم تا بنافش دریدند مشک	قدح را بر و چشم خونین پر اشک
مشک کو پیٹ سے ناف تک پھاڑ دیا گیا	پیالہ کی خون آلودہ آنکھیں اسکے لئے پر آب تھیں
بفرمود تا سنگ صحن سرائے	بکندند و کردند نو باز جائے
عابد کے حکم سے گھر کے صحن تک کا پتھر	اکھاڑ دیا گیا اور اس کی جگہ نیا لگا دیا گیا
که گلگونه خمر یاقوت فام	بشستن نمی شد ز روی رخام
کیونکہ شراب یاقوت رنگ کی سرخی	دھونے سے سنگ مرمر کے پتھر سے نہیں جاتی تھی
عجب نیست بالوعه گر شد خراب	که خورد اندران روز چندان شراب
تعجب نہیں اگر نابدان خراب ہو جائے	کیونکہ اس دن اتنی شراب پی گئی تھی
دگر هر که بربط گرفتی بکف	قفا خوردی از دست مردم چو دف
پھر جو شخص ہاتھ میں بربط پکڑتا	دف کی طرح آدمیوں کے ہاتھ سے گردنی کھاتا

وگر فاسقی چنگ بروی بدوش
اگر کوئی فاسق کندھے پر چنگ اٹھاتا تو
بمالیدی اورا چو طنبور گوش
تو طنبور کی طرح اس کی گوشمالی کی جاتی

جوانی سر از کبر پندار مست
وہ جوان جو غرور اور تکبر سے مست تھا
چو پیران بکنج عبادت نشست
بوڑھوں کی طرح خلوت گاہ عبادت میں جا بیٹھا

پدر بارہا گفتہ بودش بہول
باپ نے کئی دفعہ اس کو جھڑکی دیکر کہا تھا
کہ پاکیزہ رو باش شائستہ قول
کہ نیک چال چلن اور عمدہ گفتار والا بن

جفائی پدر برد و زندان و بند
باپ کا ظلم اور قید و بند کی سختی جھیلی
چنان سودمندش نیامد کہ پند
مگر اس کو ایسا فائدہ نہ ہوا جیسا کہ نصیحت عابد سے

گرش سخت گفتی سخن گوی سہل
اگر کوئی اس کو سختی و نرمی سے کہتا
کہ بیرون کن از سر جوانی و جہل
کہ اپنے سر سے جوانی و جہالت کو دور کر

خیال غرورش بران داشتی
تو اس کا خیال غرور اسے آمادہ کرتا
کہ درویش را زندہ نگذاشتی
کہ وہ درویش را زندہ نگذاشتی

سپر نفگند شیر غران ز جنگ
شیر غراں جنگ سے نہیں بھاگتا
نیندیشد از تیغ بران چنگ!
لیکن ہاتھ کاٹنے والی تلوار سے ڈرتا ہے

بہ نرمی ز دشمن توان کرد دوست
نرمی سے دشمن کو دوست بنایا جا سکتا ہے
چو با دوست سختی کنی دشمن اوست
اگر دوست سے سختی کریں تو وہ دشمن ہے

چو سندان کسی سخت روئی نکرد
کسی نے سندان کی طرح سخت روئی نہ کی
کہ خایسک تادیب بر سر نخورد
کہ تادیب کا ہتھوڑا سر پر کھایا

بگفتن درشتی مکن با امیر
امیر کے ساتھ سخت کلامی نہ کر
چو بینی کہ سختی کند سست گیر
جب دیکھے کہ وہ سختی کرتا ہے تو عاجزی کر

باخلاق با ہر کہ بینی بساز
اخلاق سے ہر کسی کو اپنا موافق بنا
اگر زیردست است و گر سرفراز
چاہے کمزور ہے یا زبردست ہے

کہ این گردن از نازکی برکشد
کیونکہ یہ ناز سے گردن اٹھاتا ہے
بگفتار خوش وان سر اندر کشد
اور خوش کرنے والی باتوں سے سر جھکا لیتا ہے

بشیرین زبانی توان برد گوئی
شیریں زبانی سے گیند لیجایا جا سکتا ہے
کہ پیوستہ تلخی برد تند خوئی!
کیونکہ تند خو آدمی ہمیشہ تکلیف اٹھاتا ہے

تو شیرین زبانی ز سعدی بگیر
تو شیرین بیانی سعدی رحمۃ اللہ علیہ سے سیکھ
ترش روئی را گو بہ تلخی بگیر
اور ترش روئے کہو کہ تلخی سے جائے

حکایت طواف عسل

ایک شہد فروش کا قصہ

شکر خندۂ انگبین می فروخت
ایک خوبصورت شہد بیچتا تھا
کہ دلہا ز شیرینیش می بسوخت
اور دل اس کی شیرینی سے جلتے تھے

نباتی میان بستہ چون نیشکر
گنے کی طرح مٹھاس کمرے باندھے ہوئے
برو مشتری از مگس بیشتر
اور اس کے خریدار مکھیوں سے زیادہ تھے

گر او زہر برداشتی فی المثل
اگر مثلاً وہ زہر بھی دیتا
بخوردند از دست او چون عسل
تو لوگ اس کے ہاتھ سے شہد کی طرح کھاتے

گرانی نظر کرد در کار او
ایک بدخصلت نے اس کے کام کو دیکھا
حسد برد بر روز بازار او
اور اس کی گرم بازاری پر رشک کیا

دگر روز شد گرد گیتی روان
دوسرے روز لوگوں کے گرد دوڑتا ہوا گیا
عسل بر سر و سرکہ برابروان
شہد سر پہ اٹھائے اور سرکہ ابروں پہ ملا ہوا

بسی گشت فریاد خوان پیش و پس
بہت شور مچاتا ہوا آگے پیچھے گیا!
کہ ننشست بر انگبینش مگس
اور اس کے شہد پر ایک مکھی بھی نہ بیٹھی

شبانگہ چو نقدش نیامد بدست
رات کو جب نقدی اس کے ہاتھ میں نہ آئی
بدل تنگروئی بکنجی نشست
تو اداس چہرہ لئے ہوئے ایک گوشہ میں بیٹھا

چو عاصی ترش کردہ روی از وعید
گنہگار کی طرح برے وعدوں سے منہ کھٹا کئے ہوئے
چو ابروی زندانیان روز عید
اور عید کے دن جیسی قیدیوں بھوئیں ہوتی ہیں

زنی گفت بازی کنان شوی را
ایک عورت نے مذاق سے شوہر کو کہا
عسل تلخ باشد ترش روی را
کہ ترش رو کو شہد کڑوا معلوم دیتا ہے

حرامست بود نان آنکس چشید!
بچہ پر اس شخص کی روٹی چکھنا حرام ہے
کہ چون سفرہ ابرو بہم درکشید
جس نے اپنے ابرو دسترخوان کی طرح پیٹے ہوئے ہوں

مکن خواجہ بر خویشتن کار سخت
اے صاحب اپنے لئے سخت کام نہ کر
کہ بدخوئی باشد نگونسار بخت
کیونکہ بدخو آدمی بہت شرمندہ ہوتا ہے

گرفتم کہ سیم و زرت چیز نیست	چو سعدی زبانت خوشت نیز نیست
میں فرض کرتا ہوں کہ تیرے پاس سونا چاندی نہیں	پر کیا سعدی کی طرح تیری زبان بھی اچھی نہیں ہے

حکایت در معنی تواضع نیکمردان!

نیک آدمیوں کی عاجزی	کی حقیقت
شنیدم کہ فرزانۂ حق پرست	گریبان گرفتش یکی رند مست
سنا میں نے کہ ایک عقلمند حق پرست کا	ایک رند مست نے گریبان پکڑ لیا
از آن تیرہ دل مرد صافی درون	قفا خورد و سر برنکرد از سکون!
اس سیاہ باطن آدمی سے اس صاف باطن نے	گردنی کھائی اور صبر سے سر اونچا نہ کیا
یکی گفتش آخر نمردی تو نیز	تحمل دریغ ست ازین بی تمیز
ایک نے اس سے کہا کیا تو آخر مرد نہیں ہے	اس بے تمیز سے تحمل کرنا افسوس ہے
شنید این سخن مرد پاکیزہ خوی	بدو گفت زین نوع با من مگوی
مرد پاکیزہ خصلت نے جب یہ بات سنی	تو اس سے کہا کہ اس قسم کی بات مجھ سے نہ کہو
دردمست نادان گریبان مرد	کہ با شیر جنگی سگالد نبرد
اگر کوئی نادان مست ایسے آدمی کا گریبان پھاڑے	کہ جو لڑنے والے شیر کے ساتھ لڑ سکتا ہے
ز ہشیار عاقل نزیبد کہ دست	زند در گریبان نادان مست!
عقلمند ہوشیار کو زیبا نہیں ہے کہ ہاتھ	نادان مست کے گریبان میں ڈالے
ہنرور چنین زندگانی کند	جفا بیند و مہربانی کند
عاقل اس طرح زندگی بسر کرتا ہے کہ	ظلم دیکھتا ہے اور مہربانی کرتا ہے

حکایت در معنی عزت نفس مردان

مردوں کے نفس کی	عزت کی حقیقت
سگی پای صحرا نشینی گزید	بہ خشمی کہ زہرش ز دندان چکید
ایک کتا نے ایک صحرا نشین کا پاؤں کاٹا	اس غصہ سے کہ اس کا زہر اس کے دانتوں سے ٹپکا
شب از درد بیچارہ خوابش نبرد	بخیل اندرش دختری بود خرد
رات کو وہ بیچارہ درد سے نہ سویا	اس کے اہل و عیال میں ایک چھوٹی لڑکی تھی
پدر را جفا کرد و تندی نمود	کہ آخر ترا نیز دندان نبود
باپ کو برا بھلا کہا اور سختی دکھلائی	کہ آخر کیا تیرے دانت نہ تھے

پس از گریہ مرد پراگندہ روز / بخندید کای بابک دلفروز

پریشان آدمی نے رونے کے بعد / ہنس کر کہا کہ اے دل خوش کرنیوالی لڑکی

مرا گرچہ ہم سلطنت بود بیش / دریغ آمدم کام و دندان خویش

اگرچہ مجھکو بھی چند زیادہ غصہ تھا / مجھکو اپنے تالو اور دانتوں کا افسوس ہوا

محال ست گر تیغ بر سر خورم / کہ دندان بپای سگ اندر برم

ناممکن ہے اگر سر پر تلوار بھی کھاؤں / کہ اپنے دانتوں سے کتوں کے پاؤں کاٹوں

توان کرد با ناکسان بدرگی / ولیکن نیاید ز مردم سگی

نالائقوں سے برائی کی جا سکتی ہے / لیکن آدمی کو کتا بننا نہیں آتا

حکایت خواجۂ نیکوکار و بندۂ نافرمان!

ایک نیک مالک اور نافرمان غلام کی حکایت

بزرگی ہنرمند آفاق بود / غلامش نکوہیدہ اخلاق بود

ایک بزرگ زمانہ کا ہنرمند تھا / اور اس کا غلام بدخصلت تھا

ازین خفرقی موی بالیدۂ / بدی سرکہ در روی مالیدۂ

بدصورتی سے بال بڑھائے ہوئے / چہرے پر سرکہ ملے ہوئے یعنے ترش رو تھا

چو ثعبانش آلودہ دندان بزہر / گرو بردہ از زشت رویان شہر

بڑے سانپ کی طرح اسکے دانت زہر سے بھرے ہوئے / اور شہر کے تمام بدصورتوں پر سبقت رکھتا تھا

مدامش بروی آب چشم سبل / دمیدی و بوی پیاز از بغل!

پر آشوب آنکھ کا پانی ہمیشہ اسکے چہرے پر بہتا / اور اس کے بدن سے پیاز کی بو آتی تھی

گرہ وقت پختن بر ابرو زدی / چو پختند با خواجہ زانو زدی

کھانا پکانے کے وقت منہ بناتا تھا / اور پک چکنے کے مالک کیساتھ بیٹھکر کھاتا تھا

دمادم بنان خوردنش ہم نفس / و گر مردی آبی ندادی بکس!

اور ہر گھڑی کھانے کے لئے اس کے ساتھ تھا / اور کاہل ایسا کہ مرنا قبول کرتا لیکن کسی پانی نہ دیتا

بگفت اندر و کار کردی نہ چوب / شب و روز ازو خانہ در کند کوب

نہ کہنے سے کام کرتا اور نہ مارنے سے / رات دن اس کی وجہ سے گھر میں لڑائی رہتی تھی

گہی خار و خس در رہ انداختی / گہی ماکیان در چہ انداختی

کبھی راستہ میں کانٹا کوڑا ڈال دیتا / کبھی مرغیاں کنوئیں میں پھینک دیتا

ز سیماش وحشت فراز آمدی	زرفتی بکاری کہ باز آمدی
اس کی پیشانی سے وحشت ظاہر ہوتی تھی	اگر کسی کام کے لئے جاتا تو پھر نہ آتا
کسی گفت ازین بندۂ بدخصال	چہ خواہی ادب یا ہنر یا جمال
کسی نے اس بدخصلت غلام کو کہا	تو کیا چاہتا ہے ادب ہنر یا خوبصورتی
نیرزد وجودی بدین ناخوشی	کہ جورش پسندی و بارش کشی
ایسی ناخوشی ایسے وجود کیساتھ زیبا نہیں	کہ اس کا ظلم پسند کرے اور بوجھ اٹھائے
منت بندۂ خوب نیکو سیر	بدست آرم این را بہ نخاس بر
میں تجھ کو ایک نیک خصلت غلام	خرید دیتا ہوں اسکو فروخت کیلئے بازار لیجا
وگر یک پشیز آورد سر مپیچ	گرانست اگر راست خواہی بہیچ
اگر ایک پیسہ پر بھی بکے تو سر نہ پھیر	اگر سچ پوچھے تو بہ مفت بھی گران
شنید این سخن مرد نیکو نہاد	بخندید کای یار فرخ نژاد
نیک خصلت انسان نے یہ بات سنی	ہنسا کہ اے دوست مبارک فطرت والے
بدست این پسر طبع و خویش ولیک	مرا زو طبیعت شود خوب و نیک
اس لڑکے کی طبیعت اور عادت بری ہے لیکن	میری طبیعت اس سے نیک خصلت بن رہی
چو زو کردہ باشم تحمل بسی	توانم جفا بردن از ہر کسی
اگر میں اس کی باتوں کو برداشت کرتا ہونگا	تو ہر شخص کے ظلم اٹھانے کے قابل ہونگا
مروت ندانم کہ بفروشمش	بدیگر کسی عیب بہ گویمش
میں مروت نہیں سمجھتا کہ اس کو فروخت کروں	اور اس کے عیوب کسی دوسرے سے کہوں
چو من در بلایش تحمل کنم	بسی بہ بود گر تحول کنم
اگر میں اس کی سختی میں تحمل کروں	تو اس سے بہتر ہے کہ اسکو کسی دوسرے کے حوالہ کروں
چو خود را پسندی کسی را پسند	تو ور زحمتی دیگری را مبند
جو اپنے لئے پسند کرتا ہو دوسری کیلئے بھی وہی پسند کر	تو دوسرے کو عذاب میں مبتلا نہ کر
تحمل چو زہرت نماید نخست	ولی شہد گردد چو در طبع رست
تحمل پہلے پہل زہر معلوم ہوتا ہے	لیکن جب طبع میں سماتا ہے تو شہد ہو جاتا ہے

حکایت معروف کرخی و مسافر رنجور

حضرت معروف کرخی (رحمتہ اللہ علیہ) اور ایک بیمار مسافر کا قصہ!

کسی راہ معروف کرخی بجست	کہ بنہاد معروفی از سر نخست!
کسی شخص نے حضرت معروف کرخی کی راہ تلاش کی	یہاں تک کہ پہلے سر سے خودی نکال دی
شنیدم کہ مہمانش آمد یکی	ز بیماریش تا بمرگ اندکی!
سنا میں نے کہ ایک دن انکے ہاں ایک مہمان آیا	اور وہ بیماری کی وجہ سے مرنے کے قریب تھا
سرش موی و رویش صفا ریختہ	بموئیش جان در تن آویختہ
درویش کے بالوں نے اس کے سر اور چہرہ کی صفائی کو چھوڑ	اور اسکی جان ایک بال میں لٹکی ہوئی تھی
شب آنجا بیفگند و بالش نہاد	روان دست در بانگ نالش نہاد
رات کو اس جگہ رکھا اور تکیہ دیا	اور اس کے ہاتھ فریاد و نالہ کر رہے تھے
نہ خوابش گرفتی بہ شب یکنفس!	نہ از دست فریاد او خواب کس
رات کو ایک دم بھی اس کو نیند نہ آئی	اور نہ اس کی فریاد سے کوئی دوسرا سویا
نہادی پریشان و طبعی درشت	نمی مرد و خلقی بحجت بکشت!
ایک پریشان فطرت اور سخت طبیعت تھی	جو خود تو مرتی نہ تھی لیکن لوگوں کو تکرار سے مار ڈالا تھا
ز فریاد و نالیدن و خفت و خیز	گرفتند از و خلق راہ گریز
اس کی فریاد رونے سونے اٹھنے کی وجہ سے	لوگوں نے اس سے بھاگنے کا راستہ اختیار کیا
ز دیار مردم دران بقعہ کس!	ہمان ناتوان ماند و معروف و بس
رہنے والے آدمیوں میں سے اس مکان میں	وہ بیمار اور صرف حضرت کرخی رہ گئے
شنیدم کہ شبہا ز خدمت نخفت	چو مردان میان بست و کرد آنچہ گفت
سنا میں نے کہ اس کی خدمت کی وجہ سے راتوں کو نہ سوئے	مردوں کی طرح کمر باندھی جو کچھ اس نے کہا کیا
شبی بر سرش لشکر آورد خواب	کہ چند آورد مرد ناخفتہ تاب
ایک رات نیند نے ان پر غلبہ کیا	مرد کب تک نہ سونے کی تاب لا سکتا ہے
بیکدم کہ چشمانش خفتن گرفت	مسافر پراگندہ گفتن گرفت!
جونہی کہ ان کی آنکھیں سونے لگیں	مسافر بیمار نے پریشان باتیں شروع کر دیں
کہ لعنت برین نسل ناپاک باد	کہ نامند و ناموس و زرق اندو باد
اس نسل ناپاک پر لعنت ہو	کہ جو نام اور عزت والے غرور اور مکر کرنے والے ہیں
بلند اعتقادان پاکیزہ پوش	فریبندۂ پارسائی فروش!
اچھے لباس والے اور بلند اعتقاد	فریب دینے والے اور نیکی بیچنے والے

چہ داند لت انبانی از خواب مست	کہ بیچارہ دیدہ برہم نہ بست
بہت کھانیوالے اور خواب سے بدمست کیا جانیں	کہ کسی بیچارہ نے آنکھ بند نہیں کی
سخن ہائے منکر بمعروف گفت	کہ یکدم چرا غافل از وی بخفت
حضرت معروف کرخی کو برا بھلا کہا	کہ کیوں سے غفلت کرکے دم بھر سوئے
فرو خورد شیخ این حدیث از کرم	شنیدند پوشیدگان حرم!
شیخ نے یہ بات مہربانی سے برداشت کی	اور محل کی پردہ نشین عورتوں نے سنی
یکی گفت معروف را در نہفت	ندیدی کہ درویش نالان چہ گفت
ایک نے حضرت معروف کو علیحدگی میں کہا	تو نے نہیں سنا کہ درویش رونے والے نے کیا کہا
برو زین سپس گو سر خویش گیر	تعنت ببر جای دیگر بمیر
اس کے پاس جا اور کہو کہ اپنی راہ لے	رنج لے جائے اور دوسری جگہ پر مرے
نکوئی و رحمت بجائی خود ست	ولی باید انیکمردی بدست!
نیکی و مہربانی اپنی جگہ پر ہے	لیکن بردں کے ساتھ نیکی کرنی بری ہے
سر سفلہ را گرد بالش منہ	سر مردم آزار بر سنگ بہ
کمینہ کے سر کے نیچے تکیہ نہ رکھ	لوگوں کو ستانیوالے کا سر پتھر پر بہتر ہے
مکن با بدان نیکی ای نیکبخت	کہ در شورہ نادان نشاند درخت
اے نیک بخت بدوں کے ساتھ نیکی نہ کر	کیونکہ شور زمین میں بیوقوف درخت لگاتا ہے
نگویم مراعات مردم مکن	کرم پیش نامردمان گم مکن!
میں نہیں کہتی کہ لوگوں سے مہربانی نہ کر	لیکن نالائقوں کے ساتھ نیکی ضائع نہ کر
باخلاق نرمی مکن با درشت	کہ سگ را نمالند چون گربہ پشت
خوش خلقی سے سخت آدمی کیسا نرمی نہ کر	کیونکہ کتے کی پیٹھ بلی کی طرح نہیں ملتے
گر انصاف خواہی سگ حق شناس	بہ سیرت بہ از مردم ناسپاس
اگر انصاف کی بات پوچھتا ہے تو حقشناس کتا	سیرت میں ناشکرے آدمی سے بہتر ہے
بہ برف آب رحمت مکن بر خسیس	چو کردی مکافات بر یخ نویس
کمینہ آدمی پر ٹھنڈے پانی سے مہربانی نہ کر	جو تو نے کی تو اس اجر برف پر لکھ یعنی ضائع ہے
ندیدم چنین پیچ بر پیچ کس	مکن ہیچ زحمت برین ہیچکس!
میں نے ایسا ٹیڑھا آدمی کبھی نہیں دیکھا	اس نالائق پر کبھی کوئی مہربانی نہ کر

بخندید و گفت ای دلارام گفت
حضرت معروف کرخی ہنسے اور کہا اے دلا آرام

پریشان مشو زین پریشان کہ گفت
اس بات پر پریشان نہ ہو کہ اس نے بری باتیں کہیں

گر از ناخوشی کرد بر من خروش
اگر اس نے مجھ پر رنج کی وجہ سے شور کیا

مرا ناخوش از وی خوش آمد بگوش
تو میرے کانوں کو اس کی بری باتیں بھلی معلوم ہوئیں

جفای چنین کس ببابد شنود
ایسے آدمی کا ظلم سننا چاہیئے

کہ نتواند از بیقراری غنود
جو بیقراری کی وجہ سے اونگھ نہیں سکتا

چو خود را قوی حال بینی و خوش
جب تو اپنے آپ کو مضبوط اور خوش دیکھے

بہ شکرانہ بارِ ضعیفان بکش!
تو شکرانہ کیساتھ کمزوروں کا بوجھ برداشت کر

اگر خود ہمین صورتی چون طلسم!
اگر خود تو اسی صورت طلسم کی طرح ہے

بمیری و اسمت بماند چو جسم!
تو مرجائے اور تیرا نام جسم کی طرح رہے

دگر پرورانی درخت کرم
اگر تو مہربانی کے درخت کا پرورش کرنیوالا ہے

برِ نیکنامی خوری لاجرم
تو نیک نامی کا پھل ضرور کھائے گا

نہ بینی کہ در کرخ تربت بسیست
تو نہیں دیکھتا کہ کرخ شہر میں بہت سی قبریں ہیں

بجز گورِ معروف معروف نیست
لیکن سوائے معروف کرخی کی قبر کے کوئی مشہور قبر نہیں

بدولت کسانی سر افراختند
دولت سے ان لوگوں نے سر بلند کیا

کہ تاجِ تکبر بیند اختند
جنھوں نے تکبر کے تاج کو سر سے پھینکدیا

تکبر کند مرد حشمت پرست
عزت پرست آدمی تکبر کرتا ہے

نداند کہ حشمت بحلم اندرست
نہیں کہ عزت بردباری میں ہے

حکایت در معنی سفاہت نااہلان و تحمل نیکمردان

نااہل لوگوں کے کمینہ پن اور نیک لوگوں کے تحمل کے بیان میں ذکر

طمع برد شوخی بصاحبدلی
ایک شریر ایک صاحبدل کے پاس طمع لیگیا یعنی کچھ مانگا

نبود آن زمان در میان حاصلی
اس وقت اس کے پاس کچھ موجود نہ تھا

کمر بند و دستش تہی بود و پاک
اس کا کمر بند اور ہاتھ خالی و صاف تھا

کہ زر بر فشاندی بر ویش چو خاک
کہ مٹی کی طرح اسکے منہ پر روپیہ جھاڑتا

برون تاخت خواہندہ تیرہ روی
بے حیا مانگنے والا باہر چلا گیا

نکوہیدن آغاز کردش بکوی!
اور گلی میں اس کو گالیاں دینی شروع کردیں

کہ زنہار ازین کژدمان خموش ۔ پلنگان درندہ صوف پوش
کہ ان خاموش بچھوؤں سے اللہ پناہ دے ۔ یہ گدڑی پوش پھاڑنے والے شیر ہیں

کہ چون گربہ زانون بدل برنہند ۔ وگر صیدے افتد چو سگ درجہند
بلی کی طرح گھاٹ میں بیٹھے ہیں ۔ اگر کوئی شکار گرے تو کتے کی طرح کودتے ہیں

سوئ مسجد آوردہ دکان شید ۔ کہ در خانہ کمتر توان یافت صید
مسجد کی طرف مکر کی دکان لائے ہوئے ۔ کیونکہ گھر میں شکار کم پا سکتے ہیں

رہ کاروان شیر مردان زنند ۔ ولی جامہ مردان اینان کنند
خیر مرد ہیں جو قافلے کی راہ لوٹتے ہیں ۔ لیکن یہ آدمیوں کے کپڑے پھاڑتے ہیں

سپید و سیاہ پارہ بردوختہ ۔ بسا لوس پنہان زر اندوختہ
سفید اور سیاہ ٹکڑے سیئے ہوئے ہیں ۔ مکر اور پوشیدگی سے روپیہ جمع کئے ہوئے ہیں

زہی جو فروشان گندم نمای ۔ جہان گرد و شب کوک خرمن گدای
کیا خوب گندم دکھانیوالے اور جو فروخت کرنیوالے ۔ جہان کے گھومنے والے رات کے مانگنے کم ہمت فقیر ہیں

مبین در عبادت کہ پیر اند و سست ۔ کہ در رقص و حالت جوانند و چست
نہ دیکھ کہ عبادت کرنے میں بوڑھے اور سست ہیں ۔ کیونکہ وجد اور ناچ کی حالت میں جوان اور چست ہیں

عصای کلیم اند بسیار خوار ۔ پس آنگہ نمایند خود را نزار
موسیٰ علیہ السلام کے عصا کی طرح بہت کھانے والے ہیں ۔ پھر اس وقت اپنے آپ کو دبلا بتلاتے ہیں

نہ پرہیزگار و نہ دانشور اند ۔ ہمین بس کہ دنیا بدین میخورند
نہ پرہیزگار ہیں اور نہ عقلمند ہیں ۔ یہی کافی ہے کہ دنیا کو دین کے عوض خریدتے ہیں

عبادی بلالانہ در تن کنند ۔ بدخل حبش جامہ زن کنند
حضرت بلالؓ کی طرح عبا پہنتے ہیں ۔ اور حبش کے خراج سے عورت کے کپڑے بناتے ہیں

نہ سنت نہ بینی در ایشان اثر ۔ مگر خواب پیشین و نان سحر
سنت کا ایک اثر تو ان میں نہ دیکھے گا ۔ مگر دوپہر کے وقت سونا اور صبح کے وقت کھانا

شکم تا سر آگندہ از لقمہ تنگ ۔ چو زنبیل دریوزہ ہفتاد رنگ
تنگ لقموں سے پیٹ منہ تک بھرا ہوا ۔ بھیک مانگنے کی جھولی کی طرح ستر رنگ

نخواہم درین باب ازین بیش گفت ۔ کہ شنعت بود سیرت خویش گفت
اس بارہ میں میں اس سے زیادہ کہنا نہیں چاہتا ۔ کیونکہ اپنی تعریف کرنا برائی ہوتی ہے

فرو گفت ازین شیوہ نادیدہ گوئی — نہ بیند ہنر دیدۂ عیب جوئی

اس شریر نے اس قسم کی بہت باتیں کہیں — عیب تلاش کرنے والی آنکھ ہنر نہیں دیکھتی

یکی کردہ بی آبروئی بسی ! — چہ غم دارد از آبروئی کسی !

ایک شخص جس نے اپنی بہت بے عزتی کی ہوئی ہو — وہ کسی کی آبرو کا کیا غم رکھتا ہے

مریدی بشیخ این سخن نقل کرد — اگر راست پرسی نہ از عقل کرد

ایک مرید نے پیر سے یہ بات کہی — اگر تو سچ پوچھے تو اس نے اچھا نہ کیا

بدی در قفا عیب من گفت و خفت — بتر زو قرینی کہ آورد و گفت

ایک بد نے میری غیر حاضری میں برائی کی اور چلا گیا — اس سے بدتر وہ ہے جو آپ کے ساتھ لایا اور کہا

یکی تیری افگند و در رہ فتاد — وجودم نیازرد و رنجم نداد

ایک شخص نے تیر پھینکا اور وہ راستہ میں گر پڑا — اس نے میرے بدن کو نہ ستایا اور نہ دکھ دیا

تو برداشتی و آمدی سوی من — ہمین در پس پوزی بہ پہلوی من

تو نے وہ اٹھایا اور میری طرف آیا — اور اس کو میرے پہلو میں چبھو دیا

بخندید صاحبدل نیک خوئی — کہ سہل ست ازین بیشتر گو بگوئی

صاحب دل نیک خصلت والا ہنسا ! — کہ اس سے زیادہ کہنا بھی آسان ہے کہہ کہہ

ہنوز آنچہ گفت از بدم اندکیست — از آنہا کہ من دانم از صد یکیست

اب تک جو اس نے میری برائی کی ہے کم ہے — اور وہ جو میں جانتا ہوں ان میں سے ایک ہے

ز روی گمان بر من اینہا کہ بست — من از خود یقین می شناسم کہ ہست

اس نے شبہ کے طور پر جو کچھ میری نسبت کہا — میں یقین سے جانتا ہوں کہ ہے

وی امسال پیوست با ما وصال — کجا داندم عیب ہفتاد سال

وہ تو اس سال مجھ سے ملا — میرے ستر سال کے عیب کہاں جانے

بہ از من کس اندر جہان عیب من — نداند بجز عالم الغیب من !

میرے عیب جہان میں مجھ سے بہتر — سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں جانتا

ندیدم چنین نیک پندار کس — کہ پنداشت عیب من اینست و بس

میں نے اسطرح کا نیک یقین آدمی کوئی نہیں دیکھا کہ — جس نے میرے عیبوں کو صرف اتنا ہی سمجھا ہو

بمحشر گواہ گناہم گر او ست — ز دوزخ نترسم کہ حالم نکوست

اگر قیامت کے دن وہ میرے گناہوں کا گواہ ہے — تو میں دوزخ سے نہیں ڈرتا کیونکہ میرا حال اچھا ہے

گرم عیب گوید بداندیش من ۔ بیا گو ببر نسخہ از پیش من!

اگر میرا دشمن میرا عیب بیان کرتا ہے ۔ تو اس کو کہو کہ ادھر مجھ سے میرے گناہوں کی کتاب لے جا

کسان مرد راہ خدا بودہ اند ۔ کہ برجاس تیر بلا بودہ اند

وہ لوگ خدا کے مرد ہوتے ہیں ۔ جو تیر بلا کا نشانہ بنے ہوئے ہیں

زبان باش تا پوستینت درند ۔ کہ صاحبدلان بار شوخان برند

چپ رہ تاکہ لوگ تیرے عیب بیان کریں ۔ کیونکہ صاحب دل سرپھروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں

گر از خاک مردم سبوئی کنند ۔ بسنگش ملامت کنان بشکنند

اگر آدمی کی خاک سے گھڑا بنائیں ۔ تو اس کو ملامت کرنے والے پتھر سے توڑ دیں

حکایت در گستاخی درویشان و حلم پادشاہان

درویشوں کی گستاخی اور بادشاہوں کی بردباری کے بیان میں ذکر

ملک صالح از پادشاہان شام ۔ برون آمدی صبح دم با غلام

بادشاہان شام میں سے ملک صالح نام بادشاہ ۔ صبح کے وقت غلام کیساتھ باہر آیا

بگشتی در اطراف بازار و کوی ۔ برسم عرب نیمہ بربستہ روی

بازار اور ہر گلیوں کی طرف پھرا ۔ رسم عرب کے مطابق آدھا منہ بند کئے ہوئے

کہ صاحب نظر بود و درویش دوست ۔ ہر آنکہ این دو دارد ملک صالح اوست

کیونکہ وہ صاحب نظر اور فقیر دوست تھا ۔ جو شخص ان دونوں خصلتوں کا مالک ہے صالح بادشاہ وہی ہے

دو درویش در مسجدی خفتہ یافت ۔ پریشان دل و خاطر آشفتہ یافت

ایک مسجد میں دو درویشوں کو سویا ہوا پایا ۔ پریشان حال اور پراگندہ دل دیکھا

شب سردشان دیدہ نابردہ خواب ۔ چو حربا تأمل کنان آفتاب!

رات کے جاڑے کی وجہ سے ان کو نیند نہ آتی تھی ۔ اور وہ گرگٹ کی طرح آفتاب کو دیکھ رہے تھے

یکی زان دو میگفت با دیگری ۔ کہ ہم روز محشر بود داوری!

ایک نے ان دونوں میں دوسرے کو کہا ۔ کہ قیامت کے دن بھی کوئی حاکم ہوگا

گر این پادشاہان گردن فراز ۔ کہ در لہو عیش اند با کام و ناز

اگر یہ گردن بلند کرنے والے (مغرور) بادشاہ ۔ جو کہ کھیل عیش مقصد اور ناز میں ہیں

در آیند با عاجزان در بہشت ۔ من از گور سر برنگیرم ز خشت

غریبوں کے ساتھ بہشت میں داخل ہوسکے ۔ تو میں قبر کی اینٹ سے سر نہ اٹھاؤں گا

بہشت برین ملک و ماوای ست
کہ بند غم امروز برپای ماست
بہشت بریں ہمارا ملک اور ہمارے رہنے کی جگہ ہے
کیونکہ غموں کی زنجیر آج ہمارے پاؤں میں ہے

ہمہ عمر ازینان چہ دیدی خوشی
کہ در آخرت نیز زحمت کشی
تمام عمر تو نے ان سے کیا خوشی دیکھی
کہ قیامت کے دن بھی انکی زحمت اٹھائے

اگر صالح آنجا بدیوار باغ
در آید بکفشش بدرم دماغ
اگر صالح نام بادشاہ باغ کی دیوار میں
آئے تو جوتی سے اس کی کھوپڑی پھوڑ دوں

چو مرد این سخن گفت صالح شنید
دگر بودن آنجا مصالح ندید
جب مرد نے یہ بات کہی اور صالح نے سنی
تو پھر اس جگہ رہنا مصلحت نہ سمجھا

دمے رفت تا چشمۂ آفتاب
ز چشم خلایق فروشست خواب
اس وقت صالح گیا یہانتک کہ آفتاب کے چشمہ نے
لوگوں کی آنکھوں سے نیند کو دھو دیا

روان ہر دو کس را فرستاد و خواند
بہیبت نشست و بحرمت نشاند
دو آدمیوں کو بھیجکر ان کو بلایا
رعب کیساتھ بیٹھا اور عزت کیساتھ بٹھایا

بر ایشان ببارید باران جود
و وشست شان گرد ذل از وجود
اور ان پر سخاوت کی بارش کی
اور ذلت کی خاک ان کے بدن سے دھو ڈالی

پس از رنج و سرماؤ باران سیل
نشستند با نامداران خیل!
سردی بارش اور سیلاب کی تکلیف اٹھانیکے بعد
نامور لوگوں کے ساتھ بیٹھے

گدایان بیجامہ شب کردہ روز
معطر کنان جامہ بر عود سوز
فقیر بلا کپڑا رات کو دن کئے ہوئے
عود اور سوز سے کپڑوں کو خوشبودار کئے ہوئے

یکی گفت ازینان ملک را نہان
کہ ای حلقہ در گوش حکمت جہان
ایکنے ان میں سے پوشیدہ طور پر بادشاہ کو کہا
کہ اے تیرے حکم کا فرمانبردار جہان

پسندیدگان در بزرگی رسند
ز ما بندگانت چہ آمد پسند
پسندیدہ لوگ مرتبہ کو پہنچتے ہیں
ہم غلاموں سے تجھے کیا پسند آیا ہے

شہنشہ ز شادی چو گل بر شگفت
بخندید در روی درویش و گفت
بادشاہ خوشی سے پھول کی طرح شگفتہ ہوا
فقیر کے سامنے ہنسا اور کہا

من آنکس نیم کز غرور حشم
ز بیچارگان روی درہم کشم
میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں کہ لشکر کے غرور
غریبوں سے منہ پھیرے رکھوں

توهم بامن از سر بنه خوی زشت — که ناسازگاری کنی در بهشت
تو بھی میرے ساتھ برا سلوک کر — تاکہ بہشت میں مجھ سے ناموافق رہے

من امروز کردم در صلح باز — تو فردا مکن در برویم فراز
میں نے آج صلح کا دروازہ کھولدیا ہے — تو کل قیامت کو میرے لئے دروازہ بند نہ کر

چنین راه گر مقبلی پیش گیر — شرف بایدت دست درویش گیر
اگر تو مقبول ہے تو ایسی راہ اختیار کر — اگر تو بزرگی چاہتا ہے تو فقیر کا ہاتھ پکڑ

بر از شاخ طوبی کسی بر نداشت — که امروز تخم ارادت نکاشت
شاخ طوبی سے اس شخص نے پھل نہ اٹھایا — کہ آج کے دن جس نے اعتقاد کا بیج نہ بویا

ارادت نداری سعادت مجوی — بچوگان خدمت توان برد گوی
اگر تو اعتقاد نہیں رکھتا تو سعادت نہ ڈھونڈ — خدمت کی چوگان سے گیند لیجایا جاسکتا ہے

ترا کی بود چون چراغ التهاب — که از خود پری همچو قندیل از آب
تجھے چراغ کی طرح کس طرح روشنی حاصل ہو — جب تو خود غرضی سے بھرا ہے جیسے قندیل پانی سے

وجودی دهد روشنائی بجمع — که سوزیش در سینه باشد چو شمع
وہی وجود مجلس کو روشنی دیتا ہے — جو سینہ میں شمع کی سوز رکھتا ہو

حکایت اندر محرومی خویشتن بینان

مغرور لوگوں کی بدنصیبی کے بیان میں

یکی در نجوم اندکی دست داشت — ولیک از تکبر سر مست داشت
ایک شخص نجوم میں کچھ مہارت رکھتا تھا — لیکن تکبر کی طرح سرمست رکھتا تھا

سوی گوشیار آمد از راه دور — دلی پر ارادت سری پر غرور
گوشیار نجومی کے پاس بہت دور سے آیا — دل اعتقاد سے بھرا ہوا لیکن سر غرور سے پر

خردمند ازو دیده در دوختی — یکش حرف خدمت نیاموختی
عقلمند نے اس سے چشم پوشی کی — اور خدمت کے متعلق ایک حرف نہ سکھلایا

چو بی بهره عزم سفر کرده باز — بدو گفت دانای گردن فراز
جب بدنصیب نے پھر سفر کا ارادہ کیا — اس سے بلند گردن والے دانا نے کہا

تو خود را گمان برده پر خرد — انائی که پر شد دگر چون برد
تو اپنے آپ پر عقلمندی کا گمان کرتا ہے — جو برتن پہلے بھرا ہو پھر کس طرح بھرا جائے

زدعوی تہی آئی تا پر شوی	تو از خود پری زان تہی می روی
تو اگر دعویٰ سے خالی آتا تو بھر جاتا	تو خودی سے بھرا ہے اس لئے خالی جاتا ہے
زہستی در آفاق سعدیؒ صفت	تہی گرد و باز آئی پر معرفت
جہان میں سعدیؒ کی طرح خودی سے	خالی ہوتا کہ معرفت سے بھرا جائے

حکایت در معنی تسلیم و حق شناسی آن!

تسلیم کی حقیقت اور اس کی حق شناسی

بخشم از ملک بندہ سر بتافت	بفرمود جستن کسش در نیافت
ایک غلام نے غصہ کی وجہ سے بادشاہ سے سر پھیر لیا	بادشاہ نے اسکو ڈھونڈنے کا حکم دیا لیکن انہوں نے نہ پایا
چو باز آمد از راہ خشم و ستیز	بشمشیر زن گفت خونش بریز
جب واپس آیا تو بادشاہ نے غصہ اور لڑائی کی راہ سے	جلاد کو اس کا خون بہانیکا حکم دیا
بخون تشنہ جلاد نامہربان!	برون کردہ چون تشنہ دشنہ زبان
خون کے پیاسے جلاد نامہربان نے	پیاسے کی طرح خنجر باہر نکالی
شنیدم کہ گفت از دل تنگ ریش	خدایا بحل کردمش خون خویش!
سنا میں نے کہ اس زخمی دل غلام نے کہا	اے خدا میں نے اپنا خون اس کو معاف کیا
کہ پیوستہ در نعمت و ناز و نام	در اقبال او بودہ ام دوستکام
کیونکہ ہمیشہ ناز و نعمت اور نام میں	اس کے اقبال میں خوشی و خورم رہا ہوں
مبادا کہ فردا بخون منش!	بگیرند و خرم شود دشمنش
ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن میں خون کے عوض میں کل	اس کو پکڑیں اور اس کے دشمن خوش ہوں
ملک را چو گفت وی آمد بگوش	دگر دیگ خشمش نیاورد جوش
بادشاہ کے کان میں جب اس کی یہ بات پہنچی	پھر اس کے غصہ کی دیگ میں جوش نہ آیا
بسی بر سرش داد بر دیدہ بوس	خداوند رایت شد و طبل کوس
اس کے سر اور آنکھوں کو بہت بوسے دیئے	اور وہ غلام صاحب نشان ڈھول اور نقارہ کا ہوا
برفق از چنان سہمگین جایگاہ	رسانید دہرش بدان پایگاہ
نرمی کی وجہ سے ایسی خوفناک جگہ سے	زمانہ نے اس مرتبہ تک پہنچا دیا
غرض زین حدیث آنکہ گفتار نرم	چو آبست بر آتش مرد گرم!
غرض اس بات سے یہ ہے کہ نرم کلامی	غصہ کے بھرے ہوئے مرد کی آگ پر پانی کی طرح ہے

نہ بینی کہ در معرض تیغ و تیر — بپوشند خفتان صد تو حریر

تو نہیں دیکھتا کہ تیغ و تیر کے میدان میں — ایکسو تہ کے حریر کا چلتہ پہنتے ہیں

تواضع کن ای دوست با خصم تند — کہ نرمی کند تیغ برندہ کند

اے دوست تیز دشمن کے ساتھ عاجزی کر — کیونکہ نرمی کاٹنے والی تلوار کو کند کر دیتی ہے

حکایت در عجز و نیازمندی صالحان

نیک لوگوں کی عاجزی اور خاکساری کے بیان میں

ز ویرانۂ عارف زندہ پوش — یکی را نباح سگ آمد بگوش

ایک گدڑی پوش فقیر کے ویرانہ سے — ایک آدمی کو کتے کی آواز آئی

بدل گفت کوئی سگ اینجا چراست — در آمد کہ درویش صالح کجاست

دل میں کہا کہ کتا یہاں کیوں ہے — اندر آیا تاکہ دیکھے کہ نیک فقیر کہاں ہے

نشان سگ از پیش از پس ندید — بجز عارف آنجا دگر کس ندید

آگے پیچھے کتے کا نشان تک نہ دیکھا — اور سوائے عارف کے اور کسی کو نہ پایا

خجل باز گردیدن آغاز کرد — کہ شرم آمدش بحث آن راز کرد

شرمندگی سے واپس جانے لگا — کیونکہ اس کو اس راز کی بحث سے شرم آئی

شنید از درون عابد آواز پائی — ہلا گفت بر در چہ پائی درای

فقیر نے اندر سے اسکے پاؤں کی آواز سنی — کہا خبردار دروازہ پر کیوں کھڑا ہے اندر آ

نہ پنداری ای دیدۂ روشنم — کز اید رسگ آواز کرد این منم

اے میرے روشن آنکھ تو نہیں جانتا — جو یہاں کتے نے آواز کی وہ میں ہی ہوں

چو دیدم کہ بیچارگی می خرد — نہادم ز سر کبر و رای و خرد

جب میں نے دیکھا کہ خدا عاجزی خریدتا ہے — تو میں نے سر سے عقل اور غرور کو نکال دیا

چو سگ بر درش بانگ کردم بسی — کہ مسکین تر از سگ ندیدم کسی

اس کے دروازہ پر کتا کی طرح بہت آواز کی — کیونکہ میں نے کتا سے زیادہ مسکین کوئی نہیں دیکھا

چو خواہی کہ در قدر والا رسی — ز شیب تواضع بہ بالا رسی

اگر تو چاہتا ہے کہ بلند مرتبہ پر پہنچے — تو عاجزی کی پستی سے بلندی پر پہنچے گا

درین حضرت آنان گرفتند صدر — کہ خود را فراتر نہادند قدر

اس دربار میں انہوں نے عزت کی جگہ لی — جنہوں نے اپنے مرتبہ کو بہت نیچے رکھ

چو سیل اندر آمد بہول و نہیب — فتاد از بلندی بسر در نشیب
جب سیلاب زور شور میں آیا — تو بلندی سے سر کے بل زمین پر گر پڑا

چو شبنم بیفتاد مسکین و خرد — بگرد کافتابش بعیوق برد
جب شبنم مسکین اور عاجز ہو کر گر پڑی — دیکھ آفتاب اس کو بلندی پر لے گیا

حکایت حاتم اصم و سیرت او در تواضع

حاتم اصم اور عاجزی میں اس کی سیرت کا بیان

گروہی برآنند از اہل سخن — کہ حاتم اصم بود باور مکن!
مورخین کا ایک گروہ اس پر متفق ہے — کہ حاتم بہرے تھے اس کو باور نہ کر

برآمد طنین مگس بامداد — کہ در چنبر عنکبوتی فتاد
صبح کے وقت مکھی کی آواز آئی — کہ وہ مکڑی کے جالے میں گر پڑی

ہمہ ضعف و خاموشیش کید بود — مگس قند پنداشتش قید بود
اس کی کمزوری اور خاموشی مکر تھی — مکھی نے اس کو قند سمجھا اور قید ہو گئی

نگہ کرد شیخ از سر اعتبار — کہ ای پای بند طمع پای دار
شیخ نے عبرت کی نظر سے دیکھا — اے طمع کے قیدی ٹھیر جا

نہ ہر جا شکر باشد و شہد و قند — کہ در گوشہا دام بازست و بند
ہر جگہ شکر شہد اور قند نہیں ہوتی — بلکہ کونوں میں جال اور قید موجود ہے

یکی گفت ازان حلقۂ اہل رائی — عجب دارم ای مرد راہ خدائی
عقلمندوں کے حلقہ میں سے ایک نے کہا — اے راہ خدا کے مرد مجھے تعجب ہے

مگس را تو چون فہم کردی خروش — کہ مارا بدشواری آمد بگوش
مکھی کا شور تو نے کس طرح سن لیا — کہ جو ہمارے کانوں میں مشکل سے آیا

تو آگاہ گردی ببانگ مگس — نشاید اصم خواندنت زین سپس
تو جو مکھی کی آواز سے خبردار ہو گیا ہے — اس کے بعد تم حاتم بہرا نہیں کہنا چاہیئے

تبسم کنان گفتش ای تیز ہوش — اصم بہ کہ گفتار باطل نیوش
مسکراتے ہوئے کہا کہ اے تیز ہوش — بہرا ہونا بہتر ہے بہ نسبت اسکے جو جھوٹی باتوں کو سنے

کسانیکہ بامن خلوت درآند — مرا عیب پوش و ہنر گسترآند
وہ لوگ جو میرے ساتھ خلوت میں ہیں — میرے عیب پوشیدہ کہنے والے اور ہنر ظاہر کرنیوالے ہیں

چو پوسیده دارندم اخلاق دون
جب میرے برے اخلاق کو چھپاتے ہیں
کنند ہمتم زیر نخوت زبون
تو مجھ کو خودی بغرور تکبر خراب کرتا ہے

فرا می نمایم که می نشنوم
میں ظاہر کرتا ہوں کہ میں نہیں سنتا
مگر کس تکلف مبرّا شوم
شاید تکلیف سے بری ہو جاؤں

چو کالیو دانندم اہل نشست
جب بیوقوف لوگ مجھ کو اپنے پاس بیٹھنے والا جانیں
بگویند نیک و بدم ہر چہ ہست
تو میری نیکی اور بدی جو کچھ بھی ہو کہدیں

اگر بد شنیدن نیاید خوشم
اگر مجھ کو برا سننا اچھا معلوم نہیں دیتا
ز کردار بد دامن اندر کشم
تو مجھے چاہیئے کہ برے کاموں سے بچوں

بحبل ستائش فرا چہ مشو
تعریف کی رسی کے ساتھ کنوئیں میں مت گر
چو حاتم اصم باش و غیبت شنو
حاتم کی طرح بہرا بن اور غیبت سن

سعادت نجست و سلامت نیافت
اس نے سلامتی نہ ڈھونڈھی اور سلامتی نہ پائی
که گردن ز گفتار سعدیؒ بتافت
جس نے سعدیؒ کی باتوں سے گردن پھیری

ازین بہ نصیحت گری بایدت
اس سے اچھا تجھکو نصیحت کرنیوالا چاہیئے
ندانم پس از وی چہ پیش آیدت
میں نہیں جانتا کہ اسکے بعد تجھے کیا پیش آئے

حکایت زاہد و دزد

ایک پرہیزگار اور چور کی حکایت

عزیزی در اقصای تبریز بود
ایک عزیز تبریز کی طرف رہتا تھا
که ہمواره بیدار و شب خیز بود
ہمیشہ جاگنے والا اور رات کو اٹھنے والا تھا

شبی دید جائی که دزدی کمند
ایک رات اس نے دیکھا کہ ایک چور نے کمند
بہ پیچید و بر طرف بامی فگند
لپیٹی اور ایک مکان پر پھینکدی

کسان را خبر کرد و آشوب خاست
لوگوں کو اس نے خبر دی اور شور مچایا
ز ہر نی مرد با چوب خاست
لوگ ہر طرف لاٹھیاں لے کر اٹھے

چو نامردم آواز مردم شنید
جب نامرد نے آدمیوں کی آواز سنی
میان خطر جائی بودن ندید
تو خطرہ میں کھڑے ہونے کی جگہ نہ پائی

نہیبی ازان گیر و دار آمدش
اس دار و گیر سے اس کو خوف آیا
گریزی بوقت اختیار آمدش
اور اس وقت اس نے بھاگنا اختیار کیا

ز رحمت دل پارسا موم شد	که شب دزد بیچاره محروم شد
رحم سے نیک آدمی کا دل موم ہو گیا	کہ رات کو چور بیچارہ محروم واپس گیا
بتاریکی از وی فراز آمدش	براه دگر پیش باز آمدش
اندھیرے میں اس کے سامنے آیا	دوسرے راستہ سے پھر اس کے آگے آیا
که یارا مرو کآشنای توام	بمردانگی خاکپای توام
کہ اے دوست نہ جا میں تیرا آشنا ہوں	مردانگی میں میں تیرے پاؤں کی خاک ہوں
ندیدم بسرپنجگی چون تو کس	که جنگ آوری بر دو نوع است بس
میں نے تیری طرح کسی کو بہادر نہیں دیکھا	کیونکہ جنگ صرف دو قسم پر ہے
یکی پیش خصم آمدن مردوار	دوم جان بدر بردن از کارزار
ایک تو دشمن کے سامنے مردوں کی طرح آنا	دوم میدان سے اپنی جان کو سلامت لیجانا
بدین هر دو خصلت غلام توام	چه نامی تو مولای نام توام
ان دو خصلتوں کی وجہ سے میں تیرا غلام ہوں	تیرا کیا نام کیونکہ میں تیرے نام کا غلام ہوں
گرت رای باشد بحکم کرم	بجائی که میدانمت ره برم
اگر مہربانی سے تیری رائے ہو	تو جو جگہ میں جانتا ہوں وہاں تجھ کو لیجاؤں
سرائیست کوتاه و در بسته سخت	نه پندارم آنجا خداوند رخت
ایک چھوٹا سا گھر ہے لیکن دروازہ مضبوط بند ہے	وہاں کے اسباب کے مالک کو میں نہیں جانتا ہوں
کلوخی دو بالای هم برنهیم	یکی پای بر دوش دیگر نهیم
ایک دو ڈھیلے نیچے اوپر رکھ لیں	اور ایک دوسرے کے کندھوں پر پاؤں رکھیں
بچندانکه در دستت افتد بساز	ازان به که گردی تهیدست باز
جس قدر تیرے ہاتھ لگے موافقت کر	اس سے بہتر ہے کہ تو خالی ہاتھ جائے
بدلداری و چاپلوسی و فن	کشیدش سوی خانهٔ خویشتن!
دلداری خوشامد اور فریب سے	اس کو اپنے گھر کی طرف لایا
جوانمرد شب رو فرو داشت دوش	بکتفش بر آمد خداوند هوش
رات کے چلنے والے جوانمرد نے کندھا جھکایا	اور وہ فقیر اس کے کندھوں پر چڑھا
بغلطاق و دستار و رختی که داشت	ز بالا بدامان او در گذاشت
ٹوپی پگڑی اور جو اسباب کہ رکھتا تھا	اوپر سے اس چور کے دامن میں رکھدیا

وزانجا برآورد غوغا دزد — ثواب ای جوانان و یاری و مزد

پھر اسجگہ شور کیا کہ چور — اے جوانوں میری مدد سے ثواب حاصل کرو

بدر جست از آشوب دزد دغل — دوان جامۂ پارسا در بغل

کھوٹا چور شور کی وجہ سے باہر کودا — دوڑتا ہوا فقیر کے کپڑے بغل میں لئے ہوئے

دل آسودہ شد مرد نیک اعتقاد — کہ سرگشتہ را بر آمد مراد

وہ مرد نیک اعتقاد آسودہ دل ہوا — کہ ایک پریشان کی مراد پوری ہوئی

خبیثی کہ بر کس ترحم نکرد — بہ بخشود بروی دل نیک مرد

ایک خبیث جس نے کسی پر مہربانی نہیں کی — ایک نیک دل کے مرد نے اس پر بخشش کی

عجب نیست در سیرت بخردان — کہ نیکی کنند از کرم بر بدان

عقلمندوں کی خصلت سے تعجب نہیں ہے — کہ بخشش کی وجہ سے بروں پر نیکی کریں

در اقبال نیکاں بدان می زیند — وگرچہ بدان اہل نیکی نیند

نیکوں کے اقبال میں برے لوگ جیتے ہیں — چاہے اگرچہ برے نیکی کے قابل نہیں ہیں

حکایت در معنی جفائی دشمن از بہر دوست

دوست کے لئے دشمن کی جفاؤں کی — حقیقت کے بیان میں

یکی را چو سعدی دلی سادہ بود — کہ با سادہ روئی بر افتادہ بود

ایک شخص کا دل سعدی کی طرح سادہ تھا — کہ ایک سادہ رو یعنے معشوق کے ساتھ لگا ہوا تھا

جفا بردی از دشمن سخت گوئی — ز چوگان سختی بجستی چو گوئی!

سخت کلام دشمن کی جفائیں برداشت کرتا تھا — اور سختی کی چوگان میں گیند کی طرح اچھلتا تھا

ز کس چین برابرو نینداختی — ز بازی بہ تندی نپرداختی!

اور کسی شخص سے ابروں پر بل نہ ڈالتا — اور ہنسی سے غصہ کی طرف نہ آتا

یکی گفتش آخر ترا ننگ نیست — خبر زین ہمہ سیلی و سنگ نیست

ایک نے اسے کہا کہ آخر تجھے شرم نہیں آتی — اور اس تمام پتھر اور گردنی سے خبر نہیں

تن خویشتن سغبہ دونان کنند — ز دشمن تحمل زبونان کنند

کمینہ لوگ اپنے بدن کو ذلیل کرتے ہیں — اور دشمن سے تحمل کمزور کرتے ہیں

نشاید ز جاہل خطا در گذاشت — کہ گویند یارا و مردی نداشت

جاہل کی خطا سے درگذر نہ کرنا چاہیئے — کیونکہ لوگ کہیں گے کہ طاقت اور جوانمردی نہ رکھتا تھا

چہ خوش گفت شیدای شوریدہ سر — جواب کہ شاید نبشتن بہ زر
ایک عاشق شوریدہ سر نے کیا اچھا کہا ہے — وہ ایسا جواب ہے جو سونے سے لکھنا چاہئے

دلم خانۂ مہر یارست و بس — ازاں می نگنجد درو کین و کس
میرا دل یار کی محبت کا گھر ہے — اس سبب سے اس میں کسی کا کینہ نہیں سماتا

چہ خوش گفت بہلول فرخندہ خوئی — کہ بگذشت بر عارف جنگجوئی
بہلول مبارک خصلت نے کیا اچھا کہا ہے — جب کہ وہ ایک جنگجو عابد کے پاس سے گئے

کہ این مدعی دوست بشناختی — بہ پیکار دشمن نپرداختی
اگر یہ مدعی دوست کو پہچان لیتا — تو دشمن کے ساتھ لڑائی میں مشغول نہ ہوتا

گر از ہستی حق خبر داشتی — ہمہ خلق را نیست پنداشتی
اگر حقتعالے کی ہستی سے خبر رکھتا — تو تمام مخلوق کو فانی سمجھتا

حکایت لقمان حکیم با بغدادی

لقمان حکیم اور ایک بغداد کے شخص کی حکایت

شنیدم کہ لقمان سیہ فام بود — نہ تن پرور و نازک اندام بود
سنا میں نے کہ لقمان سیاہ رنگ کے تھے — تن پرور اور نازک اندام نہ تھے

یکی بندۂ خویش پنداشتش — بہ بغداد در کارِ گل داشتش
ایک شخص نے ان کو اپنا بندہ غلام سمجھا — اور بغداد میں مزدوری مٹی کے کام میں لگا دیا

بسالی سرائی بپرداختش — کس از بندہ خواجہ نشناختش
ایک سال تک انہوں نے مکان بنایا — کسی نے بھی اس شخص کے غلام اور ان میں تمیز نہ کی

چو پیش آمدش بندۂ رفتہ باز — ز لقمانش آمد نہیبی فراز
جب اس کا غلام گیا ہوا پھر واپس آیا — تو اس کو لقمان سے ڈر لگنے لگا

بپایش در افتاد و پوزش نمود — بخندید لقمان کو پوزش کہ سود
ان کے پاؤں پر گر پڑا اور عذر خواہی کی — لقمان ہنسے کہ عذر خواہی سے کیا فائدہ

بسالی ز جورت جگر خون کنم — بیکساعت از دل بدر چون کنم
ایک سال تیرے ظلم سے جگر خون کر دوں — تو ایک ساعت میں اس کو دل سے کیسے نکال دوں

ولی ہم بہ بخشایم ای نیکمرد — کہ سود تو ما را زیانی نکرد
لیکن میں پھر بھی معاف کر دیتا ہوں — کیونکہ تیرے نفع نے میرا نقصان نہیں کیا

تو آباد کردی شبستانِ خویش	مرا حکمت و معرفت گشت بیش
تونے اپنا محل آباد کر لیا	اور مجھے حکمت و معرفت میں ترقی ہوئی
غلامیست در خیلم ای نیکبخت	کہ فرمایمش وقت ہای کارِ سخت
اے نیک بخت میرے گھر میں ایک غلام ہے	اکثر اوقات اس کو مشکل کام کے لئے کہتا ہوں
دگر رہ نیازارمش سخت دل	چو یاد آیدم سختی کارِ گل
دوسری دفعہ میں اس کا دل سخت نہ ستاؤنگا	جب مجھکو مٹی کے کام کی سختی یاد آئیگی
ہر آنکس کہ جورِ بزرگان نبرد	نسوزد دلش بر ضعیفانِ خرد
جس شخص نے بزرگوں کی سختی برداشت نہ کی	اس کا دل کمزور چھوٹوں پر نہ جلے گا
چنین گفت بہرام شہ با وزیر	کہ دشخوار باز یردستان مگیر
بہرام بادشاہ نے وزیر سے یہ کہا	کہ کمزور لوگوں پر سختی نہ کر
گر از حاکمان سختت آید سخن	تو بر زیردستان درشتی مکن
اگر حاکم لوگ تجھ پر سختی کریں	تو تو اپنے ماتحت لوگوں پر سختی نہ کر

حکایت جنید بغدادی و سیرتِ او در تواضع !

حضرت جنید بغدادی کی خصلت عاجزی میں حکایت

شنیدم کہ در دشت صنعا جنید	سگی دیدہ بر کندہ دندانِ صید
سنا میں نے کہ صنعا کے جنگل میں جنید نے	ایک کتے شکار کرنے والے کے دانت اکھڑے دیکھے
ز نیروی سر پنجۂ شیر گیر	فرو ماندہ عاجز چو روباہِ پیر
شیر پکڑنے والے پنجہ کی طاقت سے	اب وہ ایک کمزور بوڑھی لومڑی کی طرح ہو گیا
پس از غرم و آہو گرفتن بپی	لگد خوردہ از گوسپندانِ حی
پہاڑی بکری اور ہرن پکڑنے کے بعد	اب وہ محلہ کی بکریوں سے لاتیں کھاتا تھا
چو مسکین و بیطاقتش دید و ریش	بدو داد یک نیمہ از زاد خویش
جب اس کو مسکین بے طاقت اور زخمی دیکھا	تو اپنے توشہ میں سے اس کو آدھا دیدیا
شنیدم کہ می گفت و خون می گریست	کہ داند کہ بہتر ز ما ہر دو کیست
سنا میں نے حضرت جنید کہتے تھے اور روتے تھے	کون جانتا ہے کہ ہم دونوں میں سے کون بہتر ہے
بظاہر من امروز ازین بہترم	دگر تا چہ راند قضا بر سرم
بظاہر تو آج میں اس سے بہتر ہوں	پھر دیکھئے قضا میرے سر پہ کیا جاری کرتی ہے

کرم پای ایمان نہ لغزد زجای ‌‌ ‌‌ بسر بر نہم تاج عفوی خدای

اگر میرے ایمان کے پاؤں جگہ سے نہ ہلے ‌‌ ‌‌ تو میں پھر خدا کی بخشش کا تاج سر پر رکھوں

وگر کسوت مغفرت در برم ‌‌ ‌‌ نماند بہ بسیار ازین کمترم

اور اگر مغفرت کا جامہ میرے بدن پر ‌‌ ‌‌ نہ رہا تو میں اس سے بہت کمتر ہوں

کہ سگ با ہمہ زشت نامی چو مرد ‌‌ ‌‌ مر او را بدوزخ نخواہند برد

کیونکہ کتا جب باوجود اس تمام بدنامی کے مرا ‌‌ ‌‌ تو اس کو دوزخ کی راہ پر نہ لیجائیں گے

رہ اینست سعدی کہ مردان راہ ‌‌ ‌‌ بعزت نکردند در خود نگاہ

ای سعدی راستہ یہ ہے کہ خدا کے راہ پر چلنے والوں ‌‌ ‌‌ اپنے آپ کو عزت کی نگاہ سے نہ دیکھا

ازین بر ملایک شرف داشتند ‌‌ ‌‌ کہ خود را بہ از سگ نہ پنداشتند

اور اسی وجہ سے وہ فرشتوں سے افضل تھے ‌‌ ‌‌ کہ اپنے آپ کو وہ کتے سے بہتر نہ جانتے تھے

حکایت پارسا و بربط زن

ایک نیک آدمی اور ایک بربط بجانے والے کی حکایت

یکی بربطی در بغل داشت مست ‌‌ ‌‌ بشب بر سر پارسائی شکست

ایک مست آدمی بغل میں بربط لئے ہوئے تھا ‌‌ ‌‌ رات کے وقت ایک پارسا کے سر پر توڑ دی

چو روز آمد آن نیکمرد سلیم ‌‌ ‌‌ بر سنگدل برد یکمشت سیم

جب دن ہوا تو وہ نیک فطرت مرد ‌‌ ‌‌ ایک مٹھی روپوں کی اس سنگدل کے پاس لے گیا

کہ دوشینہ مغرور بودی و مست ‌‌ ‌‌ ترا و مرا بربط و سر شکست

کہ کل رات جب تو مغرور و مست تھا ‌‌ ‌‌ تیری بربط اور میرا سر ٹوٹ گیا

مرا بہ شد آن زخم و برخاست بیم ‌‌ ‌‌ ترا بہ نخواہد شد الا بسیم

میرا زخم اچھا ہوگیا اور درد جاتا رہا ‌‌ ‌‌ لیکن تیرا بربط سوائے روپیہ کے اچھا نہ ہوگا

ازین دوستان خدا بر سرند ‌‌ ‌‌ کہ از خلق بسیار بر سر خورند

اسی سبب سے خدا کے دوست غالب ہیں ‌‌ ‌‌ کہ لوگوں سے بہت درد دکھ برداشت کرتے ہیں

حکایت در معنی صبر مردان بر جفائی نااہلان

نااہل لوگوں کی جفاؤں پر خدا کے مردوں کے صبر کی حکایت

شنیدم کہ در خاک وخش از مہان ‌‌ ‌‌ یکی بود در کنج خلوت نہان

سنا میں نے کہ شہر وخش کی زمین کے بزرگوں میں سے ‌‌ ‌‌ ایک بزرگ کنج خلوت میں پوشیدہ تھے

مجرد بمعنی نہ عارف بہ دلق
حقیقت میں آزاد نہ گدڑی پہنے ہوئے فقیر
کہ بیرون کند دست حاجت بخلق
کہ دست حاجت لوگوں کے سامنے پھیلائے

سعادت گشادہ دری سوی او
نیک بختی نے اس پر دروازہ کھولدیا تھا
در از دیگران بستہ روی او
اور دوسروں کے دروازے اس پر بند تھے

زبان آوری بیخرد سعی کرد
ایک بیوقوف شاعر نے کوشش کی
زشوخی بہ بدگفتن نیکمرد
بیہودگی سے اس نیک مرد کو برا کہنے میں

کہ زنہار ازین مکر و دستان و ریو
کہ اس مکر حیلہ و فریب سے پناہ
بجای سلیمان نشستن چو دیو
کہ سلیمان کی جگہ میں دیو کی طرح بیٹھنا

دمادم بشویند چون گربہ روی
اور گھڑی گھڑی بلی کی طرح منہ دھوتے ہیں
طمع کردہ در صید موشان کوی
گلی کے چوہوں کے شکار کا لالچ کرتے ہیں

ریاضت کش از بہر نام و غرور
نام اور غرور کے لئے ریاضت کرنے والے
کہ طبل تہی را رود بانگ دور
کیونکہ خالی ڈھول کی آواز بہت دور جاتی ہے

ہمی گفت و خلقی برو انجمن
شاعر یہ کہتا تھا اور لوگ جمع تھے
بر ایشان تفرج کنان مرد و زن
اور مرد و عورت اس پر خوشی کرتے تھے

شنیدم کہ بگریست دانای وخش
سنا میں نے کہ وخش کا رہنے والا دانا رو دیا
کہ یارب مر این مرد را توبہ بخش
کہ اے رب اس شخص کو خاص توبہ کی توفیق بخش

وگر راست گفت ای خداوند پاک
اگر اے خدائے پاک اس نے سچ کہا ہے
مرا توبہ دہ تا نگردم ہلاک
تو مجھے توبہ کی توفیق دے تاکہ میں ہلاک نہ ہوں

پسند آمدم از عیب جوئی خودم
مجھے اپنے عیب ڈھونڈھنے والے کی یہ بات پسند آئی
کہ معلوم من کردہ خوئی بدم
کہ اس نے میری بری عادت مجھ پر ظاہر کردی

گر آنی کہ دشمنت گوید مرنج
اگر تو وہی ہے جو تجھ کو دشمن کہتا ہے تو رنج نہ کر
وگر نیستی گو برو باد سنج
اور اگر تو نہیں ہے تو اسکو کہو کہ ہوا کو تول

وگر ابلہی مشک را گندہ گفت!
اور اگر ایک بیوقوف نے مشک کو گندہ کہدیا
تو مجموع شو گو پراگندہ گفت
تو تو اطمینان رکھ کہ اس نے پراگندہ بات کہی

نہ آئین عقل است و رائی خرد
رائے سمجھداری اور عقل کا طریقہ یہ نہیں ہے
کہ دانا فریب مشعبد خورد
کہ عقلمند آدمی بازیگر کا دھوکا کھائے

پس کار خویش آنکہ عاقل نشست
جس شخص نے اپنا کام عقلمندی سے کیا
زبان بد اندیش بر خود ببست
تو اس نے بد اندیش کی زبان اپنے لئے بند کر دی

تو نیکو روش باش تا بد سگال
تو نیک چلن رہ تاکہ دشمن
نیابد بنقص تو گفتن مجال
تیرے نقصان کی بات کہنے کی مجال نہ رکھے

چو دشخوار آید ز دشمن سخن
جب دشمن کی باتوں سے تجھے سختی پہنچے
تو بر زیر دستان درشتی مکن
تو تو کمزور لوگوں پر سختی نہ کر

جز آنکس ندانم نکو گوئے من
میں اس شخص کے سوا اپنا خیر خواہ کسی کو نہیں سمجھتا
کہ روشن کند بر من آہوئے من
کہ جو مجھ پر میرے عیب ظاہر کرے

حکایت امیر المومنین حضرت علیؓ و سیرت آنہا در تواضع

حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور آپ کی خصلت عاجزی کے بیان میں

کسی مشکلی برد پیش حضرت علیؓ !
کوئی شخص ایک مشکل حضرت علیؓ کے پاس لیگیا
مگر مشکلش را کند منجلی
تاکہ وہ اس کی مشکل کو حل کریں

امیر عدو بند کشور کشائے
امیر دشمن کے قید کرنیوالے اور ملک کے فتح کرنیوالے نے
جوابش بگفت از سر علم و رائے
علم و عقل کی راہ سے اس کو جواب دیا

شنیدم کہ شخصی در ان انجمن
سنا میں نے ایک شخص نے اس مجلس سے
بگفتا چنین نیست یا ابو الحسن !
کہا کہ اے حسن کے باپ یہ اس طرح نہیں ہے

نرنجید از و حیدر نامجوئے
نامور حیدر اس سے رنجیدہ نہ ہوئے
بگفت از تو دانی ازین بہ بگوئے
کہا اگر تو اس سے بہتر جانتا ہے تو کہو

بگفت آنچہ دانست و پاکیزہ گفت
جو کچھ وہ جانتا تھا کہا اور اچھا کہا
بگل چشمۂ خور نشاید نہفت !
مٹی سے آفتاب کا چشمہ نہیں چھپایا جا سکتا

پسندید از شاہ مردان جواب
شاہ مرداں نے اس کا جواب پسند کیا
کہ من بر خطا بودم او بر صواب
کہ میں غلطی پر تھا اور وہ راستی پر ہے

بہ از من سخن گفت و دانا یکیست
مجھ سے اچھی بات کہی اور دانا صرف ایک خدا ہی ہے
کہ بالاتر از علم او علم نیست !
کہ اس کے علم سے بڑھ کر کوئی علم نہیں ہے

گر امروز بودی خداوند جاہ
اگر آج کے دن کوئی صاحب مرتبہ ہوتا
نکردی خود از کبر در وی نگاہ
تو غرور سے اس کی طرف نگاہ نہ کرتا

بدر کردی از بارگاه حاجتش
فرو کوفتندی بناواجبش!

دربار سے اس کو دربان نکال دیتا
اور ناحق اس کو مارتے کوٹتے

کہ من بعد بی آبروئی مکن
ادب نیست پیش بزرگان سخن

کہ اس کے بعد بے عزتی نہ کرے
بزرگوں کے سامنے بات کرنا ادب نہیں ہے

کسی را کہ پندار در سر بود
مپندار هرگز کہ حق بشنود!

جس شخص کے سر میں غرور ہو
یہ خیال نہ کر کہ وہ حق بات سنیگا

ز علمش ملال آید از وعظ ننگ
شقایق بباران نروید ز سنگ

علم سے اس کو رنج اور نصیحت سے شرم آتی ہے
بارش سے پتھر میں لالہ نہیں اُگتا

نہ بینی کہ از خاک افتادہ خوار
بروید گل و بشگفد نوبهار

تو نہیں دیکھتا کہ ہیچ مٹی میں ذلیل ہوکر پڑتا ہے
پھر پھول ہوکر اگتا ہے اور نوبہار ہوکر کھلتا ہے

مریز ای حکیم آستینهای در
کجا بینی از خویشتن خواجہ پُر

اے حکیم آستین سے موتی نہ گرا
جس جگہ تو صاحب کو غرور سے بھرا ہوا دیکھے

بچشم کسان در نیاید کسی
کہ از خود بزرگی نماید بسی

وہ شخص لوگوں کی آنکھوں کو اچھا نہیں لگتا
جو اپنی بزرگی کو بہت ظاہر کرے

مگو تا بگویند شکرت هزار
چو خود گفتی از کس توقع مدار

مت کہو جب تک تیرے مشکور نہ ہوں
جو تو اپنے آپ کہیگا تو شکر کی تو نہ رکھ

حکایت امیرالمؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

حضرت امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی حکایت

گدائی شنیدم کہ در تنگ جائی
نهادش عمر پای بر پشت پای

سنا میں نے کہ ایک فقیر تنگ جگہ میں تھا
حضرت عمرؓ نے اسکی پشت پر پاؤں رکھ دیا

ندانست درویش بیچارہ کوست
کہ رنجیدہ دشمن نداند ز دوست

فقیر بیچارہ نے نہ جانا کہ وہ کون ہے
کیونکہ رنجیدہ آدمی دوست دشمن کی تمیز نہیں رکھتا

برآشفت بروی کہ کوری مگر
بدو گفت سالار عادل عمرؓ

فقیر حضرت پر غصہ ہوا کہ شاید تو اندھا ہے
امیر سالار عادل حضرت عمرؓ نے کہا

نہ کورم ولیکن خطا رفت کار
ندانستم از من گنہ درگذار

میں اندھا تو نہیں لیکن مجھ سے غلطی ہوگئی!
میں نہیں جانتا تھا تو میرا گناہ معاف کر

چه منصب بزرگان دین بوده اند — که بازیر دستان چنین بوده اند
بزرگان دین منصب مزاج تھے — کہ درویشوں کے ساتھ یہ سلوک کرتے تھے

فروتن بود هوشمند گزین — نهد شاخ پر میوه سر بر زمین
پسندیدہ عقلمند عاجز ہوتا ہے — میوہ سے بھری ہوئی شاخ زمین پر سر جھکاتی ہے

بنازند فردا تواضع کنان — نگون از خجالت سر گردنان
کل قیامت کو عاجزی کرنے والے ناز کرینگے — اور مغروروں کا سر شرمندگی سے جھکیگا

اگر می بترسی ز روز شمار — ازان کز تو ترسد خطا در گذار
اگر تو قیامت کے دن سے ڈرتا ہے — تو اس شخص کی خطا درگذر کر جو تجھ سے ڈرتا ہے

مکن چیره بر زیر دستان ستم — که دستیست بالای دست تو هم
اے غالب کمزور لوگوں پر ظلم نہ کر — کیونکہ ایک ہاتھ تیرے ہاتھ پر بھی ہے

یکی خوب کردار خوش خوی بود — که بد سیرتان را نکوگوی بود
ایک شخص نیک عمل نیک مزاج تھا — یہاں تک کہ برے لوگوں کو بھی نیک ہی کہتا تھا

بخوابش کسی چو دیدن در گذشت — که باری حکایت کن از سر گذشت
جب وہ مرا تو کسی نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا — کہ اپنی سرگذشت سے ایک حکایت کر

دهانی بخنده چو گل باز کرد — چو بلبل بصوت خوش آغاز کرد!
گل کی طرح ہنسی سے اس نے منہ کھولا — اور ببل کی طرح اچھی آواز سے بولا

بگفتند با من بسختی بسی — که من سخت نگرفتمی بر کسی
فرشتوں نے مجھے سختی سے نہ پوچھا — کیونکہ میں نے کسی پر سختی نہ کی ہوئی تھی

حکایت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ علیہ و شکستگی او!

حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ علیہ اور آپ کی عاجزی کے بیان میں

چنین یاد دارم که سقای نیل — نکرد آب بر مصر سالی سبیل
مجھے ایسا یاد ہے کہ ایک دفعہ آسمان نے — ایک سال مصر میں بارش کی دعا کی

گروهی سوی کوهساران شدند — بزاری طلبگار باران شدند
ایک گروہ پہاڑوں کی طرف گیا — اور عاجزی سے بارش کی دعا کی

گرستند و از گریه جوی روان — بیاید مگر گریهٔ آسمان
روتے تھے اور انکے رونے سے نہر جاری ہوئی — تا شاید آسمان کو بھی رونا آئے (یعنے بارش برسائے

بذی النون خبر برد از ایشان کسی	کہ بر خلق رنج ست و سختی بسی
ان میں سے ایک شخص حضرت ذوالنون کی طرف گیا	کہ لوگوں پر بہت سختی اور مصیبت ہے
فرو ماندگان را دعائی بکن	کہ مقبول را رد نباشد سخن
حضرت عاجزوں کے لئے دعا کیجئے !	کیونکہ مقبول کی دعا رد نہیں ہوتی
شنیدم کہ ذوالنون بمدین گریخت	بسی بر نیامد کہ باران بریخت
سنا میں نے کہ حضرت ذوالنون مداین کو بھاگ گئے	بہت دن نہ گذرے کہ بارش ہو گئی
خبر شد بمدین پس از روز بیست	کہ ابر سیاہ دل بر ایشان گریست
مداین میں بیس روز کے بعد خبر ہوئی	کہ سیاہ دل بادل انپر رویا ہے (یعنے بارش ہوگئی)
سبک عزم باز آمدن کرد پیر	کہ پر شد بسیل بہاران غدیر
حضرت نے جلد واپس آنے کا ارادہ کیا	کہ بہت بارش سے تالاب بھر گئے
بپرسید از و عارفی در نہفت	چہ حکمت درین رفتنت بود گفت
ایک عارف نے حضرت سے پوشیدگی میں پوچھا	آپ کے جانے میں کیا حکمت تھی
شنیدم کہ بر مرغ و مور و دوان	شود تنگ روزی بفعل بدان !
میں نے سنا ہے پرندوں چیونٹی اور درندوں پر	بداعمال لوگوں کی وجہ سے روزی تنگ ہوجاتی ہے
درین کشور اندیشہ کردم بسی	پریشان تر از خود ندیدم کسی
اس ملک میں میں نے بہت غور کیا	اپنے سے زیادہ گنہگار کسی کو نہ پایا
برفتم مبادا کہ از شر من !	بہ بندد در خیر بر انجمن
تو اس وقت لوگوں میں عزیز ہو گا	کہ خاص اپنے آپ کو کچھ چیز نہ سمجھے گا
توانگہ شوی پیش مردم عزیز	کہ مر خویشتن را نگیری بچیز !
جس بزرگ نے اپنے آپ کو چھوٹا سمجھا	وہ دنیا اور آخرت میں بزرگ ہو گیا
بزرگی کہ خود را بخردی شمرد	بدنیا و عقبیٰ بزرگی ببرد
اس دنیا سے وہ بندہ پاک گیا	جو کسی کمتر آدمی کی پاؤں کی خاک ہوا
ازین خاندان بندۂ پاک شد	کہ در پای کمتر کسی خاک شد
اس جہان سے وہ بندہ پاک گیا	کہ ایک کمتر آدمی کے پاؤں کی خاک ہوا
الا ای کہ بر خاک ما بگذری	بخاک عزیزان کہ یاد آوری
اے شخص جو کہ میری قبر پر گذرے	تجھے عزیزوں کی قسم مجھے یاد کر

که گر خاک شد سعدی او را چه غم — که در زندگی خاک بودست هم
اس واسطے اگر سعدی خاک ہوگیا تو کیا غم — کیونکہ زندگی میں بھی وہ خاک رہا ہے

بہ بیچارگی تن فرا خاک داد — وگر گرد عالم برآمد چو باد
عاجزی سے خاک کو بدن دے دیا — اگرچہ جہان میں ہوا کی طرح آیا

بسی بر نیاید که خاکش خورد — دگر باره بادش بعالم برد
بہت دن نہ گذریں کہ خاک اس کو کھائے — اور دوسری مرتبہ ہوا اس کو جہان میں لیجائے

نگر تا گلستان معنی شگفت — بر و ہیچ بلبل چنین خوش نگفت
دیکھ جب سے معنے کا باغ شگفتہ ہوا — اس پر کسی بلبل (یعنے شاعر) نے ایسا اچھا نہ کہا

عجب گر بمیرد چنین بلبلی — که بر استخوانش نروید گلی
تعجب ہے اگر ایسا بلبل مر جائے — اور اس کی ہڈیوں سے پھول پیدا نہ ہو

باب پنجم در رضا (۵)

پانچواں باب رضا کے بیان میں

شب از بیت فکرت ہمی سوختم — چراغ بلاغت بر افروختم
ایک رات فکر کا روغن میں جلاتا تھا — اور خوش بیانی کا چراغ روشن کرتا تھا

پراگنده گوئی حدیثم شنید — جز احسنت گفتن طریقی ندید
ایک بدگو نے میری باتیں سنیں — سوائے احسنت کہنے کے کوئی چارہ نہ دیکھا

ہم از خبث نوعی در آن درج کرد — که ناچاره فریاد خیزد ز درد
لیکن اس میں ایک طرح کی برائی بھی ملادی — کیونکہ درد سے بے ساختہ آواز اٹھتی ہے

که فکرش بلیغ است و رایش بلند — درین شیوه زہد و طامات و پند
کہ اس کا خیال بلند ہے اور اسکی رائے اونچی ہے — اور وعظ و نصیحت کے اس میں طریقے ہیں

نه در خشت و گوپال و گرز گران — که این شیوه ختم است بر دیگران
لیکن چھوٹے نیزہ اور چھوٹے گرز اور بڑے گرز میں نہیں — بلکہ ان کا بیان کرنا دوسروں پر ختم ہے

نداند که ما را سر جنگ نیست — وگرنه مجال سخن تنگ نیست
نہیں جانتا ہے کہ ہم کو لڑائی کا خیال نہیں — ورنہ بات کرنے کی طاقت کم نہیں ہے

توانم که تیغ زبان برکشم! — جہان سخن را قلم درکشم
میں زبان کی تلوار کو کھینچ سکتا ہوں — اور جہان سخن کو نابود کر سکتا ہوں

بیا تا درین شیوه چالش کنم
آ تا کہ اس طریق میں مقابلہ کریں
سر خصم را سنگ بالش کنم
اور دشمن کے سر کو پتھر کا تکیہ بنائیں

گفتار در صبر و رضا و تسلیم بحکم قضا

حکم خدا کے ساتھ صبر و رضا اور تسلیم کے بیان میں

سعادت بہ بخشایش داور است
نیک بختی اللہ تعالیٰ کی بخشش سے ہے
نہ در چنگ و بازوی زور آور است
طاقتور کے بازو اور پنجہ میں نہیں ہے

چو دولت نہ بخشد سپہر بلند
جب آسمان بلند دولت نہ بخشے
نیاید بمردانگی در کمند
تو جوانمردی سے کمند میں نہیں آتی

نہ سختی رسید از ضعیفی بمور
چیونٹی کو کمزوری سے سختی نہ پہنچی
نہ شیران بسرپنجہ خوردند و زور
اور نہ شیروں نے قوت اور زور سے کھایا

چو نتوان بر افلاک دست آختن
جب آسمان پر نہ پہنچ سکیں
ضروریست باگردشش ساختن
تو اس کی گردش کے ساتھ موافقت ضروری ہے

گرت زندگانی نبشتست دیر
اگر تیری زندگانی دیر تک لکھی ہے
نہ مارت گزاید نہ شمشیر و شیر
تو نہ تجھ کو سانپ کاٹ سکتا ہے نہ تلوار تیز

دگر در حیاتت نماندست بہر
اور اگر تیری زندگی کا حصہ باقی نہیں ہے
چنانت کشد نوشدارو کہ زہر
تو تجھ کو نوشدارو اس طرح مارے جس طرح زہر

نہ رستم چو پایان روزی بخورد
کیا نہیں سنا جب رستم نے آخری روزی کھائی
شغاد از نہادش بر آورد گرد
تو شغاد نے اس کی ذات ہر گرد نکالی یعنی مار ڈالا

حکایت شاطر سپاہانی

سپاہان کے ایک جوانمرد کی حکایت

مرا در سپاہان یکی یار بود
شہر سپاہان میں میرا ایک دوست تھا
کہ جنگ آور و شوخ و عیار بود
لڑائی لڑنے والا اور شوخ عیار تھا

مدامش بخون دست و خنجر خضاب
ہمیشہ اس کے ہاتھ اور خنجر کو خون کا خضاب تھا
بر آتش دل خصم ازو چون کباب
اور اس کے دشمن کا دل آگ پر کباب کی طرح رہتا تھا

ندیدمش روزی کہ ترکش نہ بست
میں نے کسی دن نہیں دیکھا کہ اس نے ترکش نہ باندھا ہو
ز پولاد پیکانش آتش نہ جست
اور اس کے تیر کے فولاد سے آگ نہ نکلی ہو

دلاور بسرپنجهٔ گاوزور	نه هوش بشیران درافتاده شور
گاؤزور کے سرپنجہ سے دلاور	اور اس کی ہیبت سے شیروں میں شور پڑا ہوا تھا
بدعوی چنان ناوک انداختی	که غذرا بهر یک یک انداختی
دعوے کے ساتھ اس طرح تیر مارتا	کہ غذر کو ایک ایک کے ساتھ گراتا
چنان خار در گل ندیدم که رفت	که پیکان او در سپرهای جفت
ایسا خار میں نے پھول میں گیا نہ دیکھا	جیسے اس کے تیر موٹی ڈھالوں میں جاتے تھے
نزد تارکِ جنگجوی بخشت	که خود و سرش را نه درهم سرشت
نہیں کسی لڑنے والے کے سر پر نیزہ مارا	کہ اس کے خود اور سر کو باہم نہ ملایا ہو
چو گنجشک روز ملخ در نبرد	بکشتن چه گنجشک پیشش چه مرد
ٹڈی نکلنے کے دن چڑیا کی طرح لڑائی میں	اس کے سامنے مار ڈالنے میں کیا چڑیا اور کیا آدمی
گرش بر فریدون بدی تاختن	امانش ندادی به تیغ آختن
اگر اس کو فریدوں پر حملہ کرنا ہوتا	تو اس کو تلوار نکالنے کی بھی مہلت نہ دیتا
پلنگانش از زور سرپنجه زیر	فرو برده چنگال در مغز شیر
اس کے سرپنجہ کے زور سے شیر عاجز تھے	شیر کے مغز میں پنجہ لے جاتا
گرفتی کمربند زورآزمای	دگر کوه بودی بکندی زجای
جنگ آزما لوگوں کی کمر کو پکڑتا	اور اگر پہاڑ ہوتا تو اس کو جگہ سے اکھاڑتا
زره پوش را چون تبرزین زدی	گذر کردی از مرد و برزین زدی
زرہ پوش آدمی کو اس طرح تبر مارتا	کہ آدمی سے گذر کر زین پر جا لگتا
نه در مردی او را نه در مردمی	دوم در جهان کس شنید آدمی
جوانمردی میں اور نہ مروت میں اس کا	ثانی کسی نے جہاں میں نہ سنا
مرا یکدم از دست نگذاشتی	که با راست طبعان سری داشتی
مجھ کو اپنے پاس سے ایک لمحہ علیحدہ نہ کرتا	کیونکہ راست طبع آدمیوں سے محبت رکھتا تھا
سفر ناگهم زان زمین در ربود	که عیشم در آن بقعه روزی نبود
ناگہاں ایک سفر نے مجھ کو اس زمین سے جدا کیا	کیونکہ اس جگہ کا عیش میرے نصیب میں نہ تھا
قضا نقل کرد از عراقم بشام	خوش آمد در آن خاک پاکم مقام
خدا نے مجھکو عراق سے شام میں بھیجا	اور مجھے اس جگہ ٹھیرنا اچھا معلوم ہوا

دگر پر شد از شام پیمانه ام	کشید آرزومندی خانه ام
پھر شام سے میرا دل بھر گیا	میرے گھر کی آرزو نے مجھے کھینچا
قضا را چنان اتفاق اوفتاد	که بازم گذر در عراق افتاد
اتفاقاً ایسا اتفاق پڑا	کہ پھر میرا گذر عراق سے پڑا
شبی سر فرو شد باندیشه ام	بدل برگذشت آن هنر پیشه ام
ایک رات میرا سر خیال میں گیا	اور میرے دل میں اس ہنرمند کی یاد پیدا ہوئی
نمک ریش دیرینه ام تازه کرد	که بودم نمک خورده از دست مرد
نمک نے میرے دل کے پرانے زخموں کو زندہ کردیا	کیونکہ میں نے اس مرد کے ہاتھ کا نمک کھایا تھا
بدیدار وی زی سپاهان شدم	بمهرش طلبگار و خواهان شدم
اس کے دیکھنے کے لئے شہر سپاہان کو گیا	اس کی محبت سے اس کا طلبگار اور چاہنے والا ہوا
جوان دیدم از گردش دهر پیر	خدنگش کمان ازغوانش زریر
جوان کو گردش زمانہ سے بوڑھا پایا	اس کا قد کمان کی طرح جھکا ہوا اور سرخ رنگ زرد دیکھا
چو کوه سپیدش سر از برف موی	دوان آبش از برف پیری بروی
سفید بالوں کی برف سے اسکا سر پہاڑ کی طرح سفید دیکھا	اور بڑھاپے کی برف کا پانی اس کے چہرہ پر بہتا تھا
فلک دست قوت برو یافته	سر دست مردیش برتافته
آسمان نے قوت کا ہاتھ اس پر رکھا	اور اس کی جوانمردی کا پنجہ پھیرا
بدر کرده گیتی غرور از سرش	سر ناتوانی بزانوی برش
جہان نے اس کے سر سے غرور باہر کردیا تھا	اور ناتوانی کا سر اس کے زانو پر تھا
بدو گفتم ای سرور شیر گیر	چه فرسوده کردت چو روباه پیر
اس سے میں نے کہا کہ اے شیر کے پکڑنیوالے سردار	کس چیز نے تجھ کو بوڑھی لومڑی کی طرح عاجز کردیا
بخندید کز روز جنگ تتر!	بدر کردم آن جنگجوی ز سر
ہنسا اور کہا کہ تاتار کی جنگ کے بعد سے	میں اس جنگجوئی کو سر سے باہر کردیا
زمین دیدم از نیزه چون نیستان	گرفته علم ها چو آتش دران
میں نے زمین کو نیزہ سے جنگل کی طرح دیکھا	اور آگ کی طرح اس میں جھنڈا لئے ہوئے
برانگیختم گرد هیجا چو دود!	چو دولت نباشد تهور چه سود
اور لڑائی کی گرد کو میں نے دھوئیں کی طرح اڑایا	جب اقبال ہی نہ ہو تو جوانمردی سے کیا فائدہ

من آنم که چون حمله آوردمی
میں وہ ہوں کہ جب حملہ کرتا تھا
برمح از انگشتری بردمی!
تو نیزے سے ہتھیلی میں سے انگوٹھی لے جاتا تھا

ولی چون نکرد اخترم یاوری
لیکن جب میرے ستارہ نے میری مدد نہ کی
گرفتند گردم چو انگشتری
تو انگوٹھی کی طرح مجھ کو گھیر لیا

غنیمت شمردم طریق گریز
میں نے بھاگنے کے راستہ کو غنیمت جانا
که نادان کند با قضا پنجہ تیز
کیونکہ بیوقوف حکم خدا سے پنجہ تیز کرتا ہے

چه یاری کند مغفر و جوشنم
میرا خود اور زرہ میری کیا مدد کرے
چو یاری نکرد اختر روشنم
جب کہ میرے روشن ستارہ نے میری مدد نہ کی

کلید ظفر چون نباشد بدست
جب ہاتھ میں فتح کی کنجی نہ ہو
بباز و در فتح نتوان شکست
تو بازو سے فتح کے دروازہ کو نہیں توڑا جا سکتا

گروہ پلنگ افگن پیل زور
ایک گروہ شیر گرانے والا اور ہاتھی کی طاقت والا
در آهن سر مرد و سم ستور
لوہے میں غرق آدمی کا سر اور گھوڑے کے سم ظاہر تھے

همان دم که دیدیم گرد سپاه
اس وقت جب کہ سپاہ کی گرد دیکھی
زره جامه کردیم و مغفر کلاه
ہم نے زرہ اور خود کی ٹوپی کو پہن لیا

چو ابر اسپ تازی برانگیختیم
بادل کی طرح میں نے عربی گھوڑے کو اٹھایا
چو باران پلالک فرو ریختیم
اور بارش کی طرح تلوار کا جوہر گرایا

دو لشکر بهم بر زدند از کمین!
دونوں لشکروں نے ایک دوسرے پر حملہ کیا
تو گفتی زدند آسمان بر زمین!
تو کہے کہ آسمان کو زمین پر مارا

ز باریدن تیر همچون تگرگ
اولوں کی طرح تیروں کے برسنے سے
بهر گوشه برخاست طوفان مرگ
ہر گوشہ سے موت کا طوفان اٹھا

بصید هژبران پرخاش ساز
شیروں سے لڑنے والوں کے شکار کے لئے
کمند اژدهای دهن کرده باز
اژدہا کی طرح کمندوں نے منہ کھول دیئے

زمین آسمان شد ز گرد کبود
نیلی رنگ کی گرد سے زمین آسمان بن گئی
چو انجم درو برق شمشیر و خود
ستاروں کی طرح اس میں تلواریں اور خود چمکے

سواران دشمن چو دریافتم
جب دشمن کے سواروں کو ہم نے پایا
پیاده سپر در سپر یافتم
تو پیادہ ہو کر ڈھال سے ڈھال ہم نے ملائی

چه زور آورد پنجهٔ جهد مرد	چو بازوی توفیق یاری نه کرد
مرد کی کوشش کا پنجہ کیا زور کرے	جب کہ بازوے توفیق نے اس کی مدد نہ کی
نه شمشیر کند آوران کند بود	که کین آوری اختری تند بود
لڑانے والوں کی تلواریں کند نہ تھیں	بلکہ یہ دشمنی سخت ستارے کی طرف سے تھی
کس از لشکر ما ز هیجا برون	نیامد جز آغشته خفتان بخون
کوئی بھی ہمارے لشکر میں سے لڑائی سے باہر	نہ آیا بغیر چلتہ خون میں آلودہ کئے ہوئے
کسان را نشد ناوک اندر حریر	که گفتیم بدوزند سندان به تیر
حریر میں ان لوگوں کا تیر نہ گیا	کہ میں نے کہا تھا کہ تیرے آہرن کو بیٹھ گئے
چو صد دانه مجموع در خوشهٔ	فتادیم هر دانهٔ گوشهٔ
سو دانہ کی طرح اکٹھا ایک خوشہ میں	علیحدہ علیحدہ دانہ کی طرح ایکطرف کو دجھلکے
بنامردی از هم بدادیم دست	چو ماهی که با جوشن افتد بشست
نامردی کیساتھ ایک دوسرے سے علیحدہ علیحدہ ہوگئے	مچھلی کی طرح بغیر جوشن کے شکار ہو گئے
چو طالع ز ما روی برپیچ بود	سپر پیش تیر قضا هیچ بود
جبکہ مقدر کا چہرہ ہم سے پھرا ہوا تھا	تو ڈھال تیر قضا کے سامنے کچھ نہ تھی

حکایت

یکی آهنی پنجه در اردبیل	همی بگذرانید بیلک ز بیل!
ایک شخص لوہے کے پنجہ والا شہر اردبیل میں	دو شاخہ تیر کو بیلک (زمین کھودنیکا آلہ) میں گذار دیتا تھا
نمد پوشی آمد بجنگش فراز	جوانی جهان سوز پیکار ساز
ایک کمبل لڑائی کے لئے اس کے سامنے آیا	جہان کے جلانیوالا جوان جنگ کرنے والا
بپرخاش جستن چو بهرام گور	کمندی بکتفش بر از خام گور
لڑائی تلاش کرنے میں بہرام گور کی طرح	ایک گور خر کی کھال اس کے کندھے پر
به پنجاه تیر خدنگش نبرد	که یکچو به پیرون نرفت از نمد
خدنگ کے پچاس تیر اس کو مارے	لیکن ایک تیر بھی اس کے کمبل سے باہر نہ گیا
دلاور در آمد چو دستان گرد	بخم کمندش در آورد برد
بہادر دستاں گرد پہلوان کی طرح آیا	کمند کے پیچ اس کو پھانس لیا اور لے گیا
به لشکرگهش برد بر خیمه دست!	چو دزدان خونی بگردن به بست
لشکرگاہ میں خیمہ کے دروازہ پر اس کے ہاتھ	خونی چوروں کی طرح گردن سے باندھ دیئے

شب از غیرت و شرمساری نخفت	سحرگہ پرستاری از خیمہ گفت
رات بھر شرم اور غیرت سے نہ سویا	صبح کے وقت ایک لونڈی نے خیمہ سے کہا
تو کاہن بناوک بدوزی بتیر	نمد پوش را چون فتادی اسیر
تو کہ لوہے اور تیر کو تیر سے سیتا ہے	کمبل پوش کے کس طرح گرفتار ہوگیا
شنیدم کہ میگفت و خون می گریست	ندانی کہ روز اجل کس نہ زیست
سنا میں نے کہ خون روتا تھا اور کہتا تھا	تو نہیں جانتا کہ اجل کے دن کوئی نہیں جیا
من آنم کہ در شیوہ طعن و ضرب	برستم در آموز آداب حرب
میں وہ ہوں کہ نیزہ اور تلوار چلانے میں	رستم کو لڑائی کے ادب سکھاؤں
چو بازوی بختم قوی حال بود	سطبری بیلم نمدی نمود!
جب میرے نصیب کا بازو زبردست تھا	تو بیلچہ کی موٹائی مجھ کو نمدہ معلوم ہوتی تھی
کنونم کہ در پنجہ اقبال نیست	نمد پیش تیرم کم از بیل نیست
اب جب کہ میرے پنجہ میں اقبال نہیں ہے	تو نمدہ میرے تیر کے سامنے بیلچہ سے کم نہیں ہے
بروز اجل نیزہ جوشن درد	زپیراہن بی اجل نگذرد
اجل کے دن نیزہ جوشن پھاڑ دیتا ہے	اور جس کی موت نہ ہو اس کے کپڑے سے نہیں گذرتا
کرا تیغ قہر اجل در قفاست	برہنہ است گر جوشنش چند لاست
جس شخص کے پیچھے موت کے غصہ کی تلوار ہے	وہ برہنہ ہے اگرچہ اس کا جوشن کئی تہ کا ہو
ورش بخت یاور بود دہر پشت.	برہنہ نشاید بساطور کشت!
اور اگر اس کا نصیب یاور ہو اور زمانہ مددگار ہو	وہ ننگا بھی ہو تو تلوار سے نہیں مارا جاسکتا
نہ دانا بسعی از اجل جان ببرد	نہ نادان بناساز خوردن بمرد
نہ کوئی عقلمند کوشش سے موت سے بچ سکا	اور نہ کوئی بیوقوف ناموافق چیز کھانے سے مرگیا

حکایت طبیب و کرد

ایک حکیم اور گنوار کی حکایت

شبی کردی از درد پہلو نخفت	طبیبی دران ناحیت بود گفت
ایک رات ایک گنوار درد پہلو کی وجہ سے نہ سویا	اس طرف ایک حکیم تھا اس نے کہا
ازین دست کو برگ رزمی خورد	عجب دارم ار شب بپایان برد
اس وجہ سے کہ وہ انگور کے پتے کھاتا ہے	مجھے تعجب ہے کہ وہ رات بسر کرسکے یعنی نہ مرے

که در سینه پیکان تیر تتار — به از نقل ماکول ناسازگار

اس سے تیر تاتار کا پیکان سینہ میں — بہتر ہے غذائے غیر موافق سے

گر افتد بیک لقمه در روده پیچ — همه عمر نادان برآید بهیچ

اگر ایک لقمہ سے آنتوں میں اینٹھن پڑ جائیں — تو بیوقوف کی تمام عمر بے چینی سے گذرے

قضا را طبیب اندران شب بمرد — چهل سال ازین رفت زنده است کرد

اتفاقاً حکیم اس رات مر گیا — اور کرد اس کے بعد چالیس سال تک زندہ رہا

حکایت

یکی روستائی سقط شد خرش — علم کرد بر تاک بستان سرش

ایک کسان کا گدھا مر گیا — اس نے باغ کی ٹٹی پر اس کا سر لٹکا دیا

جهاندیده پیری برو بر گذشت — چنین گفت خندان بناطور دشت

ایک جہاندیدہ بوڑھے کا اس پر گذر ہوا — اور اس جنگل کے نگہبان کو ہنستے ہوئے کہا

مپندار جان پدر کین حمار — کند دفع چشم بد از کشت زار

باپ کی جان یہ نہ سمجھ کہ یہ گدھا — بری نظر کو کھیت سے دور کریگا

که این دفع چوب از سر و گوش خویش — نمی کرد تا ناتوان مرد و ریش

کیونکہ یہ گدھا اپنے سر اور کان سے لکڑی کو دفع — اپنی زندگی میں دفع نہیں کرتا تھا یہانتک کہ ناتواں زخمی مرگیا

چه داند طبیب از کسی رنج برد — که بیچاره خواهد خود از رنج مرد

حکیم کسی کی تکلیف کو رفع کرنا کیا جانے — بلکہ بیچارہ خود رنج سے مر گیا

حکایت

شنیدم که دیناری از مفلسی — بیفتاد و مسکین بجستش بسی

میں نے سنا ایک مفلس سے ایک دینار — گر پڑا اور اس مسکین نے بہت تلاش کیا

بآخر سر ناامیدی بتافت — یکی دیگرش ناطلب کرده یافت

آخر اس نے ناامیدی کا سر پھیرا — اور ایک شخص نے بلا تلاش کئے اس کو پا لیا

به بدبختی و نیکبختی قلم — بگردید و ما همچنان در شکم

بدبختی اور نیک بختی کے ساتھ قلم — پھر گیا اور ہم اسی طرح ماں کے پیٹ میں تھے

نه روزی بسر پنجگی می خورند — که سر پنجگان تنگ روزی ترند

روزی زور کی وجہ سے نہیں کھاتے ہیں — بلکہ زور آور زیادہ تنگ روزی ہیں!

حکایت

فرو کوفت پیری پسر را بچوب — بگفت ای پدر بیگناهم مکوب

ایک بوڑھے نے اپنے لڑکے کو لکڑی سے مارا — لڑکے نے کہا اے باپ مجھ کو بے گناہ نہ مار

توآن بر تو از جور مردم گریست
ولی چون تو جورم کنی چاره چیست

لوگوں کے ظلم سے میں تیرے سامنے رو سکتا ہوں
اگر تو ظلم کرے تو پھر کیا تدبیر ہے

بداور خروشند خداوند هوش
نه از دست داور برآرد خروش

صاحب عقل آدمی خدا کے پاس فریاد کرتا ہے
خدا کے ہاتھ سے شور نہیں کرتا

حکایت

بلند اختری نام او بختیار
قوی دستگه بود و سرمایه دار

ایک بلند ستارے والا جس کا نام بختیار تھا
بڑا صاحب مال اور صاحب مقدور تھا

همون را دران لقعه زر بود و مال
دگر تنگدستان پرگشته حال

اس کے پاس اس جگہ مال اور روپیہ تھا
اور دوسرے لوگ تنگدست اور پریشان حال ہے

زنی جنگ پیوست با شوی خویش
شبانگه چو رفتش تهیدست پیش!

ایک عورت اپنے خاوند سے لڑنے لگی
رات کے وقت جبکہ وہ خالی ہاتھ اسکے پاس گیا

که کس چون تو بدبخت درویش نیست
چو زنبور سرخت جز این نیش نیست

کوئی شخص بھی تیری طرح غریب و بدبخت نہیں
سرخ بھڑکی طرح سوائے ڈنگ تیرے پاس کچھ نہیں

بیاموز مردی ز همسایگان
که آخر نیم قحبهٔ رایگان

جوانمردی ہمسایوں سے سیکھ
کہ آخر میں بد عصمت عورت نہیں ہوں

کسان را زر و سیم و ملک است و رخت
چرا همچو ایشان نه نیکبخت!

لوگوں کے پاس سونا چاندی اور مال ہے
تو ان کی طرح خوش نصیب کیوں نہیں

برآورد صافی دل صاف پوش
چو طبل از تهی گاه خالی خروش

گدڑی پہننے والے صاف دل نے
ڈھول کی طرح خالی یعنی مصفا دل سے یوں کہا

که من دست قدرت ندارم بهیچ
بسرپنجه دست قضا بر مپیچ

کہ میں کسی چیز پر قدرت کا ہاتھ نہیں رکھتا
زور کے ساتھ قضا کا ہاتھ نہ مروڑ

نکردند در دست من اختیار
که من خویشتن را کنم بختیار

میرے ہاتھ میں اختیار نہیں دیا گیا
کہ میں اپنے آپ کو بختیار بنا لوں

حکایت

یکی مرد درویش در خاک کیش
نکو گفت با همسر زشت خویش

ایک مرد درویش نے کیش کی سرزمین میں
اپنی بڑی بی بی کو نصیحت کی

چو دست قضا زشت رویت نوشت
میندای گلگونه بر روی زشت!

جب قضا کے ہاتھ نے تجھ کو بدصورت لکھا
تو اپنے بڑے چہرہ پر گلگونہ نہ مل

که حاصل کند نیک بختی بزور	بسرمه که بینا کند چشم کور
کون نیک بختی زور سے حاصل کر سکتا ہے	اندھے کی آنکھیں سرمہ سے کون روشن کرتا ہے
نیاید نکوکاری از بدرگان	محال است دوزندگی از سگان
بدذاتوں سے نیکی عمل میں نہیں آتی	کتوں سے سلائی کا کام ہونا محال ہے
ہمہ فیلسوفان یونان و روم	ندانند کرد انگبین از زقوم
یونان اور روم کے تمام عقلمند	زقوم سے شہد بنانا نہیں جانتے ہیں
ز وحشی نیاید که مردم شود	بسعی اندر تربیت گم شود
جانور کو آدمی نہیں بنایا جاسکتا	کوشش سے اس میں تعلیم ضائع ہو جاتی ہے
توان پاک کردن ز زنگ آئینہ	ولیکن نیاید ز سنگ آئینہ
آئینہ سے زنگ دور کیا جا سکتا ہے	لیکن پتھر کو آئینہ نہیں بنایا جا سکتا
بکوشش نروید گل از شاخ بید	نہ زنگی بگرمابہ گردد سفید
کوشش کرنے سے شاخ بید سے پھول نہیں اگتا	اور نہ زنگی حمام کرنے سے سفید ہو جاتا ہے
چو ردمی نگردد خدنگ قضا	سپر نیست مر بندہ را جز رضا
جب قضا کا تیر رد نہیں ہوتا ہے	تو بندہ کے پاس سوائے رضا کے اور کوئی تیر نہیں

حکایت کرکس و زغن

گدھ اور چیل کی حکایت

چنین گفت پیش زغن کرکسی	که نبود ز من دوربین ترکسی
ایک گدھ نے ایک چیل سے کہا	کہ مجھ سے زیادہ دوربین کوئی نہیں ہو سکتا
زغن گفت ازین درنشاید گذشت	بیا تا چہ بینی براطراف دشت
چیل نے کہا اس بات سے درگذر نہیں کرنا چاہیے	آ تو جنگل کے کناروں پر کیا دیکھتا ہے
شنیدم که مقدار یک روزہ راہ	بہ کرد از بلندی بہ پستی نگاہ
سنا میں نے کہ ایک دن کی راہ کے موافق	اس نے بلندی سے پستی کو دیکھا
چنین گفت دیدم گرت باور است	کہ یکدانہ گندم بہامون در است
گدھ نے کہا میں نے دیکھا ہے اگر تو یقین کرے	کہ گیہوں کا ایک دانہ جنگل میں ہے
زغن را نماند از تعجب شکیب	ز بالا نہادند سر در نشیب
چیل کو تعجب کی وجہ سے صبر نہ رہا	اوپر سے دونوں نے سر نیچے کو جھکایا

چو کرگس بر دانه آمد فراز
جب گدھ دانہ کے نزدیک آیا
بر او بر بہ پیچید قیدی دراز
تو اس پر ایک بہت بڑا جال لپٹ گیا

ندانست ازان دانہ خوردنش
اس نے نہ سمجھا کہ اس دانہ کھانے سے
کہ دہر افگند دام در گردنش
زمانہ جال اس کی گردن میں ڈال دیگا

نہ آبستن در بود ہر صدف
ہر سیپی موتی سے حاملہ نہیں ہوتی
نہ ہر بار شاطر زند بر ہدف
اور نہ تیر انداز ہر بار تیر نشانہ پر مارتا ہے

زغن گفت ازان دانہ چندن سود
چیل نے کہا کہ اس دانہ دیکھنے سے کیا فائدہ
چو بینائی دام خصمت نہ بود
جب تجھے دشمن کا جال دیکھنے کی قوت نہ تھی

شنیدم کہ میگفت و گردن بہ بند
سنا میں نے وہ کہتا تھا اور قید تھا
نباشد حذر با قدر سودمند
تقدیر سے پرہیز کرنا فائدہ مند نہیں ہوتا

اجل چون بخونش بر آورد دست
موت نے جب اسکے خون کے لئے ہاتھ اٹھایا
قضا چشم باریک بینش بہ بست
تو قضا نے اس کی باریک بین آنکھوں کو بند کر دیا

در آبی کہ پیدا ندارد کنار
جس پانی کا کوئی کنارہ ظاہر نہ ہو
غرور شناور نیاید بکار
تیرنے والے کا غرور وہاں تمام نہیں آتا

حکایت

چہ خوش گفت شاگرد منسوج باف
زربفت کا کپڑا بننے والے کے شاگرد نے کیا اچھا کہا
چو عنقا بر آورد و پیل و زراف
جبکہ اس نے کپڑے پر عنقا شتر گاؤ اور ہاتھی بنائے

مرا صورتی بر نیاید ز دست
میرے ہاتھ سے کوئی ایسی تصویر نہیں بنتی
کہ نقشش معلم ز بالا نہ بست
کہ جس کا خاکہ معلم یعنی (خدا) نے نہ باندھا ہو

گر تصورت حال بد یا نکوست
اگر تیری موجودہ صورت اچھی یا بری ہے
نگارندہ دست تقدیر اوست
اس کے یعنے (قدرت) کے ہاتھ کی بنائی ہوئی ہے

درین نوع از شرک پوشیدہ ہست
اس قسم میں ایک شرک پوشیدہ ہے
کہ زیدم بیازرد و عمرم بخست
کہ زید نے مجھ کو آزردہ کیا اور عمر نے ستایا

گرت دیدہ بخشد خداوند امر
اگر حکم کرنے والا خدا تجھے آنکھ عطا کرے
نہ بینی دگر صورت زید و عمر
تو تو پھر زید اور عمر کی صورت کو نہ دیکھے

نہ پندارم از بندہ دم در کشد
میں نہیں سمجھتا کہ اگر بندہ چپ رہے
خدا ایش بروزی قلم درکشد
تو (خداوند تعالے) اس کی روزی پر قلم پھیر دے

جہان آفرینت کشایش دہاد ۔ اگر وی بہ بندد کشاید کشاد

جہان کے پیدا کرنیوالا تجھ کو کشادہ روزی دے ۔ اور اگر وہ بند کردے تو پھر کھولنا ممکن نہیں

حکایت

شتر کرہ با مادر خویش گفت ۔ پس از رفتن آخر زمانی بخفت

ایک اونٹ کا بچہ اپنی ماں سے کہنے لگا ۔ چلنے کے بعد کچھ دیر سو رہ

بگفت ار بدست منستی مہار ۔ ندیدی کسم بارکش در قطار

اس نے کہا اگر میرے ہاتھ میں مہار ہوتی ۔ تو کوئی بھی مجھے بوجھ اٹھائے قطار میں نہ دیکھتا

قضا کشتی آنجا کہ خواہد برد ۔ وگر ناخدا جامہ بر خود درد

قضا جس جگہ چاہتی ہے کشتی لے جاتی ہے ۔ ملاح اگرچہ ہر چند اپنے کپڑے پھاڑے

مکن سعدیا دیدہ بر دست کس ۔ کہ بخشندہ پروردگارست و بس

سعدی کسی کے ہاتھ کی طرف نہ دیکھ ۔ کیونکہ عطا کرنیوالا صرف پروردگار ہے اور بس

اگر حق پرستی ز درہا بست ۔ کہ گروی بر آند نخواند کست

اگر تو خدا کی پرستش کرنیوالا ہے تو وہ دروازہ تجھے کافی ہے ۔ اگر وہ تجھے نکالدے تو تجھے کوئی نہ چاہیئے

گر از نیک بختت کند سر برار ۔ وگرنہ سر ناامیدی بخار

اگر وہ تجھ کو خوش نصیب کرے تو سر اٹھا ۔ ورنہ ناامیدی کا سر کھجلا

گفتار در اخلاص و برکت آن و ریا و آفت آن

(خلوص اور اس کی برکت، ریا ظاہرداری اور اس کی مصیبت کے بیان میں)

عبادت باخلاص نیت نکوست ۔ وگرنہ چہ آید ز بی مغز پوست

عبادت کرنی خلوص نیت کیساتھ بہتر ہے ۔ ورنہ بے مغز پوست سے کیا حاصل ہوتا ہے

چہ زنار مغ بر میانت چہ دلق ۔ کہ در پوشی از بہر پندار خلق

کیا آتش پرست کی زنار تیری کمر پر اور کیا گدڑی ۔ اگر تو لوگوں کے دکھانے کے لئے پہنتا ہے

مکن گفتمت مردی خویش فاش ۔ چو مردی نمودی مخنث مباش

میں نے تجھ کہا کہ تو اپنی مردمی ظاہر نہ کر ۔ اگر تو نے مردمی ظاہر کی تو ہیجڑا نہ بن

باندازۂ بود باید نمود ۔ خجالت نبرد آنکہ ننمود بود

جس قدر اصلیت ہو اسی قدر ظاہر کرنا چاہیئے ۔ کیونکہ وہ شخص جو اصلیت ظاہر کرتا ہی شرمندہ نہیں ہوتا

کہ چون عاریت بر کنند از سرش ۔ بماند کہن جامہ در برش

کیونکہ جب مانگا ہوا لباس اس کے سر سے اتار لیں ۔ تو ایک پرانا کپڑا ابھی اس کے بدن پر نہ رہیگا

اگر کوتهی پای چوبین مبند	که در چشم طفلان نمائی بلند
اگر تو چھوٹا ہے تو لکڑی کے پاؤں نہ باندھ	کہ لڑکوں کی نظروں میں اونچا معلوم ہو
وگر نقره اندود باشد نحاس	توان خرج کردن بر ناشناس
اگر تانبا پر چاندی کا ملمع کیا ہوا ہو	تو وہ ناواقف آدمی کے پاس خرچ کیا جاسکتا ہے
منه جان من آب زر بر پشیز!	که صراف دانا نگیرد بچیز
اے میری جان سونے کا پانی پیسہ پر نہ پھیر	کیونکہ عقلمند صراف اس کو کسی چیز کے عوض نہیں لیتا
زراندودگان را بآتش برند	پدید آید آنگه که مس یا زرند
کیونکہ ملمع کی ہوئی چیز کو آگ میں ڈالتے ہیں	تاکہ اس وقت ظاہر ہو جائے سونا ہے یا تانبا
ندانی که بابای کوهی چه گفت	بمردی که ناموس را شب نخفت
تو نہیں جانتا کہ پہاڑی بابا یعنی قلندروں کے سردار نے کیا کہا	ایک شخص جو اپنی عزت کیلئے رات بھر سویا یعنی لوگ اسکو عابد جانیں
برو جان بابا در اخلاص پیچ	که نتوانی از خلق بربست هیچ
اے جان بابا اخلاص کے لئے کوشش کر	کیونکہ تو مخلوق سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کرسکتا
کسانیکه فعلت پسندیده اند	هنوز از تو نقش برون دیده اند
وہ لوگ جو تیرے فعل کو پسند کرتے ہیں	ابھی تو انہوں نے تیرا ظاہری طریقہ ہی دیکھا ہے
چه قدر آورد بندهٔ حوردیس	که زیر قبا دارد اندام پیس
اس حور کے چہرہ والے بندہ کی کیا قدر ہے	کہ جس کی قبا کے نیچے بدن پر مرض برص سے سفید داغ ہوں
نشاید بدستان شدن در بهشت	که بازت رود چادر از روی زشت
عبادت ریائی کے ذریعہ سے بہشت میں جانا ناممکن ہے	کیونکہ تیرے برے چہرے سے قیامت کو چادر کھل جائیگی

حکایت طفل روزه دار

ایک روزہ رکھنے والے لڑکے کا قصہ

شنیدم که نابالغی روزه داشت	بصد محنت آورد روزی بچاشت
سنا میں نے کہ ایک نابالغ نے روزہ رکھا	سو مشکل سے اس نے ایک پہر دن بسر کیا
بکتابش آن روز سابق نبرد	بزرگ آمدش طاعت از طفل خورد
معلم اس دن اسے مکتب نہ لے گیا	اس کو چھوٹے لڑکے کی عبادت بڑی معلوم ہوئی
پدر دیده بوسید و مادر سرش	فشاندند بادام و زر بر سرش
ماں اور باپ نے اس کا منہ سر چوما	اور بادام اور روپیہ اس کے سر پر سے نثار کیا

چو روزی گذر کرد یک نیمہ روز ... فتادندر روز آتش معدہ سوز

جب اس پر نصف دن گذر گیا ... تو بھوک کی آگ سے اس کے معدہ میں جلن پیدا ہوئی

بدل گفت اگر لقمہ چندی خورم ... چہ داند پدر غیب یا مادرم

دل میں کہا اگر چند لقمے کھا لوں ... تو میرے ماں باپ کو غیب کا کیا حال معلوم ہے

چو روئی پسر در پدر بود و قوم ... نہان خورد و پیدا بسر برد صوم

جب لڑکے کا خیال باپ اور قوم کی طرف تھا ... چھپا کر کھالیا اور ظاہری طور پر روزہ تمام کیا

کہ داند چو در بند حق نیستی ... اگر بی وضو در نماز ایستی

کون جانتا ہے کہ تو خدا کی یاد میں نہیں ہے ... اگرچہ تو بے وضو نماز میں کھڑا ہے

پس این پیر از ان طفل نادان ترست ... کہ از بہر مردم بطاعت درست

پس یہ بوڑھا اس لڑکے سے زیادہ نادان ہے ... جو آدمیوں کو دکھلانے کے لئے عبادت کرتا ہے

کلید در دوزخ ست آن نماز ... کہ در چشم مردم گذاری دراز

وہ نماز دوزخ کے دروازہ کی کنجی ہے ... جو تو آدمیوں کی آنکھوں کے سامنے زیادہ لمبا ادا کرے

اگر جز بحق میرود جادہ اَت ... در آتش فشانند سجادہ اَت

اگر تیرا راستہ خدا کے سوا کوئی اور ہے ... تو تیری جانماز آگ میں جھاڑینگے یعنے دوزخ میں ڈالینگے

نکو سیرت بی تکلف درون ... بہ از پارسائی خراب اندرون

نیک سیرت آدمی بے تکلف دل والا ... خراب دل (یعنے ریاکار) سے بہتر ہے

بنزدیک من شب رو راہ زن ... بہ از فاسق پارسا پیرہن

میرے نزدیک رات کے چلنے والا ڈاکو ... نیکی کے لباس والے فاسق سے بہتر ہے

یکی بر در خلق رنج آزمای ... چہ مزدش دہد در قیامت خدای

ایک شخص مخلوق کے دروازہ پر رنج اٹھاتا ہے ... خدا تعالیٰ اس کو قیامت میں کیا مزدوری دیگا

ز عمرو ای پسر چشم اجرت مدار ... چو در خانۂ زید باشی بکار

اے لڑکے عمرو سے اجرت کی توقع نہ رکھ ... جب تو نے زید کے گھر کام کیا ہو

نگویم تواند رسیدن بدوست ... درین راہ جز آنکس کہ درویش اوست

میں نہیں جانتا کہ دوست کے پاس پہنچ سکتا ہے ... اس راہ میں سوائے اس کے جو اس کا فقیر ہو

رہ راست رو تا بمنزل رسی ... تو بر رہ نۂ زین قبل واپسی

سیدھے راستہ پر چل تاکہ منزل پر پہنچے ... تو راستہ پر نہیں ہے اس لئے پیچھے ہے

چو گاوی که عصّار چشمش ببست / دوان تا بشب سب هم آنجا که هست

اس بیل کی طرح کہ تیلی نے اس کی آنکھیں بند کر دیں / رات بھر دوڑے اور پھر رات کو اسی جگہ

کسی گر تباید ز محراب روی / بکفرش گواہی دہد اہل کوی

وہ شخص جو محراب سے منہ پھیر لیتا ہے / اس کے کفر کی اہل محلہ گواہی دیتے ہیں

تو ہم پشت برقبلہ در نماز / گرت در خدا نیست روی نیاز

تو بھی نماز میں پیٹھ قبلہ کی طرف کئے ہوئے ہے / اگر تیرا روئے نیاز خدا کی طرف نہیں ہے

درختی کہ بیخش بود برقرار / بپرور کہ روزی دہد میوہ بار

وہ درخت جس کی جڑ مضبوط ہو / اس کو پرورش کر تاکہ وہ ایک دن پھل دیگا

گرت بیخ اخلاص در بوم نیست / ازین بر کسی چون تو محروم نیست

اگر تیرے اخلاص کی جڑ زمین میں نہیں ہے / تو اس پھل سے تیری طرح کوئی بھی محروم نہیں ہے

ہر آنکہ افگند تخم بر روی سنگ / جوی وقت دخلش نیاید بچنگ

جو شخص بیج پتھر کے منہ میں ڈالتا ہے / تو غلہ کاٹنے کے وقت ایک جو بھی اس کے ہاتھ نہیں آتا

منہ آبروی ریا را محل / کہ این آب در زیر دارد وحل

ریا سے حاصل کی ہوئی عزت کو مرتبہ نہ سمجھ / کیونکہ یہ پانی اپنے نیچے کیچڑ رکھتا ہے

چو در خفیہ بد باشم و خاکسار / چہ سود آب ناموس بر روی کار

جب پوشیدگی میں میں برا اور ذلیل ہوں / تو ظاہر طریق پر عزت کا کیا فائدہ

بروی ریا خرقہ سہل ست دوخت / گرش با خدا در توانی فروخت

ریا کے چہرے پر گدڑی سینا آسان ہے / اگر تو اس کو خدا کے پاس فروخت کرے

چہ دانند مردم کہ در جامہ کیست / نویسندہ داند کہ در نامہ چیست

آدمی کیا جانیں کہ جامہ میں کون ہے / لکھنے والا جانتا ہے کہ خط میں کیا ہے

چہ وزن آورد جائی انبان باد / کہ میزان عدل ست و دیوان داد

اس جگہ ہوا کے جھولے کی کیا قیمت ہو / جہاں عدل کی ترازو اور انصاف کی کچہری ہے

مرائی کہ چندین ورع می نمود / بدیدند و ہیچش در انبان نبود

ریاکار جو کہ اس قدر پرہیزگاری دکھلاتا ہے / دیکھا تو اس کی جھولی میں کوئی چیز نہ تھی

کنند ابرہ پاکیزہ تر ز آستر / کہ آن در حجاب ست و این در نظر

ابرہ کو استر سے اچھا بناتے ہیں / کیونکہ یہ پردہ میں ہے اور وہ سامنے ہے

بزرگان فراغ از نظر داشتند	ازان پرنیان آستر داشتند
بزرگ لوگ ظاہری سے فارغ تھے	اس وجہ سے پرنیا کا آستر رکھتے تھے
در آوازہ خواہی در اقلیم فاش	برون حلہ کن گو درون حشو باش
اگر تو ظاہر کے ملک میں مشہوری چاہتا ہے	تو ظاہر الباس پر تکلف نہیں اگرچہ بھرتی ہی ہو
بہ بازی نگفت این سخن بایزید	کہ از منکر ایمن ترم کز مرید
حضرت بایزید نے یہ بات ہنسی سے نہیں کہی	کہ مرید کی نسبت میں منکر سے زیادہ امن میں ہوں
کسانیکہ سلطان و شاہنشہ اند	سراسر گدایان این درگہ اند
وہ لوگ جو سلطان اور بادشاہ ہیں	سب اسی درگاہ کے محتاج ہیں
طمع در گدا مرد معنی نہ بست	نشاید گرفتن در افتادہ دست
صاحب باطن فقیری میں لالچ نہیں کرتے	گرے ہوئے کا ہاتھ مدد کے لئے پکڑنے مناسب نہیں
ہمان بہ گر آبستن گوہری	کہ ہمچون صدف سر بخود در بری
اگر تو کوئی جوہر رکھتا ہے تو یہی بہتر ہے	کہ صدف کی طرح سر عاجزی سے نیچے رکھے
چو روئی پرستیدنت در خدا است	اگر جبرئیلت نہ بیند روا است
اگر تیری عبادت کا منہ خدا کی طرف ہے	جو تجھ کو جبرئیل نہ دیکھے روا ہے
ترا پند سعدی بس است ای پسر	اگر گوش گیری چو پند پدر
اے لڑکے تیرے لئے سعدی کی نصیحت کافی ہے	اگر تو باپ کی نصیحت کی طرح اسے سنے
گر امروز گفتار ما نشنوی	مبادا کہ فردا پشیمان شوی
اگر آج تو نے ہمارا کہنا نہ سنا	تو ایسا نہ ہو کہ کل تجھے پشیمانی حاصل ہو

باب ششم در قناعت

چھٹا باب قناعت کے بیان میں

خدا را ندانست و طاعت نکرد	کہ بر بخت و روزی قناعت نکرد
اس نے خدا کی اطاعت نہ کی اور نہ خدا کو جانا	جس نے اپنے نصیب کی روزی پر صبر نہ کیا
قناعت توانگر کند مرد را	خبر کن حریص جہان گرد را
قناعت مرد کو امیر بنا دیتی ہے	جہاں میں گھومنے والے حرص کو کہدے
سکونی بدست آور ای بی ثبات	کہ بر سنگ گردان نروید نبات
کہ اے بے قرار صبر کر	کیونکہ گھومتے پتھر یعنی چکی پر گھاس نہیں اگتی

مپرور تن ار مرد رای و هشی	که او را چو می پروری میکشی!
اگر تو صاحب عقل اور ہوش ہے تو تن پروری نہ کر	کیونکہ جب تو تن کو پالتا ہے تو در حقیقت اسکو مارتا ہے
خردمند مردم هنر پرورند	که تن پروران از هنر لاغرند
عقلمند لوگ ہنر کو پرورش کرنے والے ہیں	اور تن پرور لوگ ہنر سے خالی ہیں!
کسی سیرتِ آدمی گوش کرد	که اوّل سگِ نفس خاموش کرد
اس شخص نے آدمی کی خصلت کو سنا	کہ جس نے پہلے نفس کے کتے کو خاموش کر دیا
خور و خواب تنها طریق ددست	بر این بودن آیین نابخردست
کھانا سونا صرف درندوں کا طریقہ ہے	اور اس پر رہنا صرف بیوقوفوں کا طریقہ ہے
خنک نیکبختی که در گوشهٔ	بدست آرد از معرفت توشهٔ
خوش نصیب وہ شخص ہے جو تنہائی میں	خدا کی معرفت کا توشہ حاصل کرے
بر آنان که شد سرِ حق آشکار	نکردند باطل بر او اختیار
وہ لوگ جن پر خدا کا بھید ظاہر ہوا	انہوں نے نفس پروری کو اختیار نہ کیا
ولیکن چو ظلمت نداند ز نور	چه دیدار دیوش چه رخسار حور
لیکن جو شخص اندھیرے اور نور کو نہیں جانتا	اس کے لئے کیا دیو کا دیکھنا اور کیا حور کا
تو خود را از آن در چه انداختی	که چه را ز ره باز نشناختی
تونے اپنے آپ کو اسی لئے کنوئیں میں گرایا	کہ تونے کنوئیں کو راستہ سے علیحدہ نہ جانا
بر اوجِ فلک چون پرد جرّه باز	که در شهپرش بسته سنگِ آز
باز آسمان کی بلندی پر کس طرح اڑے	کیونکہ تونے اسکے شاہ پر میں حرص کا پتھر باندھ دیا
گرش دامن از چنگ شهوت رها	کنی رفت تا سدرة المنتهیٰ!
اگر حرص کے پنجے سے تو اس کا دامن چھوڑ دیتا	تو وہ سدرۃ المنتہیٰ تک پرواز کرتا!
بکم کردن از عادتِ خویش خورد	توان خویشتن را ملک خوی کرد
اپنی عادت سے کھانا کم کھانے سے	اپنے آپ کو فرشتہ خصلت بنایا جا سکتا ہے
کجا سیر وحشی رسد در ملک	نشاید پرید از ثری تا فلک!
وحشی (مراد بندہ اسیر حرص) کب عالم ملکوت میں پہنچے	تحت الثریٰ سے آسمان تک اڑنا ممکن نہیں
نخست آدمی سیرتِ پیشه کن!	پس آنگه ملک خوئی اندیشه کن
پہلے آدمی کی سیرت حاصل کر	پھر اس کے بعد فرشتہ خصلت ہونیکا خیال کر

تو بر کرّهٔ توسنی بر کمر !
تو ایک سرکش بچھڑے کی کمر پر سوار ہے

نگر تا نپیچد ز حکم تو سر
دیکھ تاکہ وہ تیرے حکم سے سر نہ پھیرے

کہ گر پالہنگ از کفت در گسیخت
اگر اس نے باگ ڈور تیرے ہاتھ سے توڑ ڈالی

تن خویشتن کشت و خون تو ریخت
تو اپنے بدن کو مار ڈالا اور تیرا خون گرایا

باندازہ خور زاد اگر مردمی
اگر تو آدمی ہے تو اندازہ کے مطابق کھانا کھا

چنین پر شکم آدمی یا خمی
ایسا پیٹ بھرا ہوا آدمی ہے یا مٹکا ہے

درون جای ذکرست و قوت و نفس
اندر اللہ کے ذکر اور کھانے اور سانس کی جگہ ہے

تو پنداری از بہر نان ست و بس
لیکن تو صرف اسے روٹی کے لئے سمجھا ہے

کجا ذکر گنجد کز انبار آز
حرص کے ڈھیر کی وجہ سے ذکر کی گنجائش کس طرح ہو

بسختی نفس میکند پا دراز
جب کہ سانس سختی سے پاؤں دراز کرتی، یعنے نکلتی ہے

ندارند تن پروران آگہی !
تن پرور لوگ خبر نہیں رکھتے

کہ پر معدہ باشد ز حکمت تہی
کیونکہ پر معدہ حکمت سے خالی ہوتا ہے

دو چشم و شکم پر نہ گردد بہیچ
دونوں آنکھیں اور پیٹ کسی چیز سے نہیں بھرتے

تہی بہتر این رودہ پیچ پیچ !
یہ پیچ در پیچ آنتیں خالی بہتر ہیں

چو دوزخ کہ سیرش کنند از وقید
اگر اس کو دوزخ کی طرح ایندھن سے پر کردیں

دگر بانگ دارد کہ ہل من مزید
پھر بھی یہی کہے کہ اس سے کچھ زیادہ ہے

ہمی میردت عیسی از لاغری
تیرا عیسیٰ، یعنے روح اس دبلے پن سے مرتا ہے

تو در بند آنی کہ خر پروری
تو اس خیال میں ہے کہ گدھے (یعنی جسم کو) پالے

بدین ای فرومایہ دنیا مخر
اس کمینے دین کے بدلے دنیا نہ خرید

چو خر با نجیل عیسی مخر !
گدھے کا بوجھ حضرت عیسیٰ کی انجیل کے بدلے نہ خرید

مگر می ندانی کہ دد را و دام
دیکھ تو نہیں جانتا کہ درندوں اور چارپایوں کو

نیندا خت جز حرص خوردن بدام
سوا کھانے کی حرص اور کسی چیز نے جال میں نہیں ڈالا

پلنگی کہ گرشد بر وحوش
وہ شیر جو جانوروں پر تکبر کرتا ہے

بدام افتد از بہر خوردن چو موش
کھانے کی حرص سے چوہے کی طرح جال میں پھنستا ہے

چو موش آنکہ نان و پنیرش خوری
چوہے کی طرح جس شخص کی روٹی اور پنیر کھاتا ہے

بدامش در افتی و تیرش خوری
اس کے جال میں تو پھنسیگا اور تو اس سے تیر کھائیگا

حکایت

مرا حاجئی شانهٔ عاج داد
ایک حاجی نے مجھ کو دانت کی کنگھی دی
که رحمت بر اخلاق حجاج باد
اللہ تعالےٰ کی رحمت حاجیوں کے اخلاق پر ہو

شنیدم که باری سگم خوانده بود
سنا میں نے ایک دفعہ اس نے مجھکو کتا کہا تھا
که از من بنوعی دلش مانده بود
کیونکہ ایک وجہ سے اسکا دل مجھ سے آزردہ تھا

بینداختم شانه کین استخوان
میں نے کنگھی پھینک دی کہ یہ ہڈی
نمی بایدم دیگرم سگ مخوان
مجھ کو نہیں چاہیئے دوسری بار مجھ کو کتا نہ کہنا

مپندار چون سر که خود خورم
جب میں اپنا سرکہ کھاؤں تو یہ نہ سمجھ
که جور خداوند حلوه برم
کہ حلوہ والے کی تکلیف برداشت کروں گا

قناعت کن ای نفس بر اندکی
اے نفس تھوڑے پر قناعت کر
که سلطان و درویش بینی یکی
تاکہ بادشاہ اور فقیر کو ایک دیکھے

چرا پیش خسرو بخواهش روی
تو بادشاہ کے سامنے کیوں مانگنے جاتا ہے
که یکسو نهادی طمع خسروی
جب تونے ایک طرف رکھدیا تو تو خود بادشاہ ہے

وگر خود پرستی شکم طبله کن
اگر تو نفس پرور ہے تو پیٹ کو طبلہ بنا
در خانهٔ این و آن قبله کن
اور اس کے گھر کے دروازہ کو قبلہ بنا

حکایت

یکی با طمع پیش خوارزم شاه
ایک لالچی شاہ خوارزم کے پاس
شنیدم که شد بامدادی پگاه
میں نے سنا کہ صبح کے وقت گیا

چو دیدش بخدمت دوتا گشت و راست
جب اسکے لڑکے نے دیکھا کہ بادشاہ کی فرقت میں اس نے کمر جھکائی
دگر روی بر خاک مالید و خاست
اور سیدھا ہوا، پھر منہ کو زمین پر ملا اور کھڑا ہوا

پسر گفتش ای بابک نامجوی
لڑکے نے کہا کہ اے باپ ناموری ڈھونڈنے والے
یکی مشکلت می بپرسم بگوی!
ایک مشکل میں تجھ سے پوچھتا ہوں کہو

نگفتی که قبله است خاک حجاز
تو نے نہ کہا تھا کہ قبلہ مکہ کی طرف ہے
چرا کردی امروز این سو نماز
آج تو نے اس طرف نماز کیوں پڑھی

مگر طاعت نفس شهوت پرست
نفس شہوت پرست کی عبادت نہ کر
که هر ساعتش قبلهٔ دیگر است!
کیونکہ ہر گھڑی اس کا قبلہ دوسرا ہے

مبر ای برادر بفرمانش دست
اے بھائی (اس بے (نفس کے) حکم نہ مان
که هر کس که فرمان نبردش برست
کیونکہ جس شخص نے اسکا کہا نہ مانا وہ رہائی پا گیا

قناعت سرافرازد ای مرد هوش

اے صاحب عقل قناعت سر بلند کرتی ہے (یعنی عزت دیتی ہے)

سر پر طمع بر نیاید ز دوش

اور طمع والا سر کندھوں سے نہیں اٹھتا یعنی ذلیل رہتا ہے

طمع آبروی توقر بریخت

لالچ نے دبدبہ کی آبرو گرائی (دبدبے کھوئی)

برای دو جو دامن در بریخت

دو جو کے واسطے دامن بھر موتی گرائے

چو سیراب خواهی شدن از آب جوی

جب تو نہر کے پانی سے سیراب ہونا چاہتا ہے

چرا ریزی از بهر برف آبروی

تو پھر برف کے لئے اپنی آبرو کیوں گراتا ہے

مگر از تنعم شکیبا شوی

تجھے چاہیے کہ نعمت سے صبر کرے

وگرنه ضرورت بدرها شوی

اگر نہیں تو ضرور دروازوں پر جائے گا

برو خواجه کوتاه کن دست آز

اے خواجہ جا اور طمع کے ہاتھ کو کوتاہ کر

چه می بایدت از آستین دراز

تجھے ہاتھ دراز کرنے سے کیا حاصل ہوتا ہے

کسی را که درج طمع در نوشت

جس شخص نے اپنے لالچ کے نالہ کو لپیٹا یعنی طمع کو چھوڑا

نباید بکس عبد و خادم نبشت

اسکو نہ چاہیئے کہ اپنے آپ کو کسی کا بندہ و خادم لکھے

توقع براند ز هر مجلست

امید ہر محفل سے تجھ کو نکلوا دے گی

بران از خودش تا نراند کست

اس کو اپنے سے نکال دے تاکہ تجھے کوئی نہ نکالے

حکایت

یکی را تپ آمد ز صاحبدلان

ایک صاحبدل آدمی کو بخار آیا

کسی گفت شکر بخواه از فلان

کسی نے کہا کہ فلاں آدمی سے شکر مانگ

بگفت ای پسر تلخی مردنم

اس نے کہا اے لڑکے مرنے کی تلخی میرے لئے

به از جور روی ترش بردنم

بہتر ہے اس سے کہ میں کسی ظالم کا ظلم اٹھاؤں

شکر عاقل از دست آنکس نخورد

عقلمند نے اس شخص کے ہاتھ سے شکر نہ کھائی

که روی از تکبر بر او سرکه کرد

جو کہ غرور کی وجہ سے اس پر ترش رو ہوا

مرو در پی هر چه دل خواهدت

ہر چیز کے پیچھے جب کہ تیرا دل چاہے نہ جا

که تمکین تن نور جان کاهدت

کیونکہ اس سے تیرے بدن کی طاقت اور جان کا نور کم ہوگا

کند مرد را نفس اماره خوار

آدمی کو نفس امارہ ذلیل کرتا ہے

اگر هوشمندی عزیزش مدار

اگر تو عقلمند ہے تو نفس امارہ کو عزیز نہ رکھ

وگر هر چه باشد مرادش خوری

اگر تو جو اس کی مراد ہو وہ کھائے

ز دوران بسی نامرادی بری

تو زمانہ سے بہت سی نامرادی تیرے نصیب ہو

تنور شکم دمبدم تافتن ! | مصیبت بود روز نایافتن
پیٹ کے تندور کو گھڑی گھڑی گرم کرنا | مصیبت ہوتی ہے نہ پانے کے دن

بہ تنگی بریزاندت روی رنگ | چو وقت فراخی کنی معدہ تنگ
تنگی کے وقت تیرے چہرے کا رنگ گرائے | اگر تو سمت دگی کے وقت معدہ کو پُر کرے

کشد مرد پرخوارہ بارِ شکم ! | وگر در نیابد کشد بارِ غم
پیٹ بھر کر کھانیوالا آدمی پیٹ کا بوجھ اٹھاتا ہے | جب کھانا میسر نہیں ہوتا تو غم کا بوجھ اٹھاتا ہے

شکم بندہ بسیار بینی خجل | شکم پیش من تنگ بہتر کہ دل
پیٹ کے بندہ کو تو بہت شرمندہ وذلیل دیکھیگا | میری نزدیک شکم تنگ بہتر ہے بہ نسبت دل تنگ کے

حکایت در مذلّت بسیار خوردن

بہت کھانے رسوائی کے بیان میں

چہ آوردم از بصرہ دانی عجب | حدیثی کہ شیرین تر ست از رطب
تو جانتا ہے کہ میں بصرہ سے کیا عجب چیز لایا | ایک بات کو جو خرما سے بھی زیادہ شیریں ہے

تنی چند در خرقۂ راستان | گذشتیم بر طرفِ خرماستان
ہر چند آدمی سچ لوگوں کی گدڑی میں | کھجوروں کے درختوں کی طرف سے گذرے

یکی در میان معدہ انبار بود | زپرخواریٔ خویش بدخوار بود
ایک ہم میں سے بہت کھانے والا تھا | اور اپنے بہت کھانے کی وجہ سے بہت ذلیل تھا

میان بست مسکین وشد بر درخت | وزانجا بگردن درافتاد سخت
اس مسکین نے کمر باندھی اور درخت پر چڑھا | اور وہاں سے گردن کے بل سختی سے گر پڑا

نہ ہر بار خرما توان خورد و برد | لت انبان بدعاقبت خورد و مرد
ہر دفعہ خرما کھایا اور لیجایا نہیں جاسکتا | بڑے حریص نے آخر کھایا اور مر گیا

رئیس دہ آمد کہ این را کہ کشت | بگفتم مزن بانگ بر ما درشت
گاؤں کا سردار آیا کہ اس کو کس نے قتل کیا | میں نے کہا کہ ہمیں سخت سست نہ کہو

شکم دامن اندر کشیدش ز شاخ | بود تنگدل رودگانی فراخ
پیٹ نے اس کا دامن شاخ کی طرف کھینچا | فراخ آنتوں والا یعنے زیادہ کھانیوالا تنگ ہوتا ہے

شکم بند دست است و زنجیر پای | شکم بندہ نادر پرستد خدای
پیٹ ہاتھ کی ہتھکڑی اور پاؤں کی بیڑی ہے | پیٹ کا غلام خدا کو بہت کم پوجتا ہے

سراسر شکم شد ملخ لاجرم
ٹڈی سراسر پیٹ ہو گئی
بپایش کشد مور کوچک شکم
اور اس کو چیونٹی چھوٹے پیٹ والی پاؤں سے کھینچتی ہے

برو اندرونی بدست آر پاک
جا اور اندر کی پاکیزگی حاصل کر
شکم پر نخواہد شد الا بخاک
پیٹ نہ بھرے گا مگر خاک سے یعنی قبر کی مٹی سے

حکایت

شکم صوفئی را زبون کرد و فرج
ایک صوفی کو پیٹ اور شہوت نے تنگ کیا تھا
دو دینار بر ہر دو آن کرد خرج
اس کے پاس دو دینار تھے دونوں خرچ کر دیئے

یکی گفتش از دوستان در نہفت
ایک دوست نے اس کو پوشیدگی میں کہا
چہ کردی بدین ہر دو دینار گفت
تو نے ان دو دینار کو کیا کیا اس نے کہا

بدیناری از پشت راندم نشاط
ایک دینار سے میں نے اپنے پیٹ سے خوشی نکالی
بدیگر شکم را کشیدم سماط
اور دوسرے سے میں نے پیٹ کی ضیافت کی

فرومایگی کردم و ابلہی
میں نے کمینہ پن کیا اور بیوقوفی کی
کہ این ہمچنان پر نشد آن تہی
کہ یہ (یعنی نہ پیٹ ہی بھرا نہ پیٹھ منی سے خالی ہوگئی)

غذا گر لطیف است و گر سرسری
غذا اگر معمولی ہے اور لطیف ہے
چو دیرت بدست اوفتد خوشخوری
اگر دیر سے میسر ہو لیکن تو اچھی طرح کھائے

سر آنگہ ببالین نہد ہوشمند
عقلمند اس وقت تکیہ پر سر رکھتا ہے
کہ خوابش بقہر آورد در کمند
کہ نیند غلبہ سے اس کو کمند میں لاتی ہے

مجال سخن تا نیابی مگوی
جب تک مجھ میں بات کرنے کی مجال نہ ہو نہ کہو
چو میدان نہ بینی نگہدار گوی
جب تو میدان نہ دیکھے تو گیند کا خیال رکھ

مگوئی و منہ تا توانی قدم
مت کہو اور مت رکھ پاؤں جبتک تجھ سے ہو سکے
از اندازہ بیرون و ز اندازہ کم
اندازہ سے کم اور اندازہ سے زیادہ

حکایت

یکی نیشکر داشت در طیبقری
طبقری شہر میں ایک شخص کے پاس گنے تھے
چپ و راست گرد بدر مشتری
وہ خریداروں کے دائیں اور بائیں پھرتا تھا

بصاحبدلی گفت در کنج دہ
ایک صاحب دل کو گاؤں کے گوشے میں کہا
کہ بستان و چون دستیابی بدہ
کہ خرید لے اور جب تجھ سے ہو سکے قیمت دے

بگفت آن خردمند نیکو سرشت
اس نیک طبیعت عقلمند نے کہا
جوابی کہ بر دل بباید نوشت
ایسا جواب جو دل پر لکھنا چاہیے

ترا صبر بر من نباشد مگر
تجھے قیمت پینے میں مجھ پر صبر نہ ہو گا
ولیکن مرا باشد از نیشکر
لیکن مجھے گنوں سے صبر ہو سکے گا

حلاوت ندارد شکر در نیش
گنے کی شکر حلاوت نہیں رکھتی
چو باشد تقاضای تلخ از پیش
اگر اس کے بعد تلخ تقاضا ہو

حکایت

امیر ختن جامۂ از حریر
ختن شہر کے امیر نے حریر کا جامہ
به پیری فرستاد روشن ضمیر
ایک روشن دل بوڑھے کے پاس بھیجا

بپوشید و بوسید دست و زمین
پہنا اور ہاتھ اور زمین چومی
که بر شاہِ عالم هزار آفرین
کہ جہان کے بادشاہ کے لئے ہزاروں تعریفیں ہیں

چه خوبست تشریف شاہ ختن
شاہِ ختن کا خلعت کیا عمدہ ہے
و زو خوبتر خرقۂ خویشتن
اور اس سے زیادہ اچھی میری گدڑی ہے

گر آزادۂ بر زمین خسپ و بس
اگر تو آزاد ہے تو زمین پر سو اور بس
مکن بهر قالین زمین بوس کس
اور قالین کے لئے کسی کی زمین بوسی نہ کر

حکایت

یکی نان خورش جز پیازی نداشت
ایک شخص روٹی کیساتھ کھانیکو جز پیاز کے کچھ نہ رکھتا تھا
چو دیگر کسان برگ و سازی نداشت
اور دوسروں کی طرح اس کے پاس ساز و سامان نہ تھا

پراگنده گفتش ای خاکسار
ایک پریشان دل والے نے کہا کہ ای خاکسار
برو طبخی از خوان یغما بیار
جا اور کچھ پکا ہوا کھانا (سالن) لنگر سے لا

بخواه و مدار از کس ای خواجه باک
مانگ اور اے خواجہ کسی سے نہ ڈر
که مقطوع روزی شود شرمناک
کیونکہ شرمندگی سے روزی موقوف ہوجاتی ہے

قبا بست و چابک نوردید دست
جلدی قبا پہن لی اور آستین لپیٹ لی (یعنی چلا)
قبایش دریدند و دستش شکست
لوگوں نے اس کی قبا پھاڑدی اور ہاتھ توڑ دیا

شنیدم که میگفت و خوش میگریست
سنا میں نے کہتا تھا اور خوب روتا تھا
که ای نفس خودکرده را چاره چیست
کہ اے نفس اپنے کئے کا کیا علاج ہے

بلا جوی باشد گرفتار آز
حرص کا قیدی بلا کو ڈھونڈھنے والا ہوتا ہے
من و خانۂ من بعد نان و پیاز
پھر میں اور پیاز اور گھر اور روٹی

جوین نان که از سعی بازو خورم
جو کی روٹی جو اپنے بازو کے زور سے کھاتا ہوں
به از میده بر خوان اهل کرم
اہل کرم کے میدہ کے خوان سے بہتر ہے

چو دلتنگ خفته آن فقر و مایه دوش
وہ کمینہ کل رات کیسا آزردہ سویا
کہ بر سفرۂ دیگران داشت گوش
جو دوسرے لوگوں کے دستر خوان پر کان رکھتا تھا

یکی گربہ در خانۂ زال بود
ایک بلی ایک بڑھیا کے گھر میں تھی
کہ برگشتہ ایام و بدحال بود
برگشتہ ایام اور بدحال تھی

روان شد بمہمان سرای امیر
امیر کے جہان خانہ کی طرف روانہ ہوئی
غلامان حاکم زدندش بہ تیر
حاکم کے غلاموں نے اسے تیروں سے مارا

چکان خونش از استخوان میدوید
اس کی ہڈیوں سے خون ٹپکتا اور دوڑتی تھی
ہمی گفت واز ہول جان می دوید
یہ کہتی تھی اور جان کے ڈر سے دوڑتی تھی!

اگر جستم از دست این تیر زن
اگر میں اس تیرزن کے ہاتھوں سے چھوٹ جاؤں
من و موش و ویرانۂ پیرزن!
تو میں اور چوہا اور بڑھیا کا جھونپڑا

نیرزد عسل جان من زخم نیش
میری جان ڈنک کے عوض شہد لینا بہتر نہیں
قناعت نکوتر بدوشاب خویش
اپنے انگور کے شیرہ پر صبر کرنا بہتر ہے

خداوند ازان بندہ خورسند نیست
اللہ تعالےٰ اس بندہ پر خوش نہیں
کہ راضی بتقسیم خداوند نیست
جو اللہ تعالےٰ کی تقسیم پر راضی نہیں ہے

حکایت مرد کوتہ نظر و زن عالی ہمت!

ایک پست ہمت آدمی اور بلند حوصلہ عورت کا بیان

یکی طفل دندان برآوردہ بود
ایک بچے کے دانت نکلتے تھے
پدر سر بفکرت فرو بردہ بود
اور اس کا باپ سر گریبان میں جھکائے تھا

کہ من نان و برگ از کجا آرمش
کہ میں اسکیلئے روٹی اور توشہ کہاں سے لاؤں
مروت نباشد کہ بگذارمش
اور یہ مروت نہیں کہ اس کو چھوڑ دوں

چو بیچارہ گفت این سخن پیش جفت
جب بیچارہ نے یہ بات اپنی بیوی سے کہی
نگر تا زن او را چہ مردانہ گفت
دیکھ عورت نے اسکو کیا مردانہ جواب دیا

مخور ہول ابلیس تا جان دہد
شیطان سے نہ ڈر جب تک یہ لڑکا مرے
ہمان کس کہ دندان دہد نان دہد
وہی جو دانت دیتا ہے روٹی بھی دیتا ہے

توانا ست آخر خداوند زور
آخر خداوند زور و قدرت والا ہے
کہ روزی رساند تو چندین مشور
جو روزی پہنچاتا ہے تو اس قدر شور نہ کر

نگارندۂ کودک اندر شکم
وہ پیٹ میں لڑکے کا نقش بناتا ہے
نویسندۂ عمر و روزیست ہم
اور عمر اور روزی کا بھی لکھنے والا ہے

خداوندگاری کہ عبدی خرید
جس مالک نے غلام خرید کیا
بدارد فکیف آنکہ عبد آفرید
وہ اختیار رکھتا ہے پس اسکا کیا حال ہے جسنے غلام پیدا کیا

ترا نیست آن تکیہ بر کردگار
تجھ کو وہ بھروسہ خداوند تعالےٰ پر نہیں ہے
کہ مملوک را بر خداوندگار
جو غلام کو مالک پر ہوتا ہے

شنیدی کہ در روزگار قدیم
سنا تو نے کہ پہلے زمانہ میں
شدی سنگ در دست ابدال سیم
ابدال کے ہاتھ میں پتھر چاندی ہو جاتا تھا

نپنداری این قول معقول نیست
یہ خیال نہ کر کہ یہ قول معقول نہیں ہے
چو قانع شدی سیم و سنگت یکیست
جب تو قانع ہوا تو پتھر و چاندی تیرے لئے یکساں ہے

چو طفل اندرون دارد از حرص پاک
جب کہ لڑکے کا دل حرص سے پاک ہے
چہ مشتی زرش پیش و چہ مشت خاک
تو اس کے سامنے کیا سونے کی مٹھی اور کیا خاک کی

خبر دہ بدرویش سلطان پرست
فقیر بادشاہ پرست کو خبر دے
کہ سلطان ز درویش مسکین ترست
کہ بادشاہ فقیر سے زیادہ غریب ہے

گدا را کند یکدرم سیم سیر
فقیر کو ایک درم چاندی سیر کر دیتی ہے
فریدون بملک عجم نیم سیر!
اور فریدوں تمام ملک عجم لیکے بھی نیم سیر ہے

نگہبانی ملک و دولت بلاست
ملک اور دولت کی نگہبانی کرنا بلا ہے
گدا بادشاہست نامش گداست
فقیر درحقیقت بادشاہ ہے اگرچہ نام کا فقیر ہے

گدائی کہ بر خاطرش بند نیست
جو فقیر غم سے آزاد ہے
بہ از پادشاہی کہ خورسند نیست
اس بادشاہ سے بہتر ہے جو خوش نہیں ہے

بخسپند خوش روستائی و جفت
کسان اور اس کی بیوی خوش سوتے ہیں
بذوقی کہ سلطان در ایوان نخفت
اس مزے سے کہ بادشاہ محل میں نہ سویا

چو سیلاب خواب آمد و مرد برد
جب نیند کا سیلاب آیا اور آدمی کو لے گیا
چہ بر تخت سلطان چہ بر دشت کرد
تو کیا بادشاہ تخت پر اور کیا کرد جنگل میں

اگر پادشاہست وگر پینہ دوز
اگر بادشاہ ہے یا گدڑی پہننے والا ہے
چو خفتند گردد شب ہر دو روز
جب سو گئے تو دونوں کی رات دن ہو جاتی ہے

چو بینی توانگر سر از کبر مست
جب تو امیر کا سر غرور سے مست دیکھے
برو شکر یزدان کن ای تنگدست
بجا اے مفلس خدا کا شکر کر

نداری بحمد اللہ آن دسترس
خدا کا شکر کر کہ تجھے وہ مقدور نہیں
کہ برخیزد از دستت آزار کس
کہ تیرے ہاتھ سے کسی کو آزار ہو سکے

حکایت

ربا خواری از نردبانی فتاد
ایک سود خوار ایک سیڑھی سے گر پڑا
شنیدم کہ ہم در نفس جان بداد
سنا میں نے کہ دم بھر میں جان دیدی

پسر چند روزی گرستن گرفت
اس کا لڑکا چند دن روتا رہا
دگر با حریفان نشستن گرفت
پھر دوستوں کے ساتھ بیٹھنے لگا

بخواب اندرش دید و پرسید حال
خواب میں (باپ کو) دیکھا اور حال پوچھا
کہ چون رستی از حشر و نشر و سوال
کہ تو کیونکر قیامت اور نکیرین کے سوال سے چھوٹا

بگفت ای پسر قصہ بر من مخوان
اس نے کہا اے لڑکے میری حالت نہ پوچھ
بدوزخ در افتادم از نردبان
سیڑھی سے میں (رسید ہا) دوزخ میں گر پڑا

حکایت

شنیدم کہ صاحبدلی نیکمرد
سنا میں نے کہ ایک صاحب دل نیکمرد نے
یکی خانہ بر قامت خویش کرد
ایک گھر اپنے قد کے موافق بنایا

کسی گفت میدانمت دسترس
ایک شخص نے کہا میں تیری ہمت جانتا ہوں
کزین خانہ بہتر کنی گفت بس
کہ اس سے بہتر گھر بناوے (اس نے کہا بس

چہ میخواہی از طارم افراشتن
میں کوٹھا بلند کرنے سے کیا حاصل کروں گا
ہمینم بس از بہر بگذاشتن
مجھے چھوڑ جانے کیلئے یہی کافی ہے

مکن خانہ بر راہ سیل ای غلام
اے لڑکے سیلاب کے راستہ پر مکان نہ بنا
کہ کس را نگشت این عمارت تمام
کیونکہ کسی کی یہ عمارت پوری نہیں ہوئی

نہ از معرفت باشد و عقل و رای
یہ عقل اور معرفت اور رائے کے موافق نہیں ہے
کہ بر رہ کند کاروانی سرای
کہ قافلہ والا راہ میں گھر بناوے

حکایت

یکی سلطنت ران صاحب شکوہ
ایک بادشاہ صاحب دبدبہ تھا
فرو خواست رفت آفتابش بکوہ
اس کے آفتاب (اقبال نے) پہاڑ کے پیچھے جانا چاہا

بشخصی در آن بقعہ کشور گذاشت
ایک شخص کو اسی مقام میں ملک دیدیا
کہ در دودہ قایم مقامی نداشت
کیونکہ وہ خاندان ان میں کوئی قدیم مقام نہ رکھتا تھا

چو خلوت نشین کوس دولت شنید	دگر ذوق در کنج خلوت ندید
جب خلوت نشین نے دولت کا نقارہ سنا	پھر اس کے لئے گوشۂ تنہائی میں کچھ مزہ نہ رہا
چپ و راست لشکر کشیدن گرفت	دل پر دلان زور میدان گرفت
دائیں بائیں لشکر کشی کرنے لگا	اور جوانمردوں کا دل اس سے بھاگنے لگا
چنان سخت بازو شد و تیز چنگ	کہ با جنگجویان طلب کرد جنگ
اس قدر سخت بازو و زبردست پنجہ والا تھا	کہ جنگ کرنیوالوں کے ساتھ جنگ کی خواہش کی
ز خصم پراگندہ خلقی بکشت	دگر جمع گشتند ہم رائی و پشت
پریشان دشمن کے ایک گروہ کو مار ڈالا	اور دوسرے لوگ باہم اور متفق ہو کر آئے
چنانش در حصارش کشیدند تنگ	کہ عاجز شد از تیر باران و سنگ
قلعہ میں اس کو اس طرح گھیر لیا	کہ تیر اور پتھروں کی بارش سے عاجز ہو گیا
بر نیکمردی فرستاد کس	کہ صعبم فرو ماندہ فریاد رس
نیکمرد کے پاس ایک آدمی کو بھیجا	کہ میں سخت تکلیف میں ہوں میری مدد کو پہنچ
بہمت مدد کن کہ شمشیر و تیر!	نہ در ہر وغائی بود دستگیر
ہمت سے مدد کر کیونکہ تلوار اور تیر	ہر لڑائی میں مددگار نہیں ہوتے
چو بشنید عابد بخندید و گفت	چرا نیم نانی نخورد و نخفت
جب عابد نے سنا ہنسا اور کہا	کیوں آدھی روٹی نہ کھائی اور نہ سویا
ندانست قارون نعمت پرست	کہ گنج سلامت بکنج اندرست
نعمت پرست قارون نے نہ جانا	کہ سلامتی کا خزانہ گوشۂ تنہائی میں ہے

گفتار در صبر بر ناتوانی بامید بہروزی

ترقی کی امید میں کمزوری پر صبر کرنے کے بیان میں

کمال است در نفس مرد کریم	گرش زر نباشد چہ نقصان و بیم
کریم آدمی کی ذات میں کمال ہے	اگر اسکے پاس روپیہ نہیں تو کیا نقصان اور خوف ہے
مپندار گر سفلہ قارون شود	کہ طبع لئیمش دگرگون شود
اگر کمینہ قارون ہو جائے تو یہ نہ سمجھ	کہ اس کی سلیس طبیعت بدل جائیگی
وگر در نیابد کرم پیشہ نان	نہادش توانگر بود ہمچنان!
اور اگر سخی آدمی کو روٹی نہ ملے	تو اس کی ذات ویسے ہی امیر رہے گی

سخاوت زمین ست سرمایه زرع
سخاوت زمین ہے اور مال کھیتی ہے
بده کاصل خالی نماند ز فرع
تو دے کہ جڑ شاخ سے خالی نہیں ہوتی

خدائی که از خاک مردم کند
وہ خدا جو خاک سے آدمی پیدا کرتا ہے
عجب دارم ار مردمی گم کند
مجھے تعجب ہے کہ وہ کسی کا اجر ضائع کرے

ز نعمت نهادن بلندی مجوی
مال جمع کرنے سے بلندی نہ ڈھونڈھ
که ناخوش کند آب استاده بوی
کیونکہ ٹھہرا پانی بدبو پیدا کرتا ہے

به بخشندگی کوش کآب روان
بخشش کرنے میں کوشش کر کیونکہ جاری پانی
به سیلش تفقد کند آسمان!
سیلاب سے آسمان اسپر مہربانی کرتا ہے

گر از جاه و دولت بیفتد لئیم
اگر مرتبہ اور دولت سے خسیس گر پڑے
دگر باره نادر شود مستقیم!
دوسری دفعہ اس کے لئے ابھر ہونا نادر ہوتا ہے

وگر قیمتی گوهری غم مدار
اور اگر تو قیمتی موتی ہے تو غم نہ رکھ
که ضائع نگرداندت روزگار
کیونکہ زمانہ تجھ کو ضائع نہ کرے گا

کلوخ ار چه افتاده باشد براه
ڈھیلا اگرچہ راستہ میں پڑا ہوا ہو
نه بینم که در وی کند کس نگاه
میں نہیں دیکھتا کہ کوئی اسکی طرف دیکھے

وگر خرده زر ز دندان گاز
اور اگر سونیکا ریزہ قینچی کے دانت سے
بیفتد بشمعش بجویند باز
گر پڑے تو اس کو شمع سے تلاش کرتے ہیں

بدر می کنند آبگینه ز سنگ
پتھر سے آئینہ باہر نکالتے ہیں
کجا ماند آئینه در زیر زنگ
آئینہ کہاں زنگ میں رہ سکتا ہے

پسندیده و نغز باید خصال!
خصلتیں پسندیدہ اور اچھی چاہئیں
که گاه آید و گاه رود جاه و مال
کیونکہ مال و مرتبہ کبھی آجاتا ہے کبھی چلا جاتا ہے

حکایت در معنی آسانی در پی دشواری

مشکل کے بعد آسانی کی حقیقت کے بیان میں

شنیدم ز پیران شیرین سخن
پیران شیرین زبان سے میں نے سنا ہے
که بود اندرین شهر پیری کهن
کہ اس شہر میں ایک پورانا بوڑھا تھا

بسی دیده شاهان و دوران و امر
بہت سے بادشاہ زمانہ و حکمت اس نے دیکھی تھی
سر آورده عمری ز تاریخ عمر
عمر کی تاریخ سے ایک عمر آخر لایا یعنی طبعی عمر تک پہنچا ہوا تھا

درختِ کہن میوہ تازہ داشت
کہ شہر از نکوئی پُر آوازہ داشت
پرانا درخت (یہ بڈھا) میوہ تازہ رکھتا تھا (یعنی) کا
کہ شہر میں اس کی خوبصورتی کی دھوم تھی

عجب در زنخدان آن دلفریب
کہ ہرگز نبودست بر سرو سیب
اس دلفریب کی تھوڑی پر تعجب ہے
کیونکہ کبھی سرو کے سر پہ سیب نہیں ہوا ہے

ز شوخی و مردم خراشیدنش
فرج دید در سر تراشیدنش
اس کی شوخی اور آدمیوں کے زخمی کرنے سے
اس کا سر مونڈنے میں رباپ نے آسانی دیکھی

بموسیٰ کہن عمر کوتہ امید
سرش کرد چون دستِ موسیٰ سپید
استرے سے بوڑھے کم عمری کی امید والے نے
اس کا (سر مونڈ کر) حضرت موسیٰ کے ہاتھ کی طرح سفید کر دیا

ز سر تیزی آن آہن و سنگ زاد
لعیب پری رخ زبان در نہاد
سر تیزی (یعنی تیز زبانی) اسے اس پتھر سے پیدا ہوئے لوہے نے
اس خوبصورت لڑکے کے نقص میں زبان کھولی!

بموئی کہ کرد از نکوئیش کم
نہادند حالی سرش در شکم
اس بال کے عوض میں جو اس کی خوبصورتی سے کم کیا
فوراً اس کا سر استرے کے پیٹ میں رکھا بند کر دیا!

چو چنگ از خجالت خوب سر روی
نگونسار و در پیشش افتادہ موی
چنگ کی طرح اس خوبصورت کا سر
اوندھا تھا اور اس کے آگے بال پڑے تھے

یکی را کہ خاطر در و رفتہ بود
چو چشمان دلبندش آشفتہ بود
ایک شخص جس کا دل اس کے ہاتھ لگا ہوا تھا
اسکے دل کے پھنسانیوالی آنکھوں کی طرح پریشان تھا

کسی گفت جور آزمودی و درد
دگر گردِ سودائی باطل مگرد
ایک شخص نے کہا تونے ظلم اور درد دکھایا آزمایا
پھر بیہودہ خیال کے نزدیک نہ جا

ز مہرش بگردان چو پروانہ پشت
کہ مقراض شمع جمالش بکشت
اس کی محبت سے پروانہ کی طرح پیٹ پھیرے
کیونکہ قینچی نے اس کی شمع جمال کو کاٹ دیا ہے

برآمد خروش از ہوادار چست
کہ تردامن آن را بود عہد سست
چست و چالاک آدمی نے شور کیا
کہ گنہگاروں کا عہد کمزور ہوتا ہے

پسر خوش منش باید و خوبروی
پدر گو بجہلش بیند از موی
لڑکا نیک عادات اور خوبصورت چاہیئے
باپ اگرچہ جہالت سے اسکے بال مونڈ دے

مرا جان بمہرش برآمیخت است
نہ خاطر بموئی در آویخت ست
اس کی محبت میں میری جان ملی ہوئی ہے
نہ کہ میرا دل اس کے بال میں لٹکا ہوا ہے

چو روئی نکو داری اندوہ مخور
که موی ار بیفتد بروید دگر!
جب تیرا خوبصورت ہے تو غم نہ کھا
کیونکہ بال اگر گر جائیں تو دوسری بار پیدا ہوں گے

نہ پیوستہ رز خوشۂ تر دہد
گہی برگ ریزد گہی بر دہد!
انگور ہمیشہ خوشہ تر پیدا نہیں کرتا
کبھی پتے گراتا ہے اور کبھی پھل دیتا ہے

بزرگان خور در حجاب اوفتند
حسودان چو اخگر در آب اوفتند
بزرگ سورج کی طرح حجاب میں بیٹھتے ہیں
اور حاسد چنگاری کی طرح پانی میں گرتے ہیں

برون آید از زیر ابر آفتاب
بتدریج و اخگر بمیرد در آب
سورج بادل کے نیچے سے نکلتا ہے
آہستگی سے اور چنگاری پانی میں مرتی ہے

ز ظلمت مترس ای پسندیدہ دوست
چہ دانی کہ آب حیات اندروست
اے پسندیدہ دوست تاریکی سے نہ ڈر
تو کیا جانے کہ آب حیات اس میں ہے

نہ گیتی پس از جنبش آرام یافت
نہ سعدی سفر کرد تا کام یافت
کیا جہان نے جنبش کے بعد آرام نہیں پایا
کیا سعدی نے سفر نہیں کیا یہاں تک کہ مقصد حاصل کیا

دل بی مرادی بفکرت مسوز
شب آبستن ست ای برادر بروز
دل نامرادی سے فکر میں نہ جلا
اے بھائی رات دن کے ساتھ حاملہ ہے

باب (۷) ہفتم در تربیت

ساتواں باب تربیت کے بیان میں

سخن در صلاح ست و تدبیر و خوی
نہ در اسپ و میدان و چوگان و گوی
اس باب میں بہتری تدبیر اور عادت کا ذکر ہے
نہ گھوڑے اور میدان اور چوگان اور گیند کا

چو با دشمن نفس ہم خانۂ
چو در بند بیگار بیگانۂ!
کیا تو نفس دشمن کے ساتھ ایک گھر میں رہتا ہے
کیا غیر کا مفت کام کرنے کی فکر میں ہے

عنان باز پیچان نفس از حرام
بمردی ز رستم گذشتند و سام
حرام سے نفس کی باگ کو پھیرنے والے
جوانمردی میں رستم اور سام سے سبقت لے گئے

کس از چون تو دشمن ندارد غمی
کہ با خویشتن بر نیائی ہمی
کوئی بھی تجھ جیسے دشمن سے خوف نہیں رکھتا
جبکہ تو اپنے ساتھ بر نہیں آتا

تو خود را چو کودک ادب کن بچوب
بگرز گران مغز مردم مکوب
تو اپنے آپ کو لڑکے کی طرح چھڑی سے ادب سکھلا
بھاری گرز کے ساتھ آدمیوں کا مغز نہ کوٹ

وجود تو شہریست پر نیک و بد | تو سلطان و دستور دانا خرد
تو وجود ہی ایک نیکی اور بدی سے بھرا ہوا شہر ہے | تو بادشاہ اور وزیر عقلمند اور دانا ہے

ہمانا کہ دونان گردن فراز | درین شہر کبر اند و سودای و آز
تحقیق کہ کمینے گردنیں بلند کرنیوالے (مغرور) | اس شہر میں تکبر غرور سودا اور طمع ہیں

رضا و ورع نیکنامان و حر | ہوا و ہوس راہزن و کیسہ بر
رضا اور پرہیزگاری نیکنام اور آزاد ہیں | حرص ہوا ڈاکو اور کیسہ کاٹنے والے

چو سلطان عنایت کند با بدان | کجا ماند آسایش بخردان!
جب بادشاہ بروں کے ساتھ مہربانی کرے | تو پھر عقلمندوں کا آرام کہاں رہے

ترا شہوت و حرص و کین و حسد | چو خون در رگانند و جان در جسد
تجھے خواہش و حرص اور کینہ و حسد | خون کی طرح رگوں میں اور جان کی طرح جسم میں ہیں

گر آن دشمنان تربیت یافتند | سر از حکم و رای تو بر تافتند
اگر ان دشمنوں نے پرورش پالی | تو سر تیری رائے اور حکم سے پھیرا

ہوا و ہوس را نماند ستیز | چو بینند سرپنجۂ عقل تیز!
حرص و خواہش کی لڑائی نہیں رہتی | جب عقل کے پنجہ کو مضبوط دیکھتے ہیں

نہ بینی کہ شب دزد و اوباش و خس | نہ گردند جائیکہ گردد عسس
تو نہیں دیکھتا رات کے چور کمینے اور بدمعاش | اس جگہ نہیں جاتے جہاں کوتوال پھرتا ہے

رئیسی کہ دشمن سیاست نکرد | ہم از دست دشمن ریاست نکرد
جس سردار نے دشمن کو تنبیہ نہ کی | وہ دشمن کے ہاتھ سے حکومت نہ کر سکا

نخواہم درین نوع گفتن بسی | کہ حرفی بس از کار بندد کسی
میں اس بارہ میں زیادہ کہنا نہیں چاہتا | کیونکہ ایک حرف ہی کافی ہے اسپر عمل کرنے

گفتار در فضیلت خاموشی و حلاوت خویشتن داری

خاموشی کی فضیلت اور خودداری کی لذت کے بیان میں

اگر پائی در دامن آری چو کوہ | سرت ز آسمان بگذرد در شکوہ
اگر تو اپنے پاؤں کو پہاڑ کی طرح دامن میں لائے (استقلال سے رہے) | تو تیرا سر دبدبہ میں آسمان سے بھی بلند ہو جائے

زبان درکش آن مرد بسیار دان | کہ فردا قلم نیست بر بی زبان
اے مرد بہت علم والے زبان بند کر | کیونکہ کل قیامت کو بے زبان کا حساب نہیں

صدف وار گوہر شناسانِ راز
دہن جز بلؤلؤ نکردند باز!
سیپی کی طرح راز کے موتی کو پہچاننے والوں نے
منہ کو سوائے موتی لینے کے نہ کھولا

فراوان سخن باشد آگندہ گوش
نصیحت نگیرد مگر در خموش
بہت باتیں کرنیوالا بہرہ ہوتا ہے
نصیحت اثر نہیں کرتی مگر چپ میں

چو خواہی کہ گوئی نفس بر نفس
حلاوت نیابی ز گفتار کس
جو تو چاہتا ہے کہ دمبدم بات کہے
تو تو کسی کی کلام میں مزا نہ پائیگا.

نباید سخن گفت ناساختہ
نشاید بریدن نینداختہ
ناموافق بات نہ کرنی چاہیئے
اور ناتمام بات کو کاٹنا چاہیئے

تامل کنان در خطا و صواب
بہ از ژاژ خایانِ حاضر جواب
نیک اور بد بات میں غور کرنے والے
بیہودہ حاضر جوابوں سے ناقص نہ بنا

کمال ست در نفسِ انسان سخن
تو خود را بگفتار ناقص مکن!
انسان کی ذات میں سخن کمال ہے
تو اپنے آپ کو باتوں سے ناقص نہ بنا

کم آواز ہرگز نہ بینی خجل
جوی مشک بہتر کہ یک تودہ گل
کم سخن آدمی شرمندگی نہیں اٹھاتا
ایک جو بھر مشک بہتر ہے ایک ڈھیر مٹی سے

حذر کن ز نادان دہ مرد گوی
چو دانا یکی گوی و پروردہ گوی!
دس آدمیوں کے برابر باتوں کرنیوالے سے حذر کر
دانا کی طرح ایک بات کہو لیکن معقول کہو

صد انداختی تیر و ہر صد خطاست
اگر ہوشمندی یک انداز و راست
تونے سو تیر چلائے لیکن سو ہی خطا ہیں
اگر تو ہوشمند ہے تو ایک درست تیر چلا

چرا گوید آن چیز در خفیہ مرد
کہ گر فاش گردد شود روی زرد
وہ چیز پوشیدگی میں آدمی کیوں کہے
کہ اگر وہ ظاہر ہو جائے تو شرمندہ ہو

مکن پیش دیوار غیبت بسی
بود کز پسش گوش دارد کسی
دیوار کے سامنے زیادہ غیبت نہ کر
ممکن ہے کہ اس کے پیچھے کوئی سننے والا ہو

درون دلت شہر بند ست راز
نگر تا نہ بیند در شہر باز
تیرے دل کے اندر راز کی شہر پناہ ہے
خیال رکھ تا کہ کوئی شہر کا دروازہ کھلا نہ دیکھے

ازان مرد دانا دہان دوخت ست
کہ بیند کہ شمع از زبان سوخت ست
اس لئے مرد عقلمند نے دہن سی لیا ہے
کیونکہ وہ دیکھتا ہے کہ شمع زبان سے جلی ہے

حکایت در حفظ اسرار

بھید کے پوشیدہ رکھنے کے بیان میں

تکش با غلامان یکی راز گفت	کہ این را نشاید بکس باز گفت
تکش بادشاہ نے غلاموں سے ایک راز کہا	کہ اس کو پھر کسی سے نہ کہنا چاہیئے
بسالی نیامد ز دل بر دہان	بیکروز شد منتشر در جہان
ایک سال تک وہ (راز) دل سے منہ پر نہ آیا	ایک روز جہان میں پھیل گیا
بفرمود جلاد را بیدریغ	کہ بردار سرہای اینان بہ تیغ
(بادشاہ نے) بیدریغ جلاد کو حکم دیا	کہ ان کے سر تلوار سے کاٹ دے
یکی زان میان گفت زنہار خواست	مکش بندگان کین گنہ از تو خواست
ایک نے ان میں سے پناہ چاہی اور کہا	غلاموں کو قتل نہ کر یہ گناہ تجھ سے ہوا ہے
تو اوّل نبستی کہ سرچشمہ بود	چو سیلاب شد پیش بستن چہ سود
تو نے اول بند نہ کیا کہ سرچشمہ تھا	جب سیلاب ہو گیا تو پھر باندھنے سے کیا فائدہ
تو پیدا مکن راز دل بر کسی	کہ او خود بگوید بر ہر کسی
تو دل کا بھید کسی پر ظاہر نہ کر	کیونکہ وہ خود ہر شخص کو کہدے گا
جواہر بگنجینہ داران سپار	ولی راز را خویشتن پاس دار
جواہرات کو خزانچیوں کے سپرد کر	لیکن راز کو اپنے پاس رکھ
سخن تا نگوئی برو دست ہست	چو گفتہ شود یابد او بر تو دست
جب تک تو بات نہ کہے تب تک وہ تیری اختیار میں ہے	جب تو اسے کہدے تو پھر وہ تجھ پر قابض ہے
سخن دیو بندیست در چاہ دل	ببالای کام و زبانش مہل
بات دیو کی طرح کے کنوئیں میں قید ہے	تالو اور زبان کے اوپر اس کو مت لا
توان باز دادن رہ نرہ دیو	ولی باز نتوان گرفتن بریو
سرکش دیو کی راہ کھولدینا ممکن ہے	لیکن پھر مکر سے پکڑنا ناممکن ہے
تو دانی کہ چون دیو رفت از قفس	نیاید بلاحول کس باز پس
تو جانتا ہے کہ جب دیو قفس سے بھاگ گیا	تو پھر کسی کی لاحول سے واپس نہیں آتا
یکی طفل بردارد از رخش بند	نیاید بصد رستم اندر کمند
اگر ایک لڑکا رخش کا (رستم کا گھوڑا) بند کھولدے	تو پھر سو رستم سے بھی وہ کمند میں نہیں آتا

مگوی آنکہ گر بر ملا اوفتد	وجودی ازان در بلا اوفتد
مت کہو اگر وہ بات ظاہر ہو جاوے	تو کوئی نہ کوئی آدمی اس سے مصیبت میں مبتلا ہو
بدہقان نادان چہ خوش گفت زن	بدانش سخن گوی و یا دم مزن
بیوقوف کسان سے اس کی عورت نے کیا خوب کہا	عقل کے ساتھ بات کر یا دم نہ مار

حکایت سلامت جاہل در حجاب خاموشی

جاہل کی سلامتی چپ رہنے کے پردے میں

یکی خوب خلق و خلق پوش بود	کہ در مصر یکچند خاموش بود
ایک شخص شیریں خصلت والا اور خرقہ پوش تھا	مصر میں چند دن تک چپ رہا
خردمند مردم ز نزدیک و دور	بگردش چو پروانہ جویان نور
عقلمند لوگ نزدیک اور دور سے	اس کے گرد پروانے کی طرح نور ڈھونڈنے والے
تفکر شبی با دل خویش کرد	کہ پوشیدہ زیر زبان ست مرد
ایک رات اس نے اپنے دل میں غور کیا	کہ مرد کا کمال زبان کے نیچے چھپا ہوا ہے
اگر من چنین سر بخود در برم	چہ دانند مردم کہ دانشورم
اگر میں اسی طرح اپنا سر جھکائے رکھوں	تو لوگ کیا جانیں کہ میں عقلمند ہوں
سخن گفت و دشمن بدانست و دوست	کہ در مصر نادان تر ازوی ہموست
اس نے بات کہی اور دوست اور دشمن نے سمجھا	کہ مصر میں اس سے زیادہ بیوقوف وہی ہے
حضورش پریشان شد و کار زشت	سفر کرد و بر طاق مسجد نبشت!
اس کی محفل پریشان اور کام خراب ہو گیا	سفر کیا اور مسجد کے طاق پر لکھا
در آئینہ گر خویشتن دیدمی	بہ بیدانشی پردہ ندریدمی
اگر میں آئینہ میں اپنے آپ کو دیکھتا	تو بیوقوفی سے اپنا عیب ظاہر نہ کرتا
چنین زشت ازان پردہ بر داشتم	کہ خود را نکو روی پنداشتم
اس طرح برا پردہ میں نے ان سے اٹھایا	کہ اپنے آپ کو خوبصورت یعنے اچھا جانتا
کم آواز را باشد آواز تیز	چو گفتی و رونق نماندت گریز
کم بولنے والے کی آواز تیز ہوتی ہے	جب تو نے کہا تیری رونق نہ رہی اب تو بھاگ
ترا خاموشی ای خداوند ہوش	وقار ست و نااہل را پردہ پوش

اگر عالمی ہیبت خود مبر — وگر عامئی پردۂ خود مدر
اگر تو عالم ہے تو اپنی ہیبت نہ کھو — اور اگر عامی ہے تو اپنا پردہ نہ پھاڑ

ضمیر دل خویش منمای زود — کہ ہرگہ خواہی توانی نمود!
اپنے دل کا راز جلدی نہ کہو — کیونکہ جب بھی تو چاہے کہہ سکتا ہے

ولیکن چو پیدا شود راز مرد — بکوشش نشاید نہان باز کرد
لیکن جب مرد کا راز ظاہر ہو جائے — تو پھر کوشش سے بھی پوشیدہ کرنا ناممکن ہے

قلم سر سلطان چہ نیکو نہفت — کہ تا کارد بر سر نبودش نگفت
قلم نے بادشاہ کا راز کیا اچھی طرح چھپایا — کیونکہ جبتک چاقو نے اس کا سر نہ کاٹا نہ کہا

بہایم خموشند و گویا بشر — پراگندہ گوی از بہایم بتر
چوپائے خاموش اور آدمی بولتے ہیں — بیہودہ باتیں کرنیوالا چوپایوں سے بدتر ہے

چو مردم سخن گفت باید بہوش — وگرنہ شدن چون بہایم خموش
آدمی کی طرح بات ہوش سے کرنی چاہیئے — ورنہ چوپایوں کی طرح چپ رہنا بہتر ہے

بنطق است و عقل آدمی زادہ فاش — چو طوطی سخن گوی نادان خموش
آدمی زادہ عقل اور نطق سے مشہور ہے — طوطی کی طرح بات کہو اور بیوقوف نہ بن

حکایت

یکی ناسزا گفت در وقت جنگ — گریبان دریدند وی را بچنگ
ایک شخص نے جنگ کے وقت بیہودہ باتیں کہیں — لوگوں نے اسکا گریبان چنگل سے پھاڑ دیا

قفا خوردہ عریان و گریان نشست — جہاندیدہ گفتش ای خود پرست
گردنی کھائی روتا ہوا ننگا ہو کر بیٹھا — ایک شخص جہاندیدہ نے اسکو کہا اے خودپرست

چو غنچہ گرت بستہ بودی دہن — دریدہ ندیدی چو گل پیرہن
اگر غنچہ کی طرح تیرا منہ بند ہوتا — تو تو پھول کی طرح اپنا منہ پھٹا ہوا نہ دیکھتا

سراسیمہ گوید سخن بر گزاف — چو طنبور بیمغز بسیار لاف
پریشان آدمی شیخی بھری باتیں کرتا ہے — جس طرح طنبور بیمغز بہت شور کرتا ہے

نہ بینی کہ آتش زبانست و بس — بآبی توان کشتنش در نفس
تو نہیں دیکھتا کہ زبان آگ ہے اور بس — اس کو دم بھر میں پانی سے بجھانا چاہیئے

وگر ہست مرد از ہنر بہرہ ور — ہنر خود بگوید نہ صاحب ہنر
مگر آدمی ہنر سے بہرہ ور ہے — تو ہنر خود کہتا ہے نہ کہ ہنر ور

اگر مشک خالص نداری مگوی
اگر تیرے پاس مشک خالص نہیں تو تو نہ کہو
گرت ہست خود فاش گردد ببوی
جو ہے تو اپنی بو سے کہے گی

بسوگند گفتن کہ زر مغز نیست
قسم کھا کر کہنا کہ سونا مغزی ہے یعنے خالص ہے
چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست
اس کی کیا حاجت ہے کسوٹی خود بتلا دیگی

بگویند ازین حرفگیران ہزار
اسی سبب سے ہزاروں نکتہ چین کہتے ہیں
کہ سعدی نہ اہل ست و آمیزگار
کہ سعدیؒ نالائق اور نہ ملنسار ہے

روا باشد ار پوستینم درند
اور ہوگا اگر میری پوستین پھاڑیں (یعنی عیب جوئی کریں)
کہ طاقت ندارم کہ مغزم برند
کیونکہ مجھ میں طاقت نہیں کہ میرا مغز کھائیں

حکایت

عضد را پسر نیک رنجور بود
عضد الدولہ کا لڑکا سخت بیمار تھا
شکیب از نہاد پدر دور بود
باپ کی طبیعت سے صبر دور تھا

یکی پارسا گفتش از روی پند
ایک پارسا نے نصیحت کے طور پر کہا
کہ بگذار مرغان وحشی ز بند
کہ گرفتار پرندوں کو چھوڑ دے

قفس ہای مرغ سحرخوان شکست
صبح کی بولنے والی چڑیوں کے قفس توڑ دیئے
کہ در بند ماند چو زندان شکست
کون قید میں رہتا ہے جب قید خانہ توڑ دیا جائے

نگہداشت بر طاق بستان سرای
محل کے طاق پر رہنے دی
یکی نامور بلبل خوش سرای
ایک مشہور گانے والی بلبل

پسر صبحدم سوی بستان شتافت
لڑکا صبح کے وقت باغ کو گیا
جز آن مرغ بر طاق ایوان نیافت
محل کے طاق پر سوا اس بلبل کے کسی کو نہ پایا

بخندید کای بلبل خوش نفس
ہنسا کہ اے خوش آواز بلبل
تو از گفت خود ماندۂ در قفس
تو اپنی بات کی وجہ سے قفس میں رہ گئی ہے

ندارد کسی با تو ناگفتہ کار
تجھ خاموش کے ساتھ کوئی کام نہیں رکھتا
ولیکن چو گفتی دلیلش بیار
لیکن جب تو نے کہا تو اس کی دلیل بیان کر

چو سعدی کہ چندی زبان بستہ بود
سعدی کی طرح جس نے چند دن زبان بند رکھی تھی
ز طعن زبان آوران رستہ بود
اور شاعروں کے طعن سے بچا ہوا تھا

کسی گیرد آرام و دل در کنار
وہی شخص دل کا آرام حاصل کرتا ہے
کہ از صحبت خلق گیرد کنار
جو لوگوں کی صحبت سے کنارہ اختیار کرتا ہے

مکن عیب خلق ای خردمند فاش
اے عقلمند لوگوں کے عیب ظاہر نہ کر
بہ عیب خود از خلق مشغول باش
لوگوں کے عیب سے اپنے عیب کی طرف مشغول رہ

چو باطل سرایند مگمار گوش
جب جھوٹ بات کہیں تو کان مت لگا
چو بی ستر بینی بصیرت بپوش
جب بے پردہ تو دیکھے تو پردہ پوشی کر

حکایت

شنیدم کہ در بزم ترکان مست
سنا میں نے کہ مست ترکوں کی محفل میں
مریدی دف و چنگ مطرب شکست
ایک مرید نے مطرب کا دف و چنگ توڑ دیا

چو چنگش کشیدند حالی بموی
چنگ کی طرح اس کے بال پکڑ کر کھینچے
غلامان و چون دف زدندش بروی
غلاموں نے دف کی طرح اس کے منہ کو پیٹا

شب از درد چوگان و سیلی نخفت
رات کو درد اور طمانچوں کی وجہ سے نہ سویا
دگر روز پیرش بہ تعلیم گفت
دوسرے دن پیر نے اس کو تعلیم دی

نخواہی کہ باشی چو دف روی ریش
اگر تو نہیں چاہتا کہ دف کی طرح زخمی منہ ہو
چو چنگ ای برادر سر انداز پیش
تو چنگ کی طرح اے بھائی اپنا منہ جھکا دے

حکایت

دو کس گرد دیدند و آشوب و جنگ
دو آدمیوں نے گرد شور اور لڑائی دیکھی
پراگندہ نعلین و پرندہ سنگ
جوتے اچھلتے اور پتھر اڑتے ہوئے دیکھے

یکی فتنہ دید از طرف برشکست
ایک شخص نے لڑائی دیکھی اور دوسری طرف ہٹ گیا
یکی در میان آمد و سر شکست
ایک شخص انکے درمیان میں اور سر تڑوا آیا

کسی خوشتر از خویشتن دار نیست
کوئی شخص اپنے آپ کو بچانیوالے سے اچھا نہیں
کہ با خوب و زشت کسش کار نیست
کہ اس کو کسی کے برے طرح سے کام نہیں

ترا دیدہ در سر نہادند و گوش
تیری آنکھوں اور کان سر میں لگائے
دہن جای گفتار و دل جای ہوش
منہ بولنے کیلئے اور دل ہوش کی جگہ ہے

مگر باز دانی نشیب از فراز
تاکہ پستی سے بلندی کو جدا جانے
نگوئی کہ این کوتہ است آن دراز
تو یہ نہ کہو کہ یہ چھوٹا ہے اور بڑا ہے

حکایت در معنی خاموشی و آفت بسیار سختی!

چپ رہنے کے آرام کی حقیقت اور بہت باتیں کرنے کی مصیبت کے بیان میں

چنین گفت پیری پسندیدہ ہوش
ایک عقلمند بوڑھے نے یہ کہا ہے
خوش آید سخن ہای پیران بگوش
بوڑھے لوگوں کی باتیں کانوں کو بھلی معلوم دیتی ہیں

که در هند رفتم بکنجی فراز ‌‌ ‌ چه دیدم چو یلدا سیاهی دراز
کہ میں ہندوستان میں ایک کنارہ کی طرف گیا ‌ کیا دیکھا ہوں کہ ایک حبشی اندھیری رات کی طرح لمبا تھا

در آغوش او دختری چون قمر ‌ فرو برده دندان بلب هاش در
اس کی گود میں ایک لڑکی ماہتاب کی طرح تھی ‌ اور اس کے لبوں کو اپنے دانتوں سے کاٹتا تھا

چنانش تنگ آورده اندر کنار ‌ که پنداری اللیل یغشی النهار
اس طرح اس کو اپنی گود میں دبایا ہوا تھا ‌ کہ جانے کہ رات دن کو چھپا رہی ہے

مرا امر معروف دامن گرفت ‌ فضول آتشی گشت و در من گرفت
امر معروف نے میرا دامن پکڑا ‌ فضول آگ بھڑکی اور میرے دامن کو لگی

طلب کردم از پیش و پس چوب و سنگ ‌ که ای ناخدا ترس بی نام و ننگ
میں نے آگے پیچھے سے پتھر اور لکڑی تلاش کی ‌ اور کہا اے خدا سے بے خوف بے نام و بے شرم

به تشنیع و دشنام و آشوب و زجر ‌ سپید از سیاه فرق کردم چو فجر
طعنے گالیاں اور شور اور جھڑکی سے ‌ صبح کی طرح سیاہ کو سفید سے علیحدہ کر دیا

شد آن ابر ناخوش ز بالای باغ ‌ پدید آن بیضه از زیر زاغ
وہ ناخوش بادل باغ کے اوپر سے ہٹا ‌ اور وہ انڈا کوے کے نیچے سے ظاہر ہوا

ز لاحولم آن دیو هیکل بجست ‌ پری پیکر اندر من آویخت دست
میرے لاحول سے وہ شیطان صورت بھاگا ‌ اس پری چہرہ لڑکی نے میرے گلے میں ہاتھ ڈال دیئے

که ای زرق سجاده ازرق پوش ‌ سیه کار دنیا خر دین فروش
کہ اے مکر کے غازی اور مکر کی گدڑی والے ‌ گناہگار دنیا کے خریدنے اور دین کے فروخت کرنیوالے

مرا عمرها دل ز کف رفته بود ‌ برین شخص و جان بر وی آشفته بود
ایک مدت سے میرا دل ہاتھ سے گیا ہوا تھا ‌ اس شخص پر اور میری جان اسکیلئے بیقرار رہتی

کنون پخته شد لقمهٔ خام من ‌ که گرمش بدر کردی از کام من
اب جبکہ میرا کچا لقمہ پک گیا تھا ‌ تو نے میرے تالو سے گرم ہی اس کو باہر کر دیا

تظلم بر آورد و فریاد خواند ‌ که شفقت برافتاد و رحمت نماند
اس عورت نے نالہ و فریاد شروع کیا ‌ مہربانی جاتی رہی اور رحمت باقی نہ رہی

نماند از جوانان کسی دستگیر ‌ که بستاندم داد ازین مرد پیر
کہ کوئی بھی جوانوں میں مددگار نہیں رہا ‌ کہ اس بوڑھے آدمی سے میرا بدلہ لے

که شرمش نباید ز پیری همی	زدن دست در ستر نامحرمی
کہ اس کو اس بڑھاپے میں شرم نہیں آتی	ایک نامحرم عورت کے پردہ میں ہاتھ مارنے سے
همی کرد و فریاد و دامن بچنگ!	مرا مانده سر در گریبان ز ننگ
یہ فریاد کرتی تھی اور میرا دامن اس کے ہاتھ میں	اور شرم سے میرا سر گریبان میں تھا
برون رفتم از جامه در دم چو سیر	که ترسیدم از زجر برنا و پیر
میں ایک لمحہ میں لہسن کی طرح کپڑوں سے باہر ہو گیا	کیونکہ جوانوں اور بوڑھوں کی ملامت سے ڈرتا تھا
برهنه دوان رفتم از پیش زن	که در دست او جامه بهتر که من
میں عورت کے آگے سے ننگا بھاگا	کیونکہ اس کے ہاتھ میں میرا جامہ بہتر نہ کہ میں
پس از مدتی کرد بر من گذار	که میدانیم گفتمش زینهار
ایک مدت کے بعد وہ میرے سامنے (یا پاس آئی)	کہ مجھ کو تو جانتا ہے میں نے کہا ہرگز نہیں
که من توبه کردم بدستِ تو بر	که گردِ فضولی نگردم دگر!
میں نے تیرے ہاتھ پہ توبہ کی	کہ فضول کاموں کے گرد پھر نہ پھروں گا
کسی را نیاید چنین کار پیش	که عاقل نشیند پس کار خویش
کسی کو یہ معاملہ پیش نہیں آتا	جو کہ اپنے کام کے پیچھے عقلمندوں کے پاس بیٹھتا ہے
ازین شنعت این پند برداشتم	وگر دیده نادیده انگاشتم
اس رسوائی سے میں نے یہ نصیحت حاصل کی	کہ دوسری دفعہ دیکھے ہوئے معاملہ کو ان دیکھا ہوا سمجھا
گرت عقل و رای است و تدبیر و هوش	چو سعدی سخن گوی ور نه خموش
اگر تجھ میں عقل رائے تدبیر اور ہوش ہے	تو سعدی کی طرح بات کر ورنہ خاموش رہو

حکایت در فضیلت ستر پوشی

پردہ پوشی کی فضیلت	کے بیان میں
یکی پیش داود طائی نشست	که دیدم فلان صوفی افتاده مست
ایک شخص داؤد طائی کے پاس بیٹھا اور کہا	کہ میں نے فلاں صوفی کو مست پڑا ہوا دیکھا
قی آلوده دستار و پیراهنش!	گروهی سگان حلقه پیرامنش
اس کا کرتہ اور پگڑی قے میں بھرا ہوا تھا	اور کتوں کا ایک گروہ اس کے گرد جمع تھا
چو فرخنده خوی این حکایت شنید	ز گوینده ابرو بهم درکشید!
جب اس مبارک خصلت نے یہ قصہ سنا	تو کہنے والے سے ناراض ہوئے

زمانی بر آشفت و گفت ای رفیق — بکار آید امروز یار شفیق!
کچھ دیر خفا رہے پھر کہا اے مہربان — آج کے دن مہربان دوست کام آتا ہے

بروزان مقام شنیعش بیار — که در شرع نہی ست و در خرقه عار
جا اور اس برے مقام سے اس کو لے آ — کیونکہ جو کام اس نے کیا ہے شرع میں منع اور فقیری کیلئے عار ہے

به پشتش بر آور چو مردان که مست — عنان طریقت ندارد بدست
مردوں کی طرح اس کو پیٹھ پر لا کیونکہ مدہوش — اختیار کی باگ اپنے ہاتھ میں نہیں رکھتا

نیوشنده شد زین سخن تنگدل — بفکر فرو رفت چون خر بگل
سننے والا اس بات سے آزردہ ہوا — سوچ میں پھنس گیا جیسے گدھا کیچڑ میں پھنستا ہے

نه یارا که فرمان نگیرد بگوش — نه رغبت که مست اندر آرد بدوش
نہ اس بات کی طاقت کہ حکم کو نہ سنے — اور نہ رغبت کہ مدہوش کو کندھوں پر اٹھا کر لائے

زمانی به پیچید و درمان ندید — ره سرکشیدن ز فرمان ندید
کچھ دیر پیچ و تاب کھاتا رہا اور علاج نہ دیکھا — اور حکم سے سرتابی کرنیکا راستہ نہ پایا

میان بست بے اختیارش بدوش — در آورد شہری برو عام جوش
کمر باندھی اور اس کو بے اختیار کندھوں پر — اٹھا کر لایا اور شہر والوں نے اسپر شور کیا

یکی طعنه میزد که درویش بین — زہی پارسائی و تقوی و دین
ایک طعنہ دیتا تھا کہ فقیر کو دیکھو — کیا خوب پارسائی تقوی اور دین ہے

یکی صوفیان بین که می خورده اند — مرقع به سیکی گرو کرده اند
ایک کہتا تھا صوفیوں کو دیکھو کہ شراب پی ہے — اور گدڑی کو شراب کے عوض میں گرو رکھا ہے

اشارت کنان این و آن را بدست — که این سرگرانست و آن نیم مست
اس کو اس کو ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے — کہ یہ مدہوش ہے اور وہ نیم مست ہے

به گردن بر از جور دشمن حسام — به از شنعت شہر و جوش عوام
گردن پر دشمن کے ظلم سے تلوار — بہتر ہے شہر کی طعنہ زنی اور عام لوگوں کے جوش سے

بلا خورد و روزی بمحنت گذاشت — بناکام بردش بجائی که داشت
غم کھایا اور ایک دن محنت میں گذارا — آخر اس کو مناسب جگہ پر لے گیا تھا

شب از شرمساری و فکرت نخفت — بخندید طائی دگر روز و گفت
رات بھر شرمندگی اور فکر سے نہ سویا — دوسرے دن طائی ہنسے اور فرمایا

مریز آبروی برادر بکوے	کہ دہرت بریزد بشہر آبروے
بھائی کی آبرو گلی میں نہ گرا	کہ زمانہ تیری آبرو شہر میں گرا
بد اندر حق مردم نیک و بد	مگوی ای جوان مرد صاحب خرد
نیک اور بد لوگوں کے حق میں	اے جوانمرد صاحب عقل نہ کہو
کہ بد مرد را خصم خود می کنی!	وگر نیک مرد است بدمی کنی
کیونکہ برے آدمی کو اپنا دشمن بناتا ہے	اور اگر نیک مرد ہے تو تو برا کرتا ہے
ترا ہر کہ گوید فلان کس بد است	چنین دان کہ در پوستین خود است
تجھے جو شخص کہے کہ فلاں آدمی برا ہے	تو یہ سمجھ کہ وہ اپنی عیب گوئی میں ہے
کہ فعل فلان را بباید بیان	وزین فعل بدمی تراید عیان
کیونکہ فلاں شخص کے فعل کے ثبوت کیلئے کافی بیان چاہئے	اور اس سے تو فعل بد ٹپک رہا ہے
بہ بد گفتن خلق چون دم زدی	اگر راست گوی سخن ہم بدی
لوگوں کی برائی بیان کرنے میں جب تو نے دم مارا	اگر تو سچ بھی کہے تو یہ برائی ہے
حکایت	
زبان کرد شخصی بغیبت دراز	بدو گفت دانندۂ سرفراز
ایک شخص نے بدگوئی میں زبان لمبی کی	اس کو ایک سربلند عقلمند نے کہا
کہ یاد کسان پیش من بد مکن	مرا بدگمان در حق خود مکن
کہ لوگوں کو میرے سامنے برائی سے یاد نہ کر	اور اپنے حق میں مجھے بدگمان نہ بنا
گرفتم ز تمکین او کم نبود	نخواہد بجاہ تو اندر فزود
میں نے فرض کیا کہ تو نے اس کا مرتبہ کم کردیا	لیکن تیری عزت میں بھی زیادتی نہ ہوئی
حکایت	
کسی گفت پنداشتم طیبت ست	کہ دزدی بسامان تر از غیبت ست
کسی نے کہا اور میں نے اس کو مذاق سمجھا	کہ چوری کرنا غیبت سے بہتر ہے
بدو گفتم ای یار آشفتہ ہوش	شگفت آید این داستانم بگوش
میں نے اس سے کہا کہ اے یار پریشان ہوش والے	یہ بات میرے کان کو تعجب معلوم دیتی ہے
بہ ناراستی در چہ بینی بہی	کہ بر غیبتش مرتبت می نہی
چوری میں تو کیا بھلائی دیکھتا ہے	کہ اس کا مرتبہ غیبت سے زیادہ بیان کرتا ہے
بلی گفت دزدان تہوّر کنند	بہ بازوی مردی شکم پر کنند
کہا ہاں چور بہادری کرتے ہیں	اور بہادری سے پیٹ پالتے ہیں

نہ غیبت کن تا سزاوار مرد | کہ دیوان سیاہ کرد چیزی نخورد
نہ کہ غیبت کرنے والے نالائق مرد کی طرح | نامہ اعمال کو سیاہ کیا اور کوئی چیز نہ کھائی

مرا در نظامیہ ادرار بود | شب و روز تلقین و تکرار بود
مدرسہ نظامیہ میں میرا وظیفہ مقرر تھا | رات دن تعلیم و تکرار سے کام تھا

مر استاد را گفتم ای پر خرد | فلان یار بر من حسد می برد
میں نے اُستاد سے کہا کہ اے عقلمند | کہ فلاں دوست مجھ پر حسد کرتا ہے

چو من داد معنی وہم در حدیث | بر آید بہم اندرون خبیث!
جب میں حدیث میں معنے بیان کرتا ہوں | تو خبیث آدمی کا دل آزردہ ہوتا ہے

شنید این سخن پیشوای ادب | بہ تندی بر آشفت گفت ای عجب
اُستاد نے یہ بات سنی | بہت خفا ہؤا اور کہا کہ تعجب ہے

حسودی پسندت نیاید ز دوست | ندانم کہ گفتت کہ غیبت نکوست
دوست سے حسد کرنا تجھ کو پسند نہیں آتا | میں نہیں جانتا کہ کس نے تجھ کو کہا ہے کہ غیبت اچھی ہے

گر او راہِ دوزخ گرفت از خسی | ازین راہ دیگر تو در وی رسی
اگر اس نے کمینہ پن سے دوزخ کی راہ لی | تو تو اس دوسری راہ (غیبت) سے دوزخ میں پہنچیگا!

کسی گفت حجاج خونخوارہ ایست | دلش ہمچو سنگ سیاہ پارہ ایست
ایک شخص نے کہا کہ (حجاج بن یوسف) ظالم ہے | اس کا دل سیاہ پتھر کے ٹکڑے کی طرح ہے

نترسد ہمی ز آہ و فریاد خلق | خدایا تو بستان از و داد خلق
لوگوں کی آہ و فریاد سے نہیں ڈرتا | اے خدا تو اس سے خلق کا انصاف لے۔ (بدلہ لے)

جہاندیدۂ پیر دیرینہ زاد | جوان را یکی پند پیرانہ داد
ایک جہاندیدہ پورانی طبیعت کے بوڑھے نے | جوان کو ایک نصیحت بوڑھوں والی دی

کز و داد مظلوم مسکین او | بخواہند وز دیگران کین او
کہ اس حجاج سے مسکین لوگوں کا بدلہ | چاہینگے (قیامت کے روز) اور دوسرے لوگوں سے اسکا بدلہ

تو دست از وی و روزگارش بدار | کہ خود زیر دستش کند روزگار
تو اس سے اور اسکے زمانہ سے ہاتھ اٹھا | کیونکہ زمانہ خود اس کو عاجز کردے گا

نہ بیداد از و بہرہ مند آمدم | نہ نیز از تو غیبت پسند آمدم
مجھ کو اس کا ظلم پسند نہیں آیا | اور نہ تجھ سے اس کی بدگوئی پسند آئی

بدوزخ برد مدبری را گناہ — کہ پیمانہ پر کرد و دیوان سیاہ

اس بدبخت کو گناہ دوزخ میں لے جائیگا — کہ زندگی آخر کی اور نامہ اعمال کو سیاہ کیا

دگر کس بہ غیبت پیش می دود — مبادا کہ تنہا بدوزخ رود

دوسرا آدمی بدگوئی کے باعث اسکے پیچھے دوڑتا ہے — تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ تنہا دوزخ میں جائے

حکایت

شنیدم کہ از پارسایان یکی — بہ طیبت بخندید با کودکی!

سنا میں نے کہ نیک لوگوں میں سے ایک شخص — مذاق کے ساتھ ایک لڑکے سے ہنسا

دگر پارسایان خلوت نشین — بہ غیبش فتادند در پوستین

دوسرے پارسا خلوت نشین لوگوں نے — پوشیدگی میں اسکی پوستین میں گر پڑے (بدگوئی کی)

بآخر نماند این حکایت نہفت — بصاحب نظر باز گفتند و گفت!

آخر یہ بات پوشیدہ نہ رہی — اس صاحب نظر سے لوگوں نے کہا اس نے جواب دیا

مدر پردہ بر یار شوریدہ حال — نہ طیبت حرامست و غیبت حلال

پریشان حال دوست کا پردہ نہ پھاڑ — مذاق حرام نہیں اور غیبت حلال نہیں

حکایت

بہ طفلی درم رغبت روزہ خواست — ندانستمی چپ کدامست و راست

بچپن میں مجھ کو روزہ رکھنے کی خواہش ہوئی — اور مجھے نیک و بد میں تمیز نہیں تھی

یکی عابد از پارسایان کوی — ہمی شستن آموختم دست و روی

گلی کے نیک لوگوں میں سے ایک عابد — مجھ کو ہاتھ منہ دھونا سکھلاتا تھا

کہ بسم اللہ اوّل بسنت بگوی — دوم نیت آرم سوم کف بشوی

کہ پہلے سنت کے مطابق بسم اللہ کہو — دوسری بار نیت کر اور تیسری بار ہتھیلی دھو

پس آنگہ دہن شوی و بینی سہ بار — مناخر بانگشت کوچک بخار

پھر اس کے بعد منہ دھو اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈال — اور چھوٹی انگلی سے نتھنے کھجا

بسبابہ دندان پیشین بمال — کہ نہی است در روزہ بعد از زوال

اور شہادت کی انگلی سے آگے کے دانت مل — کیونکہ روزہ کی حالت میں بعد زوال آفتاب مسواک منع ہے

وزان پس سہ مشت آب بر روی زن — ز رستنگہ موی سر تا ذقن

اس کے بعد تین چلو پانی منہ پر ڈال — سر کے بال نکلنے کی جگہ سے تھوڑی تک

دگر دستہا تا بمرفق بشوی — ز تسبیح و ذکر آنچہ دانی بگوی

پھر ہاتھوں کو کہنیوں تک دھو — اور تسبیح ذکر جو کچھ کہ تو جانے پڑھ

دگر مسح سر بعد ازان غسل و پای — ہمینش ختمش بنام خدای
پھر سر کا مسح اور اس کے بعد پاؤں دھو — یہی ہے اور اس کا خاتمہ اللہ کے نام پر ہو

کس از من نداند درین شیوہ بہ — نہ بینی کہ فرتوت شد پیر دہ
کوئی مجھ سے بہتر اس طریق کو نہیں جانتا — تو نہیں جانتا کہ گاؤں کا بوڑھا فرتوت ہوگیا مسلوب العقل

شنید این سخن دہ خدای قدیم — بشورید و گفت ای خبیث رجیم
اس بات کو گاؤں کے قدیم مالک نے سنا — غصہ ہوا اور کہا کہ اے مردود بدکار

نہ مسواک در روزہ گفتی خطاست — بنی آدم مردہ خوردن رواست
تو نے نہیں کہا کہ روزہ میں مسواک کرنا منع ہے — کیا اولاد آدم کو مردہ کھانا یعنے غیبت کرنا روا ہے

دہان گر ز ناگفتنیہا نخست ! — بشوی کہ از خوردنیہا بشست
منہ کو پہلے ناگفتہ باتوں سے (یعنے غیبت وغیرہ سے) — دھوئیے بہتر ہے بجائے اسکے کھانے کے لئے منہ دھویا

کسی را کہ نام آمد اندر میان — بہ نیکو ترین نام و نعتش بخوان
جس شخص کا نام درمیان میں آیا — تو نہایت بہتری کیساتھ اسکا نام لے اور اسکی تعریف کر

چو ہموارہ گوئی کہ مردم خراند — مبر ظن کہ نامت چو مردم برانند
جب تو ہمیشہ کہے کہ لوگ گدھے ہیں — تو یہ گمان نہ کر کہ دوسرے لوگ تجھ کو آدم کہیں گے

چنان گوی سیرت بکوی اندرم — کہ گفتن توانی بروی اندرم
میری ایسی خصلت محلہ میں بیان کر — جو تو میرے منہ پر بھی کہہ سکے

و گر شرمت از دیدۂ ناظر است — نہ ای بی بصر غیب دان حاضر است
اگر تجھ کو دیکھنے والے کی آنکھ سے شرم ہے — تو تو اندھا نہیں غیبدان (یعنے خدا) حاضر ہے

نیاید ہمی شرمت از خویشتن — کز و فارغ و شرم داری ز من
تجھے کو اپنے آپ سے شرم نہیں آتی — کہ خدا سے تو بے پرواہ ہے اور مجھ سے شرم کرتا ہے

حکایت

طریقت شناسان ثابت قدم — بخلوت نشستند چندی بہم
ثابت قدم طریقت کے جاننے والے — چند آدمی خلوت میں اکٹھے بیٹھے تھے

یکی زان میان غیبت آغاز کرد — در ذکر بیچارۂ باز کرد
ایک نے ان میں سے غیبت شروع کی — اور ایک بیچارہ کے ذکر کا دروازہ کھولا

کسی گفتش ای یار شوریدہ رنگ — تو ہرگز غزا کردۂ در فرنگ
ایک نے اس کو کہا کہ ایک بار پریشان حال — تو نے کبھی فرنگستان میں لڑائی کی ہے

بگفت ازپس چار دیوارِ خویش
(اس نے جواب دیا) اپنی چار دیواری سے
ہمہ عمر ننہادہ ام پائی پیش!
میں نے تمام عمر اپنا پاؤں آگے نہیں رکھا

چنین گفت درویش صادق نفس
درویش صادق نفس نے کہا
ندیدم چنین بخت برگشتہ کس
کہ میں نے ایسا بدنصیب کوئی شخص نہیں دیکھا

کہ کافر زپیکارش ایمن نشست
کہ کافر تو اس کی لڑائی سے محفوظ رہا
مسلمان زجور زبانش نرست
لیکن (مسلمان) اسکی زبان کے ظلم سے نہ چھوٹا

حکایت

چہ خوش گفت دیوانۂ مرغزی
شہر مرغز کے رہنے والے ایک دیوانہ نے کیا عمدہ بات کہی
حدیثی کزان لب بدندان گزی
ایسی بات کہ تو اس کو اپنے ہونٹوں اور دانتوں کو کاٹے

من ازنام مردم بزشتی برم
بس اگر لوگوں کا نام برائی سے بول
نگویم بجز غیبت مادرم
(تو چاہیے) تو سوائے اپنی ماں کی غیبت کے کچھ نہ کہوں

کہ دانند پروردگانِ خرد
کیونکہ عقلمند جانتے ہیں
کہ طاعت ہمان بہ کہ مادر برد
کہ عبادت وہی اچھی ہے جس کا ثواب ماں کو پہنچے

رفیقی کہ غائب شد ای نیکنام
اے نیک نام جو دوست کہ پوشیدہ ہوگیا مرگیا
دو چیزست ازو بر رفیقان حرام
تو اس سے دو چیزیں (رفیقوں) پر حرام ہیں

یکی آنکہ مالش بباطل خورند
ایک یہ کہ ناحق اس کا مال کھائیں
دوم آنکہ نامش بزشتی برند
دوم یہ کہ اس کا نام برائی کے ساتھ لیں

ہر آن کو برد نامِ مردم بعار
وہ شخص جو لوگوں کا نام برائی سے لیتا ہے
تو چشمِ نکوئی ازوی مدار
تو تو اس سے نیک کہنے کی امید نہ رکھ

کہ اندر قفائی تو گوید ہمان
کیونکہ تیرے پیچھے وہی بات کہتا ہے
کہ پیش تو گفت ازپس مردمان
جو کہ تیرے سامنے اس نے لوگوں کے پیچھے کہی

کسی پیشِ من درجہان عاقل است
میرے نزدیک وہ شخص جہان میں عقلمند ہے
کہ مشغول خود وزجہان غافل است
جو اپنے آپ میں مشغول اور جہان سے غافل ہے

حکایت

سہ کس را شنیدم کہ غیبت رواست
میں نے سنا ہے کہ تین آدمیوں کی غیبت روا ہے
چو زین درگذشتی چہارم خطاست
جب اس سے تو گذرا تو چہارم گناہ ہے

یکی بادشاہِ ملامت پسند
ایک ملامت پسند بادشاہ
کزو بردلِ خلق بینی گزند
کہ اس سے لوگوں کے دل پر تو تکلیف دیکھے

حلال است ازو نقل کردن خبر — مگر خلق باشند ازو پرحذر

اس کی بری بات بیان کرنا حلال ہے — تاکہ لوگ اس سے پرہیز کریں!

دوم پردہ بر بی حیائی متن — کہ خودمی دردپردہ خویشتن

دوم اس بے حیا پر پردہ نہ ڈال — جو اپنا پردہ خود پھاڑتا ہے (یعنے اپنے عیب ظاہر کرتا ہے)

زخوضش مداری. برادر گنا — کہ او می درافتد بگردن بچاہ

اس کے ڈوبنے کو اے بھائی گناہ خیال نہ کر — کیونکہ وہ خود گردن کے بل کنوئیں میں گرتا ہے

سوم کژ ترازوی نا راستگوی — زفعل بدش ہرچہ دانی بگوی

سوم کم تولنے والا جھوٹا — اس کی برائی کے متعلق جو کچھ تو جانے بیان کر

حکایت

شنیدم کہ دزدی در آمد ز دشت — بدروازۂ سیستان درگذشت

سنا میں نے ایک چور جنگل سے آیا — اور سیستان کے دروازہ پر گزرا

چو چیزی خرید از بقال کوی — زماکول و طعمی کہ بایستش اوی

جب اس نے گلی کے بنئے سے کچھ چیزیں خریدیں — کھانے وغیرہ کے متعلق جن کو وہ پسند کرتا تھا

بدزدید بقال ازو نیم دانگ — برآورد دزد سیاہ کار بانگ

بنئے نے اس میں سے آدھا دانگ چرایا — اور گنہگار چور نے ایک شور مچایا

خدایا تو شب روی بآتش بسوز — کہ رہ میزند سیستانی بروز

اے خدا تو چور کو آگ میں جلا — کہ ایک سیستانی دن کو چوری کرتا ہے

حکایت

یکی گفت با صوفیٔ باصفا — ندانی فلانت چہ گفت از قفا

ایک شخص نے ایک باصفا صوفی سے کہا — تو نہیں جانتا کہ فلاں شخص نے تیرے پیچھے کیا کہا

بگفتا خموش ای برادر بخفت — ندانستہ بہتر کہ دشمن چہ گفت

اس نے کہا اے بھائی خاموش سو رہ — نہ جاننا بہتر ہے کہ دشمن نے کیا کہا

کسانیکہ پیغام دشمن برند — زدشمن ہمانا کہ دشمن ترند

جو شخص دشمن کا پیغام پہنچاتے ہیں — وہ بیشک دشمن سے زیادہ دشمن ہیں

نیارست دشمن جفا گفتنم — چنان کز شنیدن بلرزد تنم

دشمن مجھ پر ظلم نہ کرے گا — ایسی باتوں کے پہنچنے سے کہ جنکے سننے سے میرا بدن کانپے

تو دشمن تری کاوری بر دہان — کہ دشمن چنین گفت اندر نہان

تو زیادہ دشمن ہے جو منہ پر لاتا ہے — کہ دشمن نے پوشیدہ طور پر یہ کہا ہے

سخن چین کند تازہ جنگ قدیم
بخشم آورد نیک مردِ سلیم

غیبت کرنیوالا پرانی لڑائی کو تازہ کرتا ہے
اور نیک اچھی طبیعت والے آدمی کو غصہ میں لاتا ہے

ازان ہمنشین تا توانی گریز
کہ مر فتنۂ خفتہ را گفت خیز

ایسے ہمنشین سے جہاں تک ہو سکے گریز کر
کہ جس نے سوئے ہوئے فتنہ کو کہا کہ اٹھ

سیاہ چال مرد اندرو بستہ پائی
بہ از جائی فتنہ بردن بجائی

اندھیرا کنواں اور آدمی اس کے اندر پاؤں بندھے ہوئے
بہتر ہے فساد کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانیوالے سے

میان دو تن جنگ چون آتش ست
سخن چین بدبخت ہیزم کش ست

دو آدمیوں کے درمیان لڑائی آگ کی مثل ہے
اور چغلخور بدبخت اس میں لکڑیاں ڈالنے والا ہے

فریدون وزیری پسندیدہ داشت
کہ روشن دل و دوربین دیدہ داشت

فریدوں بادشاہ کا ایک بہتر وزیر تھا
صاف دل انجام کو دیکھنے والا آنکھیں رکھتا تھا

رضائی حق اوّل نگہداشتی
دگر پاس فرمان شہ داشتی

اللہ تعالےٰ کی رضا کو پہلے نگاہ رکھتا تھا
اور پھر بادشاہ کے حکم کی عزت کرتا تھا

نہد عامل سفلہ بر خلق رنج
کہ تدبیر ملک است و توفیر گنج

کمینہ عامل رعایا کو تکلیف دیتا ہے
کہ اس سے ملک کی بھلائی اور خزانہ کی زیادتی ہے

اگر جانبِ حق نداری نگاہ
گزندت رساند ہم از پادشاہ

اگر تو اللہ تعالیٰ کی طرف نگاہ نہیں رکھتا
تو وہ تجھ کو بادشاہ کی طرف سے بھی صدمہ پہنچائیگا

یکی رفت پیش ملک بامداد
کہ ہر روزت آسایش و کام باد

ایک شخص صبح کے وقت بادشاہ کے پاس گیا
کہ تیرا ہر روز آسودہ اور تیرا مقصد حاصل ہو

غرض مشنو از من نصیحت پذیر
ترا در نہان دشمن است این وزیر

میری غرض نہ سن بلکہ مجھ سے نصیحت قبول کر
کہ تیرا یہ وزیر پوشیدگی میں تیرا دشمن ہے

کس از خاص لشکر نماندست و عام
کہ سیم و زر از وی نگیرد بوام

کوئی شخص بھی لشکر عام اور خاص سے نہیں رہا
کہ جس نے سونا چاندی اس سے قرض نہیں لیا

بشرطیکہ چون شاہ گردن فراز
بمیرد دہند آن زر و سیم باز

اس شرط پر کہ جب بادشاہ بلند مرتبہ
مر جائے تو اس سونا چاندی کو واپس ادا کریں

نخواہد ترا زندہ آن خود پرست
مبادا کہ نقدش نیاید بدست

وہ خود پرست تیری زندگی نہیں چاہتا
ایسا نہ ہو کہ اس کی نقدی اس کو نہ ملے

یکی سوی دستور دولت پناه	بچشم سیاست نگاه کرد شاه
ایک بار وزیر دولت پناہ کی طرف	بادشاہ نے رعب کی نظر سے دیکھا
که در صورت دوستان پیش من	بخاطر چرائی بد اندیش من!
کہ دوستوں کی شکل سے میرے سامنے	دل میں میرا تو کیوں دشمن ہے
زمین پیش تختش ببوسید و گفت	چو پرسیدی اکنون نشاید نهفت
وزیر نے اسکے تخت کے آگے کی زمین چومی اور کہا	جب تونے پوچھا ہے تو اب چھپانا نہیں چاہیئے
چنین خواهم ای نامور پادشاه	که باشند خلقت همه نیک خواه
اے نامور بادشاہ میں ایسا چاہتا ہوں	کہ لوگ ہمیشہ تیری بھلائی چاہیں
چو مرگت بود وعدهٔ سیم من	بقایش خواهندت از بیم من
جب تیری موت میرے روپیہ کا وعدہ ہو	تو وہ تیری سلامتی زیادہ چاہینگے میرے خوف سے
نخواهی که مردم بصدق و نیاز	سرت سبز خواهند و عمرت دراز
تو نہیں چاہتا کہ لوگ خلوص اور نیاز سے	تیرا سر سبز ہونا اور تیری عمر کا زیادہ ہونا چاہیں
غنیمت شمارند مردان دعا	که جوشن بود پیش تیر بلا
مرد دعا کو غنیمت سمجھتے ہیں	کیونکہ دعا تیر بلا کے لئے جوشن (زرہ) ہوتی ہے
پسندید از و شهریار آنچه گفت	تگ رویش از تازگی بر شکفت
بادشاہ نے پسند کیا جو کچھ اس نے کہا	اسکا (وزیر کا) چہرہ تازگی سے شگفتہ ہوا
ز قدر و مکانیکه دستور داشت	مکانش بیفزود و قدرش نکاشت
مرتبہ اور درجہ سے جو کہ وزیر کا تھا	اس کا مرتبہ بڑھا اور اس کا رتبہ کم نہ کیا
ندیدم ز غماز سرگشته تر!	نگون طالع و بخت برگشته تر
میں نے چغلخور سے زیادہ پریشان کسی کو نہ دیکھا	اوندھے نصیب والا اور زیادہ بدبخت
ز نادانی و تیره رائی که اوست	خلاف افگند در میان دو دوست
نادانی اور بداندیشی سے کہ جو اس کو ہے	دو دوستوں کے درمیان اختلاف ڈالتا ہے
کنند این و آن خوش دگر باره دل	وی اندر میان کور بخت و خجل!
یہ اور وہ (یعنے دوست دشمن) دوسری دفعہ دل خوش کریں	اور وہ چغلخور درمیان میں بدنصیب شرمندہ ہے
میان دو کس آتش افروختن	نه عقل ست و خود در میان سوختن
دو شخصوں کے درمیان آگ کا جلانا	عقلمندی نہیں اور خود درمیان انکے جلنا

چو سعدی کسی ذوق خلوت چشید! — که از ہر که عالم زبان در کشید
سعدی کی طرح اس شخص نے خلوت کا مزہ اٹھایا — کہ جس نے جہان والوں سے زبان بند کر لی

بگو آنچه دانی سخن سودمند — دگر ہیچکس را نیاید پسند
فایدہ مند بات جو تو جانتا ہے بیان کر — اگرچہ وہ کسی کو پسند نہ آئے

که فردا پشیمان بر آرد خروش — که آیا چرا حق نکردم بگوش
کیونکہ کل وہ پشیمان ہو کر شور مچائیگا — کہ آیا کیوں میں سچی بات کو نہ سنا

زن خوب فرمان بر پارسا — کند مرد درویش را پارسا
تابعداری کرنے والی نیک عورت — فقیر مرد کو بادشاہ بنا دیتی ہے

برو پنج نوبت بزن بر درت — که یار موافق بود در برت
جا اور پانچوں وقت نوبت اپنے دروازہ پر بجا — جب کہ موافق یار تیری بغل میں ہو

ہمان روز گر خوری غم مدار — چو شب غمگسارت بود در کنار
اگر تمام دن تو غم کھاتا ہے تو فکر نہ کر — جب رات کو تیرا غمگسار تیری گود میں ہو

کرا خانه آباد و ہمخانه دوست — خدا را ابر رحمت نظر سوی اوست
جس کا گھر آباد ہے اور بیوی دوست ہے — تو اللہ تعالےٰ کی مہربانی کی نظر اسکی طرف ہے

چو مستور باشد زن خوبروئی — بدیدار او در بہشت ست شوی
جو خوبصورت عورت پردہ نشین ہو — تو اس کے دیدار سے شوہر بہشت میں ہے

کسی بر گرفت از جہان کام دل — که یکدل بود با وی آرام دل
اس شخص کا جہان سے مقصد حاصل ہوا — کہ اس سے اسکا معشوق ایک دل ہووے

اگر پارسا باشد و خوش سخن — نگه در نکوئی و زشتی مکن
اگر عورت نیک اور خوش کلام ہو — تو اس کی خوبصورتی و بدصورتی پر خیال نہ کر

زن خوش منش دل نشان تر که خوب — که آمیزگاری بپوشد عیوب
نیک خصلت عورت خوبصورت عورت سے بہتر ہے — کیونکہ موافقت عیبوں کو چھپا دیتی ہے

چو حلوا خورد سرکه از دست شوی — نه حلوا خورد سرکه اندوده روی
شوہر کے ہاتھ سے حلوا کی طرح سرکہ کھائے — نہ کہ حلوا کو ترش روئی سے کھائے

برد از پری چہرۂ زشت خوئی — زن دیو سیمای خوش طبع گوئی
بری مزاج والی خوبصورت عورت سے مرتبہ لیجاتی — ہے بدشکل عورت اچھی مزاج والی

دل آرام باشد زن نیک خواه — ولیکن زن بد خدایا پناه
نیک خواہ عورت دل کے لئے باعث آرام ہوتی ہے — لیکن بری عورت سے خدایا محفوظ رکھ

چو طوطی کلاغش بود ہم نفس — غنیمت شمارد خلاص از قفس
جب طوطی کا ہمنشین کوا ہو — تو وہ قید سے چھوٹنا غنیمت جانتا ہے

سر اندر جہان نہ بآوارگی — وگرنہ بنہ دل بہ بیچارگی
جہان میں سر آوارگی کے ساتھ رکھ یعنی سفر کر — ورنہ دل کو عاجزی کیساتھ رکھ یعنے صبر کر

بہ زندان قاضی گرفتار بہ — کہ در خانہ دیدن برابرو گره
قاضی کے قید خانہ میں قید بہتر ہے — کہ گھر میں ابرؤں پر گرہ دیکھے

سفر عید باشد بران کدخدای — کہ بانوی زشتش بود در سرای
اس گھر والے کے لئے سفر کرنا عید ہے — کہ اس کے گھر میں بری بیوی ہو

در خرمی بر سرائی بہ بند — کہ بانگ زن از وی برآید بلند
اس گھر پر خوشی کا دروازہ بند کر — کہ جس میں سے عورت کی آواز بلند آتا ہو

چو زن راہ بازار گیرد بزن — وگرنہ تو در خانہ بنشین چو زن
جب عورت بازار میں جائے تو اس کو مار — ورنہ تو گھر میں عورت بن کر بیٹھ

اگر زن ندارد سوی مرد گوش — سراویل کحلیش در مرد پوش
اگر عورت مرد کی بات نہ سنے — تو اسکا سرمئی رنگ کا پائجامہ مرد کو پہنا

زنی را کہ جہل است ناراستی — بلائی سر خود نہ زن خواستی
اور جو عورت جاہل ہے اور جھوٹ بولتی ہے — وہ تونے عورت نہیں چاہی بلکہ تیرے سر بلا ہے

چو در کیلہ یک جو امانت شکست — از انبار گندم فرو شوی دست
جب ایک پیمانہ بھر جو میں بددیانتی کی — تو گیہوں کے ڈھیر سے ہاتھ دھوئے

بر آن بندہ حق نیکوئی خواستست — کہ با او دل و دست زن راستست
خدانے اس بندہ کی بہتری چاہی ہے — کہ جس کے ساتھ عورت کا دل اور ہاتھ درست ہے

چو در روی بیگانہ خندید زن — وگر مرد لاف مردی مزن
جب عورت غیر کے سامنے ہنسی — تو پھر مرد کو کہہ کر مردمی کی شیخی نہ مارے

زن شوخ چون دست در قلیہ کرد — برو گو بنہ پنجہ بر روی مرد
جب عورت نے کھانا میں پہلے ہاتھ ڈالا — تو کہو کہ جائے اور مرد کے منہ پر طمانچہ مارے

ز بیگانگان چشم زن کور باد
بیگانے مردوں سے عورت کی آنکھ اندھی ہو
چو بیرون شد از خانہ در گور باد
جب گھر سے باہر گئی تو پھر قبر میں جائے

چو بینی کہ زن پای بر جای نیست
جب تو دیکھے کہ عورت اپنے پاؤں پر نہیں
ثبات از خردمندی و رائی نیست
تو پھر تحمل کرنا عقل اور رائے کے خلاف ہے

گریز از کفش در دہان نہنگ
اس کے ہاتھ سے گھڑیال کے منہ میں بھاگ
برفتن بہ از زندگانی بہ ننگ
اس بے عزتی سے مرجانا بہتر ہے

بپوشانش از مرد بیگانہ روی
اس کا چہرہ بیگانہ مرد سے چھپا
وگر نشنود چہ زن آنگہ چہ شوی
اگر وہ بات نہ مانے اس وقت کیا عورت کیا شوہر

زن خوب خوش طبع رنج است و بار
خوبصورت عورت خوش طبیعت رنج اور بوجھ ہے
رہا کن زن زشت ناسازگار!
ناموافق بدخصلت عورت کو چھوڑ دے

چہ نغز آمد این یک سخن از دو تن
یہ بات دو آدمیوں سے کیا اچھی معلوم ہوئی
کہ بودند سرگشتہ از دست زن
جو کہ عورتوں کے ہاتھوں پریشان تھے

یکی گفت کس را زن بد مباد
ایک نے کہا کسی کی بد عورت نہ ہو
دگر گفت زن در جہان خود مباد
دوسرے نے کہا کہ عورت خود ہی جہاں میں نہ ہو

زن نو کن ای دوست ہر نو بہار
اے دوست ہر موسم میں نئی عورت کر
کہ تقویم پاری نیاید بکار
کیونکہ پرانی جنتری کام نہیں آتی

تہی پای رفتن بہ از کفش تنگ
تنگ جوتی سے ننگے پاؤں چلنا بہتر ہے
بلائی سفر بہ کہ در خانہ جنگ!
اور سفر کی مصیبت بہتر ہے گھر کی لڑائی سے

زنان شوخ و فرماندہ و سرکشند
عورتیں شوخ حاکم اور سرکش ہیں
ولیکن شنیدم کہ در بر خوشند
لیکن سنا میں نے کہ گود میں اچھی ہیں

کسی را کہ بینی گرفتار زن
اگر تو کسی عورت کا قیدی دیکھے
مکن سعدیا طعنہ بر وی زن
تو اے سعدی اس پر طعنہ زنی نہ کر

تو ہم جور بینی و بارش کشی
تو بھی اس کا ظلم دیکھتا ہے اور اسکا بوجھ اٹھاتا ہے
اگر یک زمان در کنارش کشی
اگر ایک وقت تو اس کو گود میں لیتا ہے

جوانی ز ناسازگاری جفت
ایک جوان اپنی بیوی کی ناموافقت سے
بر پیرمردی بنالید و گفت
ایک پیر مرد کے پاس رویا اور کہا

گرانباری از دست این خصم چیر	چنان میبرم کاسیا سنگ زیر
اس غالب دشمن کے ہاتھوں سے بھاری بوجھ	اس طرح اٹھاتا ہوں جس طرح چکی کا نچلا پاٹ
بسختی بنه گفتش ای خواجه دل	کس از صبر کردن نگردد خجل
اے صاحب سختی کے ساتھ صبر کر	کوئی شخص صبر کرنے سے شرمندہ نہیں ہوتا
بشب سنگ بالائی ای خانه سوز	چرا سنگ زیرین نباشی بروز
اے گھر جلانے والے رات کو تو اوپر کا پتھر ہے	تو کیوں دن کو نیچے کا پتھر نہیں بنتا
چو از گلبنی دیده باشی خوشی	روا باشد ار بار خارش کشی
جب کسی پھول سے تونے خوشی دیکھی ہو	تو مناسب ہے اگر اس کے کانٹے کا بوجھ برداشت کرے
درختی که پیوسته بارش خوری	تحمل کن آنگه که خارش خوری
جس درخت کا تو ہمیشہ پھل کھائے	تو اس وقت تحمل کر جب تو اسکا کانٹا کھائے

گفتار در بیان تربیت اولاد

اولاد کی تربیت کے بیان میں

پسر چون ز ده برگذشتش سنین	ز نامحرمان گو فراتر نشین!
لڑکے کی جب دس سال گذریں یعنی بالغ ہو جائے	تو اس سے کہو کہ نامحرم عورتوں کے پاس نہ بیٹھے
بر پنبه آتش نشاید فروخت	که تا چشم برهم زنی خانه سوخت
روئی کے پاس آگ نہیں جلانی چاہیئے	کیونکہ جب تک تو پلک جھپکے وہ گھر جلا دیگی
چو خواهی که نامت بماند بجای	پسر را خردمندی آموز و رای
جب تو چاہے کہ تیرا نام قایم رہے	تو لڑکے کو عقل اور تدبیر سکھلا
که گر عقل و رایش نباشد بسی	بمیری و از تو نماند کسی!
کیونکہ اگر اس کو عقل اور تدبیر بہت نہ ہوگی	تو مرجائے تو تجھ سے کوئی یادگار باقی نہ رہیگی
بسا روزگارا که سختی برد	پسر چون پدر نازکش پرورد
بہت زمانہ مصیبت میں بسر کرے گا	لڑکا جب باپ اس کو ناز میں پالیگا
خردمند و پرهیزگارش برآر	گرش دوستداری بنازش مدار
اس کو پرہیزگار اور عقلمند بنا	اگر تو اس سے محبت رکھتا ہے تو اسکو ناز میں نہ رکھ
بخردی درش زجر و تعلیم کن	به نیک و بدش وعده و بیم کن
لڑکپن میں اس کی تادیب و تعلیم کر	نیکی اور برائی سے اسکے ساتھ وعدہ کر اور ڈرا

نوآموز را ذکر و تحسین و زہ	ز توبیخ و تہدید استاد بہ
نئے سیکھنے والے کو شاباش کہنا اور تعریف کہنا	استاد کے ڈرانے اور دھمکی سے بہتر ہے
بیاموز پرورده را دست و رنج	وگر دست داری چو قارون بگنج
لڑکے کو کسب و ہنر سکھلا	اگرچہ قاروں کی طرح تیرے پاس خزانہ ہو
مکن تکیہ بر دستگاہی کہ ہست	کہ باشد کہ نعمت نماند بدست
اس طاقت پر جو کہ ہے بھروسہ نہ کر	کیونکہ ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ نعمت ہاتھ میں نہیں رہتی
بپایان رسد کیسۂ سیم و زر	نگردد تہی کیسۂ پیشہ ور
سونے چاندی کی تھیلی خالی ہو جاتی ہے	لیکن پیشہ ور کی تھیلی خالی نہیں ہوتی
چہ دانی کہ گردیدن روزگار	بغربت بگرداندش در دیار
تو کیا جانے کہ گردش زمانہ	مسافری میں اس کو شہروں میں پھرائے
چو بر پیشۂ باشدش دسترس	کجا دست حاجت برد پیش کس
جب اس کو کسی پیشہ پر قدرت ہوگی	کب وہ ضرورت کا ہاتھ کسی کے آگے پھیلائیگا
ندانی کہ سعدی مکان از چہ یافت	نہ ہامون نوشت و نہ دریا شگافت
تو نہیں جانتا کہ سعدی نے کس طرح رتبہ پایا	نہ جنگل طے کئے اور نہ دریا کا سیر کیا
بخردی بخورد از بزرگان قفا	خدا دادش اندر بزرگی صفا
لڑکپن میں بزرگوں سے گردنی کھائی	خدا نے اس کی بلندی میں صفائی دی
ہر آنکس کہ گردن بفرمان نہد	بسی بر نیاید کہ فرمان دہد
جو شخص کہ فرمانبرداری کرتا ہے	بہت دن نہیں گذرتے کہ وہ حکومت کرتا ہے
ہر آن طفل کو جور آموزگار	نہ بیند جفا بیند از روزگار
وہ لڑکا جو استاد کا ظلم	نہیں دیکھتا وہ زمانہ سے ظلم دیکھتا ہے
پسر را نکو دار و راحت رسان	کہ چشمش نماند بدست کسان
لڑکے کو اچھا رکھ اور آرام پہنچا	تاکہ اس کی نظر کسی دوسرے کے ہاتھ پر نہ رہے
ہر آنکس کہ فرزند را غم نخورد	دگر کس غمش خورد و آوارہ کرد
جس شخص نے کہ لڑکے کا غم نہ کھایا	دوسرے نے اسکا غم کھایا اور اس کو آوارہ کیا
نگہدار از آمیزگار بدش	کہ بدبخت و بی رہ کند چون خودش
برے ساتھی سے اس کو بچا	کیونکہ وہ اسکو اپنی طرح بدنصیب اور بدبخت کریگا

سیاہ نامہ تر زان مخنث مخواہ ‌‌ ‌ کہ پیش از خطش روی گردد سیاہ
اس سے زیادہ بدعمل کسی ہیجڑے کو نہ سمجھ ‌ کہ داڑھی مونچھ نکلنے سے پہلے اسکا چہرہ سیاہ ہوگا

ازان بی حمیت بباید گریخت ‌ کہ نامردیش آب مردان بریخت
اس بے شرم سے دور بھاگنا چاہیئے ‌ کہ جس کی نامردی باپ دادا کی آبرو مٹاتی ہے

پسر کو میان قلندر نشست ‌ پدر گو ز خیرش فروشوی دست
وہ لڑکا جو قلندروں کے پاس بیٹھا ‌ باپ سے کہدے کہ اسکی بھلائی سے ہاتھ دھولے

دریغش مخور بر ہلاک و تلف ‌ کہ پیش از پدر مردہ بہ ناخلف
اس کے ضایع اور ہلاک ہونے پر افسوس نہ کر ‌ کیونکہ باپ کے سامنے نالایق لڑکا مرا ہوا بہتر ہے

حکایت

شبی دعوتی بود در کوی من ‌ ز ہر جنس مردم درو انجمن
ایک رات میرے محلہ میں دعوت تھی ‌ ہر قسم کے آدمی اس میں جمع تھے

چو آواز مطرب در آمد ز کوی ‌ بگردون شد آوازۂ ہائی ہوی
جب گویئے کی آواز محلہ سے آئی ‌ تو ہائے ہو کا شور آسمان تک گیا

پری پیکری بود محبوب من! ‌ بدو گفتم ای لعبت خوب من
ایک خوبصورت میرا معشوق تھا ‌ میں نے اس سے کہا کہ اے میرے اچھے معشوق

چرا با جوانان نیائی بجمع ‌ کہ روشن کنی مجلس ما چو شمع
کیوں جوانوں کے ساتھ محفل میں نہیں آتا ‌ تاکہ ہماری مجلس کو شمع کی طرح روشن کرے

شنیدم سہی قامت سیمتن! ‌ کہ میرفت و میگفت با خویشتن
سنا میں نے وہ سرو قد چاندی کے جسم والا ‌ جاتا تھا اور اپنے آپ سے کہتا تھا

محاسن چو مردان ندارم بدست ‌ نمردی بود پیش مردان نشست
جب مردوں کے سے صفات مجھ میں نہیں ہیں ‌ تو پھر مردوں کے سامنے بیٹھنا جوانمردی نہیں

گفتار در احتراز از صحبت مردان!

لڑکوں کی صحبت سے پرہیز کرنے کے بیان میں

خرابت کند شاہد خانہ کن! ‌ برو خانہ آباد گردان بزن
گھر برباد کرنیوالا معشوق تجھکو خراب کریگا ‌ جا عورت سے گھر آباد کر

نشاہد ہوس باختن با گلی ‌ کہ ہر بامداد ش بود بلبلی
اس پھول سے ہوس بازی نہ کرنی چاہیئے ‌ کہ ہر صبح اس کا ایک نیا بلبل ہوا عاشق

چو خود را بہ ہر مجلسی شمع کرد	چو دیگر چو پروانہ گردش مگرد
جب اس نے آپ کو ہر مجلس کی شمع بنایا	تو تو پھر پروانہ کی طرح اس کے گرد گردش نہ کر
زن خوب خوش خوئی آراستہ	چہ ماند بناداں نو خاستہ
خوبصورت عورت خوش خصلت سجی ہوئی	بیوقوف نوجوان سے کیا نسبت رکھتی ہے
دردوم چو غنچہ دمی از وفا	کہ از خندہ افتد چو گل در قفا
اس میں کلی کی طرح ایک پھونک وفا کی لگا	کہ پھول کی طرح ہنسی ہے پیچھے گر پڑے
نہ چون کودکِ پیچ بر پیچ سنگ	کہ چون مقل نتوان شکستن بسنگ
نہ کہ پیچ در پیچ سنگدل لڑکے کی طرح	مقل (میوہ) کی طرح سوائے پتھر کے توڑ سکیں
مبین دلفریبش چو حور بہشت	کزان روی دیگر چو غولست زشت
حور بہشتی کی طرح اس کو دلفریب نہ سمجھ	کیونکہ وہ دوسری طرف سے غول کی طرح برا ہے
گرش پای بوسی ندارت پاس	ورش خاکباشی ندارد سپاس
اگر تو اس کے پاؤں چومے تب بھی تیرا لحاظ نہ کرے	اور اگر اس کی خاک ہوجائے تو شکر نہ کرے
سر از مغز و دست از درم کن تہی	چو خاطر بفرزند مردم دہی
سر سے مغز اور ہاتھ سے درم خالی کر	جب آدمی کے لڑکے سے تو دل لگاوے
مکن بد بفرزند مردم نگاہ	کہ فرزندِ خویشت برآید تباہ
لوگوں کے لڑکوں کی طرف بری نظر سے نہ دیکھ	کیونکہ تیرا لڑکا خود خراب نکلیگا
درین شہر بازی بسمعم رسید	کہ بازارگانی غلامی خرید
اس شہر میں ایک دفعہ میرے سننے میں آیا	کہ ایک سوداگر نے ایک غلام خرید کیا
شبانگہ مگر دست بردش بشیت	کہ سیمین زنخ بود خاطر فریب
رات کیوقت اس نے اس سے اغلام کا ارادہ کیا	کیونکہ اسکی تھوڑی گوری اور دلفریب تھی
پریچہرہ ہر چہ اوفتادش بدست	بکین در و مغز ناداں شکست
پریچہرہ کے ہاتھ میں جو کچھ بھی آیا	دشمنی سے اس بیوقوف کے سر اور مغز پر مارا
گواہ کرد بر خود خدا و رسول!	کہ دیگر نگردم بگردِ فضول!
اس نے اپنے لئے خدا اور رسول گواہ ٹھیرایا	کہ پھر میں فضول بات کے پیچھے نہ پھرونگا
رحیل آمدش ہمدران ہفتہ پیش	دل افگار و سر بستہ و روی ریش
اسی ہفتہ اس کو سفر درپیش ہوا	زخمی دل سر بندھا ہوا اور زخمی چہرہ

چو بیرون شد از کاروان یک دو میل ۔ به پیش آمدش سنگلاخی مهیل
جب کارواں شہر سے ایک دو میل باہر ہوا ۔ تو ایک خوفناک سنگستان سامنے آیا

بپرسید کین قلعه را نام چیست ۔ که بسیار بیند عجب هر که زیست
پوچھا کہ اس قلعہ کا کیا نام ہے ۔ کہ آدمی زندگی میں بہت عجایب دیکھتا ہے

چنین گفتش از کاروان همدمی ۔ مگر تنگ ترکان ندانی همی!
کارواں کے ایک ساتھی نے اس سے کہا ۔ کہ شاید تو تنگ ترکان کو نہیں جانتا

سیه را یکی بانگ برداشت سخت ۔ که دیگر چه رانی بینداز رخت
غلام کو ایک زور سے آواز دی ۔ کہ تو اور کیا چلاتا ہے اسباب رکھدے

نه عقل است نه معرفت یک جوم ۔ اگر من دگر تنگ ترکان روم
نہ مجھ کو ایک جو عقل ہے اور نہ خدا شناسی ۔ اور اگر پھر میں تنگ ترکان میں جاؤں

در شهوت نفس کافر ببند ۔ وگر عاشقی لت خور و سر بلند
نفس کافر کی خواہش کا دروازہ بند کر ۔ اور اگر تو عاشق ہے تو لاتیں کھا اور سر کو باندھ

چو مر بندهٔ را همی پروری ۔ به هیبت برآرش کزو بر خوری
جب خاصکر ایک غلام کو تو پرورش کرتا ہے ۔ تو اس کو رعب سے رکھ تاکہ اس سے فائدہ اٹھائے

وگر سیدش لب بدندان گزد ۔ دماغ خداوندگاری پزد!
اور اگر اس کا مالک اس کے بوسے لے ۔ تو پھر اپنے مالک ہونیکا خیال پکانے لگے

غلام آبکش باید و خشت زن ۔ بود بندهٔ نازنین مشت زن
غلام پانی کھینچنے والا اور اینٹیں بنانیوالا چاہیے ۔ غلام لات مارنے والا گھونسہ چلانیوالا ہوتا ہے

نه هر جا که بینی خط دلفریب ۔ توانی طمع کردنش در کتیب!
نہ ہر اس جگہ جہاں تو دلفریب خط دیکھے ۔ اس کے حاصل کرنے میں طمع کر سکے

گروهی نشینند با خوش پسر ۔ که ما پاکبازیم و صاحب نظر
ایک گروہ خوبصورت لڑکے کیساتھ بیٹھتا ہے ۔ کہ ہم پاکباز اور صاحب نظر ہیں

ز من پرس فرسودهٔ روزگار ۔ که بر سفره حسرت خورد روزه دار
مجھ زیادہ بوڑھے سے پوچھ ۔ کہ روزہ دار دسترخوان پر حسرت کرتا ہے

از آن تخم خرما خورد گوسپند ۔ که قفل است بر تنگ خرما و بند
بکری اس واسطے چھوہارا کی گٹھلی کھاتی ہے ۔ کہ چھوہارے کی تھیلی پر قفل بند لگا ہوا ہے

سر گاو عصار از آن در گہ است ! — کہ از کنجدش ریسمان کوتہ است

تیلی کے بیل کا سر اس لئے گھاس میں ہے — کہ تلوں تک پہنچنے کے لئے اس کی رسی چھوٹی ہے

حکایت

یکی صورتی دید صاحب جمال — بگردیدش از شورش عشق حال

ایک صاحب نے ایک خوبصورت شکل دیکھی — اس کی حالت اس کے عشق میں بدل گئی

بر انداخت بیچارہ چندان عرق — کہ شبنم براردی بہشتی ورق

بیچارہ نے اس قدر پسینا بہایا — جیسے شبنم موسم بہار میں پتوں پر ہوتی ہے

گذر کرد بقراط بروی سوار — بپرسید کین را چہ افتاد کار

حکیم بقراط اس طرف سے گذرا — پوچھا کہ اس کو کیا مصیبت پڑی ہے

کسی گفتش این عابد پارساست — کہ ہرگز خطائی ز دستش نخاست

کسی نے اس کو کہا کہ یہ عابد پارسا ہے — کہ کبھی بھی کوئی خطا اسکے ہاتھ سے نہیں ہوئی

رود روز و شب در بیابان و کوہ — ز صحبت گریزان ز مردم ستوہ

رات دن پہاڑ اور بیابان میں جاتا ہے — آدمیوں کی صحبت سے بھاگتا اور لوگوں سے عاجز ہے

ببرد است خاطر فریبی دلش — فرو رفتہ پای نظر در گلش

ایک دلفریب معشوق اس کا دل لے گیا — اس کی نظر کا پاؤں مٹی میں پھنس گیا ہے

چو آید ز خلقش ملامت بگوش — بگرید کہ چند از ملامت خموش

جب اس کے کان میں لوگوں کی ملامت آتی ہے — روتا ہے کہ کب تک لوگوں کی ملامت سے چپ رہوں

مگوئی از بنالم کہ معذور نیست — کہ فریادم از علتی دور نیست

اگر میں روؤں تو یہ نہ کہہ کہ معذور نہیں ہے — کیونکہ میری فریاد علت سے خالی نہیں ہے

نہ این نقش دل میرباید ز دست — دل آن میرباید کہ این نقش بست

یہ نقش یعنے معشوق دل ہاتھ سے نہیں چھینتا — دل وہ لیجاتا ہے کہ جس نے دل بنایا ہے

شنید این سخن مرد کار آزمای — کہن سال پروردہ پختہ رای

اس بات کو مرد کار آزما نے سنا — پورانے بوڑھے پختہ رائے اور عقلوالے نے

بگفت ار چہ صیت نکوئی رود — نہ با ہر کسی ہرچہ گوئی رود

کہا اگرچہ نیکی کی آواز جاتی ہے — لیکن ہر شخص کے ساتھ جو تو کہتا ہے نہیں جاتا

نگارندہ را خود ہمی نقش بود — کہ شوریدہ را دل بیغما ربود

لکھنے والے کا صرف یہی نقش تھا — کہ عاشق کے دل کو لوٹ کرے گیا

چو طفل یکروزہ ہوشش نبرد — کہ در صنع دیدن چہ بالغ چہ خورد

کیونکہ ایک دن کا لڑکا اس کا ہوش نہ لے گیا — کیونکہ کاریگری دیکھنے میں کیا چھوٹا اور کیا جوان

محقق ہمان بیند اندر ابل — کہ در خوبرویان چین و چگل

تحقیق کرنیوالا اونٹ میں بھی وہی بات دیکھتا ہے — جو چین اور چگل شہر کے خوبصورتوں میں ہے

نقابیست ہر سطر من زین کتیب — فروہشتہ در عارض دلفریب

اس کتاب کی ہر سطر میرے لئے نقاب ہے — دلفریب رخساروں پر چھوڑا ہوا

معانیست در زیر حرف سیاہ — چو در پردہ معشوق و در میغ ماہ

ہر حرف سیاہ کے نیچے معنے ہیں — جیسے معشوق پردہ میں اور چاند بادل میں

در اوقات سعدی نگنجد ملال! — کہ دارد پس پردہ چندین جمال

سعدی کے اوقات میں ملال نہیں سماتا — کیونکہ پردہ کے پیچھے اتنی محبوبیاں رکھتا ہے

مرا این سخنہاست مجلس فروز — چو آتش درو روشنائی و سوز

میرے لئے یہ باتیں مجلس کو روشن کرنیوالی ہیں — آگ کی طرح ان میں روشنی بھی ہے اور سوز بھی

ز نجم ز خصمان اگر بر طپند — کزین آتش پارسی در طپند

میں دشمنوں سے خفا نہیں ہوتا اگر وہ تڑپیں — کیونکہ وہ اس پارسی کی آگ سے تپ میں ہیں

گفتار در عدم التفات بر قول اہل دنیا

دنیادار دل کی باتوں پر توجہ نہ کرنے کے بیان میں

اگر در جہان از جہان رستہ ایست — در از خلق بر خویشتن بستہ ایست

اگر جہان میں رہ کر کوئی جہاں سے آزاد ہے — تو وہ ہے جو لوگوں سے اپنا دروازہ بند کیے ہوئے ہے

کس از دست جور زبانہا نرست — اگر خود نمایست اگر حق پرست

کوئی شخص زبانوں کے ظلم کے ہاتھوں نہ بچ سکا — اگر خود پسند ہے یا حق پرست

اگر بر پری چون ملک ز آسمان — بدامن در آویزدت بدگمان

اگر فرشتوں کی طرح آسمان سے تو اڑے — تو بدگمان تب بھی تیرے دامن سے لٹکے

بکوشش توان دجلہ را پیش بست — نشاید زبان بداندیش بست

کوشش سے دریائے دجلہ کو آگے بند لگا سکے — لیکن بداندیش کی زبان نہیں بند کر سکتے

فراہم نشینند تردامنان — کہ این زہد خشک ست و آن دام نان

گنہگار اکٹھے ہو کر بیٹھتے ہیں — کہ یہ زہد خشک ہے اور وہ روٹی کا جال ہے

تو روی از پرستیدن حق مپیچ
بہل تا نگیرند خلقت بہیچ
تو خدا کی پرستش سے منہ نہ پھیر
لوگوں کے خیال کو چھوڑ دے تاکہ تجھے کسی چیز کیساتھ نہ پکڑیں

چو راضی شد از بندہ یزدان پاک
گر اینہان نگردند راضی چہ باک
جب خدا پاک بندہ سے راضی ہو گیا
اگر یہ لوگ خوش نہ ہوں تو کیا ڈر ہے

بد اندیش خلق از حق آگاہ نیست
ز غوغای خلقش بحق راہ نیست
لوگوں کا بدخواہ خدا کو نہیں پہچانتا
لوگوں کے شور و غل سے اس کیلئے راستہ نہیں

ازان رہ بجائی نیاوردہ اند
کہ اوّل قدم پی غلط کردہ اند
اس سبب سے وہ مقصود کو نہیں پہنچتے ہیں
کہ پہلے ہی قدم اٹھتے ہیں انہوں نے غلطی کی ہے

دو کس بر حدیثی گمارند گوش
ازین تا بدان ز اہرمن تا سروش
وہ لوگ ایک بات پر کان دھرتے ہیں
اس شخص تک اسکا اتنا فرق ہے جتنا شیطان اور فرشتہ میں

یکی پند گیرد دگر ناپسند
نپردازد از حرفگیری بہ پند
ایک نصیحت قبول کرتا ہے دوسرا ناپسند کرتا ہے
اور نکتہ چینی سے نصیحت کی طرف مشغول نہیں ہوتا

فرو ماندہ در کنج تاریک جای
چہ دریابد از جام گیتی نمای
اندھیری جگہ کے گوشہ میں (فروماندہ) یعنے عاجز پڑا ہوا
جام گیتی نما سے کیا حاصل کرتا ہے

مپندار اگر شیر اگر روبہی
کز اینان بمردی و حیلت رہی
اگر تو شیر یا لومڑی ہے تو خیال نہ کر
کہ ان سے بہادری اور مکاری سے خلاصی پائیگا

اگر کنج خلوت گزیند کسی
کہ پروای صحبت ندارد بسی
اگر کوئی گوشہ تنہائی کو اختیار کرے
اور زیادہ صحبت کی پرواہ نہ رکھے

مذمت کنندش کہ زرقست و ریو
ز مردم چنان میگریزد کہ دیو
تو لوگ اسکو ملامت کرتے ہیں کہ حیلہ و بہانہ ہے
اور آدمیوں میں سے اس طرح بھاگتا ہے جیسے دیو

دگر خندہ رو است و آمیزگار
عفیفش ندانند و پرہیزگار
اور اگر ملنسار اور خندہ پیشانی ہے
تو اس کو پاک اور پرہیزگار نہیں سمجھتے

غنی را بہ غیبت بکاوند پوست
کہ فرعون اگر ہست در عالم اوست
امیر آدمی کی کھال غیبت سے کھینچتے ہیں
اگر فرعون جہان میں ہے تو وہ ہے

دگر مرد درویش در سختی است
بگویند از ادبار و بدبختی است
اور اگر فقیر آدمی سختی و مصیبت میں ہے
تو کہتے ہیں کہ ادبار اور بدبختی کی وجہ سے ہے

وگر کامرانی درآید ز پای
غنیمت شمارند و فضل خدای

اگر کوئی دولت مند آدمی مفلس ہو جائے
تو غنیمت جانتے ہیں اور خدا کی مہربانی سمجھتے ہیں

کہ تا چند ازین جاہ گردن کشی
خوشی را بود در قفا ناخوشی

کہ کب تک اس مرتبہ سے غرور کرے گا
خوشی کے بعد ہمیشہ رنج ہوتا ہے

وگر تنگدستی تنک مایہ
سعادت بلندش کند پایہ

اور اگر تنگدست اور تھوڑی پونجی والا ہے
تو نیک بختی اس کا پایہ بلند کر دیتی ہے

بخانیدش از کینہ دندان بہ زہر
کہ دون پرورست این فرومایہ دہر

تو لوگ اسپر کینہ کی وجہ سے زہر کے دانت پیستے ہیں
کہ یہ کمینہ کمینہ لوگوں کی پرورش کرنے والا ہے

چو بینند کاری بدستت درست
حریصت شمارند و دنیا پرست

اگر تیرے ہاتھ میں کوئی درست کام دیکھتے ہیں
تو تجھ کو بھیک مانگنے والا اور مفت خورہ کہتے ہیں

وگر دست ہمت بداری بکار
گدا پیشہ خوانندت و پخنہ خوار

اور اگر تو کاروبار سے ہاتھ اٹھائے
تو تجھ کو بھیک مانگنے والا اور مفت خورہ کہتے ہیں

وگر ناطقی طبل پر یاوہ
وگر خامشی نقش گرماوہ

اگر تو بولنے والا ہے تو بیہودگی سے پر ڈھول ہے
اور اگر خاموش ہے تو حمام کی تصویر ہے

تحمل کنان را نخوانند مرد
کہ بیچارہ از بیم سر برنکرد

تحمل کرنے والے کو مرد نہیں کہتے
کہ عاجز نے ڈر سے سر اوپر نہ کیا

وگر در سرش ہول مردانگیست
گریزند ازو کین چہ دیوانگیست

اور جو اس کے سر میں جوانمردی کا رعب ہے
تو اس سے بھاگتے ہیں کہ یہ کیا دیوانہ ہے

تعنت کنندش گر اندک خوراست
کہ مالش مگر روزی دیگراست

اور اگر کم کھانے والا ہے تو اسپر طعنہ زنی کرتے ہیں
کہ اس کا مال شاید دوسرے کی قسمت میں ہے

وگر نغز و پاکیزہ باشد خورش
شکم بندہ خوانند و تن پرورش

اور اگر اس کا کھانا پاک اور عمدہ ہو
تو اس کو پیٹ کا بندہ اور تن پرور کہتے ہیں

وگر بی تکلف زید مالدار
کہ زینت بر اہل تمیز است عار

اور اگر مالدار آدمی بے تکلف زندگی بسر کرے
کیونکہ صاحب تمیز کے لئے باعث شرم ہے

زبان در نہندش بایذا چو تیغ!
کہ بدبخت زر دار از خود دریغ

تو اس کی ایذا کے لئے تلوار کی طرح زبان کھولتا ہے
کہ بیوقوف اپنے سے روپیہ کو زیادہ عزیز سمجھتا ہے

وگر کاخ و ایوان منقش کند
اور اگر مکان اور محل میں نقش و نگار بنواتا ہے
تن خویش را کسوت خوش کند
اور بدن پر اچھا کپڑا پہنتا ہے

بجان آید از طعنہ بر وی زنان
تو طعنہ دینے والوں کے طعن کے باعث جان سے تنگ آجاتا ہے
کہ خود را بیاراست ہمچون زنان
کہ اپنے آپ کو عورتوں کی طرح سجاتا ہے

وگر پارسائی سیاحت نکرد
اور اگر کسی پارسا نے سفر نہ کیا
سفر کردگانش نخوانند مرد
تو سفر کرنے والے اس کو مرد نہیں کہتے

کہ نارفتہ بیرون ز آغوش زن
(کہ جو) عورت کی گود سے باہر نہ نکلا ہو
کدامش ہنر باشد و رای و فن
اس کو کونسا ہنر تدبیر اور فن آئے

جہان دیدہ را ہم بدرند پوست
اور سفر کئے ہوئے آدمی کو بھی طعن دیتے ہیں
کہ سرگشتہ بخت برگشتہ اوست
کہ وہ ایک پریشان اور پھرے ہوئے نصیب والا ہے

گرش حظ ز اقبال بودی و بہر
اگر اقبال سے اس کا نصیبہ و حصہ ہوتا
زمانہ نراندی ز شہرش بہ شہر
تو زمانہ اس کو شہر بہ شہر نہ لیجاتا

عزب را نکوہش کند خردہ بین
عیب دیکھنے والے کنوارے کی بھی برائی کرتے ہیں
کہ می رنجد از خفت و خیزش زمین
کہ اس کے سونے اور اٹھنے سے زمین کو تکلیف ہوتی ہے

وگر زن کند گوید از دست دل
اور اگر عورت کرے (نکاح) کری تو کہے کہ دل کے ہاتھ سے
بگردن در افتاد چون خر بگل
گردن کے بل گدھے کی طرح کیچڑ میں گر پڑے

نہ از جور مردم رہد زشت روی
لوگوں کے ظلم سے نہ بدشکل رہائی پاتا ہے
نہ شاہد ز نامردم زشت گوی
اور نہ بدگوئی کرنیوالوں سے خوبصورت محفوظ رہتا ہے

حکایت

غلامی بمصر اندرم بندہ بود
ایک لڑکا مصر میں میرا غلام تھا
کہ چشم از حیا در بر افگندہ بود
جو کہ حیا سے آنکھ نیچے کئے رہتا تھا

کسی گفت ہیچ این پسر عقل و ہوش
ایک نے کہا کہ یہ لڑکا کچھ عقل و ہوش
ندارد بمالش بہ تعلیم و گوش
نہیں رکھتا اس کے سکھانے کیلئے گوشمالی کر

شبی بر زدم بانگ بر وی درشت
ایک رات میں نے اس کو سختی سے بلایا
ہمون گفت مسکین بجورش بکشت
اس شخص نے کہا کہ غریب کو ظلم سے مار ڈالا

گرت بر کند خشم روزی ز جای
اگر ایک دن تجھ غصہ جگہ سے ہلا دے
سراسیمہ خوانندت و خیرہ رای
(تو لوگ) تجھ کو خوفزدہ اور بیوقوف کہینگے

وگر بردباری کنی از کسے — بگویند غیرت ندارد بسی
اور اگر تو کسی سے بردباری کرتا ہے — تو تجھ کو کہیں گے کہ زیادہ غیرت نہیں رکھتا

سخی را باندرز گویند بس — کہ فردا دو دستت بود پیش و پس
سخی کو نصیحت کے طور پر کہتے ہیں کہ بس کر — کہ کل تیرے ہاتھ آگے پیچھے ہونگے (یعنے) تو ننگا ہوگا

وگر قانع و خویشتن دار گشت — بہ تشنیع خلقی گرفتار گشت!
اور اگر قناعت کرنے والا اور تن پرور ہے — تو ایک مخلوق کی طعنہ زنی میں گرفتار ہو گیا

کہ ہمچون پدر خواہد این سفلہ مرد — کہ دنیا رہا کرد و حسرت ببرد
کہ باپ کی طرح یہ کمینہ مرے گا — کہ دنیا کو چھوڑ یگا (یعنے دولت کو) اور حسرت ساتھ لیجائیگا

کہ یارد بکنج سلامت نشست — کہ پیغمبر از خبث دشمن نہ رست
سلامتی کے گوشہ میں بیٹھنے کی طاقت کس کو ہے — جب کہ پیغمبر دشمنوں کی بدگوئی سے نہ چھوٹے

خدا را کہ مانند و انباز و جفت — ندارد شنیدی کہ ترسا چہ گفت
خدا مثل اور شریک اور بیوی — نہیں رکھتا ہے تونے سنا نصاری نے کیا کہا

رہائی نیابد کس از دست کس — گرفتار را چارہ صبرست و بس!
کوئی کسی کے ہاتھ سے رہائی نہیں پاتا — گرفتار کے لئے علاج صبر ہے اور بس

حکایت

جوانی ہنرمند فرزانہ بود — کہ در وعظ چالاک و مردانہ بود
ایک جوان ہنرمند اور ہوشیار تھا — جو وعظ کرنے میں جوانمرد اور چالاک تھا

نکونام و صاحبدل و حق پرست — خطِ عارضش خوشتر از خط دست
نیک نام صاحب دل اور حق پرست — اس کے رخساروں کے خط اس کے ہاتھ کے خط سے اچھے تھے

قوی در بلاغات و در نحو چست — ولی حرفِ ابجد نگفتی درست
بلاغت میں مضبوط اور نحو میں چست تھا — لیکن حرف ابجد درست نہ کہتا تھا

یکی را بگفتم ز صاحبدلان — کہ دندان پیشین ندارد فلان
ایک صاحب دل کو میں نے کہا — کہ فلاں آدمی کے اگلے دانت نہیں ہیں

برآمد ز سودائے من سرخ روی — کزین جنس بیہودہ دیگر مگوی
میرے خیال باطل سے غصہ سے سرخ ہوگیا — کہ اس قسم کی بیہودہ باتیں اور مت کہو

تو در وی ہمان عیب دیدی کہ ہست — ز چندی ہنر چشم غفلت ببست
تونے اس میں وہی عیب دیکھا جو کہ ہے — اور اتنے ہنروں سے تونے غفلت کی آنکھ کو بند کرلیا

یقین بشنو از من که روز یقین
یقیناً مجھ سے سن کہ قیامت کے روز
نه بیند بدی مردم نیک بین
نیکی دیکھنے والا آدمی برائی نہ دیکھیگا

یکی را که علم است و تدبیر و رای
ایک شخص جس کو عقل تدبیر اور رائے ہے
گرت پای عصمت نه خیزد ز جای
اگر اسکی پاکدامنی کا پاؤں اپنی جگہ سے لغزش کھاجائے

بیک خورده مپسند بروی جفا
تو ایک نقص کی وجہ سے اسپر ظلم پسند نہ کر
بزرگان چه گفتند خذ ما صفا
بزرگوں نے کیا اچھا کہا ہے کہ جو چیز اچھی ہو لیلے

بود خار و گل با هم ای هوشمند
پھول اور کانٹا اے عقلمند ایک دوسرے کے ساتھ ہوتے ہیں
چه در بند خاری تو گلدسته بند
(تو) کانٹے کی فکر میں کیا ہے گلدستہ بنا

کرا زشت خوی بود در سرشت
جس شخص کی فطرت میں بدگوئی ہو
نه بیند ز طاؤس جز پای زشت
تو وہ مور کے سوائے برے پاؤں اور کچھ نہیں دیکھتا

صفائی بدست آور ای بی تمیز
اے بے تمیز صفائی اختیار کر
که ننماید آئینهٔ تیره نیز
کیونکہ اندھا آئینہ بھی صورت نہیں دکھلاتا

طریقی طلب کز عقوبت رهی
ایسا راستہ طلب کر کہ عذاب سے رہائی پائے
نه حرفی که انگشت بروی نهی
نہ ایسا حرف کہ تو اس پر انگلی رکھے

منه عیب خلق ای فرومایه پیش
اے بھائی کمینے لوگوں کے عیب ظاہر نہ کر
که چشمت فرو دوزد از عیب خویش
کیونکہ تیری آنکھیں اپنے عیوب سے سی جائیں گی

چرا دامن آلوده را حد زنم
میں کیوں گنہگار پر حد لگاؤں
چو در خود شناسم که تر دامنم
جب میں اپنے آپ کو جانتا ہوں کہ گنہگار ہوں

نشاید که بر کس درشتی کنی
تجھے کسی پر سختی نہ کرنی چاہیئے
چو خود را بتاویل پشتی کنی
جب تو اپنی مدد تاویل کے ساتھ کرے

چو بد ناپسند آیدت خود مکن
جب برائی تجھ ناپسند ہے تو خود مت کر
پس آنگاه همسایه گو بد مکن
پھر اس وقت ہمسایہ کو کہہ کہ برائی نہ کر

من ار حق شناسم و گر خودنمای
میں اگر حق شناس ہوں یا خود پسند ہوں
برون با تو دارم درون با خدای
ظاہر تیرے ساتھ رکھتا ہوں اور دل خدا کیساتھ

چو ظاهر بعفت بیاراستم
اگر ظاہر کو میں نے نیکی کے ساتھ سجایا
تصرف مکن در کژ و راستم
تو میری راستی اور کجی میں دخل نہ دے

تو خاموش اگر من بہم یا بدم	کہ حمال سود و زیان خودم
تو چپ رہو اگر میں اچھا ہوں یا برا	کیونکہ اپنے نفع نقصان کا اٹھانیوالا ہوں
اگر سیرتم خوب وگر منکر است	خدایم بہ سر از تو دانا تر است
اگر میری سیرت اچھی یا بری ہے	تو خدا میرے راز کو تجھ سے زیادہ جاننے والا ہے
نہ چشم از تو دارم بہ نیکی ثواب	کہ بینم بجرم از تو چندین عذاب
میں تجھ سے نیکی کے عوض ثواب کی توقع نہیں رکھتا	کہ گناہ کی وجہ سے میں تجھ سے اس قدر عذاب دیکھوں
نکوکاری از مردم نیک رائے	یکی را بہ دہ می نویسد خدائے
نیک رائے آدمی کی نیکی	ایک کے بدلہ میں خدا دس لکھتا ہے
تو نیز ای عجب ہر کرا یک ہنر	بہ بینی زدہ عیبش اندر گذر
تو بھی جس شخص کا ایک ہنر	دیکھے اس کے دس عیب نظر انداز کر
نہ یک عیب او را بانگشت پیچ	جہانی فضیلت بر آور بہیچ
اس کے ایک عیب کو شمار نہ کر	اور اس کی بہت سی فضیلتوں کو ہیچ نہ سمجھ
چو دشمن کہ در شعر سعدی نگاہ	بہ نفرت کند و اندرون تباہ
جیسا کہ دشمن سعدی کے اشعار میں	نظر نفرت سے کرتا ہے اسکا اندر یعنی دل خراب ہے
ندارد بصد نکتۂ نغز گوش	چو زحفی بہ بیند بر آرد خروش
سو پسندیدہ باتوں پر کان نہیں دھرتا	جب کچھ نقص دیکھتا ہے تو شور مچاتا ہے
جز این علتش نیست کان بدپسند	حسد دیدۂ نیک بینش بکند
سوائے اس کے اور کوئی سبب نہیں کہ اس بدپسند کی	حسد نے نیکی دیکھنے والی آنکھیں نکال لی ہیں
نہ مخلوق را صنع باری سرشت	سیاہ و سفید آمد و خوب و زشت
کیا نہیں مخلوق کو اللہ تعالے کی کاریگری نے بنایا	سیاہ سفید اچھا اور برا
نہ ہر چشم و ابرو کہ بینی نکوست	بخور پستہ مغز و بہند از و پوست
نہ ہر ایک اور ابرو جو دیکھتا ہے بہتر ہے	پستہ کا مغز کھا اور چھلکا پھینک دے

باب ہشتم در شکر (۸)

آٹھواں باب شکر کے بیان میں

نفس می نیارم زد از شکر دوست	کہ شکری ندانم کہ در خورد اوست
میں دوست (یعنے خدا کے شکر) سے دم نہیں مار سکتا	کیونکہ میں ایسا شکر نہیں جانتا جو اس کے لائق ہو

عطائیست ہر موئی از و بر تنم!	چگونہ بہر موی شکری کنم!
میرے بدن پر ہر اک بال اس کی بخشش ہے	میں کس طرح ہر بال کے عوض ایک شکر کروں
ستایش خداوند بخشندہ را	کہ موجود کرد از عدم بندہ را
تعریف بخشنے والے خدا کے لئے زیبا ہے	کہ جس نے بندہ کو نیست سے ہست کیا
کرا قوتِ وصفِ احسانِ اوست	کہ اوصافِ مستغرق شانِ اوست
اس کے احسان کے تعریف کرنے کی کس کو قوت ہے	کیونکہ اس کی شان کی خوبیاں لا انتہا ہیں
بدیعیکہ شخص آفریند زگل	روان و خرد بخشد و ہوش و دل
ایسا بے مثال پیدا کرنے والا کہ آدمی کو مٹی سے پیدا کرتا ہے	جان اور عقل بخشتا ہے ہوش اور دل دیتا ہے
ز پشتِ پدر تا بپایانِ شیب	نگر تا چہ تشریف داوت زغیب
باپ کی پیٹھ سے لیکر بڑھاپے کے آخر تک	غور کر کہ غیب سے تجھ کو خلعت دیا ہے
چو پاک آفریدت بہش باش و پاک	کہ ننگست و ناپاک رفتن بخاک
جب اس نے تجھ کو پاک پیدا کیا تو ہشیار اور پاک رہ	کیونکہ ناپاکی حالت میں خاک میں جانا باعث شرم ہے
پیاپی بیفشان از آئینہ گرد	کہ مصقل نگیرد چو زنگار خورد
پے در پے آئینہ سے خاک جھاڑتا رہ	کیونکہ جب زنگار کھا جائیگا تو پھر صاف نہ ہوگا
نہ در ابتدا بودی آب منی!	اگر مردی از سر بدر کن منی
کیا تو پہلے پہل منی کا پانی نہ تھا (یعنے نطفہ)	اگر تو مرد ہے تو سر سے خودی دور کر
چو روزی بسعی آوری سوی خویش	مکن تکیہ بر زور بازوی خویش
جب تو روزی محنت سے حاصل کرے	تو اپنے بازوؤں کے زور پر بھروسہ نہ کر
چرا حق نمی بینی ای خود پرست	کہ یارا بگردش در آورد دست
اے خود پرست تو حق کیوں نہیں دیکھتا	کس کو طاقت ہے کہ ہاتھ کو گردش میں لائے
چو آید بکوشیدنت خیر پیش	بتوفیق حق دان نہ از سعی خویش!
جب کوشش کرنے سے تجھے بھلائی حاصل ہو	تو اللہ کی مدد سے جان نہ کر اپنی کوشش سے
بسر پنجگی کس نبردست گوئی	سپاس خداوند توفیق گوئی
طاقت سے کسی نے سبقت حاصل نہیں کی	مدد کرنے والے خدا کی تعریف کر
تو قایم بخود نیستی یک قدم	زغیبت مدد می رسد دمبدم
تو ایک قدم اپنے آپ قایم نہیں!	غیب سے تجھ کو دمبدم مدد پہنچتی ہے

نہ طفلک زبان بستہ بودی ز لاف

کیا تو شیخی مارنے سے زبان بند کئے ہوئے بچہ نہ تھا

ہمی روزی آمد بجوفش ز ناف

یہی روزی اس کے بدن میں ناف سے آتی تھی

چو نافش بریدند روزی گسست

جب اسکی ناف کاٹ ڈالی گئی تو روزی موقوف کردی

بہ پستان مادر در آویخت دست

پھر ماں کی چھاتیوں میں ہاتھ لٹکائے

غریبی کہ رنج آردش دہر پیش

وہ مسافر جس کو زمانہ رنج میں مبتلا کرے

بدارو دہند آبش از شہر خویش

تو اس کے علاج کیلئے اسکو اسکے شہر کا پانی دیتے ہیں

پس او در شکم پرورش یافتست

پس اس نے پیٹ میں پرورش پائی ہے

ز انبوب معدہ خورش یافتست

اور معدہ کے جوف سے خوراک حاصل کی ہے

دو پستان کہ امروز دلخواہ اوست

دونوں چھاتیاں کہ آج اس کی مرغوب خاطر ہیں

دو چشمہ ہم از پرورشگاہ اوست

اس کی پرورش کی جگہ کے دو چشمہ ہیں

کنار و بر مادر دلپذیر

دل پسند ماں کی گود اور بغل

بہشت ست و پستان درو جوی شیر

بہشت ہے اور چھاتیاں اس میں دودھ کی نہریں ہیں

درختست بالای جان پرورش

اس کا قد یعنے ماں کا جان کو پالنے والا درخت ہے

ولد میوۂ نازنین در برش

اور لڑکا ایک نازنین میوہ اس کی بغل میں ہے

نہ رگہای پستان درون دل است

کیا چھاتیوں کی رگیں دل کے اندر نہیں ہیں

پس ار بنگری شیر خون دل است

پس اگر تو دیکھے تو دودھ دل کا خون ہے

بخونش فرو بردہ دندان چو نیش!

ڈنگ کی طرح اس کے خون میں دانت چبھوئے

سرشتہ درو خونخوارہ خویش!

اور اللہ تعالی اسکے ماں کے خون کھانیوالے لڑکی کی محبت ڈالی

چو بازو قوی کرد و دندان ستبر

جب بازو مضبوط اور دانت موٹے ہو گئے

براندایدش دایہ پستان بصبر

تو پھر دایہ اپنے پستانوں پر عصارہ مل لیتی ہے

چنان صبرش از شیر خامش کند

عصارہ پھر اس طرح دودھ سے اسکو چپ کراتا ہے

کہ پستان شیرین فرامش کند

کہ میٹھے پستان اس کو بھول جاتے ہیں

تو نیز ای کہ در توبہ طفل راہ

تو بھی اے شخص جو کہ توبہ کرنے میں طفل راہ ہے

بصبرت فراموش گردد گناہ

تجھ کو صبر سے گناہ بھول جائیں

حکایت

جوانی سر از رای مادر بتافت

ایک جوان نے اپنی ماں کے حکم سے سر پھیرا

دل دردمندش چو آذر بتافت

اسکا دل درد سے آگ کی طرح جلا

چو بیچارہ شد پیشش آورد مہد ۔ کہ ای سست مہر و فراموش عہد

جب وہ عاجز آگئی تو اس کے سامنے گہوارہ لائی ۔ اے بے وفا رڑکپنی کا وقت بھولنے والے

نہ گریان و درماندہ بودی و خرد ۔ کہ شبہا ز دست تو خوابم نبرد

کیا تو رونے والا عاجز اور چھوٹا نہ تھا ۔ جب کہ میں راتیں تیری وجہ سے نہ سوتی

نہ در مہد نیروی حالت نبود ۔ مگس راندن از خود مجالت نبود

کیا گہوارہ میں تیری یہ حالت در حالت نہ تھی ۔ اپنے سے مکھی اڑانے کی بھی بجھ میں طاقت نہ تھی

تو آنی کز ان یک مگس رنجہ ۔ کہ امروز سالار سر پنجہ!

تو وہ ہے کہ ایک مکھی سے تجھ کو تکلیف تھی ۔ اور آج تو صاحب قوت سردار ہے

بحالی شوی باز در قعر گور ۔ کہ نتوانی از خویشتن دفع مور

اسی حالت میں پھر تو قبر کے گڑھے میں ہوگا ۔ اور اپنے سے چیونٹی کو دور نہ کر سکے گا

وگر دیدہ چون بر فرود چراغ ۔ چو کرم لحد خورد پیہ دماغ

پھر کس طرح آنکھیں چراغ کی طرح روشن ہونگی ۔ جب کیڑے دماغ کی چربی کھائیں گے

چو پوشیدہ چشمی نہ بینی کہ راہ ۔ ندانی ہمی وقت رفتن ز چاہ

اندھے کی طرح تو نہیں دیکھتا ہے کہ راستہ ۔ چلنے کے وقت کون ہے اور کنواں کون ہے

تو گر شکر کردی کہ با دیدۂ ۔ وگرنہ تو ہم چشم پوشیدۂ

جو تونے شکر کیا تو پھر آنکھوں والا ہے ۔ وگرنا تو بھی اندھا ہے

معلم نیاموختت فہم و رائی ۔ سرشت این صفت در وجودت خدای

استاد نے تجھ کو سمجھ اور تدبیر نہیں سکھلائی ۔ بلکہ خدا نے تیرے وجود میں اسے پیدا کیا ہے

گرت منع کردی دل حق نیوش ۔ حقت عین باطل نمودی بگوش

اگر وہ تجھ کو حق بات سننے والا دل نہ تھا ۔ تو حق تیرے کانوں میں عین باطل معلوم ہوتا

گفتار در صنع باری تعالیٰ در ترکیب خلقت انسانی

اللہ تعالےٰ کی کاریگری انسان کے ۔ پیدا کرنے کی ترکیب میں

ببین تا یک انگشت از چند بند ۔ بہ اقلیدس صنع در ہم فگند

غور کر ایک انگلی کتنے جوڑوں سے اللہ تعالےٰ نے ۔ اقلیدس کی کاریگری سے آپس میں جوڑی

پس آشفتگی باشد و ابلہی ۔ کہ انگشت بر حرف صنعش نہی!

پس پریشانی اور نادانی ہوگی ۔ جو تو اسکی کاریگری کے حرف پر نکتہ چینی کرے

تامل کن از بہر رفتار مرد ۔ کہ چند استخوان پی زد و وصل کرد
آدمی کی رفتار کے مطابق غور کر ۔ کہ کتنی ہڈیاں اعصاب سے ملائیں اور جوڑیں

کہ بی گردش کعب زانو و پائی ۔ نشاید قدم برگرفتن ز جائی
کہ بغیر ٹخنے زانوں اور پاؤں کے پھرنے کے ۔ جگہ سے قدم اٹھایا نہیں جا سکتا

از آن سجدہ بر آدمی سخت نیست ۔ کہ در صلب او مہرہ یک لخت نیست
اس وجہ سے آدمی پر سجدہ مشکل نہیں ہے ۔ کہ اس کی پیٹھ میں ہڈی ایک ٹکڑہ نہیں ہے

دو صد مہرہ در یکدگر ساختست ۔ کہ گل مہرۂ چو تو پرداختست
دو سو ہڈی کے ٹکڑے ایک دوسرے میں لگائے ہیں ۔ کس نے ایک آدمی مٹی کا تیرے جیسا بنایا ہے

رگت بر تن است اے پسندیدہ خوی ۔ زمینی درو سی صد و شصت جوی
اے پسندیدہ خو تیرے بدن میں جو رگیں ہیں ۔ ایک زمین کی طرح جس میں تین سو ساٹھ نہریں ہیں

بصر در سر و فکر و رائی و تمیز ۔ جوارح بدل و دل بدانش عزیز
سر میں بینائی فکر رائے اور تمیز ہے ۔ ظاہری اعضاء دل کی وجہ سے اور دل عقلمندی کی وجہ سے عزیز ہے

بہائم بروئی اندر افتادہ خوار ۔ تو ہمچون الف بر قدم ہای سوار
چوپائے منہ کے بل ذلیل پڑے ہوئے ہیں ۔ تو الف کی طرح قدموں پر سوار ہے

نگون کردہ ایشان سر از بہر خور ۔ تو آری بعزت خورش پیش سر
وہ کھانے کے لئے سر جھکائے ہوئے ۔ تو عزت کے ساتھ کھانے کو اپنے سامنے لاتا ہے

نہ زیبد ترا با چنین سروری ۔ کہ سر جز بطاعت فرود آوری
باوجود اتنی سرداری کے تجھے زیبا نہیں ہے ۔ کہ سر کو سوائے اس کی اطاعت کے جھکائے

ولیکن بدین صورت دلپذیر ۔ فریفتہ مشو صورت خوب گیر
لیکن اس دلپسند صورت کے ساتھ ۔ فریفتہ نہ ہو اچھا طریقہ اختیار کر

رہ راست باید نہ بالای راست ۔ کہ کافر ہم از روی صورت چو ماست
سیدھا راستہ چاہیئے نہ کہ سیدھا قد ۔ اس لئے کہ کافر کی شکل بھی ہماری ہی طرح ہے

ترا آنکہ چشم و دہن داد و گوش ۔ اگر عاقلی در خلافش مکوش
جس نے تجھ کو آنکھیں منہ کان عطا کئے ۔ اگر تو عقلمند ہے تو اس کے خلاف کوشش نہ کر

گرفتم کہ دشمن بکوبی بسنگ ۔ مکن باری از جہل با دوست جنگ
میں نے فرض کیا کہ تو دشمن کو پتھر سے کوٹے ۔ لیکن جہالت سے دوست کے ساتھ لڑائی نہ کر

خردمند طبعان منت شناس | بدوزند نعمت بمیخ سپاس
عقلمند طبیعت والے اور احسان جاننے والے | نعمت کو شکر کی میخ سے سیتے ہیں

حکایت

نبرد آزمائی زادہم فتاد | بگردن درش مہرہ برہم فتاد
ایک بادشاہ سیاہ رنگ والے گھوڑے سے گر پڑا | اس کے گردن کے مہرے اکھڑ گئے

چو پیلش فرو رفت گردن بہ تن | نگشتی سرش تا نگشتی بدن!
ہاتھی کی طرح اسکی گردن اسکے بدن میں گھس گئی | اس سے سر نہ پھیر تا جبتک کہ اسکا بدن نہ پھرتا

پزشکان بماندند حیران درین | مگر فیلسوفی زیونان زمین!
جراح اس معاملہ میں حیران رہ گئے | مگر ایک یونان کے رہنے والے حکیم سے

سرش باز پیچید و این راست شد | وگر وی نبودی زمن خواست شد
اس کے سر کو پھیرا اور اس کا بدن سیدھا ہوگیا | اور اگر وہ حکیم نہ ہوتا تو وہ اپنی جگہ سے نہ ہلتا

دگر نوبت آمد نزدیک شاہ | بگرد آن فرومایہ دروی نگاہ
دوسری دفعہ وہ حکیم بادشاہ کے پاس آیا | اس کمینہ بادشاہ نے اس کی پرواہ نہ کی

خردمند را سر فرو شد بشرم | شنیدم کہ میرفت ومیگفت نرم
عقلمند کا سر شرم کے مارے جھک گیا | سنا میں نے کہ جاتا تھا اور آہستہ سے کہتا تھا

اگر دی نہ پیچیدمی گردنش | نہ پیچیدی امروز وی از منش
اگر میں کل اس کی گردن نہ پھیرتا | تو آج وہ اپنا چہرہ مجھ سے نہ پھیرتا

فرستاد تخمی بدست رہی | کہ باید کہ عود سوزش نہی
حکیم نے ایک بیج غلام کے ہاتھ بھیجا | چاہیئے کہ جلتے ہوئے عود پر تو اس کو رکھے

ملک را یکی عطسہ آمد ز دود | سر و گردنش ہمچنان شد کہ بود
بادشاہ کو دھوئیں سے ایک چھینک آئی | اس کا سر اور گردن جس طرح کہ تھا ویسے ہوگیا

بہ عذر ار پئی مرد بشتافتند | بجستند بسیار و کم یافتند
معافی مانگنے کے لئے اس مرد کے پیچھے دوڑے | بہت تلاش کیا اور نہ پایا

مکن گردن از شکر منعم مپیچ | کہ روزی بسی سر برآری ز ہیچ
نعمت دینے والے (خدا) کے شکر سے گردن نہ پھیر | کہ آخر میں قیامت میں تو شرم سے اٹھائیگا

گفتار در نظر صنائع باری تعالیٰ!

اللہ تعالےٰ کی کاریگری میں نظر کرنے کے بیان میں

شب از بہر آسائش تست و روز ‏ مہ روشن و مہر گیتی فروز

رات اور دن تیرے آرام کے لئے ہیں ‏ روشن چاند اور جہان کو روشن کرنیوالا سورج بھی

سپہر از برائے تو فراش وار ‏ ہمی گسترانند بساط بہار!

آسماں تیرے لئے فراش کی طرح ‏ بہار کا فرش (یعنے سبزہ) بچھاتا ہے

اگر باد و برفست و باران و میغ ‏ وگر رعد چوگان زند برق تیغ

اگر ہوا، برف، بارش اور بادل ہے ‏ اور بادل جو گرجتا ہے اور بجلی جو چمکتی ہے

ہمان کارداران فرمان برند ‏ کہ تخم تو در خاک می پرورند

سب کام کرنے والے اور احکام بجالانیوالے ہیں ‏ کہ تیرے بیج کو مٹی کے اندر پالتے ہیں

وگر تشنہ مانی ز سختی مجوش ‏ کہ سقائے ابر آبت آرد بدوش

در جو تو پیاسہ رہے تو سختی سے شور نہ کر ‏ کیونکہ بادل کا سقا تیرے لئے کندھے پر پانی لاتا ہے

ز خاک آورد رنگ و بوی و طعام ‏ تماشا گہ دیدہ و مغز و کام

(اللہ تعالیٰ) خاک سے رنگ و بو اور طعام پیدا کرتا ہے ‏ جو کہ آنکھ مغز اور تالو کیلئے تماشہ گاہ ہے

عسل دادت از نحل و من از ہوا ‏ رطب دادت از نخل و نخل از نوای

شہد تجھکو شہد کی مکھی سے اور ترنجبین ہوا سے عنایت کیا ‏ اور خرما تجھکو درخت سے اور درخت گٹھلی سے پیدا کیا

ہمہ نخل بندان بخایند دست ‏ ز حیرت کہ نخلی چنین کس نبست

تمام باغبان ہاتھوں دانتوں سے کاٹتے ہیں ‏ حیرت سے کسی نے ایسا درخت نہ لگایا

خور و ماہ و پروین برائے تو اند ‏ قنادیل سقف سرائے تو اند

خورشید چاند ستارے تیرے لئے ہیں ‏ اور تیرے گھر کی چھت کے قندیل ہیں

ز خارت گل آورد و از نافہ مشک ‏ زر از کان و برگ تر از چوب خشک

تیرے خار سے گل اور نافہ سے مشک پیدا کیا ‏ سونا کان سے اور پتے سوکھی لکڑی سے پیدا کئے

بدست خودت چشم و ابرو نگاشت ‏ کہ محرم باغیار نتوان گذاشت

اپنے ہاتھ سے تیرے چشم اور ابرو بنائے ‏ کیونکہ محرم کو غیروں پر نہیں چھوڑا جاسکتا

توانا کہ آن نازنین پرورد! ‏ بالوان نعمت چنین پرورد

ایسا طاقت ور کہ وہ نازنینوں کو پالتا ہے ‏ اور رنگ برنگ کی نعمتوں سے اسی طرح پرورش کرتا ہے

بجا گفت باید نفس بر نفس ‏ کہ شکرش نگارِ زبانست و بس

اس کا شکر جان سے دمبدم کرنا چاہیے ‏ کیونکہ اس کا شکر صرف زبان ہی کا کام نہیں ہے

خدایا دلم خون شد و دیدہ ریش ! — کہ می بینم انعامت از گفت بیش

اے خدا میرا دل خون ہو گیا اور آنکھیں زخمی — کیونکہ میں تیری نعمتیں بیان کرنے سے زیادہ دیکھتا ہوں

نگویم د د و دام مور و سمک — کہ فوج ملائک بر اوج فلک

میں نہیں کہتا درندے اور چوپائے چیونٹی اور مچھلی — بلکہ فرشتوں کا لشکر جو کہ آسمان کی بلندی پر ہے

ہنوزت سپاس اندکی گفتہ اند — ز بیور ہزاران یکی گفتہ اند

ابھی تک تیرا شکر تھوڑا کیا ہے — کروڑوں میں سے ایک شکر کیا ہے

برو سعدیا دست و دفتر بشوی — براہی کہ پایان ندارد مپوی

اے سعدی جا اور ہاتھ اور کتاب کو دھو دے — جس راہ کی انتہا نہیں اس میں نہ دوڑ

یکی گوش کودک بمالید سخت ! — کہ ای بو العجب گوی برگشتہ بخت

ایک شخص نے لڑکے کا کان زور سے ملا — کہ اے عجیب کہنے والے اور پھرے ہوئے نصیب والے

ترا تیشہ دادم کہ ہیزم شکن — نگفتم کہ دیوار مسجد بکن !

میں نے تجھ کو تیشہ دیا کہ لکڑی چیر — میں نے یہ نہیں کہا کہ مسجد کی دیوار کو کھود

زبان آمد از بہر شکر و سپاس — بہ غیبت نگرداندش حق شناس

زبان شکر اور تعریف الٰہی کرنے کے لئے پیدا کی گئی — حق کو پہچاننے والا اسکو غیبت کرنے میں ترغیب نہیں دیتا

گذرگاہِ قرآن و پند ست گوش — بہ بہتان و باطل شنیدن مکوش

کان قرآن اور نصیحت کے گذرنے کی جگہ ہے — جھوٹ اور بہتان سننے میں کوشش نہ کر

دو چشم از پیٔ صنع باری نکوست — زعیب برادر فرو گیر و دوست

دو آنکھیں اللہ تعالےٰ کی صفت دیکھنے کیلئے بہتر ہیں — بھائی اور دوست کے عیب دیکھنے سے انہیں بند

گفتار در نظر حال ناتوان و شکر نعمت حقتعالےٰ

کمزوروں کے حال میں نظر کرنے اور اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کے شکریہ کے بیان میں

نداند کسی قدر روز خوشی — دگر روزی افتد بسختی کشی

کوئی شخص خوشی کے دنوں کی قدر نہیں جانتا — مگر اس دن جب کہ وہ سختی میں مبتلا ہو

زمستان درویش در تنگسال — چہ سہل ست پیش خداوند مال

قحط کے برس فقیر کا جاڑا یعنے موسم سرما — صاحب مال یعنے امیر آدمی کے سامنے کیسا آسان

سلیمی کہ یکچند نالان بخفت — خداوند را شکر صحت بگفت

سانپ کا کاٹا ہوا جو کئی روز رو تا ہا سو گیا — اللہ تعالےٰ کا شکریہ تندرستی کے لئے ادا کیا

چو مردانہ رو باشی و تیز پای ‌‌ ‌‌ بہ شکرانہ باکند پویان بپای

جب تو مردوں کی طرح چلنے والا اور تیز قدم ہو ‌‌ ‌‌ تو اللہ کے شکر کے ساتھ سست چلنے والوں کے ساتھ قیام

بہ پیر کہن بر ببخشد جوان ‌‌ ‌‌ توانا کند رحم بر ناتوان!

جوان کو چاہیئے کہ پرانے بوڑھوں پر مہربانی کرے ‌‌ ‌‌ اور طاقت ور کو چاہیئے کہ کمزور پر رحم کرے

چہ دانند جیحونیان قدر آب ‌‌ ‌‌ ز واماندگان پرس در آفتاب

دریائے جیحون کے لوگ پانی کی قدر کیا جانیں ‌‌ ‌‌ دھوپ میں تھکے ہوئے لوگوں سے پوچھ

عرب را کہ بر دجلہ باشد قعود ‌‌ ‌‌ چہ غم دارد از تشنگان زرود

وہ عرب جو کہ دریائے دجلہ پر بیٹھا ہوا ہو ‌‌ ‌‌ اس کو دشت زرود کے پیاسوں کا کیا غم

کسی قیمت تندرستی شناخت ‌‌ ‌‌ کہ یکچند بیچارہ در تب گداخت

اس شخص نے تندرستی کی قیمت کو جانا ‌‌ ‌‌ جو بیچارہ چند روز تپ میں گھلا

ترا تیرہ شب کی نماید دراز ‌‌ ‌‌ کہ غلطی ز پہلو بہ پہلوی باز

تجھے اندھیری رات کیوں بری معلوم ہو ‌‌ ‌‌ کہ تو پہلو سے پہلو سے

بر اندیش از افتان و خیزان تب ‌‌ ‌‌ کہ رنجور داند درازی شب!

تب میں اٹھنے بیٹھنے والوں کی حالت سے ڈر ‌‌ ‌‌ کیونکہ بیمار رات کو درازی کو جانتا ہے

ببانگ دہل خواجہ بیدار گشت ‌‌ ‌‌ چہ داند شب پاسبان چون گذشت

ڈھول کی آواز سے خواجہ بیدار ہوا ‌‌ ‌‌ اسے کیا معلوم کہ چوکیدار کی رات کیسے گذری

حکایت سلطان طغرل با ہندوی پاسبان!

سلطان طغرل کی حکایت ایک غلام چوکیدار کے ساتھ

شنیدم کہ طغرل شبی در خزان ‌‌ ‌‌ گذر کرد بر ہندوی پاسبان

سنا میں نے کہ سلطان طغرل ایک رات موسم سرما میں ‌‌ ‌‌ ایک غلام چوکیدار کی طرف سے گذرا

ز باریدن برف باران و سیل ‌‌ ‌‌ بلرزش در افتاد ہمچون سہیل

مینہ اور برف کے برسنے اور سیلاب کی وجہ سے ‌‌ ‌‌ غلام (سہیل ستارہ) کی طرح کانپ رہا تھا

دلش بردی از رحمت آورد جوش ‌‌ ‌‌ کہ اینک قبا پوستینم بپوش

بادشاہ کے دل نے اسپر مہربانی کی وجہ سے جوش کھایا ‌‌ ‌‌ کہا کہ ابھی تو میری پوستین کی قبا پہن

دمی منتظر باش بر طرف بام ‌‌ ‌‌ کہ بیرون فرستم بدست غلام

تھوڑی دیر بام کی طرف منتظر رہ ‌‌ ‌‌ کہ غلام کے ہاتھ باہر بھیجتا ہوں

درین بود بادِ بہاری وزید وہ (بادشاہ) انہیں باتوں میں تھا بہار کی ہوا چلی	شہنشاہ در ایوانِ شاہی خزید شہنشاہ ایوان شاہی میں گیا
وشاقی پری چہرہ در خیل داشت ایک خوبصورت غلام اس کے گروہ میں تھا	کہ طبعش بدو اندکی میل داشت کہ اس کی (بادشاہ) کی طبیعت کچھ رغبت رکھتی تھی
تماشائی ترکش چنان خوش فتاد اس غلام کا دیکھنا کچھ ایسا بھلا معلوم ہوا	کہ ہندوی مسکین برفتش زیاد کہ بیچارہ وہ غلام (سپاہی) اسے بھول گیا
قبای پوستینی گذشتش بگوش پوستین کی قبا اس کے کانوں سے گذری	زبدبختش در نیامد بدوش مگر اسکی بدبختی کی وجہ سے اس کے کندھوں پر نہ آئی
مگر رنج و سرما بر و بس نبود سردی کا رنج شاید اس کے لئے کافی نہ تھا	کہ جورِ سپہر انتظارش فزود کہ آسمان کے ظلم نے اسپر انتظار بڑھایا
نگہ کن چو سلطان بغفلت بخفت غور کر جب بادشاہ غفلت سے سو گیا	کہ چوبک زنش بامدادان چہ گفت تو نقارہ نوازنے صبح اسکو کیا کہا
مگر نیک بختت فراموش شد شاید تجھ کو وہ نیک بخت غلام فراموش ہو گیا	چو دستت در آغوش آغوش شد جب تیرا ہاتھ معشوقہ لونڈی کی گود میں گیا
ترا شب بعیش و طرب می رود تیری رات عیش اور خوشی میں گذرتی ہے	چہ دانی کہ بر ما چہ شب می رود تو کیا جانے کہ رات ہم پر کس طرح گذرتی ہے
فرو بردہ سر کاروانی بدیگ دیگ میں سر جھکائے ہوئے (یعنے خوب کھاتے ہوئے)	چہ از پا فرو رفتگانش بریگ ریگ میں پاؤں پھنسے ہوؤں (مسافروں) کی کیا پرواہ
بداری خداوند زورق بر آب اے صاحب کشتی کو پانی میں رکھ (یعنے ٹھیرا)	کہ بیچارگان را گذشت از سر آب کیونکہ بیچاروں کے سرسے پانی گذر گیا (یعنے ڈوب گئے)
توقف کنید ای جوانان چست اے تیز جوان ٹھیرو!	کہ در کاروانند پیران سست کیونکہ قافلہ میں کمزور بوڑھے بھی ہیں
تو خوش خفتہ در ہودج کاروان تو قافلہ کے کجاوہ میں آسودگی سے سویا ہوا	مہار شتر در کفِ ساروان اور اونٹ کی مہار ساربان کے ہاتھ میں
چہ ہامون و کوہست چہ سنگ و رمال تیرے لئے کیا جنگل کیا پہاڑ کیا پتھر کیا ریگ	ز رہ باز پس ماندگان پرس حال راستہ سے پیچھے رہنے والوں کا حال پوچھ

ترا کوہ پیکر ہیون می برد
تجھے کوہ پیکر اونٹ لے جاتا ہے

پیادہ چہ دانی کہ خون می خورد
تو کیا جانے کہ پیادہ خون کھا رہا ہے

بآرام دل خفتگان در بنہ
گھر میں آرام دل کے ساتھ سوئے ہوئے

ندانند حال شکم گرسنہ
بھوکے کے پیٹ کی حالت کو نہیں جانتے

حکایت

یکی را عسس دست بربستہ بود
ایک شخص کے ہاتھ کوتوال نے باندھے ہوئے تھے

ہمہ شب پریشان و دل خستہ بود
وہ تمام رات پریشان اور خستہ دل رہا

بگوشش آمدش در شب تیرہ رنگ
اندھیری رات میں اس کے کانوں آواز آئی

کہ شخصی ہمی نالد از دست تنگ
کہ ایک شخص غلطی کی وجہ سے روتا ہے

شنید این سخن دزد مغلول گفت
بندھے ہوئے چور نے یہ بات سنی اور کہا

تو باری زغم چند نالی نخفت
تو غم سے کیوں روتا ہے سو رہ

برو شکر یزدان کن ای تنگدست
جا اے مفلس اور خدا کا شکر کر

کہ دست عسس تنگ برہم نہ بست
کہ کوتوال نے تیرے ہاتھ مضبوط نہیں باندھے

مکن نالہ از بینوائی بسے!
مفلسی سے زیادہ فریاد نہ کر

چو بینی زخود بینوا ترکسی
جب تو کسی کو اپنے سے زیادہ دیکھے

حکایت

برہنہ تنی یک درم وام کرد
ایک برہنہ آدمی نے ایک درم قرض لیا

تن خویش را کسوت خام کرد
اور اپنے بدن کے لئے کچے چمڑے کا لباس بنایا

بنالید کای طالع بد لگام
رو دیا کہ اے سرکش نصیب

بگرما بہ پختم درین زیر خام
اس کچے چمڑے میں گرمی سے میں پک گیا

چو ناپختہ آمد ز سختی بجوش
جب وہ ناتجربہ کار تکلیف سے شور مچانے لگا

یکی گفتش از چاہ زندان خموش
ایک نے قید خانہ کے کنوئیں سے کہا کہ چپ رہ

بجا آور ای خام شکر خدائی
اے ناتجربہ کار خدا کا شکر ادا کر

کہ چون ما نہ خام بر دست پائی
کہ ہماری طرح تیرے ہاتھ پاؤں میں زنجیر نہیں

حکایت

یکی کرد بر پارسائے گذر
ایک شخص ایک پارسا کے پاس سے گذرا

بصورت جہود آمدش در نظر
ظاہر طور پر وہ اس کو آتش پرست نظر آیا

قفائی فرو کوفت بر گردنش
اس کی گردن پر اس نے گردنی لگائی

بہ بخشید درویش پیراہنش
درویش نے اس کو اپنا پیراہن بخش دیا

خجل گفت کانچه از من آمد خطاست ‌ ‌ به بخشائی بر من چه جائی عطاست
شرمندہ ہو کر کہا کہ جو کچھ مجھ سے ہوا گناہ ہوا ‌ ‌ میری خطا معاف کر بخشش کی کیا جگہ ہے

بشکرانه گفتا به شر نائستم ‌ ‌ که آنم که پنداشتی نیستم
شکرانہ کیساتھ کہا کہ مجھے تیرے ساتھ برائی کا خیال نہیں ‌ ‌ جو کچھ تو مجھے سمجھا میں وہ نہیں ہوں

نکوسیرت بی تکلّف برون ‌ ‌ به از نیک نام خراب اندرون
نیک خصلت ظاہر سے بے تکلف ‌ ‌ بہتر ہے نیک نام خراب باطن والے سے

به نزدیک من شب رو راهزن ‌ ‌ به از فاسق پارسا پیرهن
میرے نزدیک راستہ لوٹنے والا چور ‌ ‌ بہتر ہے پرہیزگاری کے لباس والے فاسق سے

زره بازپس ماندهٔ می گریست ‌ ‌ که مسکین تر از من درین دشت کیست
راستے سے پیچھے رہا جو ایک شخص روتا تھا ‌ ‌ کہ مجھ سے زیادہ مسکین اس بیابان میں کون ہے

خر بارکش گفتش ای بی تمیز ‌ ‌ زجور فلک چند نالی تو نیز
ایک لدے ہوئے گدھے نے اسکو کہا کہ اے بے تمیز ‌ ‌ آسمان کے ظلم سے تو بھی کب تک روئے گا

برو شکر کن چون بخر بر نهٔ ‌ ‌ که آخر بزیر کسان خر نهٔ
جا شکر کر کہ گدھے کی طرح تجھ پر بوجھ نہیں ‌ ‌ کہ آخر لوگوں کے نیچے تو گدھا نہیں ہے

فقیهی بر افتاده مستی گذشت ‌ ‌ بمستوریٔ خویش مغرور گشت
ایک عالم ایک گرے ہوئے مست کے پاس سے گذرا ‌ ‌ اور اپنی پارسائی پر مغرور ہوا

ز نخوت بدو التفاتی نکرد ‌ ‌ جوان سر برآورد کای پیرمرد
غرور کی وجہ سے اس کی کچھ پرواہ نہ کی ‌ ‌ جوان نے سر اٹھایا کہا اے بوڑھے آدمی

برو شکر کن چون بنعمت وری ‌ ‌ که محرومی آید ز مستکبری!
جا شکر کر اگر تجھ کو نعمت حاصل ہے ‌ ‌ کیونکہ غرور کرنے سے بدنصیبی حاصل ہوتی ہے

یکی را که در بند بینی مخند ‌ ‌ مبادا که ناگه در افتی به بند
اگر ایک کو تو قید خانہ میں دیکھے تو خوش نہ ہو ‌ ‌ شاید تو بھی ناگاہ قید میں مبتلا ہو!

نه آخر در امکان تقدیر هست ‌ ‌ که فردا چو من باشی افتاده مست
کیا آخر یہ تقدیر کے اختیار میں نہیں ہے ‌ ‌ کہ کل میری طرح تو مست ہو کر گر پڑے

ترا آسمان خط بمسجد نبست ‌ ‌ مزن طعنه بر دیگری در کنشت
آسمان نے تیرے حصہ میں مسجد لکھی ‌ ‌ دوسرے پر کلیسہ میں طعنہ زنی مت کر

بہ بندای مسلمان لشکرانہ دست — کہ زنار مغ بر میانت نہ بست

اے مسلمان سکرانہ کے ساتھ ہاتھ باندھ — کہ آتش پرست کا جینو تیری کمر میں نہیں باندھا

نہ خود میرود ہر کہ جویان اوست — بہ عنقش کشان میبرد لطف دوست

جو اس کا متلاشی ہے وہ خود نہیں جاتا ہے — بلکہ دوست کی مہربانی جبراً کھینچ لے جاتی ہے

نگر تا قضا از کجا سیر کرد — کہ کوری بود تکیہ بر غیر کرد

غور کرتا قضا نے غور سے سیر کی — کہ غیر پر بھروسہ کرنا نابینائی ہے

گفتار نظر صاحبدلان در حق نہ در اسباب

صاحب لوگوں کی نظر حق کی — طرف نہ کہ اسباب میں

سرشتست باری شفا در نبات — اگر شخص را ماندہ باشد حیات

نباتات میں اللہ تعالے نے شفا پیدا کی ہے — بشرطیکہ آدمی کی زندگی باقی رہے

عسل خوش کند زندگان را مزاج — ولی درد مردن ندارد علاج

شہد زندہ لوگوں کے مزاج کو خوش کرتا ہے — لیکن موت کی بیماری کا نہیں ہے علاج

رمق ماندۂ را کہ جان از بدن — بر آمد چہ سود انگبین در دہن

جس کی تھوڑی سانس رہجائے اور جان بدن سے — نکلے اس کے منہ میں شہد ڈالنے سے کیا فائدہ

یکی گرز پولاد بر مغز خورد — کسی گفت صندل بمالش بدرد

ایک شخص نے فولاد کا گرز مغز پر کھایا — کسی نے کہا کہ درد پر صندل مل

زپیش خطر تا توانی گریز — ولیکن مکن با قضا پنجہ تیز!

نقصان سے پہلے جہاں تک ہو سکے بھاگ — لیکن قضا کے ساتھ پنجہ تیز نہ کر

درون تا بود قابل شرب واکل — بدان تازہ رو لیست و پاکیزہ شکل

جب تک معدہ کھانے پینے کے قابل ہو — اسکے سبب سے چہرہ کی رونق اور شکل کی پاکیزگی سمجھ

خراب آنگہ این خانہ گردد تمام — کہ باہم نسازند طبع و طعام

اس وقت یہ تمام بدن خراب ہو جاتا ہے — جب کہ طبیعت اور خوراک باہم موافقت نہ کرے

مزاجت تر و خشک و گرمست و سرد — مرکب ازین چار طبعست مرد

ترا مزاج تر (آب) خشک (مٹی) گرم (آگ) اور سرد (باد) ہے — آدمی ان چار عناصر سے مرکب ہے

یکی زین چو بر دیگری یافت دست — ترازوی عدل طبیعت شکست

جب ایک ان میں سے دوسرے پر غالب ہو جاوے — تو طبیعت کے اعتدال کا ترازو ٹوٹ جاتا ہے

اگر باد سرد نفس نگذرد ۔ تف سینہ جان در خروش آورد

اگر سانس کی ٹھنڈی ہوا نہ گذرے ۔ تو سینہ کی گرمی جان کو پریشان کر دے

وگر دیگ معدہ نجوشد طعام ۔ تن نازنین را شود کار خام

اگر معدہ کی دیگ طعام کو جوش دے ۔ تو نازنین کے بدن کا کام خراب ہو جاوے

در انیان نہ بندد دل اہل شناخت ۔ کہ پیوستہ باہم نخواہند ساخت

صاحب تمیز آدمی ان چیزوں میں دل نہیں لگاتا ۔ کیونکہ ہمیشہ ان کا اعتدال نہیں رہیگا

توانائی تن مدان از خورش ۔ کہ لطف حقت میدہد پرورش

بدن کی طاقت خوراک کی وجہ سے نہ جان ۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی تیری پرورش کرتی ہے

بحقش کہ گر دیدہ بر تیغ و کارد ۔ نہی حق شکرش نخواہی گذارد

اللہ تعالیٰ کی قسم کہ اگر آنکھ تیغ اور چھری پر ۔ رکھے تو تب بھی تو اس کے شکر کا حق نہ ادا کر سکے

چو روئی بخدمت نہی بر زمین ۔ خدا را ثنا گوئی و خود را مبین

جب تو اپنا چہرہ خدمت کے لئے زمین پر رکھے ۔ تو اللہ تعالےٰ کی تعریف کر اور اپنے آپ کو نہ دیکھ

گدائیست تسبیح و ذکر و حضور ۔ گدا را نباید کہ باشد غرور

حضور قلب تسبیح اور ذکر (یہ سب) فقیری ہے ۔ فقیر کو غرور نہ کرنا چاہیئے

گرفتم کہ خود خدمتی کردہ ۔ نہ پیوستہ اقطاع او خوردہ

میں نے فرض کیا کہ تو نے خود خدمت کی ہے ۔ کیا ہمیشہ تو نے اس کی (خدا کی) جاگیر نہیں کھائی

گفتار در سابقہ حکم ازل و توفیق خیر

روز ازل کے علم کے اور نیکی کی ۔ توفیق کے بیان میں حکایت

نخست او ارادت بدل در نہاد ۔ پس این بندہ بر آستان سر نہاد

اول اللہ تعالےٰ نے بندہ کے دل میں عقیدت پیدا کی ۔ پھر اس بندہ نے اس کی چوکھٹ پر سر جھکایا

گر از حق نہ توفیق خیری رسد ۔ کی از بندہ خیری بہ غیری رسد

اگر اللہ تعالےٰ کی طرف سے نیکی کی توفیق نہ پہنچے ۔ تو کس طرح بندہ کی طرف سے بھلائی غیر کو پہنچے

زبان را چہ بینی کہ اقرار داد ۔ بہ بین تا زبان را کہ گفتار داد

زبان کو تو کیا دیکھتا ہے کہ اس نے اقرار کیا ۔ دیکھ کہ زبان کس نے قوت گویائی دی

در معرفت دیدۂ آدمی است ۔ کہ بگشادہ بر آسمان و زمی است

اللہ تعالےٰ کے پہچاننے کا دروازہ آنکھ ہے ۔ جو کہ آسمان و زمین پر کھلی ہوئی ہے

کیت فہم بودی نشیب و فراز	گر این نکردی بروئ تو باز
کب تو بلندی اور پستی کو سمجھتا تھا	اگر یہ دروازہ اللہ تعالےٰ تجھ پر تو کھولتا
سر آورد و دست از عدم در وجود	درین جود بنہاد و در روی سجود
سر اور ہاتھ کو عدم سے وجود میں لایا	اس میں سخاوت اور اس میں سجدہ کی توفیق بخشی
وگرنہ کی از دست جود آمدی	محال است کز سر سجود آمدی
ورنہ کس طرح ہاتھ سے سخاوت ہوتی	محال ہے کہ سر سے سجدہ ہوتا
بحکمت زبان داد و گوش آفرید	کہ باشند صندوق دل را کلید
حکمت سے زبان اور کان پیدا کئے	تاکہ دل کے صندوق کے لئے چابی ہوں
وگر نہ زبان قصہ برداشتی	کس از سر دل کی خبر داشتی
اگر زبان حال بیان نہ کرے	تو کس طرح کوئی دل کے راز کی خبر رکھتا
وگر نیستی سعی جاسوس وہوش	خبر کی رسیدی بسلطان ہوش
اگر کان کے جاسوس کی کوشش نہ ہوتی	تو سلطان ہوش یعنے دلکو کب خبر ہوتی
مرا لفظ شیرین خواننده داد	ترا سمع و ادراک داننده داد
اللہ تعالےٰ نے مجھ کو شیریں باتیں کرنیوالی زبان عطا کی	اور تجھ کو سمجھنے والے اور جاننے والے کان دیئے
مدام این دو چون حاجبان بر درند	ز سلطان بسلطان خبر میبرند
ہمیشہ یہ دونو دربانوں کی طرح دروازہ پر ہیں	بادشاہ نفس ناطقہ سے بادشاہ (دل) تک خبر لیجاتے ہیں
چہ اندیشی از خود کہ فعلم نکوست	ازان در نگہ کن کہ تقدیر اوست
تو آپ کیا سوچتا ہے کہ میرا فعل اچھا ہے	اس دروازہ میں نظر کر کہ اس کی قدرت ہے
برد بوستان بان بایوان شاہ	بتحفہ ثمر ہم ز بستان شاہ
بادشاہ کے محل میں باغبان لے جاتا ہے	تحفہ کے طور پر پھل بادشاہ کے باغ سے

حکایت در سفر ہندوستان و ضلالت بت پرستان

ہندوستان کے سفر کی حکایت	اور بت پرستوں کی گمراہی
بتی دیدم از عاج در سومنات	مرصع چو در جاہلیت منات
ہاتھی دانت کا بت میں نے سومنات کے مندر میں دیکھا	جڑاؤ اس طرح جیسے ایام جہالت میں منات
چنان صورتش بستہ تمثال گر	کہ صورت نبندد ازان خوب تر
صورت گر نے اس کی صورت ایسی بنائی	کہ اس سے اچھی صورت نہیں بنائی جاسکتی

ز ہر ناحیت کاروان ہا روان	بدیدار آن صورت بی روان
ہر طرف سے قافلے روانہ ہوتے تھے	اس بیجان مورت کے دیدار کے واسطے
طمع کردہ رایان چین و چگل!	چو سعدی وفا زان بت سنگدل
چین چگل کے حکمرانوں نے خواہش کی تھی	سعدی کی طرح وفا کی اس بت سنگدل سے
زبان آوران رفتہ از ہر مکان!	تضرع کنان پیش آن بیزبان
کبیر گیت کہنے والے ہر جگہ سے گئے	زاری کرتے ہوئے اس بے زبان کے سامنے
فرو ماندم از کشف این ماجرا	کہ حی جمادی پرستد چرا
میں اس معاملہ کے جاننے سے عاجز رہا	کہ زندہ لوگ اس بے جان کو کیوں پوجتے ہیں
مغی را کہ با من سرو کار بود	نکو گوی و ہم حجرہ و یار بود
ایک بت پرست کو میرے ساتھ تعلق تھا	اچھی باتیں کرنے والا اور حجرہ کا ساتھی یار تھا
بہ نرمی بپرسیدم ای برہمن	عجب دارم از کار این بقعہ من
نرمی سے میں نے پوچھا کہ اے برہمن	اس جگہ کے رہنے والوں پر مجھے تعجب ہے
کہ مدہوش این ناتوان پیکر اند	مقید بچاہ ضلال اندرند
کہ اس کمزور جسم کے فریفتہ ہیں	اور ضلالت کے کنوئیں میں قید ہیں
بہ نیروی دستش نہ رفتار پای	ورش بفگنی بر نخیزد ز جای
نہ اس کے ہاتھوں میں طاقت نہ پاؤں میں رفتار	اگر تو اس کو گرا دے تو جگہ سے نہ اٹھ سکے
نہ بینی کہ چشمانش از کہربا ست	وفا جستن از سنگ چشمان خطا ست
تو نہیں دیکھتا کہ اس کی آنکھیں کہربا کی بنی ہیں	بخیلوں سے وفا چاہنا غلطی ہے
بر این گفتم آن دوست دشمن گرفت	چو آتش شد از خشم و در من گرفت
میرے اس کہنے پر وہ دوست دشمن ہو گیا	غصہ سے آگ ہو گیا اور مجھ میں لگا
مغان را خبر کرد و پیران دیر	ندیدم در آن انجمن روی خیر
بت خانہ کے پیروں اور آتش پرستوں کو خبر کی	اس مجلس میں میں نے بھلائی کی صورت نہ دیکھی
چون آن راہ کج پیش شان راست بود	رہ راست در چشم شان کج نمود
جب وہ ٹیڑھا راستہ ان کے لئے سیدھا تھا	تو سیدھا راستہ ان کی آنکھوں میں ٹیڑھا معلوم
کہ مرد ار چہ دانا و صاحبدل است	بنزدیک بے دانشان جاہل است
کیونکہ مرد اگرچہ دانا اور صاحب دل ہے	لیکن بیوقوفوں کے نزدیک جاہل ہے

فرو ماندم از چارہ ہمچون غریق — برون از مدارا ندیدم طریق
غرق ہونے کی طرح میں علاج سے رہا — اور سوائے حیلے کے اور کوئی راستہ نہ دیکھا

چو بینی کہ جاہل بہ کین اندرست — سلامت بہ تسلیم ولین اندرست
جب تو دیکھے کہ جاہل دشمنی میں ہے — تو سلامتی ماننے اور نرمی میں ہو

مہین برہمن را ستودم بلند — کہ ای پیر تفسیر استا و ژند!
برہمنوں کے سردار کی میں نے بہت تعریف کی — اے داستا و ژند کتاب کی تفسیر کے پیر

مرا نیز با نقش این بت خوش است — کہ شکلی خوش و صورتی دلکش است
مجھ کو بھی اس بت کی شکل سے خوشی ہے — کیونکہ ایک اچھی شکل اور دلکش صورت ہے

بدیع آیدم صورتش در نظر — ولیکن ز معنی ندارم خبر
میری آنکھوں میں اس کی صورت عجیب معلوم ہوتی ہے — لیکن میں حقیقت سے بے خبر ہوں

کہ سالوک این منزلم عنقریب — بد از نیک و نادر شناسد غریب
کیونکہ میں تھوڑے دنوں سے اس راہ کا چلنے والا ہوں — برے کو اچھے سے مسافر بہت کم جانتا ہے

تو دانی کہ فرزین این رقعہ — نصیحت گر شاہ این بقعہ
تو جانتا ہے جو کہ اس شطرنج کا وزیر ہے — اور اس مکان کے بادشاہ کا ناصح ہے

عبادت بتقلید گمراہیست — خنک رہروی را کہ آگاہیست
تقلید کے ساتھ عبادت کرنا گمراہی ہے — خوشی اسی راستہ کے چلنے والے کو جو حقیقت سے آگاہ ہے

چہ معنی ست در صورت این صنم — کہ اوّل پرستندگانش منم!
اس بت کی شکل میں کیا حقیقت ہے — کیونکہ میں اس کے اوّل پوجنے والوں میں ہوں

برہمن ز شادی برافروخت روی — پسندید و گفت ای پسندیدہ گوی
برہمن کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا — پسند کیا اور کہا کہ اے اچھی باتیں کہنے والے

سوالت صوابست و فعلت جمیل — بمنزل رسد ہر کہ جوید دلیل
تیرا سوال بہتر اور تیرا فعل اچھا ہے — منزل پر وہی پہنچتا ہے جو رہنما ڈھونڈتا ہے

جز این بت کہ ہر صبح ازینجا کہ ہست — برآرد بہ یزدان دادار دست
اور کوئی بت نہیں سوائے اس بت کے جو جگہ کہ ہے ہر صبح — خدائے عادل کے سامنے ہاتھ اٹھاتا ہے

وگر خواہی امشب ہم اینجا بباش — کہ فردا شود سر این بر تو فاش!
اگر تو پسند کرے تو رات اس جگہ رہ — کیونکہ کل تجھ پر یہ راز ظاہر ہو جائے گا

شب آنجا بودم بفرمان پیر ــ چو بیژن بچاہ بلا در اسیر
پیر کے حکم سے میں رات اس جگہ رہا ــ جس طرح کہ بیژن مصیبت کے کنوئیں میں گرفتار تھا

شبی ہمچو روزِ قیامت دراز ــ مغان گرد من بی وضو در نماز
ایک رات قیامت کے دن کی طرح لمبی ہو گئی ــ اور بت پرست بے وضو میرے گرد نماز میں تھے

کشیشانِ ہرگز نیازردہ آب ــ بغل ہا چو مردار در آفتاب
آتش پرستوں کے علما جنہوں نے پانی کو کبھی نہ چھوا تھا ــ ان کی بغلیں اس قدر گندی تھیں جیسے سورج میں مردار

مگر کردہ بودم گناہی عظیم ــ کہ بردم در آن شب عذابی الیم
شاید میں نے کوئی بہت بڑا گناہ کیا تھا ــ کہ اس رات عذاب الیم میں مبتلا ہو گیا

ہمہ شب درین قیدِ غم مبتلا ــ یکم دست بر دل یکی بر دعا
تمام رات اسی قید غم میں گرفتار تھا ــ ایک ہاتھ دل پر اور ایک سے دعا کرتا تھا

کہ ناگہ دہل زن فروکوفت کوس ــ بخواند از قضائی برہمن خروس
کہ ناگاہ نقارچی نے نقارہ بجایا ــ اور مرغ نے قضا کی خبر دی

خطیب سیاہ پوش شب بیخلاف ــ بر آورد شمشیر روز از غلاف
رات کے سیاہ پوش خطیب نے بلا اختلاف ــ غلاف سے دن کی تلوار کو نکالا

فتاد آتشِ صبح در سوختہ ــ بیک دم جہانی شد افروختہ
صبح کی آگ رات میں پڑی ــ اور ایک لمحہ میں جہان روشن ہو گیا

تو گفتی کہ در خطۂ زنگبار ــ زیک گوشہ ناگہ در آمد تتار
تو کہے کہ زنگیوں کے ملک میں ــ ایک گوشہ سے تاتاری آ گئے

مغانی تبہ رائی ناشستہ روئی ــ بدیر آمد از در و دشت و کوئی
برہمن بے سمجھ بلا منہ دھوئے ہونے کے ــ دروازے گلی اور جنگل سے بت خانہ میں آ گئے

کس از مرد در شہر و بر زن نماند ــ در آن بتکدہ جائی درزن نماند
کوئی آدمی شہر اور گاؤں میں باقی نہ رہا ــ اور اس بت خانہ میں ایک سوئی کی جگہ نہ رہی

من از غصہ رنجور و از خواب مست ــ کہ ناگہ تماثیل برداشت دست
میں غصہ سے بیمار اور نیند سے مست تھا ــ کہ ناگاہ بت نے ہاتھ اٹھایا

بیکبار ازین ہا بر آمد خروش ــ تو گفتی کہ دریا در آمد بجوش
یکبارگی بت پرستوں نے شور مچایا ــ تو کہے کہ دریا طوفان میں آیا

چو بتخانہ خالی شد از انجمن — برہمن نگاہ کرد خندان بمن!
جب بتخانہ لوگوں سے خالی ہو گیا — تو برہمن نے ہنسکر میری طرف نگاہ کی

کہ دانم ترا پیش مشکل نماند — حقیقت عیان گشت باطل نماند
کہ میں جانتا ہوں کہ تیرے سامنے مشکل نہیں رہی — حقیقت ظاہر ہو گئی اور جھوٹ نہ رہا

چو دیدم کہ جہل اندرو محکم است — خیالِ محال اندرو مدغم است
جب میں نے دیکھا کہ جہالت اس کے اندر مطبوط ہے — اور ایک مشکل خیال اس کے اندر ملا ہوا ہے

نیارستم از حق دگر ہیچ گفت — کہ حق زاہل باطل بباید نہفت!
پھر میں سچائی کے متعلق اور کچھ نہ کہہ سکا — کیونکہ سچائی کو اہل جھوٹ سے چھپانا چاہیئے

چو بینی زبردست را زیر دست — نہ مردی بود پنجہ خود شکست
جب تو اپنے ہاتھ کو طاقتور کے قبضہ میں دیکھے — تو اپنے پنجہ کو توڑنا جوانمردی نہیں ہے

زمانی بسالوس گریان شدم — کہ من زانچہ گفتم پشیمان شدم
ایک عرصہ تک میں مکر سے روتا رہا — کہ میں نے جو کچھ کہا تھا اس سے پشیمان ہوں

بگریہ دل کافران کرد میل — عجب نیست سنگ ار بگردد بسیل
رونے سے کافروں کے دل کو رغبت ہوئی — تعجب نہیں اگر سیلاب سے پتھر حرکت کرے

دویدند خدمت کنان سوی من — بعزت گرفتند بازوی من!
خدمت کرتے ہوئے میری طرف دوڑے — اور عزت سے میرے بازو کو تھاما

شدم عذر گویان بر شخصِ عاج — بکرسی زرِ کوفت بر تختِ ساج
معذرت کرتا ہوا میں اس بت کے سامنے گیا — جو آبنوس کے تخت اور سونے کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا

بتک را یکی بوسہ دادم بدست — کہ لعنت برو باد و بر بت پرست
بت کو میں نے ہاتھ سے ایک بوسہ دیا — کہ اس پر اور بت پرست پر لعنت ہو

بتقلید کافر شدم روز چند — برہمن شدم در مقالاتِ زند
تقلید سے میں چند دن کافر ہو گیا — اور کتاب ژند کی باتیں کرنے میں برہمن بن گیا

چو دیدم کہ در دیر گشتم امین — نگنجیدم از خرمی در زمین
جب میں نے دیکھا کہ میں بت خانہ کا امین ہو گیا — تو خوشی سے میں زمین میں نہ سمایا

درِ دیر محکم ببستم شبی — دویدم چپ و راست چون عقربی
ایک رات میں بت خانہ کا دروازہ مضبوطی سے بند کیا — اور دائیں بائیں بچھو کی طرح دوڑا

نگہ کردم از زیر تخت و زبر	یکی پردہ دیدم مکلل بزر
تخت کے نیچے اوپر میں نے دیکھا	ایک پردہ میں نے سونے سے نقش کیا ہوا دیکھا
پس پردہ مطرانی آذر پرست	مجاور سر ریسمانی بدست
پردہ کے پیچھے آتش پرستوں کا ایک سردار	ہاتھ میں ایک ڈوری پکڑے بیٹھا تھا
بفورم دران حال معلوم شد	چو داؤد کاہن برو موم شد
مجھ کو فی الفور سب حال معلوم ہوگیا	داؤد علیہ السلام کی طرح جیسے آپ پر لوہا موم ہوگیا تھا
کہ ناچار چون درکشد ریسمان	برآرد صنم دست فریاد خوان
کہ جس وقت وہ برہمن رسی کھینچتا ہے	تو بت فریاد کرتا ہوا ہاتھ اٹھاتا ہے
برہمن شد از روی من شرمسار	کہ شنعت بود بخیہ بر روی کار
برہمن مجھ سے شرمندہ ہوا	کیونکہ بھید کا ظاہر ہونا برا ہوتا ہے
بتازید و من در پیش تاختم	نگونش بچاہی در انداختم!
وہ بھاگا اور میں اس کے پیچھے دوڑا	اور ایک کنوئیں میں نے اس کو اوندھا ڈالدیا
کہ دانستم از زندہ آن برہمن	بماند کند سعی در خون من!
میں نے سمجھ لیا تھا کہ اگر یہ برہمن زندہ	رہا تو میرے قتل کرنے میں کوشش کرے گا
پسندد کہ از من برآرد دمار	مبادا کہ رازش کنم آشکار
وہ پسند کرے گا کہ مجھ کو ہلاک کرے	تاکہ ایسا نہ کہ میں اس کا راز ظاہر کردوں
چو از کار مفسد خبر یافتی	ز دستش برآور چو دریافتی
جب تو نے دشمن کے حال سے خبر پائی	تو اس کو نیست و نابود کر جب تو اسپر قابو پائے
کہ گر زندہ اش مانی آن بی ہنر	نخواہد ترا از زندگانی دگر
جب تو اس بے ہنر کو زندہ رہنے دے گا	تو وہ پھر تیری زندگی کو پسند نہ کرے گا
وگر سر بخدمت نہد بر درت	وگر دست یابد ببرد سرت
اگر وہ اپنا سر عاجزی سے تیرے دروازہ پر جھکا دے	تو جب قابو پائیگا تیرا سر کاٹے گا
فریبندہ را پای در پی منہ	چو رفتی و دیدی امانش مدہ
فریب دینے والے کی تلاش نہ کر	اگر تو نے کی اور اس کو دیکھا تو پھر اس کو پناہ نہ دے
تمامش بکشتم بسنگ آن خبیث	کہ مردہ دیگر نیاید حدیث
میں نے اس خبیث کو بالکل پتھر سے مار ڈالا	کیونکہ پھر مردہ سے بات نہیں ہوتی

چو دیدم کہ غوغائی انگیختم
رہا کردم آن بوم و بگر یختم
جب میں نے دیکھا کہ میں نے فتنہ اٹھایا
اس زمین کو میں چھوڑ دیا اور بھاگ گیا

چو اندر نیستانش آتش زدی
ز شیران بپرہیز اگر بخردی
جب ان کے نیستان میں تو نے آگ لگائی
اگر تو عقلمند ہے تو شیروں سے بچ

مکش بچۂ مار مردم گزای
چو کشتی دران خانہ دیگر مپای
آدمی کو کاٹنے والے سانپ کے بچہ کو نہ مار
اگر تو نے مار ڈالا تو پھر اس گھر میں نہ ٹھیر

چو زنبور خانہ بیاشوفتی
گریز از محلت کہ گرم اوفتی
جب تو نے بھڑوں کے چھتہ کو خراب کیا
تو اس جگہ سے بھاگ ورنہ سوزش میں مبتلا ہوگا

بچابک تر از خود مینداز تیر
چو افتاد دامن بدندان بگیر
اپنے سے زیادہ تیرانداز پر تیر نہ چلا
اگر جو گر پڑا (یعنے چل گیا) تو پھر بھاگ

در اوراق سعدی چنین پند نیست
کہ چون پائی دیوار کندی مایست
سعدی کے اوراق میں ایسی نصیحت نہیں ہے
کہ جب دیوار کی بنیاد تو نے کھود ڈالی تو کھڑا رہ

بہ ہند آمدم بعد ازان رستخیز
وز انجا براہ یمن تا حجیز
پھر اس قیامت کے بعد میں ہند میں آیا یعنے دہلی و لاہور
پھر اس جگہ سے یمن کے راستے حجاز تک

از انجملہ تلخی کہ بر من گذشت
دہانم جز امروز شیرین نگشت
ان تمام تکلیفوں سے جو کہ مجھ پر گذریں
میرا منہ آج کے دن کے سوا کبھی میٹھا نہ ہوا

در اقبال تائید بوبکر سعد!
کہ مادر نزاید چنون قبل و بعد
بوبکر سعد کے اقبال کی مدد میں
کہ ماں اس جیسا پہلے اور پیچھے نہ جنے گی

ز جور فلک دادخواہ آمدم
درین سایہ گستر پناہ آمدم
آسمان کے ظلم سے میں انصاف چاہنے آیا
اس سایہ بچھانے والے کی پناہ میں آیا

دعاگوئی این دولتم بندہ وار
خدایا تو این سایہ پائندہ دار
میں غلام کی طرح اس دولت کا دعا کرنیوالا ہوں
اے خدا تو اس سایہ کو ہمیشہ تا ابد رکھ

کہ مرہم نہادم نہ درخورد ریش!
کہ درخورد انعام و اکرام خویش
میرے زخم کے لایق مرہم نہیں لگایا
بلکہ اپنے انعام اکرام کے قابل رکھا

کی ای شکر نعمت بجا آورم
دگر پائی گردد بخدمت سرم
کس طرح میں اس مہربانی کا شکریہ ادا کروں
اگرچہ خدمت کے لئے میرا سر پاؤں بن جائے

فرج یافتم بعد ازان بند ہا ہنوزم بگوش ست ازان پند ہا
ان سفر کی سختیوں کے بعد میں نے آسائش پائی ابھی تک میرے کان میں اس بت کا قصہ ہے

یکی آنکہ ہرگہ کہ دستِ نیاز بر آرم بدرگاہِ دانای راز
ایک وہ جبکہ میں اپنے آرزو کے ہاتھوں کو اس رازوں کے جاننے والے کی درگاہ میں اٹھاتا ہوں

بیاد آید آن لعبتِ چینیم کند خاک در چشمِ خود بینیم
تو مجھ کو اس چین کے بت کی یاد آتی ہے جو کہ میری خود بینی کی آنکھ میں خاک ڈالتا ہے

بدانم کہ دستی کہ برداشتم بہ نیروی خود برنیفراشتم
میں جانتا ہوں کہ جو ہاتھ میں نے اٹھایا اپنی طاقت سے میں نے بلند نہیں کیا

نہ صاحبدلان دست بر می کشند کہ رشتہ از غیب در می کشند
صاحبدل لوگ اپنے آپ ہاتھ نہیں اٹھاتے بلکہ غیب سے اس کا سررشتہ کھینچتے ہیں

در خیر بازست و طاعت ولیک نہ ہرکس توانا ست بر فعل نیک
عبادت اور نیکی کا دروازہ کھلا ہوا ہے لیکن ہر شخص نیک افعال پر قدرت نہیں رکھتا

ہمین ست مانع کہ در بارگہ نشاید شدن جز بفرمان شاہ
یہی منع کرنے والا ہے (خدا) کی بارگاہ میں سوائے اللہ تعالےٰ کے حکم کے جانا ناممکن ہے

کلیدِ قدر نیست در دست کس توانای مطلق خدا یست و بس
کسی کے ہاتھ میں تقدیر کی کنجی نہیں ہے توانائے مطلق صرف خدا ہے بس

پس ای مرد پوئندہ بر راہ راست ترا نیست منت خداوند راست
پس اے سیدھی راہ چلنے والے مرد یہ تیرا احسان نہیں بلکہ خدا احسان ہے

چو در غیب نیکو نہادت سرشت نیاید ز خوی تو کردار زشت
جب غیب میں تیری پیدائش کو نیک بنایا تو تیری طبیعت سے برا فعل نہ ہوگا

ز زنبور کرد این حلاوت پدید ہمان کس کہ در مار زہر آفرید
بھڑ سے یہ مٹھاس پیدا کی اسی نے جس نے سانپ میں زہر پیدا کیا

چو خواہد کہ ملک تو ویران کند نخست از تو خلقی پریشان کند
اگر چاہے تو تیرے ملک کو ویران کرے تو پہلے تجھ سے خلقت کوآرام پہنچا دے

دگر باشدش بر تو بخشایشی رساند بخلق از تو آسایشی
اور اگر اس کی مہربانی تجھ پر ہو تو تجھ سے خلقت کو آرام پہنچا دے

تکبر مکن بر رہ راستی! | کہ دستت گرفتند و برخاستی
راہ راست پر چلنے سے غرور نہ کر | کیونکہ تیرا ہاتھ پکڑا تو تو اٹھا

سخن سودمندست اگر بشنوی | بمردان رسی گر طریقت روی
بات مفید ہے اگر تو سنے | مردان خدا کی راہ کو پہنچے اگر سیدھی راہ چلے

مقامی بیابی گرت راہ دہند | کہ برخوان عزت سماطت نہند
اگر تجھ کو راہ دیں تو وہ مقام حاصل کرے | کہ عزت کے خوان پر تیرا دسترخوان بچھائیں

ولیکن نباید کہ تنہا خوری | ز درویش درماندہ یاد آوری
لیکن تجھے اکیلا نہ کھانا چاہیئے | بلکہ چاہیئے کہ درویش عاجز کو تو یاد کرے

فرستی مگر رحمتی در پیم | کہ بر کردۂ خویش واثق نیم
شاید میرے مرنیکے بعد تو میرے لئے کوئی رحمت بھیجے | کیونکہ مجھے اپنے اعمال پر بھروسہ نہیں ہے

باب نہم در توبہ (۹)

باب رناوال توبہ کے بیان میں

بیا اےکہ عمرت بہفتاد رفت | مگر خفتہ بودی کہ بر باد رفت
اے شخص کہ تیری عمر ستر برس گذر گئی | شاید تو سویا ہوا تھا کہ برباد ہو گئی

ہمہ برگ بودن ہمی ساختی | بہ تدبیر رفتن نہ پرداختی
تمام سامان دنیا میں رہنے کا تو نے بنایا | لیکن اس جہان سے جانیکی تدبیر میں مشغول نہ ہوا

قیامت کہ بازار مینو نہند | منازل باعمال نیکو دہند
قیامت کے دن جبکہ بہشت کا بازار سجائیں گے | تو مرتبے نیک اعمال کے عوض دینگے

بضاعت بچندانکہ آری بری | وگر مفلسی شرمساری بری
جس قدر پونجی تو لائے گا لے جائے گا | اگر تو مفلس ہے تو شرمساری لے جائیگا

کہ بازار چندانکہ آگندہ تر | تہیدست را دل پراگندہ تر
کیونکہ بازار جس قدر بھرا ہوا ہوتا ہے | خالی ہاتھ والے کا دل اسی قدر پریشان ہوتا ہے

ز پنجہ درم پنج اگر کم شود | دلت ریش سرپنجۂ غم شود
اگر پچاس درم سے پانچ درم کم ہو جائیں | تو تیرا دل غم کے سر پنجہ سے زخمی ہووے

چو پنجاہ سالت بروں شد ز دست | غنیمت شمر پنج روزیکہ ہست!
جب پنجاہ سال تیرے ہاتھ سے نکل گئے | تو جو پانچ روز باقی رہیں ان کو غنیمت جان

اگر مردہ مسکین زبان داشتی
بفریاد وزاری فغان داشتی
اگر بیچارہ مردہ زبان نہ رکھتا
تو فریاد اور زاری کے ساتھ شور مچایا

کہ ای زندہ چون ہستت امکان گفت
لب از ذکر چون مردہ برہم مخفت
کہ اے زندہ جب تجھ میں بولنے کی قوت ہے
تو یاد خدا لبوں کو مردہ کی طرح بند کرکے دسو

چو مارا بغفلت بشد روزگار
تو باری دمی چند فرصت شمار
جب ہمارا زمانہ غفلت میں گذر گیا
تو تو چند سانسوں کو غنیمت سمجھ

حکایت پیر مرد و تحسر بر روزگار جوانی!

ایک بوڑھے آدمی کی حکایت اور جوانی کے دنوں پر افسوس کرنا

شبی در جوانی و طیب و نعم
جوانان نشستیم چندین بہم
ایک رات جوانی خوشی اور نعمتوں میں
ہم چند جوان باہم بیٹھے ہوئے تھے

چو بلبل سرایان چو گل تازہ روئے
نہ شوخی در افگندہ غلغل بکوئے
بلبل کی طرح گاتے اور پھول کی طرح تازہ رو تھے
اور شوخی سے محلہ میں شور مچائے ہوئے تھے

جہاندیدہ پیری زمان برکنار
ز دورِ فلک لیل مویش نہار
ایک جہاندیدہ بوڑھا ہم سے علیحدہ یعنی کنارے پر
آسمان کی گردش سے اس کی بالوں کی رات دن ہوچکی تھی

چو فندق زبان از سخن بستہ بود
نہ چون ما لب از خندہ چون پستہ بود
عناب کی طرح اسکی زبان باتیں کرنیسے خاموش تھی
نہ کہ ہماری طرح ہنسنے سے لب پستہ کی طرح تھے

جوانی فرا رفت کای پیر مرد
چہ در کنج حسرت نشینی بدرد
ایک جوان اس کے قریب گیا کہ اے بوڑھے آدمی
کیوں افسوس کے گوشہ میں درد کے ساتھ بیٹھا ہے

یکی سر برآر از گریبانِ غم
بآرام دل با جوانان بچم
ایک دفعہ تو گریبان غم سے سر اٹھا
اور آرام دل سے جوانوں کے ساتھ ٹہل

برآورد سر سالخوردہ از نہفت
جوابش نگر تا چہ پیرانہ گفت
پیر دیرینہ روز نے سر اٹھایا
اس کے جواب کی طرف غور کرکے کیا صحیح فرمایا

چو باد صبا بر گلستان وزد
چمیدن درختِ جوان را سزد
جب باد صبا باغ میں چلتی ہے
تو جھومنا جوان درختوں کو بھلا معلوم ہوتا ہے

چمد تا جوانست و سرسبز خوید
شکستہ شود چون بزردی رسید
جب تک جو اور گیہوں کا پودا سرسبز ہے تو چملتا ہے
ٹوٹ جاتا ہے جب زردی کو پہنچتا ہے

بہاران کہ باد آورد بید مشک	بریزد درختِ جوان برگ خشک
موسم بہار جو کہ مشک سے معطر ہوا لاتا ہے	تو جوان درختِ اپنی خشک پتیاں جھاڑ دیتا ہے
نزیبد مرا با جوانان چمید	کہ بر عارضم صبحِ پیری دمید
مجھے جوانوں کے ساتھ ٹہلنا زیبا نہیں	کیونکہ میرے رخساروں پر بڑھاپے کی صبح طلوع ہو چکی ہے
بقید اندرم جرہ بازی کہ بود	دمادم سر رشتہ خواہد درود
میری قید میں جو کہ طاقتور باز تھا یعنے روح	دمبدم (عمر کے) سر رشتہ کو کاٹے گا
شمارا ست نوبت برین خوان نشست	کہ ما از تنعم بشستیم دست
(اب) اس خوان پر تمہارے بیٹھنے کی باری ہے	کیونکہ ہم نعمتوں سے ہاتھ دھو چکے ہیں
چو بر سر نشست از بزرگی غبار	دگر چشم عیش جوانی مدار
جب بڑھاپے کی وجہ سے سر پر غبار بیٹھ گیا (سفیدی آگئی)	(تو) پھر جوانی کے عیش کی توقع نہ رکھ
مرا برف بارید بر پر زاغ	نشاید چو بلبل تماشائے باغ
میرے کوئے کے پروں پر برف برس چکی (یعنے بال سیاہ سفید ہو گئے)	اب بلبل کی طرح مجھے باغ کا تماشا نہ کرنا چاہیئے
کند جلوہ طاؤس صاحب جمال	چہ می خواہی از باز برکندہ بال
خوبصورت مور جلوہ کرتا ہے	اکھڑے پروالے باز سے تو کیا چاہتا ہے
مرا غلہ تنگ اندر آمد درو	شمارا کنون می دمد سبزہ نو
میرے غلہ کاٹنے کا وقت بہت قریب آگیا ہے	(اور) تمہارا نیا یعنے تازہ سبزہ اب اگتا ہے
گلستان ما را طراوت گذشت	کہ گلدستہ بندد چو پژمردہ گشت
سارے چمن کی تر و تازگی گذر گئی	جب پھول پژمردہ ہو جائے تو کون گلدستہ بناتا ہے
مرا تکیہ جانِ پدر بر عصا ست	دگر تکیہ بر زندگانی خطا ست
اے باپ کی جان مجھے بھروسہ عصا پر ہے	پھر ایسی حالت میں زندگانی پر بھروسہ خطا ہے
مسلم جوان راست بر پای جست	کہ پیران برند استغاثت بدست
جوان کو پاؤں کے زور سے کودنا پسند کرتا ہے	کیونکہ بوڑھے ہاتھ کی مدد لیتے ہیں
گل سرخ رویم نگر زر ناب	فرو رفت چون زرد شد آفتاب
میرے چہرہ کے سرخ پھول کو دیکھ کہ خالص سونا ہے	کیونکہ جب سورج زرد ہوا غروب ہو گیا
ہوس پختن از کودک ناتمام	چنان زشت نبود کہ از پیر خام
لہو لعب نابالغ لڑکے سے	ایسا برا نہیں ہے جیسے کہ بوڑھے بیوقوف سے

مرا می بباید چو طفلاں گریست
مجھے لڑکوں کی طرح رونا چاہیئے
زشرم گناہاں نہ طفلانہ زیست
گناہوں کی شرم سے نہ کہ لڑکوں کی طرح زندگی بسر کرنا

نکو گفت لقمان کہ نازیستن
لقمان نے درست کہا ہے کہ نہ زندہ رہنا
بہ از سالہا بر خطا زیستن
بہتر ہے گناہوں میں کئی سال زندگی بسر کرنے سے

ہم از بامدادان در کلبہ بست
صبح ہی سے دکان کا دروازہ بند کر لینا
بہ از سود و سرمایہ دادن ز دست
بہتر ہے (بہ نسبت) نفع اور پونجی کو ہاتھ سے کھونے سے

جوان تا رساند سیاہی بنور
جوان جب تک سیاہی کو نور (یعنی سفیدی) تک پہنچاتا ہے
برد پیر مسکین سفیدی بگور
بیچارہ بوڑھا سفیدی کو قبر تک لیجاتا (مرجاتا) ہے

حکایت

کہن سالی آمد بنزد طبیب
ایک بوڑھا آدمی حکیم کے پاس آیا
ز نالیدنش تا بمردن قریب
اور ضعف پیری سے مرنے کے قریب تھا

کہ دستم برگ نہ برای نیکرائی
کہا کہ اے نیک رائے حکیم میری نبض پر ہاتھ رکھ
کہ پایم ہمی بر نیاید ز پائی
کہ میرا پاؤں دوسرے پاؤں سے نہیں اٹھتا

بدان ماند این قامت خفتہ ام
میرا یہ ٹیڑھا قد اس کے مشابہ ہے
کہ گوئی بگل در فرو رفتہ ام
تو کہہ کہ میں کیچڑ میں پھنس گیا ہوں

بدو گفت دست از جہان بر گسل
حکیم نے اس بوڑھے سے کہا کہ ہاتھ جہان سے قطع کر
کہ پایت قیامت بر آید ز گل
کیونکہ اب تیرے پاؤں مٹی کے نیچے سے نکلینگے

اگر در جوانی زدی دست و پائے
اگر تو نے جوانی کے دنوں میں ہاتھ پاؤں مارے
در ایام پیری بہش باش و رائی
تو بڑھاپے کے زمانہ میں خیال اور ہوش سے رہ

چو دوران عمر از چہل در گذشت
جب عمر کا زمانہ چالیس برس سے گذر گیا
مزن دست و پائی کا بت از سر گذشت
ہاتھ پاؤں نہ مار کہ پانی سر سے گذر گیا

نشاط آنگہ از من رمیدن گرفت
شادمانی اس وقت مجھ سے بھاگ گئی
کہ شامم سپیدہ دمیدن گرفت
جبکہ میری شام میں سفید طلوع ہونے لگی

بباید ہوس کردن از سر بدر
ہوس کو سر سے نکال دینا چاہیئے
کہ دور ہوس بازی آمد بسر
کیونکہ ہوس کا زمانہ آخر ہو گیا

بسبزی کجا تازہ گردد دلم
سبزہ دیکھنے سے کب میرا دل تازہ ہوتا ہے
کہ سبزی نخواہد دمید از گلم!
کیونکہ سبزی میری خاک سے اُگے گی

تفرّج کنان در ہوا و ہوس
حرص و ہوس میں خوشیاں کرتے ہوئے
گذشتیم بر خاک بسیار کس
ہم بہت سے لوگوں کی قبروں پر گذر رہے

کسانی کہ دیگر بغیب اندرند
وہ لوگ جو کہ ابھی پردہ عدم میں ہیں
بیایند و بر خاک ما بگذرند
آئیں گے اور ہماری قبروں پر گذریں گے

دریغا چنان روح پرور زمان
افسوس ایسا روح پرور زمانہ
کہ بگذشت بر ما چو برق یمان
جو کہ ہم پر یمن کی بجلی کی طرح گذر گیا

دریغا کہ فصل جوانی برفت
افسوس کہ جوانی کا موسم گیا
بہ لہو و لعب زندگانی برفت
اور کھیل کود میں زندگی تمام ہوگئی

ز سودای آن پوشم و این خورم
اسی خیال سے کہ یہ کھاؤں یہ پہنوں
نپرداختم تا غم دین خورم
توجہ نہ کی کہ میں دین کا بھی فکر کروں

دریغا کہ مشغول باطل شدیم
افسوس کہ ہم باطل میں مشغول ہو گئے
ز حق دور ماندیم و غافل شدیم
حق سے دور اور غافل ہو گئے

چہ خوش گفت با کودک آموزگار
استاد نے لڑکے سے کیا اچھا کہا
کہ کاری نکردیم و شد روزگار
کہ ہم نے کوئی کام نہ کیا کہ زمانہ گذر گیا

گفتار در غنیمت شمردن قوت جوانی پیش از ضعف پیری

قوت جوانی کے غنیمت سمجھنے میں ضعیفی اور پیری سے پہلے کے بیان میں

جوانان رہ طاعت امروز گیر
اے جوان بندگی کا راستہ آج اختیار کر
کہ فردا جوانی نیاید ز پیر
کیونکہ کل جوانی کا کام بوڑھے سے نہ ہو سکیگا

فراغ دلت ہست و نیروی تن
دل کو فراغت اور بدن میں طاقت ہے
چو میدان فراخ است گوئی بزن
جب میدان کشادہ ہے کہ ایک گیند پھینک

من این روز را قدر نشناختم
میں نے اس دن کی قدر نہ جانی
بدانستم اکنون کہ در باختم
اب میں نے سمجھا کہ میں ہار گیا

قضا روزگاری ز من در ربود
قضا نے وہ زمانہ مجھ سے چھین لیا
کہ ہر روز ازوی شب قدر بود
کہ جس کا ہر دن شب قدر تھا

چہ کوشش کند پیر خر زیر بار
بوجھ کے نیچے بوڑھا گدھا کیا کوشش کرے
تو میرو کہ بر باد پائی سوار
تو چل جو کہ گھوڑے پر سوار ہے

شکستہ قدح گر بہ بندد چست
نیاورد خواہد بہای درست!
ٹوٹے ہوئے پیالہ کو اگر اچھی طرح جوڑیں
تب بھی وہ اچھی قیمت نہ لائے گا

کنون کو فتادت بغفلت ز دست
طریق ندارد بجز باز بست؛
اب جبکہ تیرے ہاتھ سے غفلت کی وجہ سے گر پڑا ہے
تو تیرے لئے سوائے جوڑنے کے اور کوئی راہ نہیں

کہ گفتت بجیحون در انداز تن
چو افتاد ہم دست و پائی بزن
کسی نے تجھ کو کہا کہ دریائے جیحون میں بدن کو ڈالدے
جب گر پڑا تو اب ہاتھ پاؤں مار

بغفلت ز دادی ز دست آب پاک
چہ چارہ کنون جز تیمم بخاک
غفلت کی وجہ سے تو نے ہاتھ سے پاک پانی پھینک دیا
اب مٹی سے سوائے تیمم کرنے کے کیا چارہ ہے

چو از چابکان در دویدن گرو
نبردی ہم افتان و خیزان برو
جب چست آدمیوں سے دوڑنے میں سبقت
تو نہ حاصل کر سکا تو گرتا پڑتا ہوا جا

گر آن باد پایان برفتند تیز
تو بیدست پائے از نشستن بخیز
اگر وہ تیز رفتار (یعنی) جوان تیزی سے چلے گئے
تو بے دست و پا (یعنی ضعیف) بیٹھنے سے تو اٹھ

حکایت در معنی ادراک پیش از فوت

(کسی چیز کو) اس کے فوت ہو جانے سے پہلے حاصل کرنے کے بیان میں

شبی خوابم اندر بیابان فید
فرو بست پائی دویدن بقید
ایک رات نیند نے بیابان فید میں میرے
دوڑنے والے پاؤں کو قید میں باندھا

شتربانی آمد بہ ہول و ستیز
زمام شتر بر سرم زد کہ خیز
ایک شتربان غصہ اور خوف کے ساتھ آیا
اور اونٹ کی لگام میرے سر پر ماری کہ اٹھ

مگر دل نہادی بمردن ز پس
کہ بر می نخیزی ببانگ جرس
شاید تو نے پیچھے رہنے سے موت پر دل دھر لیا ہے
جو کہ جرس کی آواز سے بھی نہیں اٹھتا

مرا ہمچو تو خواب خوش در سر است
ولیکن بیابان بپیش اندر است
میرے سر میں بھی تیری طرح اچھی نیند ہے
لیکن بیابان بھی سامنے ہے

تو کز خواب نوشین ببانگ رحیل
نخیزی دگر کی رسی در سبیل
تو جو کہ میٹھی نیند سے کوچ کی آواز پر
نہیں اٹھتا تو پھر کس طرح منزل پر پہنچیگا

فرو کوفت طبل شتر ساروان
بمنزل رسید اوّل کاروان
شتربان نے اونٹ کا نقارہ بجایا
کہ پہلا قافلہ منزل کو پہونچ گیا

خنک ہوشیاران فرخندہ بخت	کہ پیش از دہل زن بسازند رخت
خوشا حال وہ مبارک نصیب والے	جو کہ نقارچی سے پہلے اسباب باندھ لیتے ہیں
بہ رہ خفتگان تا برآرند سر	نہ بینند رہ رفتگان را اثر
راستہ میں سوئے ہوئے جب کہ بیدار ہوں	راہ کے چلنے والوں کا نشان نہ دیکھیں گے
سبق برد رہرو کہ برخاست زود	پس از نقل بیدار بودن چہ سود
راہ پر چلنے والا سبقت لے گیا یعنے جلدی اٹھا	پس کوچ کرنے کے بعد بیدار ہونے سے کیا فائدہ
چہ شیبت در آمد بروی شباب	شبت روز شد دیدہ برکن زخواب
جب تیرے شباب کے منہ پر بڑھاپا آگیا	تو تیری رات کا دن ہوگیا نیند سے آنکھیں کھول
من آن روز برکندم از عمر امید	کہ افتادم اندر سیاہی سپید
میں نے عمر سے امید اسی دن قطع کر لی	کہ جب میری سیاہی میں سفیدی نمودار ہو گئی
دریغا کہ بگذشت عمر عزیز	بخواہد گذشت این دمِ چند نیز
افسوس کہ پیاری عمر گذر گئی	اور یہ جو چند دم ہیں یہ بھی گذر جائیں گے
گذشت آنچہ در ناصوابی گذشت	وزین نیز دم در نیابی گذشت
جو کچھ کہ گذری نامناسب کاموں میں گذری	اگر ان چند سانسوں میں کچھ حاصل نہ کریگا تو یہ بھی گذر جائینگے
کنون وقتِ تخم ست گر پروری	گر امید داری کہ خرمن بری
اب بھی بیج بونے کا وقت ہے اگر تو پرورش کرے	اگر تو امید رکھتا ہے کہ خرمن لے جائیگا
بشہر قیامت مرو تنگدست	کہ وجہی ندارد بحسرت نشست
قیامت کے شہر میں خالی ہاتھ نہ جا	کیونکہ حسرت کے ساتھ بیٹھ رہنے کی کوئی وجہ نہیں
گرت چشمِ عقل ست وتدبیر گور	کنون کن کہ چشمت نخوردست مور
اگر تیری عقل کی آنکھیں ہیں تو قبر کی تدبیر	اب کر کہ تیری آنکھوں کو قبر کی چیونٹیوں نے نہیں کھایا
بمایہ توان ای پسر سود کرد!	چہ سود افتد آن را کہ سرمایہ خورد
اے لڑکے پونجی سے نفع حاصل ہو سکتا ہے	لیکن اس کو کیا فائدہ جس نے سرمایہ ہی کھا لیا
کنون کوش کاب از کمر در گذشت	نہ وقتی کہ سیلاب از سر گذشت
اب کوشش کر پانی کمر سے گذر گیا	نہ کہ اس وقت جب سیلاب سر سے گذر جائیگا
کنونت کہ چشمست اشکی ببار	زبان در دہان است عذری بیار
اب جبکہ تیری آنکھیں ہیں آنسو گرا	زبان دہن میں ہے کچھ معذرت کر

نہ پیوستہ باشد روان در بدن — نہ ہموارہ گردد زبان در دہن
ہمیشہ جان بدن میں نہ رہے گی — نہ ہمیشہ زبان دہن میں پھرے گی

ز دانندگان بشنو امروز قول! — کہ فردا نگیرت بپرسند ز ہول!
جاننے والوں کی باتوں کو آج سن — کیونکہ کل منکر نکیر تجھ کو دہشت سے پوچھینگے

غنیمت شمار این گرامی نفس — کہ بی مرغ قیمت ندارد قفس
اس گرامی سانس کو غنیمت سمجھ — کیونکہ بغیر پرندہ کے قفس کی کوئی قیمت نہیں

مکن عمر ضائع بافسوس وحیف — کہ فرصت عزیز ست والوقت سیف
حسرت اور افسوس میں عمر ضائع نہ کر — کیونکہ فرصت عزیز ہے اور وقت تیز تلوار ہے

قضا زندۂ را رگِ جان برید — دگر کس بمرگش گریبان درید
قضا نے ایک زندہ آدمی کی رگِ جان کاٹی (روح قبض کی) — اور دوسرا آدمی نے اسکے مرنے سے گریبان چاک کیا

چنین گفت بینندہ تیز ہوش — چو فریاد و زاری رسیدش بگوش
ایک دیکھنے والے تیز ہوش نے کہا — جب فریاد و زاری کی آواز اس کے کانوں میں پہنچی

ز دستِ شما مردہ بر خویشتن! — گرش دست بودی دریدی کفن
تمہارے ہاتھوں سے مردہ اپنے اوپر — اگر اس کو طاقت ہوتی تو کفن پھاڑ ڈالتا

کہ چندین ز تیمار و دردم مپیچ — کہ روزی دو پیش از تو کردم بسیچ
کہ اس قدر میری غمخواری میں پیچ وتاب نہ کھا — کیونکہ دو روز پہلے تجھ سے میں نے یہ ارادہ کر لیا

فراموش کردی مگر مرگِ خویش — کہ مرگِ منت ناتوان کرد و ریش
شاید تو نے اپنی موت فراموش کر دی — کہ میری موت نے تجھ کو زخمی کر دیا

محقق چو بر مردہ ریزد گلش — نہ بر وی کہ بر خود بسوزد دلش
ہوشیار آدمی جب مردہ پر مٹی ڈالتا ہے — تو اس پر نہیں بلکہ اپنے لئے اسکا دل جلتا ہے

ز ہجران طفلی کہ در خاک رفت — چہ نالی کہ پاک آمد و پاک رفت
اس لڑکے کے فراق سے جو کہ مر گیا — کیا روتا ہے جو کہ پاک آیا اور پاک گیا

تو پاک آمدی بر حذر باش و پاک — کہ ننگ است ناپاک رفتن بخاک
تو پاک پیدا ہوا پرہیزگار رہ اور ڈر — کیونکہ ناپاک کو خاک میں جانا باعث شرم ہے

کنون باید این مرغ را پای بست — نہ وقتیکہ سر رشتہ بردت ز دست
ابھی پرندہ کے پاؤں اب باندھنا چاہیئے — نہ اس وقت جبکہ سررشتہ تیرے ہاتھ سے لیجائیگا

نشستی بجائی دگرکس بسی
دوسرے لوگوں کی جگہ پر تو بیٹھا
نشیند بجائی تو دیگر کسی
دوسرا شخص تیری جگہ پر بھی بیٹھے گا

اگر پہلوانی وگر تیغ زن
اگر تو تیغ زن ہے یا پہلوان ہے
نخواہی بدر بردن الا کفن!
تو اس جہان سے کچھ نہ لے جائیگا مگر کفن

خر وحش اگر بگسلاند کمند
گورخر اگر کمند توڑ ڈالے
چو در ریگ ماند شود پای بند
لیکن جب ریت میں پھنستا ہے تو قید ہو جاتا ہے

ترا نیز چندان بود دست زور
تجھے بھی اس وقت تک طاقت ہے
کہ پایت نرفت ست در ریگ گور
کہ جب تک تیرے پاؤں قبر کی ریت میں نہیں گئے

منہ دل برین سال خوردہ مکان
اس سالخوردہ مکان یعنے دنیا میں دل نہ لگا
کہ گنبد نہ پاید برو گردگان
کیونکہ گینبد پہ اخروٹ نہیں ٹھہر سکتا

چو دی رفت و فردا نیامد بدست
جب گیا ہوا اور آئیوالا دن ہاتھ میں نہیں آتا
حساب از ہمین یکنفس کن کہ ہست
(تو) اس ایک نفس سے حساب کر جو کہ باقی ہے

فرو رفت جم را یکی نازنین!
جمشید کی ایک معشوقہ مرگئی
کفن کرد چون کرمش ابریشمین!
اس کا کفن ریشمی کیڑے کی طرح ریشمی بنایا

بدخمہ در آمد پس از چند روز
چند روز کے بعد اس مقبرہ میں آیا
کہ بروی بگرید بزاری وسوز
کہ اس پر زاری اور سوز کے ساتھ روئے

چو پوسیدہ دیدش حریرین کفن
جب اس کے ریشمی کفن کو بوسیدہ دیکھا
بفکرت چنین گفت با خویشتن!
اندیشہ کے ساتھ اپنے آپ کو کہا

من از کرم برکندہ بودم بزور
میں نے ریشم کے کیڑے سے (کفن) کو زور سے چھڑایا تھا
بکندند از و باز کرمان گور
پھر قبر کے کیڑوں نے اس کو کھا لیا

دو بیتم جگر کرد روزی کباب
دو شعروں نے ایک دن میرا جگر کباب کر دیا
کہ می گفت گوئندۂ با رباب
کہ ایک گویا رباب کے ساتھ کہہ رہا تھا

دریغا کہ بی ما بسی روزگار
افسوس کہ بے ہمارے بہت دن
بروید گل و بشگفد لالہ زار
پھول اگیں گے اور لالہ زار کھلے گا

بسی تیر و دی ماہ و اردی بہشت
بہت سے تیر و دے اور اردی بہشت کے مہینے
برآید کہ ما خاک باشیم وخشت
آئیں گے جب ہم خاک اور اینٹ ہو نگے

حکایت

یکی پارسا سیرت وحق پرست / فتادش یکی خشت زرین بدست

ایک نیک خصلت اور حق پرست آدمی کو / ایک سونے کی اینٹ ہاتھ لگی

سر ہوشمندش چنان خیرہ کرد / کہ سودا دل روشنش تیرہ کرد

اس کے ہوشمند سر کو ایسا پریشان کیا / کہ اس اینٹ کے خیال نے اس کے روشن دل کو سیاہ کیا

ہمہ شب در اندیشہ کین گنج ومال / درو تا زیم راہ نیابد زوال

تمام رات اسی فکر میں کہ یہ خزانہ و مال / جب تک میں زندہ رہوں زوال پذیر نہ ہو

دگر قامت عجزم از بہر خواست / بناید بر کس دوتا کرد و راست

تاکہ میری عاجزی کا قد سوال کے لئے / کسی کے سامنے ٹیڑھا اور سیدھا نہ ہو

سرائی کنم پایۂ بستش رخام / درختان سقفش ہمہ عود خام

میں ایک مکان بنواؤں جسکی بنیادیں سفید پتھر کی ہوں / اور اس کی چھت کی لکڑیاں تمام عود خالص کی ہوں

یکی حجرہ خاص ازپی دوستان / در حجرہ اندر سرا بوستان

ایک حجرہ اس میں خاص دوستوں کے لئے / اور حجرہ کا دروازہ گھر کے باغ میں ہوگا

بفرسودم از رقعہ بر رقعہ دوخت / تف دیگران چشم مغزم بسوخت

پیوند پر پیوند لگانے سے میں گھس گیا / دوسروں کے مطبخ کی گرمی نے میری آنکھیں اور مغز جلایا

دگر زیر دستان پزندم خورش / براحت دہم روح را پرورش

دوسرے کمزور آدمی میری خوراک پکائیں / اور میں آرام سے اپنی روح کی پرورش کروں

بسختی بکشت این نمد بسترم / روم زین سپس عبقری گسترم

اس نمدے کے بستر نے سختی سے مجھے مار ڈالا / اس کے بعد میں جاؤں اور عبقری بستر بچھاؤں

خیالش خرف کرد کالیوہ رنگ / بمغزش فرو بردہ خرچنگ چنگ

اس کے خیال نے اس سودائی اور دیوانہ کر دیا / کیکڑا نے اس کے مغز میں پنجہ گاڑ دیا

فراغ مناجات و رازش نماند / خور و خواب و ذکر و نمازش نماند

دعا اور راز کی اس کو فرصت نہ رہی / سونا، کھانا، ذکر اور نماز کا اس کو خیال نہ رہا

بصحرا در آمد سر از عشوہ مست / کہ جائی نبودش قرار نشست

صحرا میں آیا اور سر ناز و ادا سے مست تھا / کیونکہ کسی جگہ بھی اس کو صبر و آرام نہ تھا

یکی بر سر گور گل می سرشت / کہ حاصل کند زان گل گور خشت

ایک شخص قبر پر مٹی گوندھتا تھا / تاکہ اس قبر کی مٹی سے اینٹ بنائے

باندیشہ درخود فرو رفت پیر	کہ ای نفس کوتہ نظر پند گیر
بوڑھا فکر میں غرق ہو گیا	کہ اے نفس کم نظر نصیحت پکڑ!
چہ بندی دریں خشتِ زریں دلت	کہ یک روز خشتی کند از گلت!
اس سونے کی اینٹ میں کیا دل لگاتا ہے	کیونکہ ایک روز تیری مٹی سے اینٹ بنائیں گے
طمع را نہ چندان دہانست باز	کہ بازش نشیند بیک لقمہ آز
حرص کا اتنا منہ کھلا ہوا نہیں ہے	کہ طمع ایک لقمہ سے اس کو بند کر دے
بدار ای فرومایہ زین خشت دست	کہ جیحون نشاید بیک خشت بست
اے کمینے اِس اینٹ سے ہاتھ اٹھا	کیونکہ دریائے جیحون ایک اینٹ سے بند نہیں کیا جا سکتا
تو غافل در اندیشۂ سود و مال	کہ سرمایۂ عمر شد پائمال!
تو نفع اور مال کی فکر میں غافل ہے	حالانکہ تیری عمر کا سرمایہ پامال ہو گیا ہے
بریں خاک چندان صبا بگذرد	کہ ہر ذرہ از ما بجائی برد
اس خاک پر کس قدر ہوا چلے گی	کہ ہمارے ہر ذرہ کو پراگندہ کر دے گی
غبارِ ہوا چشمِ عقلت بدوخت	سموم ہوس کشتِ عمرم بسوخت
حرص کے غبار نے تیری عقل کی آنکھ سی دی	ہوس کی باد سموم نے میری عمر کی کھیتی جلا دی
بکن سرمۂ غفلت از چشم پاک	کہ فردا شوی سرمہ در زیرِ خاک
غفلت کے سرمہ کو آنکھ سے نکال ڈال	کیونکہ کل مرنے کے بعد خاک کے نیچے تو سرمہ ہو جائیگا

حکایت عداوت درمیان دو شخص!

دو شخصوں کے درمیان دشمنی	کے بیان میں
میان دو کس دشمنی بود و جنگ	سر از کبر بر یکدگر چون پلنگ
دو آدمیوں میں دشمنی اور لڑائی تھی	غرور سے ایک کا دوسرے پر سر شیر کی طرح تھا
ز دیدار ہم تا بحدی رمان	کہ بر ہر دو تنگ آمدی آسمان
ایک دوسرے کے دیکھنے سے اس قدر متنفر تھے	کہ آسمان دونوں پر تنگ آ گیا تھا
یکی را اجل در سر آورد جیش	سر آمد برو روزگاران عیش
اجل ایک کے سر پر لشکر لائی (یعنی مر گیا)	اس پر عیش کا زمانہ تمام ہو گیا
بد اندیش وی را درون شاد گشت	بگورش پس از مدتی بر گذشت
اس کے دشمن کا دل خوش ہو گیا	اس کی قبر پر ایک مدت کے بعد گذرا

شبستانِ گورش در اندوده دید
کہ وقتی سرائیش زر اندوده دید

اس کے رات کے رہنے کی جگہ قبر کا دروازہ بند دیکھا
کہ کسی وقت اسکے گھر کا دروازہ سونیکا بنا دیکھا تھا

ز روی عداوت ببازوی زور
یکی تختہ برکندش از روی گور

دشمنی کی وجہ سے بازو کے زور سے
اس کی قبر کی خاک سے ایک تختہ اکھیڑ دیا

سرِ تاجور دیدش اندر مغاک
دو چشمِ جہان بینش آگندہ خاک

اس کا تاج پہننے والا سر گڑھے میں دیکھا
اور اسکی جہان دیکھنے والی آنکھیں خاک میں بھری تھیں

وجودش گرفتار زندان گور
تنش طعمۂ کرم و تاراج مور

اس کا وجود قبر کے قید خانہ میں گرفتار تھا
اس کا بدن کیڑوں کی خوراک اور چیونٹیوں کیلئے لوٹ تھا

ز دورِ فلک بدر رویش ہلال
ز جور زمان سرو قدش خلال

آسمان کی گردش سے اس کا روشن چہرہ لاغر تھا
اور زمانہ کے ظلم سے اسکا سرو قد باریک ہو گیا تھا

کفِ دست و سرپنجۂ زورمند
جدا کردہ ایام بندش ز بند

ہاتھ کی ہتھیلی اور زور آور پنجہ کو
زمانے نے اس کا جوڑ جوڑ علیحدہ کر دیا تھا

چنانش برو رحمت آمد ز دل
کہ بسرشت برخاک از گریہ گل

اس کے دل پر اس کو اس قدر رحم آیا
کہ اس کی قبر پر رونے سے مٹی گوندھی

پشیمان شد از کردۂ خوی زشت
بفرمود بر سنگ گورش نبشت

اپنے برے کئے ہوئے پر پشیمان ہوا
اور اس کی قبر پر لکھنے کے لئے حکم دیا

مکن شادمانی بمرگِ کسی!
کہ دہرت پس از وی نماند بسی

کسی کی موت پر خوشی نہ کر
کیونکہ تیرا زمانہ بھی اس کے بعد بہت نہ رہیگا

شنید این سخن عارفِ ہوشیار
بنالید کای قادرِ کردگار

یہ بات عقلمند عارف نے سنی
رویا کہ اے پروردگار صاحب قدرت

عجب گر تو رحمت نیاری برو
کہ بگریست دشمن بزاری برو

تعجب ہے اگر تو اس پر مہربانی نہ کرے
کیونکہ دشمن بھی اس پر زاری کے ساتھ رویا

تنِ ما شود نیز روزی چنان
کہ بروی بسوزد دلِ دشمنان

ہمارا بدن بھی ایک دن ایسا ہی ہو گا
کہ اس پر دشمنوں کا دل جلے گا

مگر در دلِ دوست رحم آیدم
چو بیند کہ دشمن ببخشایدم

شاید میرے دوست کے دل میں بھی رحم آئے
جب دیکھے کہ میرا دشمن بھی مجھ پر رحم کرتا ہے

بجائی رسد کار سر دیر و زود	که گوئی درو دیده هرگز نبود
دیر سے یا جلدی سے سر کی حالت یہ ہو جائیگی	تو کہیگا کہ اس میں کبھی آنکھیں ہی نہ تھیں
زدم تیشه یک روز بر تل خاک	بگوش آمدم نالهٔ دردناک
ایک روز میں نے خاک کے ڈھیر پر تیشہ مارا	میرے کانوں میں ایک دردناک نالہ سنائی دیا
که زنهار اگر مردی آهسته تر	که چشم و بناگوش و رویست و سر
کہ خبردار اگر جوانمرد ہے تو آہستہ مار	کیونکہ اس تودہ خاک میں آنکھیں کان منہ اور سر ہے

حکایت پدر و دختر

باپ اور بیٹی	کی حکایت
شبی خفته بودم بعزم سفر	پی کاروانی گرفتم سحر
ایک رات میں سفر کے ارادہ سے سویا تھا	صبح کے وقت میں نے ایک قافلہ کا تعاقب کیا
برآمد یکی سهمگین باد و گرد	که بر چشم مردم جهان تیره کرد
ایک خوفناک آندھی آئی	کہ جس نے جہان آدمیوں کی آنکھوں میں سیاہ کر دیا
بره بر یکی دختر خانه بود	بمعجر غبار از پدر می زدود
راستہ میں ایک لڑکی اپنے والدین کے گھر میں تھی	دوپٹہ سے اپنے باپ کا غبار صاف کرتی تھی
پدر گفتش ای نازنین چهر من!	که شوریده داری دل از مهر من
باپ نے اس سے کہا کہ اے میری نازنین چہرہ	کہ میری محبت میں تیرا دل پریشان ہے
نه چندان نشیند درین دیده گرد	که بازش بمعجر توان پاک کرد
نہیں اس قدر خاک اِن آنکھوں میں پڑتی	کہ پھر موت کے بعد دوپٹہ سے صاف کی جاسکے
ترا نفس رعنا چو سرکش ستور	دوان می برد تا بسر شیب گور
تجھ کو نفس رعنا شریر گھوڑے کی طرح	قبر کی پستی کی طرف دوڑتا ہوا لے جا رہا ہے
اجل ناگهت بگسلاند رکیب	عنان باز نتوان گرفت از نشیب
موت ناگہاں تیری رکاب توڑ دے گی	اور باگ پھر پستی (قبر) کی سے نہ پکڑی جاسکیگی

موعظت و پند

وعظ اور	نصیحت
خبرداری از استخوان قفس	که جان تو مرغیست نامش نفس
کیا تو بدن کی ہڈی سے (قفس) خبر رکھتا ہے	کہ جان تیری پرندہ ہے اور اسکا نام نفس (دم) ہے

چو مرغ از قفس رفت و بگسست قید
جب پرندہ قفس سے اڑ گیا اور قید کو توڑ ڈالا
دگر رہ نگردد بسعی تو صید!
تو پھر تیری کوشش سے اسیر نہ ہوگا

نگہدار فرصت کہ عالم دمیست
فرصت وقت کو غنیمت سمجھ کہ جہان ایکدم ہے
دمی پیش دانا بہ از عالمیست
ایک دم عقلمند کے سامنے ایک جہان اچھا ہے

سکندر کہ بر عالمی حکم داشت
سکندر بادشاہ جو ایک عالم پر حکومت کرتا تھا
در آندم کہ بگذشت و عالم گذاشت
جس وقت کہ مر گیا اور جہان کو چھوڑ گیا

میسر نبودش کزو عالمی
اس کو میسر نہ ہوا کہ اس سے ایک عالم
ستانند و مہلت دہندش ہمی
لے لیویں اور اس کو ایک دم کی مہلت دیں

برفتند ہر کس درود آنچہ کشت
گئے اور ہر شخص نے جو کچھ بویا تھا کاٹا
نماند بجز نام نیکو و زشت
اور سوائے نیک اور برے نام کے کچھ نہ رہا

چرا دل برین کاروانگہ نہیم!
ہم کیوں اپنا دل اس کاروان سرای سے لگائیں
کہ یاران برفتند و ما بر رہیم
کہ یار چلے گئے اور ہم راستہ میں ہیں

پس از ما ہمین گل دمد بوستان
ہمارے بعد بھی باغ اس قسم کے پھول پیدا کریگا
نشینند با یکدگر دوستان!
اور دوست باہم ملکر ایکدوسرے سے بیٹھینگے

دل اندر دلارام دنیا مبند
دنیا کی معشوقہ کے ساتھ دل نہ لگا
کہ ننشست باکس کہ دل بر نکند
کیونکہ کسی شخص کیساتھ نہ بیٹھی کہ اس کا دل نہ اکھڑا

چو در خاکدان لحد خفت مرد
جب آدمی قبر کے خاکدان میں سو گیا
قیامت بیفشاند از روی گرد
تو قیامت کے دن منہ سے خاک جھاڑیگا

سر از جیب غفلت بر آور کنون
اب سر کو گریبان غفلت سے اٹھا
کہ فردا نماند بحسرت نگون!
تا کہ کل قیامت دن حسرت سے سرنگون نہ رہے

نہ چون خواہی آمد بشیراز در
کیا نہیں تو جب شیراز میں آئیگا
سر و تن بشوئی ز گرد سفر
سر اور بدن کو سفر کی گرد سے دھوئیگا

پس ای خاکسار گناہ عنقریب
پس اے خاکسار گنہگار بہت جلدی
سفر کرد خواہی بشہر غریب
شہر آخرت کی طرف سفر کرے گا

بر آن از دو سر چشمۂ دیدہ جوی
آنکھوں کے دونوں چشموں سے نہر جاری کر
ور آلایشی دانی از خود بشوی
اور جو کچھ اپنے گناہ کی پلیدی اپنے میں جانتا ہے دھو ڈال

حکایت در عالم طفولیت

لڑکپن کے زمانہ کی حکایت کا ذکر

ز عہد پدر یادم آید ہمی	کہ باران رحمت برو ہر دمی
باپ کا زمانہ یاد آتا ہے	اللہ تعالےٰ کی رحمت کی بارش اسپر ہردم ہو
کہ در خردیم لوح و دفتر خرید	ز بہرم یکی خاتم زر خرید
کہ مجھے لڑکپن میں کتاب اور تختی خرید دی	اور میرے لئے ایک سونے کی انگوٹھی خریدی
بدر کرد ناگہ یکی مشتری	بخرمائی از دستم انگشتری !
ناگاہ ایک خریدار نے (انگوٹھی) اتار لی	ایک خرما کے عوض میں انگشتری
چو نشناسد انگشتری طفل خورد	بشیرینی از وی توانند برد
جبکہ چھوٹا لڑکا انگشتری کو نہیں جانتا	تو مٹھائی کے عوض میں اس سے لے سکتے ہیں
تو ہم قیمت عمر نشناختی !	کہ در عیش شیرین براندختی
تو نے بھی عمر کی قیمت نہیں جانی	اور عیش شیریں کے بدلہ ضایع کردی
قیامت کہ نیکان براعلیٰ رسند	ز قعر ثریٰ بر ثریا رسند
قیامت کے جبکہ نیک لوگ اعلےٰ مراتب پر پہنچینگے	خاک کی گہرائی سے آٹھویں آسمان پر پہنچینگے
ترا خود بماند سر از ننگ پیش	کہ گردت بر آید عملہای خویش
تیرا سر شرم سے خود سرنگوں ہوگا	اور تیرے اعمال تیرے گرد ہونگے
برادر ز کار بدان شرم دار	کہ در روی نیکان شوی شرمسار
اے بھائی برے اعمال سے شرم کر	تاکہ نیکوں کے سامنے تجھے شرمندگی نہ ہو
در آن روز کز فعل پرسند و قول	اولوالعزم را تن بلرزد ز ہول
اس دن جبکہ فعل اور قول کے متعلق پوچھینگے	پیغمبروں کے بدن بھی خوف سے کانپنے لگے
بجائی کہ دہشت خورند انبیا	تو عذر گنہ را چہ داری بیا
جس جگہ سے انبیاء علیہ السلام بھی خوف کھاتے ہیں	تو گناہ کی معذرت کے لئے کیا رکھتا ہے آ
زنانی کہ طاعت برغبت برند	ز مردان ناپارسا بگذرند
وہ عورتیں جو شوق سے عبادت الٰہی کرتی ہیں	ناپارسا لوگوں سے فضیلت میں سبقت لے جاتی ہیں
ترا شرم ناید ز مردیٔ خویش	کہ باشد زنان را قبول از تو بیش
تجھے اپنے مرد ہونے سے شرم نہیں آتی	کہ عورتوں کی قبولیت تجھ سے زیادہ ہو

زنان را بعذری معیّن کہ ہست — ز طاعت بدارند گہ گاہ دست

عورتوں کے لئے جو مقررہ عذر کے ہے (ایام حیض) — کبھی کبھی عبادت سے معذور رہتی ہیں

تو بیعذر یکسو نشینی چو زن — روائی کم ز زن لاف مردی مزن

تو عورت کی طرح بلا عذر گوشہ میں بیٹھتا ہے — اے عورت سے کم درجہ جا اور مرد ہونیکی لاف نہ مار

مرا خود چہ باشد زبان آوری — چنین گفت شاہِ سخن عنصری!

میری شاعری خود کیا ہے — شاہِ سخن عنصری نے ایسا کہا ہے

مرا خود مبین ای عجب درمیان — ببین تا چہ گفتند پیشینیان!

اے تعجب کرنیوالے مجھے درمیان میں نہ دیکھ — (بلکہ) دیکھ کہ پہلے لوگوں نے کیا کہا ہے

چو از راستی بگذری خم بود — چہ مردی بود کز زنی کم بود

جب تو راستی سے گذر جائے تو ٹیڑھا ہو جائے — پھر کیا جوانمردی ہو جب ایک عورت سے کم ہو جائے

بناز و طرب نفس پرورده گیر — بایام دشمن قوی کرده گیر

فرض کر عیش و ناز سے نفس کو پرورش کیا — اور فرض کر تھوڑے دنوں میں نفس کو قوی کر دیا

یکی بچۂ گرگ می پرورید — چو پرورده شد خواجہ برہم درید

ایک شخص بھیڑیئے کے بچہ کی پرورش کرتا ہے — جب اس نے پرورش پالی تو مالک کو پھاڑ ڈالا

چو بر بستر جان سپردن بخفت — جہاندیدۂ بر سرش رفت و گفت

جب جان دینے کے بستر پر سویا — ایک جہاندیدہ اس کے سرہانے آیا اور کہا

تو دشمن چنین نازنین پروری — ندانی کہ ناچار زخمش خوری

تو دشمن کو اس پیار اور محبت سے پالتا ہے — نہیں جانتا کہ ناچار تو اس سے زخم کھائیگا

نہ ابلیس در حق ما طعنہ زد — کزینان نیاید بجز کار بد

کیا ہمارے حق میں ابلیس نے طعنہ نہیں دیا — کہ ان سے سوائے برے کاموں کے اور کچھ نہ ہوگا

فغان از بدیہا کہ در نفس ماست — کہ ترسم شود ظنّ ابلیس راست

فریاد ان برائیوں سے جو کہ ہمارے نفس میں ہیں — میں ڈرتا ہوں کہ شیطان کا گمان سچ ہے

چو ملعون پسند آمدش قہر ما — خدایش برانداخت از بہر ما

جب ملعون کو ہمارا مقہور ہونا پسند آیا — تو خداوند تعالےٰ نے اس کو ہمارے لئے نکالا

کجا سر برآریم ازین عار و ننگ — کہ با او مصلحیم و با حق بجنگ!

اس عار اور شرمندگی سے ہم کہاں سر اٹھائیں — کہ اس کیساتھ شیطان سے تو صلح اور خدا کیساتھ جنگ ہے

نظر دوست نادر کند سوی تو — چو در روی دشمن بود روی تو

دوست تیری طرف نظر کم کرے گا — جب دشمن کے منہ کی طرف تیرا منہ ہو گا

گرت دوست باید کزو برخوری — نباید کہ فرمان دشمن بری

اگر تجھ کو دوست سے فائدہ اٹھانا چاہیئے — تو پھر تجھے دشمن کے فرمان کی تکمیل کرنی نہ چاہیئے

بسیم سیاہ تا چہ خواہی خرید — کہ خواہی دل مہر یوسف برید

کھوٹی چاندی کے عوض تو کیا خرید کرے گا — تو چاہتا ہے کہ یوسف کی محبت سے دل قطع کرے

روا دارد از دوست بیگانگی — کہ دشمن گزیند بہم خانگی

وہ شخص دوست کی بیگانگی کو جائز سمجھے — کہ جو دشمن کے ساتھ ایک مکان میں رہنا چاہے

ندانی کہ کمتر نہد دوست پائے — چو بیند کہ دشمن بود در سرائے

کیا تو نہیں جانتا کہ دوست پاؤں کم رکھتا ہے — جب دیکھتا ہے کہ دشمن مکان میں موجود ہے

حکایت

یکی برد با پادشاہی ستیز — بدشمن سپردش کہ خونش بریز

ایک شخص نے ایک بادشاہ کیساتھ لڑائی کی — اس کو اس کے دشمن کے حوالے کیا کہ اس کو قتل کر

گرفتار در دست آن کینہ توز — ہمی گفت باخود بہ زاری و سوز

اس کینہ ور کے ہاتھ میں قید — اپنے آپ کو سوز اور زاری کیساتھ یہ کہتا تھا

اگر دوست بر خود نیازردمی — کی از دست دشمن نیازردمی

اگر میں دوست کو اپنے سے آزردہ نہ کرتا — تو دشمن کے ہاتھ سے کب تکلیف اٹھاتا

تو از دوست گر عاقلی بر مگرد — کہ دشمن نیارد نگاہ در تو کرد

اگر تو عقلمند ہے تو دوست سے نہ پھر — کیونکہ دشمن تیری طرف نگاہ نہ کر سکے گا

بناچار دشمن بدردش پوست — رفیقی کہ بر خود بیازرد دوست

چھوڑتا کہ دشمن کا ظلم اس کا پوست پھاڑے — جس رفیق نے کہ اپنے پر دوست کو آزردہ کیا

تو با دوست یکدل شو و یکسخن — کہ خود بیخ دشمن برآید ز بن

تو دوست کے ساتھ ایک دل اور ایک زبان ہو — کیونکہ دشمن کی جڑ خود بخود جڑ سے اکھڑ جائے گی

نپندارم این زشت نامی نکوست — بخوشنودی دشمن آزار دوست

میں نہیں سمجھتا کہ یہ بدنامی اچھی ہے — کہ دشمن کی خوشنودی کیلئے دوست کو آزردہ کیا

حکایت

یکی مال مردم بہ تلبیس خورد — چو برخاست لعنت بر ابلیس کرد

ایک شخص نے لوگوں کا مال فریب سے کھایا — جب اٹھا تو ابلیس پر لعنت کی!

چنین گفت ابلیس اندر رہی — کہ ہرگز ندیدم چنین ابلہی
ایک راہ میں شیطان نے یہ کہا — کہ میں نے ایسا بیوقوف کبھی نہیں دیکھا

ترا با من است از نہان آشتی — چرا تیغ پیکار برداشتی
تیری میری جب دل سے صلح ہے — تو پھر کیوں تو نے لڑائی کی تلوار اٹھائی

دریغ است فرمودۂ دیو زشت — کہ دست ملک بر تو خواند نوشت
افسوس ہے کہ شیطان کا کہا — فرشتوں کا ہاتھ تیرے اعمال نامہ میں لکھیگا

روا داری از جہل ناپاکیت — کہ پاکان نویسند ناپاکیت
تو اپنی جہالت اور ناپاکی سے جائز سمجھتا ہے — کہ پاک (یعنے فرشتے) تیری ناپاکی لکھیں!

طریقی بدست آر و صلحی بجوی — شفیعی برانگیز و عذری بگوی
راہ راست حاصل کر اور صلح ڈھونڈ — ایک شفاعت کرنیوالا کھڑا کر اور معذرت کر

کہ یک لحظہ صورت نہ بندد امان — چو پیمانہ پر شد بدور زمان
ایک لمحہ کے لئے بھی پناہ کی صورت ہو گی — جب گردش زمانہ سے تیری زندگی کا پیمانہ پر ہو گا

وگر دست قوت نداری بکار — چو بیچارگان دست زاری برار
اگر کام کرنیکی قوت تیرے ہاتھ میں نہیں ہے — تو عاجزوں کی طرح فریاد کا ہاتھ اٹھا (توبہ کر)

وگر رفت از اندازہ بیرون بدی — چو گفتی کہ بد رفت نیک آمدی
اور اگر بد اعمالیاں حد سے تجاوز ہو گئیں — جب تو نے توبہ کر لی بدی معاف ہوئی تو نیک ہو گیا

فراشو چو بینی در صلح باز — کہ ناگاہ در توبہ گردد فراز
جب تو صلح کا دروازہ کھلا دیکھے تو آگے جا — کیونکہ توبہ کا دروازہ ناگہ بند ہو جائیگا

مرو زیر بار گناہ ای پسر — کہ حمال عاجز بود در سفر
اے لڑکے گناہوں کے بوجھ کے نیچے نہ جا — کیونکہ بوجھ اٹھانیوالا سفر میں عاجز ہوتا ہے

پی نیکمردان بباید شتافت — کہ ہر کہ این سعادت طلب کرد یافت
نیک مردوں کے پیچھے دوڑنا چاہیئے — کیونکہ جس کسی نے یہ سعادت طلب کی پائی

ولیکن تو دنبال دیو خسی — ندانم کہ در صالحان چون رسی
لیکن تو کمینے شیطان کے پیچھے ہے — میں نہیں جانتا کہ نیک لوگوں میں کیونکر پہنچیگا!

پیمبر کسی را شفاعت گر است — کہ بر جادہ شرع پیغمبر است
پیغمبر اس کا شفیع ہو گا — کہ جو پیغمبر کی شریعت کے راہ پر ہے

رہ راست رو تا بمنزل رسی	تو بر رہ نہ زین قبل واپسی
سیدھی راہ چل تاکہ منزل پر پہنچے	تو راستہ پر نہیں ہے اسلئے پیچھے رہ گیا
چو گاو یکہ عصّار چشمش ببست	دوان تا بشب شب ہم آنجا کہ ہست
اس بیل کی مانند کہ جس کی آنکھیں تیلی نے بند کیں	رات بھر دوڑتا ہے پھر رات کو اسی جگہ پر ہے
حکایت	
گل آلودۂ راہِ مسجد گرفت	ز بختِ نگون طالع اندر شگفت
ایک گنہگار نے مسجد کی راہ پکڑی	اپنے بخت سرنگون کی وجہ سے تعجب میں تھا
یکی زجر کردش کہ تبّت یداک	مرو دامن آلودہ در جائی پاک!
ایک شخص نے اس کو جھڑکا کہ تیرے ہاتھ ہلاک ہوں	گناہوں کے ساتھ پاک جگہ پر نہ جا
مرا رقتی در دل آمد برین	کہ پاکست و خرّم بہشتِ برین
مجھے اس حال پر رقت پیدا ہوئی	کہ بہشت بریں پاک اور سرسبز ہے
در آن جائی پاکان امیدوار	گل آلودۂ معصیت را چہ کار
اس جگہ جہاں کہ پاک لوگ امیدوار ہیں	گناہ کی مٹی سے بھرے ہوئے کا وہاں کیا کام
بہشت آن ستاند کہ طاعت برد	کرا نقد باشد بضاعت برد
بہشت وہ لیگا جو اللہ کی اطاعت کریگا	جس کے پاس نقدی ہوگی وہی اسباب خریدیگا
مکن دامن از گرد ذلّت بشوئی	کہ ناگہ ز بالا ببندد جوئی!
سستی نہ کر دامن کو گناہ کی آلودگی سے دھو ڈال	کیونکہ ناگہ نہر کو اوپر سے بند کردینگے
مگو مرغ دولت ز قیدم بجست	ہنوزش سررشتہ داری بدست
مت کہو کہ دولت کا پرندہ (جوانی) میری قید سے بھاگا	ابھی اس کا سررشتہ (توبہ) کی طاقت تیری ہاتھ میں ہے
وگر دیر شد گرم رو باش و چست	ز دیر آمدن غم ندارد درست
اگر دیر ہوگئی ہے تو تیز رفتار اور چست ہو	کیونکہ اچھی کے دیر سے آنے میں کوئی غم نہیں
ہنوزت اجل دست خواہش نبست	بر آور بدرگاہِ دادار دست
قضا نے ابھی تیری خواہش کے ہاتھ نہیں باندھے	اللہ تعالےٰ کی درگاہ میں توبہ کیلئے ہاتھ اٹھا
مخسپ ای گنہ کردہ خفتہ خیز!	بعذر گنہ آب چشمی بریز!
اے گنہگار غفلت نہ کر نہ سو اور اٹھ	گناہ کے عذر میں آنکھوں سے پانی بہا
چو حکم ضرورت بود کآبروی	بریزند باری برین خاک کوی
جب حکم خدا سے قیامت میں ضروری ہوگا کہ گنہگاروں کی آبرو	بہائیں گے تو اس دنیا میں تو اپنی آبرو بہا

در آبت نماند شفیع آر پیش	کسی را کہ ہست آبرو از تو بیش
اور اگر تیری آنکھوں میں (و سنسے) پانی نہ رہے تو شفاعت کرنیوالا کہ جس کی عزت (اللہ کی درگاہ) میں تجھ سے زیادہ ہے	
بقہر ار براند خدای از درم	روان بزرگان شفیع آورم
اگر اللہ تعالےٰ مجھکو غصہ سے اپنے دروازہ سے نکالدیگا	تو میں بزرگوں کی روحوں کو شفاعت کیلئے لاونگا

حکایت

ہمی یادم آید ز عہدِ صغر	کہ عیدی برون آمدم با پدر
مجھ کو بچپن کے زمانہ سے یاد آتا ہے	کہ ایک عید کو میں باپ کے ساتھ باہر گیا
بباز یچہ مشغول مردم شدم	در آشوبِ خلق از پدر گم شدم
کھیل کی وجہ سے میں آدمیوں میں مشغول ہو گیا	لوگوں کی پریشانی (ہجوم) کی وجہ سے میں باپ سے گم ہو گیا
برآوردم از ہول و دہشت خروش	پدر ناگہانم بمالید گوش
خوف اور ڈر سے میں نے شور مچایا	باپ نے ناگہاں میرے کان ملے
کہ ای شوخ چشم آخرت چند بار	بگفتم کہ دستم ز دامن مدار
کہا اے شریر آخر میں نے تجھے کئی بار	کہا کہ ہاتھ میرے دامن سے نہ چھوڑ
بہ تنہا نداند شدن طفلِ خورد	کہ مشکل بود راہِ نادیدہ برد
چھوٹا لڑکا اکیلا جانا نہیں جانتا	کیونکہ ان دیکھے راہ چلنا مشکل ہوتا ہے
تو ہم طفلِ راہی بسعی ای فقیر	برو دامنِ نیکمردان بگیر
اے فقیر تو بھی راستہ کا لڑکا ہے کوشش سے	جا اور نیک مردوں کا دامن پکڑ!
مکن با فرومایہ مردم نشست	چو کردی ز ہیبت فروشوئی دست
کمینہ لوگوں کے پاس نہ بیٹھ	جب تو بیٹھے تو اپنے وقار سے ہاتھ دھوئے
بفتراک پاکان در آویز چنگ	کہ عارف ندارد ز دریوزہ ننگ
پاک لوگوں کے شکاربند میں (ہاتھ پنجہ) لگا	کیونکہ فقیر کو گدائی سے شرم نہیں ہے
مریدان بقوت ز طفلان کم اند	مشائخ ز دیوار مستحکم اند
مرید طاقت میں لڑکوں سے کم ہیں	اور پیران طریقت دیوار کی طرح مضبوط ہیں
بیاموز رفتار زان طفلِ خورد	کہ چون استعانت بدیوار برد
تو اس چھوٹے لڑکے سے رفتار سیکھ	کہ کیونکر اس نے دیوار کے سہارے چلنا سیکھا
ز زنجیر ناپارسایان برست	کہ در حلقۂ پارسایان نشست
وہ ناپارسا لوگوں کی قید سے چھوٹ	جو کہ نیک لوگوں کی مجلس میں بیٹھا

اگر حاجتی داری این حلقه گیر	که سلطان ازین در ندارد گذیر
اگر تجھے کوئی حاجت ہے تو یہ حلقہ اختیار کر	کیونکہ بادشاہ کو بھی سوائے اس در کے چارہ نہیں
برو خوشه چین باش سعدی صفت	که گرد آوری خرمن معرفت
جا اور سعدی کی طرح خوشہ چننے والا بن	کیونکہ تو معرفت کا خرمن اکٹھا کرے گا

حکایت مست خرمن سوز

ایک خرمن جلانے والے مست کی حکایت

یکی غله مرداد مه توده کرد	ز تیمار دی خاطر آسوده کرد
ایک شخص نے فصل خریف کا تودہ لگایا	اور دی مہینہ کی تیمارداری سے دلکو فارغ کیا
شبی مست شد آتشی برفروخت	نگون بخت کالیوه خرمن بسوخت
ایک رات مست ہوگیا اور آگ روشن کی	بیوقوف بدبخت نے انبار کو جلا دیا
دگر روز در خوشه چیدن نشست	که یک جو ز خرمن نماندش بدست
دوسرے دن خوشہ چننے کے لئے بیٹھا	ایک جو بھی خرمن میں سے اس کے ہاتھ نہ لگا
چو سرگشته دیدند درویش را	یکی گفت پرورده خویش را
جب لوگوں نے درویش کو پریشان دیکھا	ایک شخص نے اپنے لڑکے سے کہا
نخواهی که گردی چنین تیره روز	بدیوانگی خرمن خود مسوز
اگر تو نہیں چاہتا کہ اس طرح ایک دن بدبخت نہ بنے	تو دیوانہ پن سے اپنے خرمن کو نہ جلا
گر از دست شد عمرت اندر بدی	تو آنی که در خرمن آتش زدی
اگر تیرے ہاتھ سے تیری عمر بدی میں گذری	تو تو وہ ہے جس نے خرمن میں آگ لگائی
فضاحت بود خرمن اندوختن	پس از خرمن خویشتن سوختن
رسوائی ہوتی ہے دوسرے کے خرمن کا اکٹھا کرنا	اپنے خرمن کو آگ لگانے کے بعد
مکن جان من تخم دین و زر داد	مده خرمن نیکنامی بباد
میری جان دین کے تخم کو برباد نہ کر انصاف اختیار کر	نیکنامی کے خرمن کو برباد نہ کر
چو برگشته بختی در افتد به بند	از و نیکبختان بگیرند پند
جب کوئی برگشتہ بخت قید میں مبتلا ہوتا ہے	تو اس سے نیک آدمی نصیحت حاصل کرتے ہیں
تو پیش از عقوبت در عفو کوب	که سودی ندارد فغان زیر چوب
تو عذاب سے پہلے معافی کا دروازہ کھٹکھٹا	کیونکہ سزا کے وقت رونا کوئی فائدہ نہیں رکھتا

بر آر از گریبان غفلت سرت — کہ فردا نماند خجل در برت

گریبان غفلت سے اپنا سر اٹھا — تا کہ کل قیامت کے دن تیری بغل شرمندہ نہ ہو

حکایت

یکی متفق بود بر منکری! — گذر کرد بر وی نکو محضری!

ایک شخص ایک فعل بد کا مرتکب ہوتا — کہ اس کے پاس سے ایک نیک آدمی گذرا

نشست از خجالت عرق کردہ روی — کہ آیا خجل گشتم از شیخ کوی

شرمندگی سے چہرہ کو تر کر کے بیٹھا — کہ آیا میں محلہ کے شیخ سے شرمندہ ہوا

شنید این سخن پیر روشن روان — بر او بر بشورید و گفت ای جوان

اس بات کو روشن ضمیر بوڑھے نے سنا — اس پر خفا ہوا اور کہا

نیاید ہمی شرمت از خویشتن — کہ حق حاضر و شرم داری ز من!

تجھ کو اپنے آپ سے شرم نہیں آتی — کہ خدا حاضر ہے اور شرم مجھ سے کرتا ہے

نیاسائی از جانب ہیچ کس — برو جانب حق نگہدار و بس

کسی کی طرف سے تو آسودہ نہ ہوگا — جا اور اللہ تعالے پر بھروسہ رکھ اور بس

چنان شرم دار از خداوند خویش — کہ شرمت ز بیگانگانست و خویش

اپنے اللہ تعالے سے اس طرح شرم کر — کہ جس طرح تجھ کو اپنے اور بیگانوں سے شرم ہے

حکایت

زلیخا چو گشت از می عشق مست — بداماں یوسف در آویخت دست

زلیخا جب عشق کی شراب سے مست ہوئی — تو حضرت یوسف علیہ السلام کے دامن میں ہاتھ ڈالا

چنان دیو شہوت رضا دادہ بود — کہ چون گرگ در یوسف افتادہ بود

شہوت کے دیو نے اس طرح رضا دی تھی — کہ بھیڑیے کی طرح یوسف علیہ السلام کے دیتے تھی

بتی داشت بانوی مصر از رخام — برو معتکف بامدادان و شام

مصر کی بی بی (زلیخا) ایک سنگ مرمر کا بت رکھتی تھی — اور صبح و شام اس کی پرستش کیا کرتی تھی

در آن لحظہ رویش بپوشید و سر — مبادا کہ زشت آیدش در نظر

اس وقت اس بت کا سر اور منہ چھپا دیا — شاید اس بت کو برا معلوم ہوا

غم آلودہ یوسفؑ بکنجی نشست — بسر بر ز نفس ستمگارہ دست

غمگین ہو کر یوسفؑ ایک گوشہ میں بیٹھ گئے — نفس ستمگار کے ہاتھوں ہاتھ سر پر رکھا

زلیخا دو دستش ببوسید و پای — کہ ای سست پیمان و سرکش درآی

زلیخا نے ان کے دونو ہاتھ اور پاؤں چومے — کہا اے سرکش اور سست اقرار والے آ

بسندان دلی روئی در هم مکش | به تندی پریشان مکن وقت خویش
سنگدلی سے بیزار نہ ہو | اور غصہ سے خوش وقت کو پریشان مت کر

روان گشتش از دیده بر چهره جوی | که بر گردد ناپاکی از من مجوی
حضرت یوسف کی آنکھوں سے چہرہ پر آنسو جاری ہو گئے | کہا کہ ہٹ جا اور مجھ سے برائی نہ ڈھونڈ

تو در روی سنگی شدی شرمسار | مرا شرم ناید ز پروردگار
تو ایک پتھر سے شرمندہ ہوئی | اور مجھے پروردگار سے شرم نہ آئے

چه سود از پشیمانی آید بکف | چو سرمایهٔ عمر کردی تلف!
کیا فائدہ اگر پشیمانی ہاتھ میں آئے | جب کہ تو نے عمر کا سرمایہ ضائع کر دیا

شراب از پی سرخروئی خورند | وز و عاقبت زرد روئی برند
شراب سرخ روئی کے لئے پیتے ہیں | لیکن اس سے عاقبت میں شرمندگی اٹھاتے ہیں

بعذر آوری خواهش امروز کن | که فردا نماند مجال سخن!
آج کے دن معذرت کے لئے خواہش کر | کیونکہ کل بات کرنے کی طاقت نہ رہے گی

حکایت

پلیدی کند گربه بر جای پاک | چو زشتش نماید بپوشد بخاک
بلی پاک جگہ پر پلیدی (پاخانہ) کر دیتی ہے | لیکن جب اس کو برا معلوم ہوتا ہے تو مٹی کو چھپا دیتی ہے

تو آزادی از ناپسندیدها | نترسی که بر وی فتد دیدها
تو برے افعال سے آزاد ہے | تو نہیں ڈرتا کہ اسے دیکھیں گے

بر اندیش ز آن بندهٔ پر گناه | که در خواجه آبق شود چند گاه
اس غلام گنہگار کی نسبت خیال کر | جو کچھ عرصہ مالک سے بھاگ جائے

اگر باز گردد بصدق و نیاز | بزنجیر بندش نیارند باز
اگر عاجزی اور سچائی سے واپس آ جائے | تو اس کو زنجیر اور قید سے واپس نہ لائیں

بکین آوری با کسی بر ستیز! | که از وی گزیرت بود یا گریز
دشمنی سے اس کے ساتھ لڑ | کہ اس سے بھاگ کر تو بچ سکے

کنون کرد باید عمل را حساب | نه وقتی که منشور گردد کتاب
اپنے اعمال کا حساب اب کرنا چاہیے | نہ کہ اس وقت جبکہ نامہ اعمال ظاہر ہو جائے

کسی گرچه بد کرد هم بد نکرد | که پیش از قیامت غم خود بخورد
اس شخص نے اگرچہ برا کیا لیکن پھر بھی برا نہ کیا | کہ قیامت سے پہلے اپنا غم کھا لیا

گر آئینہ از آہ گردد سیاہ
اگر چہ آئینہ آہ سے سیاہ ہو جاتا ہے
شود روشن آئینۂ دل بہ آہ
لیکن دل کا آئینہ آہ سے روشن ہوتا ہے

بترس از گناہان خویش این نفس
اس وقت اپنے گناہوں سے ڈر
کہ روز قیامت نترسی ز کس
تاکہ قیامت کے دن تو کسی سے نہ ڈرے

حکایت

غریب آمدم در سواد حبش
شہر حبش میں مسافر کے طور پر آیا
دل از دہر فارغ سر از عیش خوش
دل جہان سے بے پرواہ اور سر عیش سے خوش

برہ بر یکی دکہ دیدم بلند
راستہ میں میں نے ایک اونچی جگہ پر دیکھا
تنی چند مسکین بر و پای بند
کہ چند غریب آدمی اسیر قید تھے

بسیچ سفر کردم اندر نفس
میں نے اسی وقت سفر کا ارادہ کیا
بیابان گرفتم چو مرغ از قفس
میں نے جنگل کا راستہ لیا جیسے پرندہ قفس سے نکلتا ہے

یکی گفت کین بندیان شب روند
ایک شخص نے کہا کہ یہ قیدی چور ہیں
نصیحت نگیرند و حق نشنوند
نصیحت قبول نہیں کرتے اور سچی بات نہیں سنتے

چو بر کس نماند ز دستت ستم
جب تیرے ہاتھوں سے کسی پر ظلم باقی نہ رہ گیا ہو
ترا گر جہان شحنہ گیرد چہ غم
تو تجھکو اگر جہان کا حاکم پکڑلے تو کیا ڈر ہے

نکونام را کس نگیرد اسیر
نیک نام آدمی کو کوئی گرفتار نہیں کرتا
بترس از خدا و مترس از امیر
خدا سے خوف کر اور حاکم سے نہ ڈر

نیاورد عامل غش اندر میان
اگر عامل نے بددیانتی نہیں کی
نیندیشد از رفع دیوانیان
تو محاسبوں کے حساب پرتال کرنے سے نہیں ڈرتا

وگر عفتش را فریب ست زیر
اگر اس کی پاکدامنی کے نیچے فریب ہے
زبان حسابش نگردد دلیر
تو اس کی زبان حساب کے وقت دلیر نہ ہوگی

چو خدمت پسندیدہ آرم بجای
جب میں پسندیدہ خدمت سرانجام دوں
نیندیشم از دشمن تیرہ رای
تو ناقص عقل والے دشمن سے خوف نہ کھاؤں

اگر بندہ کوشش کند بندہ وار
اگر بندہ بندے کی طرح کوشش کرے
عزیزش بدارد خداوندگار
تو اللہ تعالے اس کو عزیز رکھے

وگر کند رایست در بندگی
اور اگر بندگی میں ناقص عقل ہے
ز جانداری افتد بخربندگی
تو انسانوں کی خدمتگاری سے نکلکر گدھوں کی خدمت پر مقرر ہوے

قدم پیش نہ کز ملک بگذری ‌ ‌ ‌ ‌ کہ گر باز مانی ز دد کمتری!

قدم آگے رکھ تاکہ فرشتوں سے بھی زیادہ فضیلت پاؤ ‌ ‌ اگر پیچھے رہیگا تو درندوں سے بھی زیادہ کمتر ہے

حکایت

یکی را بچوگان شہ دامغان ‌ ‌ ‌ ‌ بزد تا چو طبلش بر آمد فغان!

دامغاں کے بادشاہ نے ایک شخص کو چوگان سے ‌ ‌ مارا اور اس نے ڈھول کی طرح فغان کی

شب از بیقراری نیارست خفت ‌ ‌ ‌ ‌ برو پارسائی گذر کرد و گفت

رات بھر بیقراری سے نہ سو سکا ‌ ‌ اس کے پاس سے ایک پارسا گذرا اور کہا

بشب گر ببردی بر شحنہ سوز ‌ ‌ ‌ ‌ گناه آبرویش نبردی بروز

رات کو اگر کوتوال کے پاس زاری کرتا ‌ ‌ (تو) گناه اس کی آبرو کو دن کو نہ مٹاتا

کسی روز محشر نگردد خجل ‌ ‌ ‌ ‌ کہ شبہا بدرگہ برد سوز دل

وہ شخص قیامت کے دن ذلیل نہ ہوگا ‌ ‌ جو راتوں کو اللہ کی درگاہ میں سوز دل لیجاتا ہے

اگر ہوشمندی ز داور بخواه ‌ ‌ ‌ ‌ شب توبہ تقصیر روز گناه

اگر تو عقل مند ہے تو اللہ تعالے سے چاہ ‌ ‌ توبہ کی رات کو روز گناہ کی تقصیر کی معافی

ہنوز از سر صلح داری چہ بیم ‌ ‌ ‌ ‌ در عذر خواہان نہ بندد کریم

اگر اب بھی تیرا صلح کا ارادہ ہے تو کیا ڈر ‌ ‌ اللہ تعالے عذر چاہنے والوں کا دروازہ بند نہیں کرتا

لطیفی کہ آوردت از نیست ہست ‌ ‌ ‌ ‌ عجب گر بیفتی نگیردت دست

وہ لطیف (پاک) جو تجھکو نیستی سے ہستی میں لایا ‌ ‌ تعجب ہے اگر تو گرے تو وہ تیرا ہاتھ نہ پکڑے

اگر بندهٔ دست حاجت بر آر ‌ ‌ ‌ ‌ وگر شرمسار آب حسرت ببار

اگر تو بندہ ہے تو حاجت کیلئے ہاتھ بلند کر ‌ ‌ اگر تو شرمندہ ہے تو افسوس کے آنسو بہا

نیامد برین در کسی عذر خواه ‌ ‌ ‌ ‌ کہ سیل ندامت نشستش گناه

اس دروازہ پر کوئی ایسا عذر خواہ نہ آیا ‌ ‌ کہ اس کی ندامت کے سیلاب نے اسکے گناہ نہ دھوئے

نریزد خدا آبروی کسی ‌ ‌ ‌ ‌ کہ ریزد گناه آب چشمش بسی

اللہ تعالے اس شخص کی آبرو نہیں بہاتا ‌ ‌ جو گناہوں کی پشیمانی سے بہت ڈرتا ہے

حکایت

بصنعا درم طفلی اندر گذشت ‌ ‌ ‌ ‌ چہ گویم کز انم چہ بر سر گذشت

قصبہ صنعا میں میرا ایک لڑکا فوت ہو گیا ‌ ‌ میں کیا کہوں کہ اس صدمہ سے مجھ پر کیا گذری

قضا نقش یوسف جمالی نکرد ‌ ‌ ‌ ‌ کہ ماہی گورش چو یونس نخورد

قضا نے کسی یوسف جمال کا نقش نہ بنایا ‌ ‌ کہ قبر کی مچھلی نے اس کو یونس علیہ السلام کی طرح نہ کھایا

دریں باغ سروی نیاید بلند
کہ بادِ اجل بیخش از بن نکند
اس باغ (دنیا) میں کوئی ایسا بلند سرو پیدا نہ ہوا
کہ اجل کی ہوا نے اس کی جڑ کو جڑ سے نہ اکھاڑا ہو

عجب نیست بر خاک اگر گل شگفت
کہ چندیں گل اندام در خاک خفت
تعجب نہیں اگر پھول مٹی پر شگفتہ ہوں
کیونکہ کتنے ہی گل اندام خاک میں سوئے

بدل گفتم ای ننگِ مردان بمیر
کہ کودک رود پاک آلودہ پیر
مینے دل سے کہا کہ اے جوانمردوں کیلئے باعث شرم مرجا
کہ لڑکا تو پاک جائے اور بوڑھا گناہ سے آلودہ

ز سودا و آشفتگی بر قدش
برانداختم سنگی از مرقدش
دیوانگی اور پریشانی سے اس کے قد پر سے
ایک پتھر میں نے اس کی قبر پر سے اٹھایا!

ز ہولم در آنجای تاریک و تنگ
بشورید حال و بگردید رنگ
اس تنگ اور اندھیری جگہ میں خوف سے
میرا حال پریشان ہوگیا اور رنگ بدل گیا!

چو باز آمدم زاں تغیر بہوش
ز فرزند دلبندم آمد بگوش
جب میں اس پریشانی سے ہوش میں آیا
تو میرے فرزند دلبند کی آواز میرے کان میں آئی

گرت وحشت آمد ز تاریک جای
بہش باش و با روشنائی درای
اگر تجھ اندھیری جگہ سے وحشت ہوئی
تو ہوش کر اور روشنائی کے ساتھ آ

شبِ گور خواہی منور چو روز
ازیں جا چراغِ عمل بر فروز
اگر تو چاہتا ہے کہ قبر کی رات دن کی طرح منور ہو
تو اس جگہ سے چراغ عمل کو روشن کر

تنِ کارکن می بلرزد ز تب
مبادا کہ نخلش نیارد رطب
باغبان کا بدن تب سے کانپتا ہے
شاید ایسا نہ ہو کہ اس کے درخت میں خرما نہ لگے

گروہی فراواں طمع ظن برند
کہ گندم نیفشاندہ خرمن برند
بہت سے پر طمع لوگ گمان کرتے ہیں
کہ گندم نہ بوئیں اور خرمن حاصل کریں

بر آں خورد سعدی کہ بیخی نشاند
کسی برد خرمن کہ تخمی فشاند
سعدی پھل اسی نے کھایا جس نے درخت لگایا
اس نے خرمن حاصل کیا جس نے بیج بویا

باب دہم (۱۰) در مناجات

دسواں باب دعا کے بیان میں

بیا تا بر آریم دستی ز دل
کہ نتواں بر آورد فردا ز گل
آ تا کہ (دعا کے لئے) دل سے ہاتھ اٹھائیں
کیونکہ کل (مرنے کے بعد) مٹی سے نہ اٹھا سکیں گے

بہ فصل خزان در نہ بینی درخت	کہ بی برگ ماند ز سرمای سخت
خزاں کے موسم میں تو نہیں دیکھتا کہ درخت	بے پتوں کے رہ جاتا ہے سردی کی سختی سے
برآرد تہی دستہای نیاز	ز رحمت نگردد تہیدست باز
عاجزی کے ہاتھوں کو خالی اٹھاتا ہے	(لیکن) رحمت الٰہی سے پھر خالی ہاتھ نہیں پھرتا
مپندار ازین در کہ ہرگز نہ بست	کہ نومید گردد برآوردہ دست
اس دروازہ سے جو کہ کبھی بند نہیں ہوا یہ خیال نہ کر	کہ جو ہاتھ اٹھائے وہ ناامید واپس ہوا
ہمہ طاعت آرند و مسکین نیاز	بیا تا بدرگاہ مسکین نواز!
سب لوگ عبادت کرتے ہیں اور غریب عاجزی کرتا ہے	آتا کہ مسکین کو سرافراز کرنے والے کی درگاہ میں
چو شاخ برہنہ برآریم دست	کہ بی برگ ازین بیش نتوان نشست
شاخ برہنہ کی طرح ہاتھ اٹھائیں	کیونکہ اس سے زیادہ بے سروسامان نہیں بیٹھ سکتے
خداوندگارا نظر کن بجود	کہ جرم آمد از بندگان در وجود
اے پروردگار مہربانی کے ساتھ نظر کر	کہ بندوں سے گناہ کا جرم سرزد ہوتا ہے
گناہ آید از بندۂ خاکسار	بامید عفوی خداوندگار
خاکسار بندہ سے گناہ ہوتا ہے	(لیکن) مالک حقیقی کے معاف کرنے کی امید پر
کریما برزق تو پروردہ ایم	بانعام و لطفت تو خو کردہ ایم
اے کرم والے تیرے رزق سے ہم نے پرورش پائی ہے	تیری مہربانی اور انعام کی ہمیں عادت ہے
گدا چون کرم بیند و لطف و ناز	نگردد ز دنبال بخشندہ باز
فقیر جب کرم مہربانی اور ناز دیکھتا ہے	تو پھر بخشش کرنے والے کا پیچھا نہیں چھوڑتا
چو ما را بدنیا تو کردی عزیز	بہ عقبی ہمین چشم داریم نیز
جب تو نے دنیا میں ہمیں عزت بخشی (اشرف بنایا)	تو عقبیٰ میں بھی ہمیں تجھ سے امید ہے
عزیزی و خواری تو بخشی و بس	عزیز تو خواری نہ بیند ز کس
رسوائی اور عزت تو ہی بخشتا ہے اور بس	عزت دیا ہوا تیرا خواری نہیں دیکھتا
خدایا بعزت کہ خوارم مکن	بذل گناہ شرمسارم مکن!
اے خدا تجھ کو اپنی عزت کی قسم مجھ کو ذلیل نہ کر	گناہ کی ذلت سے مجھے شرمندہ نہ کر
مسلط مکن چون منی بر سرم	ز دست تو بہ گر عقوبت برم
میرے جیسے کو میرے سر پر غالب نہ کر	اس سے بہتر ہے کہ میں تیرے ہاتھ سے عذاب اٹھاؤں

بگیتی بتر زین نباشد بدی
دنیا میں اور اس سے زیادہ برائی کوئی نہ ہوگی
جفا بردن از دست ہمچو خودی
اپنے جیسے کے ہاتھوں سے تکلیف اٹھانے کے

مرا شرمساری ز روی تو بس
مجھے تیرے سامنے شرمندہ ہونا بس ہے
دگر شرمسارم مکن پیش کس
پھر مجھکو کسی اور کے سامنے شرمسار نہ کر

گرم بر سر افتد ز تو سایۂ
اگر میرے سر پر تیرا سایہ ہو
سپہرم بود کمترین پایۂ!
تو آسمان کا مرتبہ بھی مجھ سے کم ہو

اگر تاج بخشی سر افرازدم
اگر تو تاج بخشے تو مجھے سربلندی ہو
تو بردار تا کس نیفگند از دم
تو بلند کرتا کہ پھر مجھکو کوئی گرا نہ سکے

حکایت

تنم می بلرزد چو یاد آورم
جب میں یاد کرتا ہوں تو میرا بدن کانپتا ہے
مناجات شوریدۂ در حرم
ایک عاشق کی دعا کعبۃ اللہ میں

کہ می گفت با حق بزاری بسی
اللہ تعالیٰ سے بہت رو کر کہتا تھا
میفگن کہ دستم نگیرد کسی
نہ گرا کہ میرا ہاتھ کوئی نہ پکڑے

بلطفم بخوان یا بران از درم
مہربانی سے مجھکو بلا یا مجھے اپنے دروازہ سے نکالدے
ندارد بجز آستانت سرم
میرا سر تیرے آستانہ کے سوا در کچھ نہیں رکھتا

تو دانی کہ مسکین بیچارہ ایم
تو جانتا ہے کہ ہم مسکین اور عاجز ہیں
فرو ماندہ بانفس امارہ ایم
اور اپنے نفس سرکش سے مغلوب ہیں

نمی تازد این نفس سرکش چنان
یہ نفس سرکش اس طرح سے نہیں دوڑتا
کہ عقلش تواند گرفتن عنان
کہ عقل اس کی باگ کو پکڑ سکے

کہ با نفس و شیطان بر آید بزور
کون نفس اور شیطان پر زور سے غالب آئے
نبرد پلنگان نیاید ز مور
شیروں کی لڑائی چیونٹی سے نہیں ہو سکتی

بمردان راہت کہ راہی بدہ
تجھے اپنی راہ کے مردوں کی قسم راستہ دے
وزین دشمنانم پناہی بدہ
اور ان دشمنوں سے مجھے پناہ دے

خدایا بذات خداوندیت
اے خدا تو اپنی ذات خداوندی کی طفیل
باوصاف بے مثل و مانندیت
اور اپنے بے مثل و بے نظیر اوصاف کی طفیل

بلبیک حجاج بیت الحرام
بیت الحرام کے حاجیوں کی لبیک کی طفیل
بمدفون یثرب علیہ السلام
اور یثرب زمین کے مدفون حضور ؐ کی طفیل

بہ تکبیر مردان شمشیر زن	کہ مرد وغا را شمارند زن
شمشیر چلانیوالے جوانمردوں کی تکبیر کی طفیل	کہ جو لڑنے والے آدمی کو عورت سمجھتے ہیں
بطاعات پیران آراستہ	بصدق جوانان نوخاستہ
اور متشرع بزرگوں کی برکت سے	اور نوجوانوں کے صدق اعتقاد کی برکت سے
کہ ما را در آن ورطۂ یک نفس	ز ننگ دو گفتن بفریاد رس
کہ ہمیں اس ایک لمحہ کے بھنور میں (دم نزع)	دوئی کا کلمہ کہنے کی شرم سے (شرک) مدد کو پہنچ
امیدست از آنان کہ طاعت کنند	کہ بی طاعتان را شفاعت کنند
ان لوگوں سے امید ہے جو کہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں	کہ بے اطاعت لوگوں کی سفارش کریں
بپاکان کز آلایشم دور دار	وگر زلتی رفت معذور دار
اپنے پاک لوگوں کی برکت سے مجھے گناہوں سے بچا	اگر کوئی لغزش ہو تو معذور رکھ
بہ پیران پشت از عبادت دوتا	ز شرم گناہ دیدہ بر پشت پا
عبادت سے ٹیڑھی کمر ہوئے بزرگوں کی برکت سے	(جو) شرم گناہ سے سرنگون ہیں
کہ چشمم ز روی سعادت مبند	زبانم بوقت شہادت مبند
میری آنکھوں سے نیکی کے چہرہ کو بند نہ کر	اور میری زبان کو حالت مرگ میں بند نہ کر
چراغ یقینم فرا راہ دار	ز بد کردنم دست کوتاہ دار
چراغ یقین کو میری راہ کے سامنے رکھ	اور بدی کرنے سے میرے ہاتھوں کو کوتاہ رکھ
بگردان ز نادیدنی دیدہ ام	مدہ دست بر ناپسندیدہ ام
نہ دیکھنے کے قابل چیزوں سے میری آنکھوں کو پھیر دے	اور نہ پسندیدہ افعال کی مجکو طاقت نہ دے
من آن ذرہ ام در ہوائی تو نیست	وجود و عدم درظلامم یکیست
میں تیری دوستی میں وہ تنا ہوا ذرہ ہوں	کہ میرا ہونا اور نہ ہونا اندھیرے میں یکساں ہے
ز خورشید لطفت شعاعی بسم	کہ جز در شعاعت نہ بیند کسم
تیری مہربانی کے سورج کی ایک شعاع میرے لئے کافی ہے	کہ تیری شعاع کے بغیر مجکو کوئی نہیں دیکھ سکتا
بدی را نگہ کن کہ بہتر کس است	گدا را ز شاہ التفاتی بس است
ایک بُرے کی طرف نظر کر تا کہ بہتر ہو جائے	فقیر کے لئے بادشاہ کی ایک نظر ہی کافی ہے
مرا گر بگیری بانصاف و داد	بنالم کہ عفوت نہ این وعدہ داد
مجھے اگر تو انصاف اور عدل سے پکڑے گا	تو میں روؤنگا کہ مجھ سے تیرے عفو نے یہ وعدہ نہ کیا تھا

خدایا بذلت مران از درم — کہ صورت نہ بندد درِ دیگرم
اے خدا ذلت سے مجکو اپنے دروازہ سے نہ نکال — کیونکہ مجھے سوائے تیرے در کے اور کوئی دروازہ نہیں

ور از جہل غائب شدم روز چند — کنون کامدم در بروئم مبند
اگر میں جہالت سے چند دن تجھ سے غافل رہا — تو اب میں آیا ہوں مجھ پر دروازہ بند نہ کر

چہ عذر آرم از ننگ تردامنی — مگر عجز پیش آورم کای غنی!
گناہوں کی شرم سے میں کیا عذر پیش کروں — مگر میں عجز پیش کرتا ہوں کہ اے بے پرواہ

فقیرم بجرم گناہم مگیر — غنی را ترحم بود بر فقیر
میں محتاج ہوں مجھکو گناہ کے عوض نہ پکڑ — غنی کو فقیر پر رحم ہوتا ہے

چرا باید از ضعف حالم گریست — اگر من ضعیفم پناہم قویست
مجکو اپنے حال کی ضعیفی سے کیوں رونا چاہیئے — اگر میں کمزور ہوں تو میری پناہ تو مضبوط ہے

خدایا بغفلت شکستیم عہد — چہ زور آورد با قضا دستِ جہد
اے خدا غفلت سے میں نے عہد توڑ ڈالا — کوشش کا ہاتھ قضا سے کیا زور آزمائی کرے

چہ برخیزد از دستِ تدبیر ما — ہمین نکتہ بس عذرِ تقصیر ما
ہماری تدبیر کے ہاتھوں سے کیا ہو سکے — ہماری تقصیروں کے عذر کے لئے یہی نکتہ کافی ہے

ہمہ ہرچہ کردم تو برہم زدی — چہ قوت کند با خدائی خودی
جو کچھ میں نے ارادہ کیا تو نے توڑ ڈالا — خودی خدا کے ساتھ کیا زور کرے

نہ من سر ز حکمت بدر می برم — کہ حکمت چنین می رود بر سرم
میں تیرے حکم سے سر باہر نہیں لے جاتا ہوں — بلکہ تیرا حکم ہی اسی طرح میرے سر پر جاری ہے

حکایت

سیاہ چردہ را کسی زشت خواند — جوابی بگفتش کہ حیران بماند
ایک سیاہ رنگ کے آدمی کو ایک نے برا کہا — اس نے ایسا جواب اس کو دیا کہ حیران رہگیا

نہ من صورت خویش خود کردہ ام — کہ عیبم شماری کہ بد کردہ ام
میں نے اپنی صورت آپ نہیں بنائی — کہ تو اسے میرا عیب شمار کرتا ہے کہ میں نے برا کیا ہے

ترا با من از زشت رویم چہ کار — نہ آخر منم زشت و زیبا نگار
تجھ مجھے میرے اور میری شکل سے کیا کام — آخر میں اچھے اور برے نقش بنانیوالا نہیں ہوں

از آنم کہ بر سر نبشتی ز پیش — نہ کم گردم ای بندہ پرور نہ بیش
اس سے کہ جو کچھ کہ تو نے میری تقدیر میں پہلے ہی لکھدیا — اے بندہ کے پرورش کرنیوالے نہ میں کم ہوں نہ زیادہ

تو دانائی آخر کہ قادر نیم
تو جانتا ہے کہ آخر میں قادر نہیں ہوں
توانائی مطلق توئی من کیم
توانائے مطلق تو ہی ہے میں کون ہوں

گرم رہنمائی رسیدم بخیر
اگر تو مجھے راستہ دکھلائے تو میں بھلائی کو پہونچوں
وگر گم کنی بازمانَدم زسیر
اور اگر گمراہ کرے تو چلنے سے عاجز رہوں

جہان آفرین گرنہ یاری کند
جہان کو پیدا کرنے والا اگر مدد نہ کرے
کجا بندہ پرہیزگاری کند
تو بندہ پھر کہاں پرہیزگاری کرے

چہ خوش گفت درویش کوتہ دست
درویش مفلس نے کیا اچھا کہا
کہ شب توبہ کردو سحرگاہ شکست
جو کہ رات توبہ کرتا تھا اور صبح کو توڑ ڈالتا تھا

گر او توبہ بخشد بماند درست
اگر وہ (خدا) توبہ بخشے تو درست ہے
کہ پیمان ما بی ثبات است و سست
کیونکہ ہمارا وعدہ بے بنیاد اور کمزور ہے

بحقت کہ چشمم زباطل بدوز
تجھے اپنے حق کی قسم کہ میری آنکھوں کو ناحق سے بند کردے
بنورت کہ فردا بنارم مسوز
تجھے اپنے نور کی قسم کہ کل مجھے آگ میں نہ جلانا

ز مسکینیم روی در خاک رفت
خواری سے میرا منہ مٹی میں ملگیا (یعنے ذلیل ہوا)
غبار گنہ ہم بر افلاک رفت
اور میرے گناہوں کا غبار آسمان پر گیا

تو یک نوبت ای ابر رحمت ببار
اے خدا تو اپنی رحمت کا مینہ ہمیشہ برسا
کہ در پیش باران نپاید غبار
کیونکہ بارش کے سامنے غبار نہیں رہتا

ز جرمم درین مملکت جاہ نیست
میرے گناہوں کی وجہ سے اس مملکت میں میری عزت نہیں
و لیکن بملک دگر راہ نیست
اور لیکن دوسرے ملک کے لئے بھی راہ نہیں ہے

تو دانی ضمیر زبان بستگان !
تو خاموش لوگوں کے دلوں کا راز جانتا ہے
تو مرہم نہی بر دل خستگان
تو زخمیوں کے دلوں پر مرہم لگاتا ہے

مغی در بروی از جہان بستہ بود
ایک آتش پرست نے دنیا کو ترک کر دیا تھا
بتی را بخدمت میان بستہ بود
اور ایک بت کی خدمت کے لئے باندھی ہوئی تھی

پس از چند سال آن نکوہیدہ کیش
چند سال کے بعد اس بد مذہب کو
قضا حالتی صعبش آورد پیش
قضا نے ایک سخت مصیبت میں اس کو پھنسایا

بپای بت اندر بامید خیر
بت کے پاؤں پر بھلائی کی امید میں
بنالید بیچارہ بر خاک دیر
بتخانہ کی خاک پر بیچارہ روتا تھا

که درمانده ام دستگیر ای صنم!
بجان آمدم رحم کن بر تنم!
اے بت میں عاجز ہوں میرا ہاتھ پکڑ
میں عاجز ہوگیا ہوں میری حالت پر رحم کر

بزارید در خدمتش بارھا
که ہیچش بسامان نشد کارہا
بہت دفعہ وہ اس کی خدمت میں رویا
لیکن اس کے کاموں میں سے ایک کام بھی سرانجام نہ پایا

بتی چون برآرد مہمات کس
که نتواند از خود براندن مگس!
وہ بت کس طرح کسی کی حاجت روائی کرے
جو اپنے بدن پر سے مکھی بھی نہ اڑا سکے

برآشفت کای پای بند ضلال
بباطل پرستیدمت چند سال!
غصہ ہوا کہ اے گمراہی کے اسیر
ناحق میں نے تجھکو اتنے سال پوجا

مہمی که در پیش دارم برآر
وگرنہ بخواہم ز پروردگار
جو حاجت کہ مجھے درپیش ہے اسے پورا کر
اگر نہیں تو میں پروردگار سے طلب کروں

ہنوز ابت آلودہ رویش بخاک
که کامش برآورد یزدان پاک
ابھی وہ بت کے سامنے ہی عاجزی کر رہا تھا
کہ اس کا مقصد پروردگار نے پورا کر دیا

حقایق شناسی درین خیرہ شد
سر وقت صافی برو تیرہ شد
ایک حقیقت شناس اس سے حیران ہوگیا
اس کا روشن وقت اس پر سیاہ ہوگیا

که سرگشتہ دون یزدان پرست
ہنوزش سر از خمر بتخانہ مست
ایک کمینہ یزدان کی پرستش کرنے والا
کہ ابھی اس کا سر بتخانہ کے خم کے شراب ہو مست ہے

دل از کفر و دست از خیانت نشست
خدایش برآورد کامیکہ جست
دل کفر سے اور ہاتھ گناہوں سے اس نے نہیں دھویا
خدا نے اسکا مقصد پورا کر دیا جسکی اس کو تلاش تھی!

فرو رفتہ خاطر درین مشکلش
که پیغامی آمد بگوش دلش
اس کا دل ابھی اس مشکل میں گرفتار تھا
کہ اس کے دل کے کانوں کو ایک پیغام سنائی دیا

کہ پیش صنم پیر ناقص عقول
بسی گفت و قولش نیامد قبول
کہ اس بیوقوف بڈھے نے اس بت کے سامنے
بہت کہا لیکن اسکی دعا قبول نہ ہوئی

گر از درگہ ما شود نیز رد
پس آنگاہ چہ فرق از صنم تا صمد
اگر ہماری درگاہ سے بھی رد ہو جائے
پھر اس وقت صنم اور صمد میں کیا فرق ہوگا

دل اندر صمد باید ای دوست بست
کہ عاجز تر انداز صنم ہر کہ ہست
اے دوست دل کو صمد کے ساتھ لگانا چاہیئے
کیونکہ بت سے بھی زیادہ عاجز ہے جو کچھ کہ جہان میں ہے

محالست اگر سر برین در نہی — کہ باز آیدت دست حاجت تہی

مشکل اگر تو سر اس دروازہ پر رکھے — اور پھر تیرا دست حاجت خالی آئے

حکایت

شنیدم کہ مستی زتاب نبید — بمقصورۂ عابدی در دوید

سنا میں نے کہ ایک مست شراب کی گرمی کی وجہ سے — مسجد کے ایک حجرہ میں دوڑ گیا

بنالید بر آستان کرم — کہ یارب بفردوس اعلیٰ برم

بخشش کے آستانہ پر رویا — کہ اے رب بہشت بریں میں مجھ کو لے جا

موذن گریبان گرفتش کہ ہین — سگ و مسجدی فارغ از عقل و دین

موذن نے اس کا گریبان پکڑا کہ خبردار — کتا اور مسجد اے عقل اور دین سے خالی آدمی

چو شائستہ کردی کہ خواہی بہشت — نمی زیبدت ناز باروی زشت

تو نے کیا عمل نیک کیا ہے کہ بہشت چاہتا ہے — بری صورت کیساتھ مجکو ناز اچھے معلوم نہیں دیتے

عجب داری از لطف پروردگار — کہ باشد گنہگاری امیدوار

تو متعجب ہے کہ خدا کی مہربانی کا — ایک گنہگار امیدوار ہے

ترا می نگویم کہ عذرم پذیر! — درِ توبہ بازاست وحق دستگیر

میں تجھے نہیں کہتا کہ میرا عذر قبول کر — توبہ کا دروازہ کھلا ہے اور حقتعالےٰ ہاتھ پکڑنیوالا ہے

ہمی شرم دارم زلطفِ کریم — کہ خوانم گناہ پیش عفوش عظیم

میں اللہ تعالےٰ کی مہربانی سے یہ شرم رکھتا ہوں — کہ اس کے عفو کے سامنے اپنے گناہوں کو بڑا کہوں

کسی را کہ پیری درآرد زپای — چو دستش نگیرد نخیزد زجای

جس شخص کو کہ ضعیفی عاجز کر دیتی ہے — اگر کوئی شخص اسکا ہاتھ نہ پکڑے تو وہ جگہ سے نہ اُٹھے

من آنم زپائی اندر افتادہ پیر — خدایا بفضلت توام دستگیر

میں وہی بوڑھا کمزوری سے گرا ہوا ہوں — اے خدا تو اپنے فضل سے میرا ہاتھ پکڑ

نگویم بزرگی وجاہم بہ بخش — فرو ماندگی وگناہم بہ بخش

میں نہیں کہتا کہ مجھ کو مرتبہ اور بزرگی عطا فرما — میرے عجز اور گناہوں کو بخش

اگر یاری اندک زللی داندم — بنابخردی شہرہ گرداندم

اگر کوئی یار میری تھوڑی سی لغزش جانے — (تو) بے عقلی کے ساتھ مجھ کو مشہور کرے

تو بینا و ما خائف از یکدگر — کہ تو پردہ پوشی و ما پردہ در

تو دیکھنے والا ہے اور ہم ایکدوسرے سے ڈرنیوالے ہیں — کیونکہ تو پردہ پوش ہے اور ہم پردہ پھاڑنیوالے

برآورده مردم ز بیرون خروش	تو با بنده در پرده و پرده پوش
لوگوں نے باہر سے شور مچایا	لیکن تو بندہ کیساتھ پوشیدگی میں ہے اور پردہ پھاڑنیوالے
بنادانی از بندگان سرکشند	خداوندگاران قلم درکشند
بیوقوفی سے اگر غلام نافرمانی کرتے ہیں	تو مالک (مہربانی) سے معاف کردیتے ہیں
اگر جرم بخشی بمقدار جود	نماند گرفتاری اندر وجود
اگر تو اپنی بخشش کی مقدار کے مطابق گناہ بخشے	تو پھر کوئی گناہ وجود میں نہ رہے
وگر خشم گیری بقدر گناه	بدوزخ فرست و ترازو مخواه
اگر تو گناہوں کی مقدار کے مطابق غصہ ہو	تو پھر دوزخ میں بھیجدے اور حساب نہ کر
گرم دستگیری بجائی رسم	وگر بفکنی بر نگیرد کسم
اگر تو میرا ہاتھ پکڑے تو میں مرتبہ کو پہنچوں	اور اگر مجھکو تو چھوڑدے تو کوئی مجھکو نہ پکڑے
که زور آورد گر تو یاری دهی	که گیرد چو تو دستگاری دهی
اگر تو مدد کرے تو پھر کون مقابلہ کرے	اور جب تو رہائی دے تو پھر کون پکڑے
دو خواهند بودن بمحشر فریق	ندانم کدامان دهندم طریق
قیامت کے دن لوگوں دو گروہ ہونگے	میں نہیں جانتا کہ مجھکو کس فریق میں رکھیں گے
عجب گر بود راهم از دست راست	که از دست من جز کژی برنخاست
تعجب ہوگا اگر مجھ کو دائیں ہاتھ راہ دیں	کیونکہ میرے ہاتھ سے سوائے کجی کے اور کچھ نہیں ہوا
دلم میدهد وقت وقت این امید	که حق شرم دارد ز موی سپید
میرا دل دمبدم مجھکو یہ امید دلاتا ہے	کہ اللہ تعالے سفید بالوں سے شرم رکھتا ہے
عجب دارم از شرم دارد ز من	که شرمم نمی آید از خویشتن
مجھے تعجب ہے اگر وہ مجھ سے شرم رکھے	کیونکہ مجھے اپنے آپ سے شرم نہیں آتی
نه یوسف که چندین بلا دید و بند	چو حکمش روان گشت و قدرش بلند
کیا یوسف علیہ السلام نے اتنی مصیبت نہیں دیکھی	جب آپکی حکومت ہوئی اور آپکا مرتبہ بلند ہوگیا
گنه عفو کرد آل یعقوب را	که معنی بود صورت خواب را
تو آپنے یعقوب علیہ السلام کی آل کا گناہ معاف کردیا	کیونکہ اچھی شکل کی کچھ حقیقت بھی ہوتی ہے
بکردار بدشان مقید نکرد	بضاعات مزجات شان رد نکرد
ان کے برے افعال کے عوض انہیں قید نہ کیا	اور ان کی قلیل پونجی کو رد نہ کیا

زلطفت ہمیں چشم داریم نیز	بدین بے بضاعت بہ بخشی ای عزیز
اے خدا تیری مہربانی سے ہم بھی امید رکھتے ہیں	اس بے سرمایہ پر اے عزیز بخشش فرما
بضاعت نیاوردم الا امید	خدایا زعفوم مکن نا امید
میں پونجی نہیں لایا ہوں مگر امید	اے خدایا عفو سے مجھکو نا امید نہ فرما

منشی اللہ رکھا | **تمام شد** | قریشی کاتب از رودس

فہرست مضمون ابواب و حکایات بوستان

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
حمد باری تعالیٰ عزاسمہٗ	۲	مثل " " "	۳۲	گفتار	۴۷
نعت سرور کائنات علیہ السلام	۷	گفتار " " "	۳۶	حکایت چنان قحط سالے الخ	۴۸
سبب نظم کتاب	۹	حکایت شنیدم کہ فرماندہے الخ	۳۷	" شبے دود خلق آتشی	۵۰
ذکر محامد اتابک ابوبکر بن سعد زنگی	۱۲	" شنیدم کہ جمشید فرخ نہاد الخ	۳۹	گفتار	۵۱
مدح شہزادہ اسلام سعد بن ابی بکر بن سعد	۱۵	حکایت شنیدم کہ داری الخ	۳۹	حکایت شنیدم کہ در مرزی الم	۵۲
باب اول		گفتار	۴۰	یکی برسر شاخ بن می برید	۵۵
یکی دید از عرصۂ الخ	۱۸	حکایت خبر یافت گردن کشی الخ	۴۱	صفت جمعیت اوقات ویکل راضی	۵۶
پند دادن کسریٰ ہرمز را	۱۹	" یکی از بزرگان اہل تمیز	۴۱	حکایت شنیدم کہ یکبار در دجلہ	۵۶
پند دادن خسرو شیرویہ را	۲۰	قول	۴۳	در معنی نیکوکاری و بدکاری و عافیت آن	۵۷
حکایت چہ خوش گفت بازارگانے	۲۱	حکایت در اخبار شاہان الخ	۴۳	حکایت گریزے بچاہے الخ	۵۸
" شنیدم کہ شاہ پور الخ	۲۲	" شنیدم کہ بگریست الخ	۴۴	حکایت کنند از یکے الخ	۵۹
مدر تدبیر پادشاہان دنا خیر الخ	۲۶	" خداوند دست ظلمی الخ	۴۶	" یکے پند میداد فرزند را	۶۰

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
گفتار	۶۱	گفتار	۸۴	حکایت یکی سیرت نیکمرداں شنو	۱۰۳
حکایت یکی را حکایت کنند الخ	۶۱	،، اندر ملاطفت دشمن الخ	۸۴	گفتار در جوانمردی و ثمرہ آن	۱۰۴
گفتار	۶۳	گفتار در حذر کردن از دشمنی الخ	۸۵	حکایت در معنی صید کردن دلہا الخ	۱۰۵
حکایت شنیدم کہ در مصر الخ	۶۳	**باب دوم در احسان**	۸۷	،، درویش با روباہ	۱۰۶
،، قزل ارسلان قلعہ الخ	۶۴	گفتار اندر نواختن یتیمان	۸۹	،، عابد بخیل	۱۰۷
،، چنین گفت شوریدہ در عجم	۶۵	حکایت در ثمرہ نیکوکاری	۹۰	،، حاتم طائی و صفت الخ	۱۰۹
،، چو الپ ارسلان جاں بجاں الخ	۶۶	حکایت در اخلاق پیغمبران	۹	،، در آزمودن پادشاہ یمن حاتم را الخ	۱۱۱
،، بزرگی جفا پیشہ در حد خور	۶۶	گفتار اندر احسان با مردم نیک و بد الخ	۹۲	،، دختر حاتم الخ	۱۱۴
،، چو دور خلافت بمامون الخ	۷۱	حکایت عابد با شیاد شوخ دیدہ	۹۲	،، در آزاد مردی حاتم الخ	۱۱۴
،، شنیدم کہ از نیک مردے الخ	۷۳	،، پدر ممسک و فرزند خوانمرد	۹۴	،، در حلم بادشاہاں	۱۱۶
،، یکی مشت زن بخت الخ	۷۴	مثل	۹۴	توانگر سفلہ و درویش الخ	۱۱۷
،، حکایت کنند از جفا الخ	۷۶	باز آمدن بحکایت فرزند خلف	۹۵	گفتار اندر دلداری خلق الخ	۱۱۸
گفتار	۷۸	حکایت اندر راحت رسانیدن	۹۶	حکایت درین معنی	۱۱۹
گفتار	۸۰	،، شنیدم کہ مردی براہ حجاز	۹۷	،، ہم درین معنی	۱۱۹
گفتار	۸۱	،، بسرہنگ سلطان الخ	۹۷	،، پدر بخیل و فرزند لاابالی	۱۲۱
حکایت چہ خوش گفت گرگین الخ	۸۲	،، کریم تنگدست با سائل	۹۸	،، احسان اندک و ثمرہ آں الخ	۱۲۲
گفتار	۸۳	،، در معنی احسان با خلق خدا	۱۰۰	،، در معنی ثمرہ نیکوکاری	۱۲۴
گفتار	۸۳	،، بالید درویش از ضعف الخ	۱۰۱	گفتار اندر ہیبت ملوک الخ	۱۲۵

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
گفتار در معنی احسان باکسیکہ الخ	۱۲۶	درست مردان	۱۴۶	حکایت سلطان بایزید	۱۶۰
،، اندر پیش بینی الخ	۱۲۷	گفتار اندر معنے فنائے	۱۴۷	بسطامی قدس اللہ سرہٗ	۱۶۰
باب سوم در عشق	۱۲۸	موجودات باکبرای باری الخ	۱۴۷	در تواضع	۱۶۰
گفتار اندر ثبوت عشق حقیقی الخ	۱۲۹	حکایت دہقان در	۱۴۸	گفتار در عجب وعاقبت	۱۶۱
حکایت گدازادہ و بادشاہزادہ	۱۳۱	لشکرِ سلطان	۱۴۸	آن وشکستگی و برکت آن	۱۶۱
،، در معنی فنا اہل محبت	۱۳۳	حکایت کرم شب تاب	۱۴۹	حکایت عیسے علیہ السلام	۱۶۴
،، در معنی اثر فال اہل محبت	۱۳۴	،، دانشمند با اتابک سعد	۱۴۹	و عابد ناپارسا	۱۶۴
،، در معنی غلبہ وجد و سلطنت عشق	۱۳۶	بن زنگی	۱۴۹	حکایت دانشمند	۱۶۵
،، فدا شدن اہل محبت الخ	۱۳۷	حکایت مردِ حق شناس	۱۵۰	و قاضی متکبر	۱۶۵
حکایت در صبر و شباب الخ	۱۳۸	،، صاحب نظیر پارسا	۱۵۰	حکایت در توبہ کردن	۱۶۹
،، در معنی آنکہ طالبِ صادق الخ	۱۳۹	گفتار در سماع اہل دل و	۱۵۲	بادشاہزادہ شہر گنجہ	۱۶۹
،، یکی در لشاپور دانی الخ	۱۴۰	تقریر حق و باطل آن		حکایت طواف غسل	۱۷۴
،، صبر بر جفائی آنکہ الخ	۱۴۱	حکایت شکرلب جوانے	۱۵۳	حکایت در معنے	۱۷۵
،، یکم رد زر بندہٗ الخ	۱۴۱	نے آموختے		تواضع نیکمردان	۱۷۵
،، در معنی اختیار رد رد الخ	۱۴۲	حکایت بکسے گفت پروانہ	۱۵۴	حکایت در معنے	۱۷۵
،، در معنی استیلائی عشق الخ	۱۴۲	راکائی حقیر	۱۵۴	عزت نفس مردان	۱۷۵
،، در معنی عزت محبوب الخ	۱۴۳	مخاطبہ شمع و پروانہ	۱۵۴	حکایت خواجہ نیکو و	۱۷۶
،، مجنون در صدق محبت الخ	۱۴۴	**باب چہارم در تواضع**	۱۵۸	بندہ نافرمان	۱۷۶
،، سلطان محمود و صدق	۱۴۴	حکایت درین معنے	۱۵۸	حکایت معروف کرخی	۱۷۶
محبت او در سیرت ایاز	۱۴۴	حکایت در معنے نظر	۱۵۹	رحمۃ اللہ علیہ و مسافر	۱۷۷
حکایت در معنی قدم	۱۴۴	مردان الخ		رنجور الخ	۱۷۷

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
حکایت در معنے سقاہت	۱۸۰	حکایت یکی خوب کردار الخ	۱۹۸	حکایت طفل روزہ دار الخ	۲۱۲
نا اہلان الخ	۱۸۰	،، ذوالنون مصریؒ الخ	۱۹۸	**باب ششم**	۲۱۵
حکایت در گستاخی درویشان الخ	۱۸۳	**باب پنجم**	۲۰۰	**در قناعت**	
،، در محرومی خویشتن الخ	۱۸۵	**در رضا**		حکایت مرا حاجی شانہ الخ	۲۱۸
،، در معنی تسلیم وحق شناسی آن	۱۸۶	گفتار در صبر و رضا الخ	۲۰۱	،، یکی با طمع پیش خوارزم	۲۱۸
،، در عجز دنیا مندی	۱۸۷	حکایت شاطر سپاہانی	۲۰۱	شاہ الخ	۲۱۸
صالحان	۱۸۷	،، یکی آہنی پنجہ در اردبیل	۲۰۵	،، یکے را تپ آندر	۲۱۹
حکایت حاتم اصم الخ	۱۸۸	،، طبیب و کرد	۲۰۶	صاحبدلاں	۲۱۹
،، زاہد و دزد	۱۸۹	،، یکی روشنائی سقط الخ	۲۰۷	حکایت در مذلت بسیار	۲۲۰
،، در معنی جفائی دشمن الخ	۱۹۰	،، فرو کوفت پیرے الخ	۲۰۷	خوردن	۲۲۰
،، چہ خوش گفت بہلول الخ	۱۹۲	،، بلند اختری نام الخ	۲۰۸	حکایت شکم صوفئ	۲۲۱
،، لقمان حکیم با بغدادی	۱۹۲	،، یکی مرد درویش الخ	۲۰۸	رازیوں الخ	۲۲۱
،، جنید بغدادی الخ	۱۹۳	،، گرگیں و زمن	۲۰۹	حکایت امیر ختن جامۂ از حریر	۲۲۲
،، پارسا و بربط زن	۱۹۴	،، چہ خوش گفت	۲۱۰	،، یکے نان خورش جز الخ	۲۲۲
،، در معنے صبر مردان	۱۹۵	شاگرد الخ	۲۱۰	حکایت سیکے گریہ در	۲۲۳
بر جفائے	۱۹۵	،، شتر کرہ با مادر الخ	۲۱۱	خانۂ امیر الخ	۲۲۳
حکایت حضرت امیر المومنین	۱۹۶	گفتار اندر	۲۱۱	حکایت مرد کوتہ نظر	۲۲۳
علی رضی اللہ تعالے	۱۹۶	اخلاص	۲۱۱	وزن الخ	۲۲۳
حکایت حضرت امیر المومنین	۱۹۷	حکایت نادانی کہ پابائی	۲۱۲	حکایت ربا خواری الخ	۲۲۵
عمر رضی اللہ تعالے الخ	۱۹۷	کوہی چہ گفت	۲۱۲	،، شنیدم کہ صاحبدے نیکمرد	۲۲۵

مضمون	صفحہ
حکایت یکے سلطنت ران الخ	۲۲۵
گفتار در صبر بر ناتوانی الخ	۲۲۶
حکایت در معنی آسانی الخ	۲۲۷
باب ہفتم در تربیت	۲۲۹
گفتار در فضیلت خاموشی الخ	۲۳۱
حکایت در حفظِ اسرار	۲۳۲
،، سلامت جاہل در	۲۳۳
حجاب خاموشی	۲۳۳
حکایت یکی ناسزا گفت	۲۳۴
در وقت جنگ	۲۳۴
حکایت عضد را پسر	۲۳۵
نیک رنجور بود	۲۳۵
حکایت شنیدم کہ در	۲۳۶
بزم الخ	۲۳۶
مثل	۲۳۶
حکایت در معنی راحت	۲۳۶
خاموشی الخ	۲۳۶
حکایت در فضیلت ستر الخ	۲۳۸

مضمون	صفحہ
حکایت بد اندر حق مردم الخ	۲۴۰
،، زبان کرد شخصے الخ	۲۴۰
،، کسی گفت پند اشتم الخ	۲۴۰
،، مرا در نظامیہ ادرار بود	۲۴۱
،، کسے گفت حجاج الخ	۲۴۱
،، شنیدم کہ از	۲۴۲
پارسایاں یکی	۲۴۲
،، بطفلی درم رغبت الخ	۲۴۲
،، طریقتِ شناسان الخ	۲۴۳
،، چہ خوش گفت	۲۴۴
دیوانہ الخ	۲۴۴
حکایت سہ کس را	۲۴۴
شنیدم کہ الخ	۲۴۴
حکایت یکی گفت با	۲۴۵
صوفی باحنا	۲۴۵
حکایت فریدوں	۲۴۶
وزیرے الخ	۲۴۶
حکایت زن	۲۴۸
خوبصورت الخ	۲۴۸
حکایت جوانی زناساز	۲۵۰

مضمون	صفحہ
گاری جفت	۲۵۰
گفتار تربیت	۲۵۱
اولاد	۲۵۱
حکایت شبی دعوت	۲۵۱
بود الخ	۲۵۱
گفتار در احتراز از	۲۵۳
صحبت الخ	۲۵۳
حکایت دریں شہر	۲۵۴
بار اے الخ	۲۵۴
حکایت گروہے	۲۵۵
نشیند با الخ	۲۵۵
حکایت یکے صورتے	۲۵۶
دید الخ	۲۵۶
گفتار در عدم	۲۵۷
التفات الخ	۲۵۷
حکایت غلامی بمصر	۲۶۰
اندرم الخ	۲۶۰
حکایت جوانی ہنرمند	۲۶۱
فرزانہ بود	۲۶۱

مضمون	صفحہ
باب ہشتم در شکر	۲۶۳
حکایت جوانی ملرزائے الخ	۲۶۵
گفتار در منع باری الخ	۲۶۶
حکایت نبرد آزمائی الخ	۲۶۸
گفتار در نظر منع باری تعالے	۲۶۸
حکایت یکی گوشش	۲۷۰
کودک الخ	۲۷۰
گفتار در نظر حال	۲۷۰
ناتوان الخ	۲۷۰
حکایت سلطان طغرل الخ	۲۷۱
" یکے را عسس دست الخ	۲۷۳
" برہنہ تنے یک درم الخ	۲۷۳
" یکی کودبا پارسائی الخ	۲۷۳
" زرہ باز پس ماندہ الخ	۲۷۴
فقیہی برافتادہ مستی الخ	۲۷۴
گفتار در نظر صاحبدلان الخ	۲۷۵
گفتار در سابقہ حکم	۲۷۶
ازل الخ	۲۷۶

مضمون	صفحہ
حکایت سفر ہندوستان الخ	۲۷۷
باب نہم در توبہ!	
حکایت پیر مرد و تحسر	۲۸۶
بر روزگار الخ	۲۸۶
" کہن سالی آمد نبزد طبیب	۲۸۸
گفتار در غنیمت شمردن الخ	۲۸۹
حکایت در معنے ادراک	۲۹۰
پیش از خواب	۲۹۰
حکایت قضا زندہ را الخ	۲۹۲
" فرو رفت جم را یکی نازنین	۲۹۳
" یکے پارسا سیرت الخ	۲۹۴
" عداوت درمیان دو شخص	۲۹۵
" پدر و دختر	۲۹۷
" موعظت و پند	۲۹۷
" در عالم طفولیت	۲۹۹
" یکی بردبا پادشاہ ستیز	۳۰۱
" یکے مال مردم بتلبیس خورد	۳۰۱
" گِل آلودہ راہ مسجد گرفت	۳۰۳
" ہمیں یادم آید ز عہد صغر	۳۰۴

مضمون	صفحہ
حکایت مست خرمن سوز	۳۰۵
" یکے متفق بود بر منکرے	۳۰۶
حکایت زلیخا چو گشت از مے عشق مست	۳۰۶
حکایت پلیدی کند گربہ الخ	۳۰۷
" غریب آمدم در سواد حبش	۳۰۸
" یکے را بچوگان الخ	۳۰۹
" بصنعا درم طفلے اندر گذشت	۳۰۹
باب دہم در مناجات	۳۱۰
حکایت تنم می بلرزد چو الخ	۳۱۲
" سیاہ چردہ را کسی الخ	۳۱۴
" چہ خوش گفت درویش الخ	۳۱۵
" یکے در بروے از جہاں بستہ بود الخ	۳۱۵
مغی در بروئ از جہاں بہ	۳۱۵
حکایت مست و موذن	۳۱۷
در خاتمہ منظوم و قطعہ تاریخ	۳۱۹

تمام شد

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کتب بزبان فارسی		شرح وقایہ فارسی		مسائل ضروری قلم فارسی	
الہام منظوم مشرح اردو فی جلد		نام حق مترجم		مامقیماں	
" " سات جلد یکمشت		نام حق معرّا		پندنامہ شیخ عطار	
شرح مثنوی مولانا روم فارسی		بدائع منظوم		بہار دانش	
دیوان مخفی فارسی		تحفۂ نصائح		سکندر نامہ فارسی	
کنز الحسین فارسی		مالابدّ فارسی		زلیخا (جامی رح) فارسی	
تحفہ رسولیہ		مجموعہ قآنی		زلیخا (جامی رح) مترجم	
کیمیائے سعادت		مجموعہ سلطانی		انوار سہیلی فارسی	
منیۃ المصلے		قاضی قطب		تحفۃ العشاق فارسی	
منیۃ المصلے عربی		شروط الصلوٰۃ		خلاصہ کیدانی فارسی	
مفتاح الصلوٰۃ		گلستان چوب قلم فارسی		زرادی (عربی)	
اعتقاد نامہ		گلستان مترجم		زنجانی (عربی)	
غیاث اللغات فارسی }		بوستان چوب قلم فارسی		لباب الاخبار (عربی)	
معہ چراغ اللغات }		بوستان مترجم		محمود نامہ فارسی	
طب اکبر فارسی		کریما مترجم		حکایات لطیف فارسی	
طب یوسفی		کریما معرّا		ابواب الصرف (عربی)	
علاج الامراض		دیوان فیضی فارسی		قصہ احمد (جامی رح) فارسی	
وقائع پنوں		خالق باری		بدائع منظوم فارسی	
تذکرۃ الاولیاء		دیوان حافظ		بول چال فارسی	

ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز و تاجران کتب کشمیری بازار و چوک انارکلی
اشاعت منزل بل روڈ لاہور

چشمۂ معرفت کے پُر کیف جام

الہام منظوم یعنے مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

مع ترجمہ اردو چھ جلدوں میں

اہل علم جانتے ہیں۔ کہ مولانا روم علیہ الرحمہ نے چشمۂ معرفت سے فارسی زبان میں حقائق و معارف کا جو دریا بہایا ہے اس سے بے شمار تشنگانِ عشق نے اپنی پیاس بجھائی ہے۔ لہٰذا اگر آپ بھی اس دریائے معرفت سے سیراب ہونا چاہتے ہیں تو اس مثنوی مولانا روم علیہ الرحمتہ معہ اردو ترجمہ کا مطالعہ فرمائیں جسے محض اردو جاننے والے احباب کیلئے ہزار ہا روپیہ صرف کر کے چھ جلدوں میں طبع کیا گیا ہے اگرچہ اس سے پہلے بھی مثنوی کے کئی ایک ترجمے طبع ہو چکے ہیں۔ لیکن ایسا منظوم ترجمہ آج تک طبع نہیں ہو سکا جس کی نسبت صرف اتنا ہی عرض کر دینا کافی ہے کہ شعر پڑھتے ہی پڑھنے اور سننے والے سراپا کیف بن جاتے ہیں اور اصل مثنوی کی حقائق و معارف فوراً دل میں گھر کر جاتے ہیں باوجود خوشخط نہایت اعلیٰ کاغذ صاف چھپائی اور خوبصورت جلد کو ہدیہ فی جلد صرف

یکمشت چھ جلد کے لئے علاوہ محصولڈاک

دیوان فیضی

دربار اکبری کے نورتنوں میں سے سب سے پہلا رتن

علامہ فیضی تھے۔ جو دربار اکبر کے وزیر اعظم اور ملک الشعراء تھے۔ فارسی علم و ادب میں علامۂ فیضی کو جو رتبہ حاصل ہے۔ وہ اہل علم سے مخفی نہیں ہے۔ چنانچہ یہ اُنہی کے کلام بلاغت نظام کا مجموعہ ہے۔ جس میں تصوف و معارف کا دریا بہہ رہا ہے اور اس کا ایک ایک مصرعہ وجد میں لانے والا ہے فارسی زبان سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب کیلئے خصوصاً اور شائقین تصوف کے لئے عموماً نہایت فائدہ کی چیز ہے

قیمت صرف علاوہ محصولڈاک۔

ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز و تاجران کتب اشاعت منزل بل روڈ کشمیری بازار و چوک انار کلی لاہور

رہبرِ کامل عارفِ اکمل شیخ علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

المعروف

داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف لطیف

یعنے

کشف المحجوب کا اردو ترجمہ

رہبر کامل، صوفی اکمل، رہنمائے طریقت پابند شریعت علامہ شیخ علی ہجویری علیہ الرحمہ کے باطنی ظاہری کمالات نیز دینی و دنیوی فیوض برکات سے آپ کیا یقیناً تمام دنیا کے مسلمان واقف ہیں چنانچہ کشف المحجوب انہی علامہ شیخ المشائخ کی وہ بے بہا اور قابل قدر تصنیف ہے جس میں شائقین تصوف کو ہزارہا نکات کے علاوہ :-

اہل طریقت کے سوالات

ذیل کا جواب بھی ملیگا۔ (۱) راہِ تصوف کی تحقیق (۲) مقامات تصوف کی کیفیت (۳) مذاہب و مقالات تصوف کا بیان۔ (۴) اشارات و رموزاتِ تصوف کا اظہار۔ (۵) انسان کے دل پر محبت الٰہی کا طریق انکشاف (۶) اللہ تعالےٰ کی حقیقت و ماہیت سمجھنے سے انسان کی عقل محدود کا باعث۔ (۷) حقیقت الٰہی کے بالمقابل سرکشی نفس کا سبب۔ (۸) صفات الٰہی تسکین روح کا موجب کیوں ہیں۔ (۹) خالق حقیقی کا اپنے بندوں سے کیا معاملہ ہے؟

لہٰذا

اگر آپ تصوف اور اسرار تصوف سے واقف ہونا چاہتے ہیں، تو حضور داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کی اس تالیف لطیف کو منگا کر پڑھیئے، اپنی اور اپنے مالک حقیقی کی حقیقت سمجھنے کی کوشش کیجئے:-

اشاعت منزل ریل روڈ
ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز و تاجران کتب لاہور
کشمیری بازار و چوک انارکلی

ہر مشکل کا حل ہر مصیبت کا علاج ہر درد کی دواء

کیلئے مندرجہ ذیل قابل عمل کتابیں پتہ سے منگا لیجئے

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
اوراد وظائف وادعیات		درود کبریت احمر		نافع الخلائق (کانپور)	
نماز مترجم کلاں		درود تاج		" " (لاہور)	
نماز مترجم خورد		درود ہزارہ		عملیات نادرہ	
دعائے گنج العرش کلاں		اوراد وظائف		عملیات لاثانی	
" " " خورد		ادعیۃ القرآن		عملیات محبت	
اعمال قرآنی		ترقی رزق		عملیات چشتیہ	
جواہر القرآن		زیارت رسول		" " غوثیہ	
دلائل الخیرات مترجم اردو		شرح قصیدہ غوثیہ		" " صابریہ	
" " فارسی		وظیفہ کریما		" " علی ہجویری	
اوراد فتحیہ		قصیدہ غوثیہ		مجربات عملیات وتعویذات	
اوراد احسانی		قصیدہ بردہ		جواہر خمسہ	
درود مستغاث کلاں		دعائے سریانی		حصن حصین مترجم اردو	
" " خورد		عہد نامہ		نقش سلیمانی	
دعائے نور		مجموعہ وظائف معہ دلائل الخیرات		مجربات سلیمانی	
دعائے ماثورہ		**تعویذات وعملیات**		تعویذ سلیمانی	
دعائے جمیلہ		کنز الحسین اردو		فیض سلیمانی	
سلسلہ چشتیہ		کتاب التعویذات اردو اس پتہ سے طلب فرمائیں		تاثیر سلیمانی	

ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز و تاجران کتب اشاعت منزل بل روڈ کشمیری بازار و چوک انار کلی لاہور

باہتمام ملک محمد عارف پرنٹر دین محمدی الیکٹرک پریس بیرون اکبری گیٹ لاہور سے طبع کرا کر ملک دین محمد نے کشمیری بازار سے شائع